

# تم جو آئے زندگی میں

شگفتہ کنول

وہ شرابی کیا شرابی  
دل میں جس کے غم نہ ہو  
لٹ گیا سمجھو شرابی  
پاس جس کے ہم نہ ہوں

اوہ ساقی ساقی رے --- ساقی ساقی

ساریہ بیگم اور راسم صاحب شہریار کے ساتھ اسکے کسی دوست کے ہاں فنکشن پر گئے ہوئے تھے۔ رات گیارہ بجے وہ واپس لوٹے تو گھر میں ایک طوفان مچا ہوا تھا۔ نہیا کمر کا گانا فل سپیکر پر چل رہا تھا، جس پر وہ دونوں جھوم رہے تھے۔ بازل تو باقاعدہ اُٹھ کر ٹھمکے لگا کر اپنے شرابی ہونے کا ثبوت دے رہا تھا۔ سارے لاونج میں چپس کے پیکٹ اور پاپ کارن کے ڈبے بکھرے پڑے تھے۔ پانی کی بوتلیں بغیر ڈھکن کے پڑی ادھر ادھر دھکے کھا رہی تھی، جن سے پانی بہہ کر لاونج میں پھیل چکا تھا۔ ٹیبل اوندھا پڑا تھا۔ کشنز سارے لاونج بکھرے پڑے تھے۔ ون سیٹر صوفہ الٹا پڑا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے زلزلہ آیا ہو اور سب کچھ تلیپٹ کر کہ رکھ دیا ہو۔ ساریہ بیگم اتنا پھیلا وہ دیکھ کے چکراہ کر رہ گئیں۔ آگے بڑھ کر گانا بند کیا تو دونوں کو

ہوش آیا۔ لاونج کی ابتر حالت دیکھ کر ان دونوں کی آنکھیں بھی پھیلیں۔ راسم صاحب تو کمرے میں چلے گئے، جانتے تھے اب لمبی بحث ہوگی اور ہمیشہ کی طرح جیت انکی اولاد کی ہی ہوگی۔

"تو اس لیے تم دونوں ہمارے ساتھ نہیں گئے تھے۔" ساریہ بیگم نے بازل کو کان سے پکڑا

"آہ۔۔۔۔۔ ماما چھوڑیں نہ۔ یہ سب ہم نے نہیں کیا۔۔ ہم لوگ تو پارٹی کر رہے تھے۔ پتا نہیں یہ اتنا سب کچھ کیسے پھیل گیا۔ سچی بھئی" بازل نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑے۔

"ہاں میں جانتی ہوں تم لوگوں کی کہاں غلطی ہوتی ہے۔ غلطی تو ہم سے ہوئی جو تم جیسی اولاد پیدا کی ہے اور تم زرا ادھر آؤ۔ کتنی معصوم بن کر

کھڑی ہو۔ "ساریہ بیگم نے پہلے بازل اور پھر امثال کو گھورا، جو جلدی سے شہریار کے پیچھے جا چُھپی تھی۔۔

"یہاں آؤ۔ یہ سب صاف کون کرے گا۔ چلو شاباش شروع ہو جاؤ دونوں۔ دس منٹ میں مجھے پورا لاونج پہلے والی حالت میں چاہیئے۔" ساریہ بیگم نے سختی سے کہا۔

"بھائی۔" اس نے رونی صورت بنائی اور شہریار تڑپ ہی تو اُٹھا تھا۔

"اما چھوڑیں نہ۔ رہنے دیں۔" شہریار نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا "کیا مطلب رہنے دوں؟ یہ سب کون سمیٹے گا؟" ابکی بار انہوں نے شہریار کو گھر کا۔ اسکے یوں تڑپ اُٹھنے پر ساریہ بیگم کا بے اختیار جی چاہا کہ اسے بھی ایک رکھ کے لگائیں۔

"میں کر دیتا ہوں۔ چلو بچے، تم لوگ کمرے میں جاؤ۔ رات بہت ہو گئی ہے۔ صبح یونی بھی جانا ہے۔ سو جاؤ جا کے۔ چلو شاباش" شہیار اُنہیں کمرے میں بھیجتا آگے بڑھ کر خود چیزیں سمیٹنے لگا۔ وہ دونوں تو فوراً کھسک گئے تھے۔ ساریہ بیگم بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئیں۔

"چھوڑ دو تم بھی۔ صبح میں دیکھ لوں گی۔" وہ جانتی تھی سارا دن کا تھکا ہوا ہونے کے باوجود وہ سب سمیٹ کر ہی سونے کے لیے جائے گا

"پکانہ؟" شہیار نے پوچھا تو انہوں نے سر ہلا دیا۔

"ماما غصہ مت کیا کریں۔ بچے ہیں۔ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیں گے۔

ابھی تو انکے انجوائے کرنے کے دن ہیں۔"

"میں جانتی ہوں شہری۔ بازی کی تو چلو خیر ہے لیکن امثال لڑکی ذات ہے کل کو اگلے گھر بھی جائے گی۔ مجھے اس کی فکر رہتی ہے۔" ساریہ بیگم نے سنجیگی سے کہا۔

"ارے ماما ٹینشن نہ لیں۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہوگا۔ اب آپ جا کے سو جائیں۔ گڈ نائٹ" انکی پیشانی چومتے ہوئے وہ کمرے میں چلا گیا، وہ بھی لاؤنج پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف کی طرف بڑھیں۔۔

"امثال، بازل اٹھ جاو۔ لیٹ ہو رہے ہو۔ ناشتہ نہیں کرنا ہے کیا؟۔ پھر شور مچا دو گے۔" ساریہ بیگم نے میز پر ناشتہ لگاتے ہوئے دونوں کو آواز دی

"توبہ ہے ان دونوں کی نیند - مُردوں سے شرط لگا کر سوتے ہیں۔ حرام ہے جو یہ دونوں ایک آواز پر اٹھ جائیں۔" انہوں نے بڑبڑاتے ہوئے برتن ٹیبل پر پٹختے۔

"کیا ہو گیا آپ کو؟ اٹھ جائیں گے۔ غصہ کیوں کر رہی ہیں؟ آپ بیٹھیں میں لے کر آتا ہوں۔" راسم صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔ تو وہ سر جھٹک کر رہ گئیں۔

"بازل بیٹا اٹھ جاو۔ یونی نہیں جانا کیا؟" بازل کے روم میں داخل ہو کر زمین لے پڑے ہوئے کشن اٹھا کر صوفے پر رکھتے ہوئے اس کو آواز دی۔  
"چلو۔ شاباش اٹھو، دس منٹ میں ناشتہ پہ ملو۔" کہتے ہوئے وہ امثال کی جانب بڑھے۔

"جی بابا اٹھ گیا۔" بازل نے کمبل پھینکتے ہوئے بیڈ سے چھلانگ لگائی۔ وہ

وہاں سے نکل کر امثال کے کمرے میں آئے

"امثال گریبا۔ اٹھو دیر ہو رہی ہے۔"

"بابا سونے دیں نہ" اس نے کروٹ بدلی۔

"گریبا اٹھ جاو۔ اگر آپ کی ماما آگئی نہ تو آپ کے ساتھ میری بھی

کلاس لگے گی۔"

"کیا ہے یار بابا۔ ایک تو آپکی بیوی نہ۔ زرا بھی سکون نہیں لینے دیتی۔" اس

نے اٹھ کر بال سمیٹتے ہوئے کہا۔

"اٹھ لے۔" راسم صاحب نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"اوکے اوکے" ہاتھ اٹھا کر کہتی واشروم کی طرف بڑھی۔

"جلدی آؤ ہم ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں۔" وہ کہتے ہوئے باہر نکل گئے۔



"بی بی جان اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔؟" عاصم شاہ نے ناشتہ

کرتے ہوئے بی بی جان سے پوچھا۔

"الحمد للہ اب ٹھیک ہوں۔ بس تھوڑا سا بلڈ پریشر لو ہو گیا تھا تم فکر مت کیا

کرو۔"

"جب فضول اور الٹا سیدھا سوچیں گی تو ایسا ہی ہوگا۔ کتنی بار کہا ہے لیکن

آپ کو کچھ سمجھ آئے بھی تو نہ۔" مصطفیٰ شاہ نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیوں نہ سوچوں اس کے بارے میں۔ میرے وجود کا حصہ ہے، بیٹا ہے وہ

میرا۔ پتا نہیں کیسا ہے۔ کس حال میں ہے۔" انہوں نے اپنے شوہر، مصطفیٰ

شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے دکھ بھرے لہجے میں کہا اور اپنی چھڑی اٹھا کر کرسی سے اٹھ گئیں۔ پیچھے سب ایک دوسرے سے نظریں چرا کر رہ گئے۔

---

"آرام سے کھاؤ۔ کبھی کوئی انسانوں والا کام بھی کر لیا کرو۔" ساریہ بیگم نے جلدی جلدی کھاتی امثال کو ٹوکا۔

"کیا ہے ماما؟ آپکو میری کوئی بات اچھی لگتی بھی ہے یا نہیں؟" امثال روہانسی ہوئی۔

"تو تم میں کوئی اچھی بات ہو تو مجھے اچھی لگے نہ۔" انہوں نے سر جھٹکا "بابا! آپ دیکھ رہے ہیں نہ؟"

"آپ کی یہ والی بیوی نہ مجھے بلکل بھی پسند نہیں۔ آپ میرے لیے نئی ماں کا بندوبست کریں۔۔" اس نے شرارت سے راسم صاحب کو دیکھا جو چائے پیتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

"ٹوٹنی بلکل صبح کہہ رہی ہے۔ کیوں بھائی؟" بازل نے جوں پیتے شہیار کو بھی گھسیٹا۔

"نہ بھی مجھے تو تم لوگ معاف ہی رکھو۔" شہیار نے ہاتھ کھڑے کیے "شرم تو نہیں آتی باپ کی دوسری شادی کی بات کرتے ہوئے اور آپ بھی کتنے مزے سے بیٹھے ان کی بکواس سن رہے ہیں۔" ساریہ بیگم نے ان دونوں کے ساتھ ساتھ راسم صاحب کو بھی گھرکا۔ کیونکہ وہ جانتی ان کی اولاد ان کے ہاتھ آنے والی شے نہیں ہے۔

"چلو بھئی بہت باتیں ہو گئیں۔ اب چپ چاپ ناشتہ کرو۔" راسم صاحب نے مصنوعی غصہ دکھایا۔

"تم دونوں نے آج جاگنگ مس کی ہے۔ صبح ٹائم سے اٹھ جانا ورنہ سزا جانتے ہو نہ۔" شہریار نے سنجیدگی سے کہا۔

"جی بھائی۔" دونوں نے شرافت سے یک زبان ہو کر کہا۔ کیونکہ پچھلی بار بھی جاگنگ مس کرنے کی وجہ سے سزا کے طور پر ایک ہفتہ تک لوکل بسوں میں جو دھکے کھائے تھے ان کو وہ اچھے سے یاد تھے۔ دونوں کی ہر شرارت، ہر فرمائش شہریار سر آنکھوں پہ رکھتا تھا لیکن کچھ معاملات میں بقول امثال کے وہ ہٹلر کا نیو ورژن بن جاتا تھا۔ جس کا اظہار وقتاً فوقتاً وہ اس کے منہ پر بھی کرتی رہتی تھی۔

"ٹھیک ہے - پھر شام میں ملتے ہیں - اللہ حافظ -" کہتے ہوئے راسم صاحب کالج اور شہریار آفس کے لیے نکل گئے۔

"اوکے ماما - اللہ حافظ -" ماں کے گال چومتے ہوئے وہ دونوں بھی نکل گئے۔

---

"یونیورسٹی دنیا کی واحد جگہ ہے جہاں آکر میں خود آزاد فیل کرتا ہوں۔"

امثال گاڑی پارک کر کہ آئی تو بازل نے کہا - امثال نے بھی سر ہلا دیا۔

انداز ایسا تھا جیسے طویل نظر بندی کاٹ کر آرہے ہوں۔

یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہی کئی ستائشی نظریں ان کی طرف اٹھی تھیں۔

ریڈ ٹی شرٹ اور بلیک جینز پہنے ہمیشہ کی طرح سیم ڈریسنگ کیے ہوئے تھے۔

چاہے کوئی فنکشن ہوتا یا عام روٹین، وہ دونوں ہمیشہ ایک جیسے ہی

کپڑے پہنتے تھے ، امثال ساتھ میں حجاب لیتی تھی ۔ ارد گرد سے بے نیاز وہ آنکھوں میں شرارتی چمک لیے ادھر ادھر نگاہیں گھماتے کلاس روم کی طرف جا رہے تھے یا پھر شاید کوئی شکار ڈھونڈ رہے تھے ۔

"آج لیکچر لینے کا موڈ نہیں ہے ۔" امثال نے بیزاری سے کہا ۔  
"تمہارا کبھی موڈ ہوتا بھی ہے ۔ چپ کر کہ چلو ۔ پہلے ہی اس سبجیکٹ کی اسائنمنٹ میں میرے بہت کم مارکس ہیں ۔" بازل کی بات پر وہ منہ بنا کے رہ گئی ۔ البتہ دل میں کلاس نہ لینے کا پکا ارادہ کر چکی تھی ۔ وہ کلاس میں بیٹھی بوریت سے سٹوڈنٹس کا جائزہ لے رہی تھی جبکہ بازل زور و شور سے لیکچر سن رہا تھا اور نوٹ بھی کر رہا تھا ۔ اچانک اسکی نظر بازل کے موبائل پر پڑی جو ڈیسک کے اندر اسکی بک پر رکھا تھا ۔ اس نے چپکے سے اس کا سیل اٹھایا ، سائنٹ موڈ سے ہٹا کر رنگ ٹیون سیٹ کی اور والیوم فل کر کے رکھ

دیا۔ بازل چونکہ لیکچر میں مگن تھا اس لیے اس کا دھیان نہیں گیا تھا۔ اس

نے اپنا موبائل اٹھایا اور بازل کا نمبر ملایا

سہی جاوے نہ جدائی سجنائے

تیرے بنا دل نہیوں لگنا

موبائل پورے زور و شور سے بجنے لگا تھا جس پر پروفیسر سمیت پوری کلاس

نے نگاہیں موڑ کر انہیں دیکھا

"واٹ دا ہیل از دس۔ کس کا فون بج رہا ہے؟" پروفیسر صاحب دھاڑے

"سر فون - مم - میرا مطلب رنگ ٹیون - مطلب میری کال آرہی ہے۔"

بازل نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ یو فول۔۔" پروفیسر صاحب گرجے

"سر وہ - یہ میں نے نہیں کیا۔" بازل مسمنایا

"جسٹ شٹ اپ - گیٹ اوٹ فرام مائی کلاس -" بازل کے کلاس سے نکلنے کے بعد پروفیسر صاحب غصے سے بڑبڑاتے ہوئے ڈائس کی طرف بڑھے۔

"سر! "امثال نے کہا

"جی۔ اب آپ کا کیا مسئلہ ہے؟" انہوں نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا

"سر۔۔۔ وہ۔۔۔۔ میں بھی جاؤں - بازل باہر اکیلا بور ہو رہا ہو گا نہ -" امثال نے معصومیت سے کہا تو ساری کلاس ہنسنے لگی۔

"آؤٹ - ایڈیٹ - نان سینس -" پروفیسر کا غصہ ساتویں آسمان تک پہنچ چکا تھا - وہ کلاس سے نکل کر سیدھی کینیٹین میں آئی جہاں وہ بڑے مطمئن انداز میں چائے پی رہا تھا



"مجھے پتا تھا تم یہیں ملو گے۔"

"تمہیں شرم تو نہیں آئی میری بے عزتی کرواتے ہوئے۔" بازل نے خفگی

سے کہا

"اے لو! عزت کی بات کر کون رہا ہے۔ اور ویسے بھی میں تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ میرا موڈ نہیں ہو رہا ہے کلاس لینے کا۔ لیکن تمہیں ہی نیوٹن کی قبر پر لات مار کر اپنی زبانت کے جھنڈے گاڑنے کا شوق ہو رہا تھا۔ خیر اب موڈ ٹھیک کرو اور کچھ کھانے کو لے کر آؤ۔ تانیہ اور عاشق سے نوٹس لے لیں گے۔" امثال نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ تو وہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔ تانیہ اور عاشق دونوں کزنز تھے اور ان کے گھر کے پاس رہتے تھے۔ ایک ہی کلاس اور یونی ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ تھوڑی بہت دوستی تھی۔ ان دونوں نے پہلے سکول پھر کالج اور یہاں تک اب یونی میں بھی کوئی

لڑکی یا لڑکا دوست نہیں بنایا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے کافی ہیں کسی تیسرے کی گنجائش نکلتی ہی نہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ شہریار نے ہمیشہ ان کا داخلہ ایک ہی سکول، کالج میں کروایا تھا۔ ہمیشہ ہر جگہ اکٹھے رہنے کی وجہ سے انہیں کبھی کسی دوست کی کمی محسوس نہیں ہوئی تھی

---

"یار وہ دیکھ انس بھائی کی پریشانی کا حل۔" ہمدان کے دوست وصی نے برگر کھاتے امثال اور بازل کی طرف اشارہ کیا۔ ہمدان نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو

"کیا مطلب وصی؟ تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟ میں بھائی کو کھڑے سے بچانے کے لیے کھائی میں دھکا دے دوں۔ اس لڑکی کے ساتھ بھائی نے ایک ہی دن میں پاگل ہو جانا ہے۔"

"اے گدھے میرا مطلب ہے کہ جس رفتار سے انکا شیطانی دماغ چلتا ہے نہ انکے پاس ضرور کوئی حل ہو گا۔ تم بات کر کہ تو دیکھو۔ چلو چلتے ہیں۔" وصی نے اسے گھورتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔

وہ دونوں کینٹین میں بیٹھے برگر کھا رہے تھے کہ چار لڑکے ان کی ٹیبل پر آ کر کھڑے ہوئے۔ ان میں سے دو ان کے سنئیر اور دو آؤٹ آف یونی تھے۔

"کیا ہم یہاں بیٹھ سکتے ہیں؟" ان میں سے ایک نے شائستگی سے پوچھا

"نہیں۔ یہ اتنی ساری ٹیبلز خالی پڑی ہیں۔ آپ لوگ کہیں اور جا کہ بیٹھ

جاؤ۔" بازل کے لٹھ مار انداز پر ہمدان نے وصی کو دیکھا

"دیکھیں ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔" ہمدان دوبارہ گویا ہوا تو امثال

نے بازل کی طرف دیکھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

او کے بیٹھیں۔۔۔۔

"یہ میرا بھائی ہے" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہمدان نے انس کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز کچھ ایسا تھا کہ امثال نے اسکا سر سے

پیر تک جائزہ لیا اور پھر سر ہلا دیا۔ اسکو یوں جائزہ لیتے دیکھ کر انس سٹپٹا

گیا۔

"اچھا! میں تو اسے تمہاری بہن سمجھ رہی تھی۔ تھینکس کہ تم نے بتا دیا

۔" امثال نے بلا کی سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں میرا مطلب ہے کہ یہ میرا بھائی ہے نہ۔" ہمدان گڑبڑایا اس سے

پہلے وہ مزید کچھ بولتا امثال نے اسکی بات اچکی

"لو بھلا مجھے کیا پتا کہ یہ تمہارا بھائی ہے یا نہیں۔ یہ تو جا کہ تم اپنے اماں

ابا سے پوچھو، یا پھر سیدھا سیدھا ڈی این اے کروا لو۔" امثال نے برگر کا

آخری ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے کہا تو ہمدان بے بسی سے وصی کو دیکھ کر رہ

گیا۔ جبکہ انس کے دوست نے اپنی ہنسی چھپانے کے لیے بے اختیار رخ

موڑا۔

"پلیز۔" وصی نے التجا کی۔

"اوکے بتائیں۔" بازل نے سنجیدگی سے کہا

"یہ انس بھائی ہیں ہمدان کے بڑے بھائی۔ یہ ان کے دوست بلال اور ہم

دونوں کو تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔ آپ کے سنئیرز ہیں۔ دراصل ان

کے گھر والے جہاں انس بھائی کی شادی کروانا چاہتے ہیں، یہ وہاں کرنا نہیں چاہتے۔ لڑکی انکے سسٹیس اور جائیداد کی وجہ سے انکے پیچھے پڑی ہے۔ اس لڑکی اور اسکی ماں نے آنٹی کو اپنی مٹھی میں کر رکھا ہے اس لیے ان کی ماما ان کی کوئی بھی بات نہیں سن رہیں ہیں۔ "اس بار وصی نے خود ہی تعارف کروانے کے ساتھ مدعا بھی بیان کیا

"تو؟" بازل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"تو یہ کہ آپ لوگوں کے شیطانی دماغ - مم - میرا مطلب ہے کہ آپ لوگوں کے دماغ میں کوئی آئیڈیا ہو تو، آپ ان کی کچھ ہیلپ کر دیں۔" وصی نے امثال کے ابرو اچکانے پر بات بدلی

"لگتا ہے آپ کے بھائی نے آپکو اصل بات نہیں بتائی۔" امثال ہمدان کی طرف دیکھتے اطمینان سے کہا۔

"کیا مطلب؟" ہمدان حیران ہوا۔

"بھئی ان کی شکل پر صاف صاف لکھا ہے کہ آپ کے بھائی صاحب کسی کے عشق میں گردن تک ڈوب چکے ہیں۔ لڑکی مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتی ہے، ان کی کوئی کلاس فیلو یا پھر ان کے آفس میں کام کرنے والی۔ لڑکی کے لو سٹیٹس کی وجہ سے یہ گھر میں نہیں بتا پا رہے ہیں۔ اس لیے اس شادی سے بچنے کے لیے بہانے بنا رہے ہیں۔ کیوں میں صحیح کہہ رہی ہوں نا انس صاحب۔" امثال انس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرائی تو وہ نظریں چراہ کر رہ گیا۔ اسکے یوں نظریں چرانے پر ہمدان اچھل پڑا

"بھائی۔" مارے صدمے کے وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا۔

"خیر آپکا کام تو ہو جائے گا لیکن ہماری فیس کون دے گا؟ ہم فیس کے بغیر کچھ نہیں کرتے۔" امثال اپنے مطلب پر آئی۔ بازل خاموش بیٹھا تھا۔ ویسے بھی ان معاملات میں امثال کا دماغ خوب چلتا تھا۔

"آپ بتائیں۔ آپ کو کیا چاہیے؟" ہمدان نے پوچھا

"زیادہ کچھ نہیں۔ بس سر راشد کے پاس ہماری اسائنمنٹ اٹکی ہوئی ہے اس کے نمبر لگوانے ہیں۔" امثال نے لاپرواہی سے کہا تو ہمدان ایک بار پھر اچھلا۔ سر راشد کے پاس جانا مطلب خود جا کر کلہاڑی پر اپنا پاؤں مارنا۔ پوری یونی میں ہٹلر کے نام سے مشہور تھے۔

"ویسے سر راشد نے اسائنمنٹ روکی کیوں تھی؟" وصی نے پوچھا۔

"ہر عمل کا رد عمل ہوتا ہے لیکن یہ بات سر کو کون سمجھائے؟ آخر کون؟ دیکھو بھئی انہوں نے ہمیں کلاس سے نکالا تو بدلے میں کچھ دن پہلے



جب ان کے گیسٹ آئے ہوئے تھے تو ہم نے ان کے روم کے باہر پٹا خے رکھ دیے۔ کسی سٹوڈنٹ نے دیکھ لیا تھا ہمیں ، تو اس الو کے پیٹھے نے جا کہ سر کو بتا دیا۔ سر نے اچھا خاصا بے عزت کرنے کے بعد سزا کے طور پر اسائنمنٹ روک لی ہے۔ کہتے ہیں کہ اپنے گھر سے کسی کو لاؤ۔ اور وہ کمبخت گول گپے والا! وہ بھی اس بار پانچ ہزار میں بھائی بننے کے لیے نہیں مان رہا ہے ، کہتا ہے کہ پچھلی بار بھی بہت بے عزتی ہوئی تھی۔ میں تین دن تک ڈھنگ سے نہیں سو سکا تھا۔ تمہارے استادوں کے تم لوگوں کی شان میں پڑھے گئے قصیدے کئی دن تک میرے کانوں میں گونجتے رہے ہیں۔ اس بار بیس ہزار لوں گا۔ پتا نہیں تم لوگوں کے کون کون سے کارناموں پر باتیں سننے کو ملیں گی۔ کم پیسوں میں اتنی زیادہ بے عزتی نہیں

کراؤں گا۔ "امثال نے آخر میں منہ بسورتے ہوئے کہا وہ چاروں منہ  
کھولے اسکی گل افشائیاں سن رہے تھے۔

"خیر یہ بازل کا نمبر ہے۔ ہمارا کام ہو جائے تو بتا دیجیے گا۔ ہم لوگ اس  
لڑکی سے مل لیں گے، جس سے آپ کی شادی ہو رہی ہے۔ ایم شیور اسکے  
بعد وہ مرنا پسند کرے گی، لیکن تمہارے بھائی سے شادی قطعی نہیں  
کرے گی۔" امثال کہہ کر بازل کو آنے کا اشارہ کرتی اٹھ گئی۔  
ان کے کینٹین سے نکلتے ہی بلال کا فلک شکاف قمقہ بلند ہوا تو وہ تینوں  
بھی ہوش میں آئے۔

"خیر کہہ تو ٹھیک ہی رہی تھی کہ ان سے ملنے کے بعد نتاشہ واقعی مرنا پسند کرے گی، لیکن بھائی سے شادی نہیں کرے گی۔" ہمدان جھرجھری لے کر سیدھا ہوا۔ وہ شاید ابھی تک اسکی باتوں کے زیر اثر تھا۔

"ان کے گھر والے کیسے برداشت کرتے ہوں گے؟" انس کے پوچھنے پر سب ایک بار پھر ہنس دیے۔

---

'بابا سائیں میرا رزلٹ آگیا ہے میں آگے ایڈمیشن لینا چاہتی ہوں'۔ سانیہ نے لاونج میں بیٹھے عاصم شاہ سے کہا۔

"ٹھیک میں کل دریا ب سے کہوں گا وہ ساتھ والے گاؤں کے کالج میں داخلہ کروادے گا۔"

"لیکن بابا سائیں میں ایم بی بی ایس کرنا چاہتی ہوں اس کالج میں نہیں پڑھاتے آپ مجھے شہر کے کسی کالج یا یونیورسٹی میں داخل کروادیں۔"

سانہ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے یونیورسٹی جانے کی۔ اگر پڑھنا ہے تو کالج میں ہی پڑھو ورنہ کوئی ضرورت نہیں ہے گھر میں بیٹھو۔" لاونج میں داخل ہوتے

عادل شاہ نے سخت لہجے میں کہا تو وہ لب کاٹ کہ رہ گئی۔

"اب جاؤ مجھے بات کرنی ہے بابا سائیں سے۔" عادل شاہ نے اس کو وہیں کھڑا دیکھ کر گھورا تو وہ آنسو پیتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

"بات ہوگئی چچا سائیں سے؟" شامین نے کمرے میں داخل ہوتے کہا لیکن اسے روتا دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

"کیا ہوا سانیہ؟ رو کیوں رہی ہو؟ تایا سائیں نے منع کر دیا کیا؟۔" شامین بے اختیار آگے بڑھی۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا آخر مسئلہ کیا ہے یونیورسٹی میں داخلہ لینے میں۔ ہر بات میں روک ٹوک۔ اس حویلی کے مردوں کے توجہ جی میں آتا ہے وہ کرتے ہیں، لیکن ہمیں ہر بات پہ سختی۔ ان کا بس چلے تو سانس بھی انکی

مرضی سے لیں۔ پتا نہیں وہ کونسے بھائی ہوتے ہیں جو اپنی بہنوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔ "سانہ نے روتے ہوئے کہا تو وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی۔

"میری جان ہم حویلی میں رہنے والی لڑکیاں ہیں جن کی کوئی مرضی نہیں ہوتی۔ تم نے لالی پھپھو کی حالت بھی دیکھی ہے اور مداخلت کرنے پر چلچو کا انجام بھی دیکھا ہے۔" شامین نے کہا

"اب جاؤ۔ منہ دھو کر آؤ۔ فضول میں دل جلا رہی ہو۔" شامین نے اسے واش روم کی طرف دھکیلا

---

"سنو! وہ نکر والے شیخ صاحب گھر پے نہیں ہیں۔ چوکیدار بتا رہا تھا کہ ایک ہفتے کے لیے شہر سے باہر گئے ہیں۔ پھر کیا خیال ہے؟" بازل نے امثال کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ چھینا

"خیال تو بہت نیک ہے۔ تمہیں نہیں پتا کتنے دنوں سے نظر ہے میری۔ ان کے گھر لگے انار کے دانے دانے پہ ہمارا نام لکھا ہوا صاف نظر آتا ہے مجھے۔ ہوا چلتی ہے تو لہرا لہرا کر اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ہائے یہ انکا سرخ رنگ، موٹے موٹے رس بھرے دانے۔ واللہ کیا کہوں۔ بس آج ہی حملہ کرتے ہیں اس بار درخت پر تم چڑھو گے۔ نیچے پھینکتے جانا میں اکھٹے کرتی جاؤں گی۔" امثال نے باقاعدہ نقشہ کھینچتے ہوئے پلان بنایا۔

"اوکے ڈن۔" بازل نے ہاتھ آگے کیا تو اس نے بھی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

کچھ ہی دیر بعد انار کا درخت کسی لٹے ہوئے مسافر کی مانند دکھائی دے رہا تھا اور وہ پچھلے لان میں بیٹھے مزے سے انار کھا رہے تھے، ساتھ ہی دونوں کی زبان بھی متواتر چل رہی تھی۔

---

"اڑے، بازی آج تم لوگوں کی شوٹنگ کلاس ہے نہ؟ جلدی سے بیسمنٹ میں پہنچو۔" وہ دونوں لاونج میں بیٹھے ٹی وی پر باکسنگ میچ دیکھ رہے تھے جب شہریار نے ریوٹ اٹھا کر ٹی وی آف کیا اور باہر نکل گیا

"جی بھائی۔" دونوں نے اپنے سے دس سال بڑے بھائی کو دیکھتے ہوئے فرمانبرداری سے جواب دیا۔ ویسے تو وہ ایسی فرمانبرداری کا مظاہرہ بہت کم ہی کرتے تھے لیکن اس وقت کچھ بھی الٹی سیدھی ہانکنے کا مطلب اپنی



شامت بلوانا کیونکہ کچھ ہی دیر بعد انکی پریکٹس تھی اور پورے دو گھنٹے کے لیے وہ شہریار کے انڈر تھے۔ ان دونوں کو سیلف ڈیفنس تو وہ دس سال کی عمر سے ہی سکھا رہا تھا۔ ویسے تو خود ایک بزنس مین تھا لیکن چونکہ وہ اپنے کالج ٹائم میں سلیف ڈیفنس کی تربیت لے چکا تھا۔ اس کے علاوہ اپنے کالج میں کراٹے چمپیئن تھا۔ اس لیے ان دونوں کو تربیت وہ خود ہی دیتا تھا۔ مارشل آرٹ کے علاوہ بائیک اور ہر قسم کی گاڑی ڈرائیو کر لیتے تھے۔ اٹھارہ برس کی عمر میں ہی اچھے خاصے ماہر ہو چکے تھے۔ یہ ہنر تھے تو دونوں کی سیفٹی کے لیے لیکن ان کی ماں کے لیے یہ کسی عذاب سے کم نہیں تھے کیونکہ دونوں آئے روز الٹی سیدھی حرکتیں کر کے خود تو ادھر ادھر ہو جاتے تھے لیکن پیچھے ہمسائے شکایتیں لے کے ان کے گھر پہنچے ہوتے جن کو ساریہ بیگم نے نمٹانا ہوتا تھا۔

"پرفیکٹ۔" امثال کا نشانہ دیکھتے ہوئے شہریار نے کہا تو وہ بے اختیار  
کھلکھلائی

"بس بس زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بائے چانس ہی لگا ہو گا  
۔" بازل نے منہ بگاڑا

"جیلز پیپل۔" امثال نے اسکو چڑایا۔

"کتنی بار کہا ہے کہ اسے ان سب میں نہ گھسیٹا کرو۔ لڑکی ہے لڑکی بن کر  
رہے۔ کوئی ایک کام بھی ہے اسکا لڑکیوں والا؟ کل کو اس نے اگلے گھر بھی  
جانا ہے۔ کچھ گھر داری پے توجہ دے، کچن کا کام سیکھے پر میری کوئی سنے  
بھی تو نہ۔" جوس کا ٹرے لے کر بیسمنٹ میں داخل ہوتی ساریہ شاہ نے  
جب امثال کہ ہاتھ میں پسٹل دیکھی تو سلگ کہ رہ گئیں۔

"اوہو ماں چھوڑیں نہ۔ آج کا یہ سب کون سوچتا ہے۔ یہ کوئی فضول چیز نہیں ہے۔ سب اس کی حفاظت کے لیے بہت ضروری ہے۔ کل کو اگر ہم اس کے ساتھ نہیں ہوتے تو اسے کم از کم اتنا تو مضبوط ہونا چاہیئے کہ وہ کسی بھی قسم کے حالات کو فیس کر سکے اور الحمد للہ میری بہن ہر قسم کے حالات سے اچھے سے نبٹ سکتی ہے اور آپ اندازہ نہیں کر سکتیں کہ جب یہ میرے ساتھ چلتی ہے تو مجھے کتنا فخر محسوس ہوتا ہے۔" ماں کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بازو نے کہا۔ بہن کے لیے فخر اور مان اس کے چہرے اور باتوں سے صاف چھلک رہا تھا۔۔ اس وقت وہ کہیں سے بھی لالابالی اور شرارتی بازو نہیں لگ رہا تھا۔ شہیار بے اختیار مسکرا دیا۔

-----  
-----  
-----  
"بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" سانیہ نے عادل کے روم میں داخل  
ہوتے ہوئے کہا۔

"کتنی بار کہا ہے کہ دستک دے کہ آیا کرو، تمیز بھولتی جا رہی ہو تم  
۔" عادل نے اسے ناگواری سے جھڑکا۔

وہ جو اپنی ساری ہمت جمع کر کہ آئی تھی اس وقت اس کو اپنی ہمت ٹوٹی محسوس ہوئی۔ "وہ یک ٹک اپنے بھائی کو دیکھنے لگی جو شکل سے جتنا خوبو تھا مزاج کا اتنا ہی سخت تھا۔

"ہاں بولو!! اب کھڑی میرا منہ دیکھتی رہو گی کیا۔" اس کے سرد لہجے سے ہوش آئی۔

"وہ بھائی مجھے ایڈمیشن کی بات کرنی تھی۔۔"

"اس بارے میں بات ہو چکی ہے۔ مزید کوئی بات نہیں ہوگی۔"

"پر بھائی۔"

"بس! بہت ہو گیا ایک بار کی گئی بات تمہیں سمجھ نہیں آتی ہے۔ اگر پڑھنا ہے تو کالج میں پڑھو ورنہ نہیں۔" عادل بات ختم کرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔ سانپہ نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔

"ٹھیک ہے بھائی۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ میرا ایڈیشن کالج میں ہی کروا دیں۔۔"

"ہمم۔۔ ٹھیک ہے۔ میں دریا ب سے کہہ دوں گا وہ کروا دے گا۔ لیکن میری ایک بات یاد رکھنا اگر مجھے تمہاری کوئی شکایت ملی یا کچھ بھی الٹا سیدھا سننے کو ملا تو تمہارا حشر بگاڑ دوں گا سمجھی۔" عادل نے انگلی اٹھا کر سختی وارن کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

"کیا تھا بھائی جو آپ تھوڑا سا بھروسہ کر کہ مجھے یونی جانے دیتے۔" سوچتے ہوئے وہ بے اختیار رو دی۔

تم ریڈی ہو!! بازل امثال کے روم میں داخل ہوا  
ہاں بس ایک منٹ۔۔ امثال نے بازل کو دیکھا جو بلیک ٹی شرٹ اور بلیک  
ہی جینز پہنے ریڈی کھڑا تھا۔ اس نے بھی بازل کے جیسی ڈریسنگ کر رکھی  
تھی

اوکے ایم ریڈی۔ امثال نے اپنا نقاب لگایا اور ایک نقاب بازل کو پکڑایا دونوں  
نے اپنی اپنی پسٹل کمر کی بیک سائیڈ پر اڑسی، ٹی شرٹس کو سیٹ کیا اور  
باہر کی طرف بڑھے۔ پچھلی دیوار پھلانگتے ہوئے باہر کود گئے اس بات سے  
بے خبر کھڑکی میں کھڑے راسم صاحب انہیں دیکھ چکے تھے

ٹھیک دو گھنٹے بعد وہ اسی راستے سے اندر داخل ہوئے محتاط انداز میں آگے پیچھے دیکھ کر چلتے ہوئے وہ سیرٹھیوں پہنچے تو وہاں پر راسم صاحب کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئے

سڈی میں آؤ۔۔ سپاٹ انداز میں کہتے وہ آگے بڑھ گئے  
انکے پیچھے پیچھے وہ سڈی میں داخل ہوئے تو راسم صاحب صوفے پر ٹیک لگا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھے تھے دونوں ان کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے۔

اتنی رات کو کہاں گئے تھے تم اور کیا کر رہے ہو۔ ان دونوں کو خشمگین نظروں سے گھورتے ہوئے راسم صاحب نے پوچھا۔

وہ بابا۔۔ امثال نے گلا کھنکھارتے ہوئے بات شرع کرنا چاہی تھی لیکن راسم صاحب نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا



اس سے پہلے کے تم بات شروع کرو میں ایک بات صاف صاف بتانا چاہوں  
گا کہ مجھے صرف سچ سننا ہے --- راسم صاحب نے رعب دار لہجے میں کہا۔  
تو امثال نے بازل کو سب سچ بتانے کا اشارہ کیا۔ چھپانے کا کوئی فائدہ  
نہیں تھا وہ کونسا کچھ غلط کر کہ آئے تھے

وہ بابا جی آج یونی میں ایک لڑکی رو رہی تھی۔ جب ہم نے پوچھا تو کہنے لگی کہ  
یونی آتے ہوئے راستے میں تین لڑکوں کا ایک گروپ کھڑا ہوتا ہے جو آتی  
جاتی لڑکیوں سے بدتمیزی کرتا ہے۔ لڑکے چونکہ پیسے والے ہیں۔ تو پولیس  
کمپلین کا بھی فائدہ نہیں۔ الٹا پولیس والوں نے ان لوگوں کو زلیل کر  
تھانے سے نکال دیا۔ سوانکی وجہ سے لوگ اپنی لڑکیوں کا سکول کالج چھڑوا  
رہے ہیں۔ کہہ رہی تھی کہ ایک دن میری یونی بھی چھوٹ جائے گی۔ ہم  
نے باتوں باتوں میں انکی تفصیل پوچھ لی تھی۔ سو ابھی ہم انہی کی ہی

طبع صاف کر کہ آرہے ہیں۔ بازل نے کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا جیسے ڈنر کر کہ آرہے ہوں۔

ہوں! کس حال میں اور کہاں چھوڑا ہے انہیں۔ انکو کچھ دیر تک گھورنے کے بعد راسم صاحب نے نرمی سے کہا تو دونوں کی کی ہوئی سانسیں بحال ہوئیں۔

کچھ زیادہ نہیں بس پندرہ بیس دن ہو سپیٹل اور ایک دو مہینے گھر میں بستر پر گزار ہی دیں گے۔ آتے ہوئے پبلک بوتھ سے ایبولینس کو فون کر دیا تھا۔ امثال کا انداز ایسا تھا جیسے موسم کا حال سنا رہی ہو۔

اگر تمہاری ماں کو پتا چل گیا تو جانتے ہو نہ کیا ہو گا۔ خاص طور ژلے کے حق میں تو بالکل بھی اچھا نہیں ہو گا، اس لیے دھیان رکھا کرو۔۔۔ راسم صاحب نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے تو دونوں بھی انکے پیچھے چل دیے

ایم پراؤڈ آف یو۔۔ دروازے تک جا کروہ پلٹے اور ان دونوں کو گلے لگایا  
اب سو جاؤ، گڈ نائٹ۔۔۔۔ کہتے ہوئے وہ باہر نکل گئے

---

جی ناظرین ہم آپکو بتاتے چلیں کہ کل رات کو اندرون شہر تین لڑکوں کو  
کسی نے بے دردی سے پیٹا ہے۔ لڑکوں کی حالت کافی تشویش ناک بتائی جا  
رہی ہے۔ مزید تفصیل کے مطابق ان تینوں کو دو لوگوں نے مارا ہے لیکن  
انکی حالت دیکھ کر لگتا ہے کہ جیسے بہت سارے لوگوں نے مل کر مارا ہو،  
آیئے ہم زخمیوں سے بات کرکہ وجہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں جی تو  
کچھ کہنا چاہیں گے آپ۔۔۔۔ بہت درد ہو رہا ہے۔ جوڑ جوڑ دکھ رہا ہے۔ نہ

بیٹھا جا رہا ہے اور نہ ہی لیٹ سکتے ہیں۔۔۔ ان میں سے ایک نے کراہتے ہوئے کہا۔

کیا آپ ان لوگوں کو جانتے ہیں؟؟۔۔ کون لوگ تھے اور انکا مقصد کیا تھا۔ ہائے۔۔۔۔۔ نہیں ہم نہیں جانتے۔ دو لوگ نقاب لگائے ہوئے تھے رات کو ہم گھر جا رہے تھے ہائے۔۔۔۔۔ کہ اچانک سے سامنے آئے اور روک کر مارنا شروع کر دیا۔۔۔ دوسرے نے ہائے ہائے کرتے بات مکمل کی تھی

ساریہ بیگم کے بدلتے تاثرات دیکھ کر راسم صاحب نے چینل چینج کر دیا اس ملک میں قانون نام کی کوئی چیز ہے بھی یہ نہیں۔ اللہ غارت کرے ان لوگوں جنہوں نے بچارے بچوں کی یہ حالت کی ہے۔ ساریہ بیگم کی بات

سنتے ہی جوس پیتی امثال کو اچھو لگا تھا جبکہ راسم صاحب نے مسکراتے

ہوئے اپنا سر جھکایا تھا

آرام سے گڑیا کیا ہو گیا ہے لیپ ٹاپ لے کام کرتا شہریار بے اختیار اٹھ کر

اسکے پاس آیا

کیا ہو گیا ہے ماما۔۔۔۔۔ ایسے تو نہ کہیں۔۔۔۔۔ کیا پتا ان لوگوں نے کیا کیا

ھے جو کسی نے اس طرح مارا ہے۔

کیا مطلب ایسے نہ کہوں کتنے ظالم لوگ تھے کتنی بے دردی سے پیٹا ہے

خدا کا قہر نازل ہو ایسے لوگوں پر ساریہ بیگم کی بات پر امثال چیخ پڑی

مامااااا۔۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے آپکو نہ جان نہ پہچان اور اپ انکی ہمدردی

میں اپنی اولاد کو بدعائیں دے رہی ہیں بے اختیار اسکے منہ سے نکلا تھا۔ راسم

صاحب اپنا قفقہ چھپانے کے لیے جلدی سے اخبار اٹھا کہ اپنے چہرے کے آگے کیا تھا۔

میں کب بدعائیں دے رہی ہوں میں تو ان لوگوں کی بات کر رہی ہوں جنہوں نے یہ سب کیا ہے۔۔ پتا نہیں کیا اول فول بکتی رہتی ہے یہ لڑکی۔۔ ساریہ بیگم بڑبڑاتی ہوئی کچن میں چلی گئیں۔ جبکہ امثال کی حالت دیکھ کر اچانک شہریار چونکا

ٹلے۔۔۔ کہیں تم لوگوں نے تو نہیں۔۔۔۔۔ شہریار کے خدشہ ظاہر کرنے پر

امثال نے ہولے سے سر ہلایا

کیوں۔۔۔۔۔ اس کے پوچھنے پر وہ اسے سب بتاتی چلی گئی۔ جسے سن کر شہریار کے چہرے پر فخر سے چمک آئی تھی

ویلڈن میرا بچہ ----- ایسے لوگوں کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے۔۔ اچھے سے سبق سکھا کر آنا تھا تا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کر سکیں۔۔ شہریار نے اسکا گال چومتے ہوئے کہا تو وہ اسکے کان میں گھسی

بھائی آپکو پتا ہے رات کو ہم پکڑے گئے تھے بابا نے دیکھ لیا تھا جاتے ہوئے اور واپسی پر ہم سے تفتیش بھی کی تھی اور آپکو پتا ہے رات جب ہم پھنسے تھے نہ میں نے آپکو بہت مس کیا۔۔ دل میں بہت آوازیں بھی دیں۔۔ لیکن آپ آئے ہی نہیں۔

اوہ ہ ہ میرا سوہنا شہزادہ ----- مجھے کیا پتا تھا کہ تم لوگ کہیں باہر جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔ آئندہ بتا کہ جانا ٹھیک ہے۔ شہریار نے اسکے بال کانوں کے پیچھے کیے ان دونوں کو یوں رازو نیاز کرتے دیکھ کر کچن سے نکلتی ساریہ بیگم

نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔ جبکہ راسم صاحب مسکراتے ہوئے بھائی بہن کی  
محبت دیکھ رہے تھے۔

---

---

-----

اس وقت میٹینگ روم میں شہر کے جانے مانے بزنس مین جمع تھے۔ شہریار  
میٹینگ روم میں چہرے پر بلا کی سنجیدگی لیے پریزنٹیشن دینے میں مصروف  
تھا۔ کہ اچانک باہر سے شور کی آوازیں سنائی دیں اس نے چونک کہ سر اٹھایا  
۔ اتنے میں اس کی سیکرٹری روم میں داخل ہوئی۔

مس تانیہ، یہ کیا ہو رہا ہے باہر۔ شہریار سیکرٹری کو کھا جانے والی نظروں سے  
گھورا



سر --- وہ --- تانیہ تو اسکا غصہ دیکھ کر ہی گر پڑا گئی تھی

جو کوئی بھی ہے اسکو جلدی سے فارغ کرو ---- نظر نہیں آ رہا ہے میٹینگ

چل رہی ہے اندر ---- اب جاو یہاں سے - شہیار نے اسے کہا تو فوراً باہر

نکل گئی کہ باس کا کیا بھروسہ اسکی ہی انسلٹ نہ ہو جائے اور باہر جا کہ

من و عن شہیار کی بات دہرا دی -

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک دھڑام سے دروازہ کھلا - شہیار نے

ناگواری سے نظریں اٹھائی لیکن آنے والی ہستی کو دیکھ کر اسکے چہرے پر بے

ساختہ مسکراہٹ آگئی

ارے میرا بچہ آیا ہے - خیریت میرا سوہنا اس وقت یہاں --- شہیار نے آگے

بڑھ کر اسکو اپنے حصار میں لیا

بلکل بھی خیریت نہیں ہے۔۔۔ میں بور ہو رہی تھی۔۔ اس لیے میں نے  
سوچا آپکے آفس چلتی ہوں۔۔۔۔ امثال کا انداز ایسا تھا جیسے شہریار آفس میں  
نہیں بلکہ کسی سینما ہال میں بیٹھا ہو

بازل کہاں ہے۔۔۔ شہریار نے اسے چیئر پر بٹھایا  
وہ گھر پہ نہیں ہے۔۔ اچانک کچھ یاد آنے پر اچھل پڑی  
ایک منٹ۔۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ ابھی آپکی سیکرٹری کہہ رہی تھی کہ آپ مجھ  
پر۔۔۔۔ یعنی کہ مجھ پر غصہ ہو رہے ہیں۔۔۔۔ کہہ رہی تھی باس کہ  
رہے اسکو باہر سے ہی فارغ کر دو۔۔۔۔۔ جیسے۔۔۔۔۔ جیسے میں کوئی مانگنے  
والی ہوں اور مجھے دو روپے کا سکہ دے کر یا پھر اپنے پھٹے پرانے کپڑے  
دے کر فارغ کرے گی۔۔۔۔ امثال نے شہریار کو گھورتے ہوئے کہا اسکا  
انداز دیکھ کر شہریار نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔

آپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں ---- امثال نے آنکھیں پھیلائیں  
نہیں بلکل بھی نہیں ---- شہریار نے جھٹ نفی میں سر ہلایا، البتہ اسکے  
ہونٹوں پر ابھی بھی دبی دبی ہنسی تھی  
میں نہیں بولتی آپ سے ---- امثال نے خفگی سے رخ موڑا۔  
اوکے سوری --- شہریار نے اسکے سامنے نیچے بیٹھتے ہوئے کہا  
اچھا دیکھو وہ جو جیپ تم نے مجھے دیکھائی تھی نہ وہ کل تک آجائے گی۔  
اب تو سوری ایکسپٹ کر لو -- شہریار نے ایک ہاتھ سے اپنا کان پکڑا تھا  
اوکے اوکے اب آپ چلیں مجھے باہر جانا ہے آپکے ساتھ ---- امثال نے  
چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی اٹھایا۔

میں میٹینگ اٹینڈ کر لوں؟؟ پندرہ منٹ دے دو بس۔۔۔ سب کچھ وائینڈ اپ کر کے آتا ہوں تم تب تک میرے آفس میں بیٹھو۔۔۔ شہریار نے اسکے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا

اوکے۔۔۔ جلدی آئے گا۔ میٹینگ روم میں بیٹھے سب افراد تو شہریار کے چہرے پر نہ ختم ہونے والی ہنسی دیکھ کر ہی حیران تھے۔ اپنے حلقے میں وہ اپنے سنجیدہ مزاج سے پہچانا جاتا تھا۔ انکی حیرانی بجا تھی کہ اپنی ریزروڈ نیچر کے باعث جانا جانے والا بندہ نہ صرف مزاق کر رہا تھا بلکہ قہقہے بھی لگا رہا تھا۔ ایک اور بات۔۔۔۔۔ آپ نہ اپنی مس تانیہ مانیہ سے کہ دیں کہ یہ مجھے آئندہ باہر نہ روکیں۔۔۔ وہ جاتے جاتے پلٹی

اوکے مس تانیہ مانیہ آپ آئندہ میری پرنسز کو باہر نہیں روکیں گی۔۔۔ شہریار نے مسکراتے ہوئے امثال کے ہی انداز میں کہا تو وہ باہر نکل گئی۔

مس تانیہ مانیہ (لاحول اول قوت) اس نے سر جھٹکا۔

مس تانیہ آپ امثال کے لیے کچھ کھانے کو منگوائیں میں آتا ہوں دس منٹ تک شہر یا تانیہ سے کہتا دوبارہ میٹینگ روم میں بیٹھے اشخاص کی طرف متوجہ ہوا۔

اوئے چڑیل - چل آجا واک پہ چلتے ہیں۔۔۔۔۔ بازل امثال کے کمرے میں

آیا تو وہ لیپ ٹاپ پر ڈرامہ دیکھ رہی تھی

ہیں، اس وقت۔۔ اس وقت کونسی واک ہوتی ہے۔۔۔۔۔ امثال نے

گھڑی پے ٹائم دیکھا جہاں دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ یونی سے چھٹی کی وجہ

سے وہ دونوں گھر پر ہی تھے

واک کا کونسا ٹائم ہوتا ہے۔۔۔۔ آجاؤ نہ تھوڑا گھوم لیں گے۔ میں بور ہو رہا ہوں۔۔۔ بازل نے بیزاگی سے کہا۔

اوکے تم چلو میں حجاب لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔

- کچھ ہی دیر میں وہ دونوں اسلام آباد کی سڑکیں ناپ رہے تھے۔

بازی دیکھو وہ کتنا کتنے سکون کی نیند سو رہا ہے۔۔ لگتا ہے بے چارہ ساری رات نہیں سو سکا۔۔۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ اتنے سکون سے کیوں سو رہا ہے جبکہ ہم لوگ اس کے آس پاس موجود ہیں۔۔۔ امثال نے بازل کی توجہ سامنے سوئے کتے کی طرف دلوائی عید ہمدانی جو اپنی گاڑی کا بونٹ اٹھا کر چیک کر رہا تھا۔ اپنے پیچھے سے آتی لڑکی کی آواز اور اسکی انوکھی بات سن کر بے اختیار مڑا۔ ویسٹ ٹی شرٹ اور ڈارک بلیو جینز پر بلیک کلر کا حجاب پہنے ارد گرد سے بے نیاز کتے کو چھیڑنے کے موڈ میں تھی۔

"اوائے چڑیل - چل آجا واک پہ چلتے ہیں۔" بازل امثال کے کمرے میں

آتے ہوئے بولا جو لیپ ٹاپ پر ڈرامہ دیکھ رہی تھی

"ہیں! اس وقت؟ اس وقت کونسی واک ہوتی ہے؟" امثال نے گھڑی پے

ٹائم دیکھا جہاں دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ یونی سے چھٹی کی وجہ سے وہ

دونوں گھر پر ہی تھے

"واک کا کونسا ٹائم ہوتا ہے۔ آجاؤ نہ تھوڑا گھوم لیں گے۔ میں بور ہو رہا ہوں

۔" بازل نے بیزاگی سے کہا۔

"اوکے تم چلو میں حجاب لے کر آتی ہوں۔" کچھ ہی دیر میں وہ دونوں اسلام

آباد کی سڑکیں ناپ رہے تھے۔

"بازی دیکھو وہ کتنا کتنے سکون کی نیند سو رہا ہے۔ لگتا ہے بے چارہ ساری رات نہیں سوسکا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ اتنے سکون سے کیوں سو رہا ہے جبکہ ہم لوگ اس کے آس پاس موجود ہیں۔" امثال نے بازل کی توجہ سامنے سوئے کتے کی طرف دلوائی۔ عید ہمدانی جو اپنی گاڑی کا بونٹ اٹھا کر چیک کر رہا تھا۔ اپنے پیچھے سے آتی لڑکی کی آواز اور اسکی انوکھی بات سن کر بے اختیار مڑا۔ ویسٹ ٹی شرٹ اور ڈارک بلیو جینز پر بلیک کلر کا حجاب پہنے ارد گرد سے بے نیاز کتے کو چھیڑنے کے موڈ میں تھی۔ ان دونوں کو دیکھ کر اسکے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی۔

"آج تو لوگوں کی خیر نہیں۔" یہ سوچتے ہوئے وہ ہولے سے ہنسا

"ہاں یار۔ واقعی بات تو سوچنے کی ہے۔" بازل نے بھی ہاں میں ہاں ملائی



"اوائے کتے اٹھ جا۔ اٹھ نہ۔ کیا بھنگ پی کہ سو رہا ہے؟ لگتا ہے اسکی کتی نے اسکو گھر سے نکال دیا ہے۔ اس لیے تو سرک پہ سو رہا ہے بیچارہ۔۔۔ پیچ پیچ۔ دیکھ لو بازی بیویاں یہ حال کرتی ہیں شوہروں کا۔" وہ اس کو مخاطب کرتے ہوئے پیچھے مڑی تو اسکا اوپر کا سانس اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا۔ کیونکہ وہ ہاتھ میں پتھر اٹھائے کتے کا نشانہ لے رہا تھا۔ وہ خود تو فاصلے پر کھڑا تھا اور امثال باتوں ہی باتوں میں عین کتے کے اوپر پہنچ گی تھی اس لیے لازمی بات تھی کہ اس کا شکار امثال نے بننا تھا۔

"نو۔۔۔۔۔ پلیز نہیں۔۔۔۔۔ بھائی نہیں ہو۔۔۔۔۔ دیکھو میں چھوٹی بہن ہوں نہ تمہاری وہ بھی پورے سات منٹ تم میرے اچھے والے بھائی ہو۔۔۔۔۔ پلیز نو۔" مسلسل نفی میں سر ہلاتی وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہی تھی

"اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے - میرے بہت سے حساب نکلتے ہیں تمہاری طرف۔" بازل نے کتے کو پستھرمارتے ہوئے کہا۔ اور کچھ ہی دیر بعد امثال آگے آگے اور کتنا پیچھے پیچھے تھا۔

[illegible]

"اوائے کتے! بات سن میں نے تجھے نہیں چھیڑا تھا۔ وہ جو تمہارا بھائی کھڑا ہے نہ اس نے تمہیں پتھر مارا تھا، تو تم کتوں کی طرح میرے پیچھے کیوں پڑ

گئے ہو۔" امثال کا جب سانس بحال ہوا تو وہ کتے کو مخاطب کرتے ہوئے بولی۔۔

"دیکھو۔ تم اب گھر جاؤ۔ تمہاری کتی تمہارا انتظار کر رہی ہوگی۔ ایسا نہ ہو تمہاری غیر موجودگی میں وہ کسی اور کے ساتھ بھاگ جائے۔ چلو شاباش اب بھونکنا بند کرو اور جاؤ۔" وہ کتے کو بھگانے کے لیے الٹی سیدھی ہانک رہی تھی لیکن اس کو شاید اپنی ادھوری نیند کا کچھ زیادہ ہی قلق تھا اس لیے وہ اپنی جگہ سے ہلے بغیر مسلسل بھونکے جا رہا تھا۔۔ عید ہمدانی اسکی باتیں سن کر اپنا قمقہ مشکل سے ضبط کیے کھڑا تھا۔۔۔

"اے جانہ۔ بازی کتے، کمیئے۔۔ ہٹاؤ اسے یہاں سے ورنہ میں شہری بھائی اور عدی کو بتاؤں گی۔" اس نے پہلے کتے اور پھر بازل سے کہا۔۔ وہ جو اسکی حالت کو انجوائے کر رہا تھا دونوں کے نام کی دھمکی سن کر ڈھیلا پڑ

گیا۔ جانتا تھا کہ شہریار سے تو پھر بھی بچ جائے گا مگر عید سے اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔ جلدی سے کتے کو بھگا کر اسے دیوار سے اترنے میں مدد دی۔ دوسری طرف عید اپنے نام کی دھمکی سن کر دلکشی سے مسکرا دیا "یہ دونوں نہیں سدھریں گے۔" وہ زیر لب بڑبڑایا اور دوبارہ گاڑی کی طرف متوجہ ہو گیا

"چلو آؤ کچھ کھاتے ہیں۔" بازل اسکا ہاتھ پکڑ کر چل دیا۔ تھوڑا سا چلنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے کیفیٹیریا میں داخل ہوئے۔  
"ایس سر۔ کیا لیں گے آپ؟" ویٹر نے پاس آ کر پوچھا۔

"ہمم۔۔۔ ایسا کرو۔۔ دو سینڈوچ، دو برگر، ایک پلیٹ بریانی، دو رول اور ایک میڈیم سائز پیزا کے ساتھ ایک لیٹر پیپسی لے آؤ اور بازل تم اپنا دیکھ لو۔"  
امثال آرڈر لکھواتے ہوئے بھول گئی کہ وہ اپنا پرس گھر چھوڑ آئی ہے اور

ہمیشہ کی طرح بازل کے والٹ سے پھوٹی کوڑی نہیں ملنے والی - ویٹر آنکھیں  
اور منہ کھولے آرڈر نوٹ کر رہا تھا۔۔

"میرے لیے بھی یہی سب لے آؤ۔" بازل نے کہا

"بس!" ویٹر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"ہاں بس اتنا ہی مزید کچھ چاہئے ہو گا تو پھر لے لیں گے۔" بازل کے

لاپرواہی سے کہنے پر ویٹر سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔

"واہ مزا آگیا۔ اس سے اچھا کھانا میں نے آج تک نہیں کھایا۔" بازل نے

باقاعدہ نعرہ لگایا۔۔۔۔

"سریہ بل۔" ویٹر نے چٹ ٹیبل پر رکھی - بل دیکھا تو بازل کے چودہ طبق

روشن ہو گئے۔ اس نے والٹ نکالا تو پانچ سو کا نوٹ اسکا منہ چڑھا رہا تھا۔

"اڑلے پیسے نکالو میرے پاس تھوڑے ہیں۔"

"میں کہاں سے نکالوں۔ نظر نہیں آ رہا ہے کہ میرے پاس پرس نہیں ہے۔۔ تم نے کہا تھا ہم لوگ واک پہ جا رہے ہیں۔ فار گاڈ سیک کبھی تو پیسے رکھ لیا کرو والٹ میں۔" امثال دھیمی آواز میں غرائی -

"سر مسیم پلیز جلدی کریں۔" ویٹر کو شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کے پاس پیسے نہیں ہیں اس لیے تھوڑا سخت لہجے میں بولا

"اوکے اوکے ہم دے دیتے ہیں۔ آپ جائیں ہم آپکو بلا لیں گے۔" امثال نے ویٹر سے کہا تو وہ بڑبڑاتا ہو چلا گیا۔

"میں بتا رہی ہوں تمہیں میں برتن نہیں دھوؤں گی۔" امثال نے اسے وارن کیا۔۔

"دیکھو تم بھائی کو کال کرو۔ وہ سنبھال لیں گے۔" بازل نے کچھ سوچتے ہوئے امثال کو فون پکڑ لیا

"نہ - میں نہیں کر رہی تم خود کر لو۔" اس نے صفا چٹ انکار کیا

"پلیز بہن نہیں ہو۔" بازل نے لجاجت سے کہا

"نہیں ہوں۔" اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا

"دیکھو بھائی مجھے بہت ڈانٹیں گے۔ تمہیں تو کچھ نہیں کہیں گے نہ پلیز۔"

اس نے معصومیت سے کہا تو امثال نے گہری سانس لیتے ہوئے فون پکڑا

اور شہریار کا نمبر ملا یا۔

"ہیلو بھائی آپ کہاں ہیں؟ پلیز جلدی سے آ جائیں۔ ہم لوگ کھانا کھانے

آئے تھے لیکن میرے اور بازی کے پاس پیسے نہیں بل دینے کے لیے۔۔

میں کیفے کے برتن نہیں دھوؤں گی۔ آپ پلیز سب کچھ چھوڑ کے جلدی

آئیں۔ ویٹر ہمیں بڑے غصے سے گھور رہا ہے۔" امثال نے ایک ہی سانس

میں بات ختم کی۔

"ایڈریس بتاؤ - شہیار نے کوئی دوسری بات کیے بغیر پوچھا - اس کے

ایڈریس بتانے پر وہ سر جھٹک کے رہ گیا

"یہ دونوں کبھی نہیں سدھر سکتے۔" شہیار چیئر سے اٹھتے ہوئے بڑبڑایا

"کیا ہوا؟" امان شاہ نے جو شہیار کے آفس میں بیٹھا تھا اسکی بڑبڑلیٹ سن

کے پوچھا۔

"یار ہونا کیا ہے - میری دو آفتوں نے آج کیفے میں دھاوا بولا ہے ، اور ان کو

کھانا کھانے کے بعد یاد آیا ہے کہ انکے پاس پیسے نہیں ہیں۔ اب کال کر

کہ بلا رہے ہیں۔"

"یو مین تمہارے ٹوئز؟" امان نے پوچھا

"ہاں -۔ سوری یار۔ تو اتنے دن بعد آیا ہے لیکن مجھے جانا پڑے گا۔" شہیار

نے اس سے معذرت کرتے ہوئے کہا۔



"چل کوئی نہیں ہو جاتا ہے - ہم پھر کبھی مل لیں گے ابھی تو میں تین

دن تک شہر میں ہی ہوں -"

"ایسا کرتے ہیں - کل لچ پہ ملتے ہیں -- وہیں اپنے فیورٹ ریسٹورنٹ میں -"

شہر یار نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا اور دونوں باہر نکل گئے -

.....

.....

میری ممی نوں پسند نہیںوں تو

وے تیرا گورا منہ

میں دساں تینوں

میں تاں وی تینوں پیار کر دی چن وے

"کیا کر رہی ہو۔۔ لڑکیو کچھ ہوش سے کام لو۔ شاہ خاندان کی بیٹیاں ہو اور حرکتیں مراشیوں والی۔" شاہ بی بی نے سانیہ اور رامین کو جھڑکتے ہوئے کہا جو ایل ای ڈی پر چلتے گانے کے ساتھ ساتھ خود بھی جھوم رہی تھیں

"شاہ بی بی ہم لوگ اتنی کم آواز میں سن رہے ہیں اور پھر کمرے میں ہی تو ہیں۔" رامین نے منہ بنایا تو انہوں نے اپنی چھڑی سے اسے ٹھوکا دیا

"کمبخت کوئی شرم حیا ہے یا نہیں۔ لڑکیاں ہو۔ کچھ خیال کیا کرو اور یہ دوپٹے تم لوگوں نے پٹے کی طرح گلے میں لٹکائے ہوئے ہیں۔ کتنی بار کہا ہے کہ ڈھنگ سے سر پر رکھا کرو۔ اور نہیں تو اپنے خاندان کی ہی لاج رکھ لو۔" وہ گرجیں تو دونوں کو سانپ سونگھ گیا

"اب بولو بولتی کیوں نہیں ہو۔"

"معافی چاہتی ہیں بی جان۔" رامین مسمنائی

"ہنہ معافی۔ معافی کا مطلب ہوتا ہے کہ میں آئندہ یہ غلطی نہیں دہراؤں گی جبکہ تم لوگوں نے تو آئے روز کچھ نہ کچھ کیا ہوتا ہے اب اٹھو اور جا کہ کچن میں ماؤں اور بھابھی کا ہاتھ بٹاؤ۔ یہاں نکمیوں کی طرح بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔ پتا نہیں کب عقل آئے گی۔" وہ بڑ بڑاتی ہوئی باہر نکل گئیں

.....

.....

"سیمی آپا کیا کر رہی ہیں؟ آج کھانے میں کیا بنے گا؟ پلیز میرے لیے دال چاول بنا دیجیے گا۔" امثال نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے ملازمہ سے کہا اور فریج سے پانی نکال کر گلاس میں ڈالا اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے نے مر کر اسے دیکھا تو اسکو روتا دیکھ کر ٹھٹک گئی۔

"آپا کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہیں؟ آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے؟" امثال کے پوچھنے پر اس نے مزید زور شور سے رونا شروع کر دیا جسکو دیکھ کر وہ بوکھلا گئی ہوا کیا ہے؟ کچھ بتائیں گیں؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟ ماما نے کچھ کہا ہے؟"

"وہ چھوٹی بی بی میرے بیٹے کی طبیعت بہت خراب ہے۔ پچھلے کئی دنوں سے بخار ہے اسے اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا ہے۔" اس نے روتے

ہوئے کہا تو امثال نے گہری سانس لی

"اور یقیناً آپ نے اپنے محلے کے عطائی ڈاکٹر سے دوائی لی ہوگی جسکی وجہ سے اسکا بخار اترنے کی بجائے مزید بگڑ گیا ہوگا۔" امثال کے طنز پر اس نے

سر جھکایا

"کیا کروں بی بی جی مہینے کا آخر چل رہا ہے۔ بڑے ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے پاس نہیں ہیں۔ اسی ڈاکٹر سے ادھار دوائی لی ہے۔" سیمی آپا کی بات سن کر امثال نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا

"ادھار دوائی۔ سیرپسلی آپا۔ آج کل تو کریا نے والے ادھار نہیں دیتے۔ کیسا عظیم ڈاکٹر ہے دوائی ادھار دے رہا ہے۔"

"کیا کروں بی بی بچوں کی فیس اور گھر کے خرچے میں ہی پیسے نکل جاتے ہیں۔" اس نے جھکے سر کے ساتھ جواب دیا

"تو آپ کو بتانا تو چاہیئے تھا۔۔۔ ماما سے کہتی مجھے یا گھر میں کسی اور کو کہہ دیتیں۔ آپ کو پہلے کبھی کسی چیز سے منع کیا ہے۔ اب جب تک آپ ہمیں بتائیں گی نہیں کیسے پتا چلے گا۔" امثال نے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا

"جانتی ہوں لیکن آپ پہلے ہی میرے لیے اتنا کچھ کرتی ہیں اور۔" اس سے

پہلے وہ بات پوری کرتی امثال نے اسے ٹوک دیا

"اچھا بس۔۔۔۔۔ چھوڑیں یہ سب اور چلیں میرے ساتھ۔ ہم ابھی ڈاکٹر کے

پاس جا رہے ہیں۔ میں ماما سے کہہ دوں گی وہ دیکھ لیں گی کچن کا کام یا

کھانا باہر سے آرڈر کر لیں گے۔ آپ تب تک ہاتھ منہ دھوئیں۔ میں ماما کو بتا

کر اور بازی کو لے کر آتی ہوں۔" اسے سنک کے پاس چھوڑ کر باہر نکل گئی۔

"آپ کا بچے سے کیا رشتہ ہے؟" ڈاکٹر نے امثال اور بازل سے پوچھا

"چھوٹا بھائی ہے۔" بازل نے کہا

"شکل سے آپ لوگ پڑھے لگتے ہیں لیکن بچے کی حالت دیکھی ہے۔

لاپرواہی کی حد ہوتی ہے۔ بچے کا بخار بگڑ کر ٹائیفڈ بن چکا ہے اور آپ لوگ

اب اسے لے کر آرہے ہیں پھر الزام دیتے ہیں کہ ڈاکٹر زاپنے فرض میں کوتاہی برتتے ہیں۔ "ڈاکٹر نے خشمگین نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا "یہ میڈیسن لکھ دی ہے آپ لوگ باقاعدگی سے بچے کو کھلائیں۔ تین دن بعد دوبارہ چیک اپ کے لیے لے آئے گا۔" ڈاکٹر نے نسخہ بازل کو دیتے ہوئے کہا تو وہ تینوں میڈیسن لے کر کلینک سے باہر نکل آئے اس وقت وہ دونوں سیمی آپا کے گھر بیٹھے تھے دو گھنٹے بعد جب بچے کا بخار ٹوٹا تو سب نے شکر کا سانس لیا

"اچھا آپا یہ زرا اس ڈاکٹر کا پتا تو بتائیں جو ادھار دوائی دیتا ہے۔ جانے سے پہلے ہم ملنا چاہیں گے۔" امثال نے کہا

"رہنے دیں بی بی۔ بیچارے کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں کسی پریسٹیج ہسپتال میں کمپاؤڈر ہے۔ پارٹ ٹائم اپنی دوکان کھولتا ہے۔ آپ لوگوں سے

ملنے کے بعد وہ کسی قابل نہیں رہے گا۔ " سیمی آپا کے کہنے پر امثال نے اسے گھورا۔

"ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں۔ کسی بھی وقت ضرورت پڑی تو کال کر دینا اور ہاں صبح نہ آئے گا بلکہ آپ ایسا کرنا کہ آپ سفیان کو ساتھ لے آئے گا۔ کل چھٹی ہے تو ہم لوگ گھر پر ہی ہوں گے۔۔ یہ کچھ پیسے رکھ لیں۔ "

امثال نے کہا تو سیمی آپا نے سر ہلا دیا

"ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ۔۔" سفیان کے گال پر پیار کرتی بازل کے پیچھے چل دی۔ سیمی انہیں دروازے تک چھوڑنے آئی اور جب تک انکی گاڑی مڑ نہ گئی وہ کھڑی دیکھتی رہی۔

"اللہ آپ لوگوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔" اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔



.....

.....

وہ یونیورسٹی سے واپس آ رہی تھی۔ بازل کی آج طبیعت خراب تھی تو وہ چھٹی پر تھا۔ آنا تو امثال بھی نہیں چاہ رہی تھی لیکن چونکہ اسائنمنٹ جمع کروانے کی۔ آخری تاریخ تھی اس لیے چارو ناچار اسے آنا پڑا۔ ابھی بھی وہ خراب موڈ کے ساتھ جیپ ڈرائیو کر رہی تھی کہ اچانک اسے محسوس ہوا کہ ایک بائیک اس کے پیچھے آ رہی ہے۔ پہلے تو اس نے نظر انداز کر دیا لیکن جب اس نے دیکھا وہ لوگ مسلسل اس کے پیچھے آرہے ہیں تو اس نے سپیڈ آہستہ کر دی۔ اتنے میں وہ بائیک اس کے برابر چلنے لگی اور اس پر سوار دو لڑکے جو شکل سے ہی لفنگے لگ رہے تھے اس پر جملے کسنے لگے۔

کہاں ہو دریا ب ؟ وہ یونیورسٹی روڈ سے گزر رہا تھا کہ زریاب کا فون آیا۔

میں شہر آیا ہوا تھا۔ کچھ کام تھا۔۔۔ کیوں خیریت۔۔۔ دریا ب نے پوچھا۔  
ہاں سب ٹھیک ہے۔ بس کچھ ڈسکس کرنا تھا۔۔۔۔۔ تم گھر  
آجاؤ۔۔۔۔۔ شام میں ملتے ہیں زریاب نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔  
او کے اللہ حافظ۔ دریا ب نے فون رکھتے ہوئے کہا۔ اتنے میں ایک سفید جیپ  
اُسے کر اس کرتے گزری اس جیپ کے پیچھے ہی ایک بائیک تھی جس پر دو  
لڑکے سوار تھے وہ لڑکے اس جیپ کے برابر ہونے کی مسلسل  
کوششوں میں تھے کہ اس نے دیکھا کہ جیپ کی سپیڈ کم ہوئی تو وہ بائیک  
سوار اس کے برابر ہو کر اچک اچک کر جیپ کے اندر جھانکنے لگے کہ اچانک  
جیپ کی چونکہ جیپ بچ سڑک کے کی تھی اور دریا ب کی گاڑی عین اس  
جیپ کے پیچھے آرہی تھی تو اس کو بھی بریک لگانا پڑا اس سے پہلے کہ وہ  
دوبارہ گاڑی سٹارٹ کرتا سامنے والی جیپ سے ایک اٹھارہ سالہ لڑکی نکلی۔

سفید رنگت تیکھے نین نقش متناسب قد، لائٹ پنک کلر کی کرتی پر سفید  
ٹراوڑ اور سفید کلر کا ہی حجاب پہنے ایک ہاتھ میں بلیک کلر کے دھاگے  
سے بنے ڈھیر سارے بینڈز اور دوسرے ہاتھ میں پنک کلر کی چوڑیاں پہنے  
آنکھوں سے گلاسز اتارتی وہ شاہانہ انداز میں ان کی طرف بڑھی  
وہ دونوں لڑکے حیرانگی سے اسے اپنی طرف آتا دیکھ رہے تھے انہوں نے  
ہمیشہ لڑکیوں کو ڈر کر بھاگتے دیکھا تھا پہلی لڑکی تھی جہ خود ان کی طرف آ  
رہی تھی۔۔۔ انکی حیرانی بجا تھی لیکن وہ نہیں جانتے تھے انہیں ابھی مزید  
ایسا کچھ دیکھنے کو ملے گا جس کو وہ ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

ہاں بھئی کیا مسئلہ ہے کیوں جیپ کے آگے پیچھے بائیک دوڑا رہے  
ہو۔۔۔۔۔ دیکھو ایسے نہیں کرتے اگر میری جیپ کی سلیڈ لگ جاتی اور گر  
گرا جاتے تو ایویں خواہ مخواہ میں ہڈیاں تڑوا بیٹھتے۔۔۔۔۔ امثال نے ان

لڑکوں کے پاس آکر کہا تو وہ لڑکے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگے جبکہ

گاڑی میں بیٹھے دریا ب اچنکے سے اسے دیکھا

خیر کوئی بات نہیں آئندہ خیال رکھنا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور

جانے کے لیے مڑی -

اے پھلجھڑی نمبر تو دیتی جاؤ تھوڑا سا ٹائم ہمارے ساتھ بھی گزرتی جاؤ یقین

کرو پور نہیں ہونے دیں گے۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے خالص لوفرانہ

انداز میں کہا

دیکھو بھائی نمبر نہیں دے سکتی وہ کیا ہے نہ بھائیوں نے منع کر رکھا ہے

کہ اجنبیوں کو نمبر نہیں دیتے - سوری ماسٹڈ نہ کرنا --- آپ کسی اور سے لے

لو۔۔ لیکن آپکو کمپنی ضرور دے سکتی ہوں اور سچی بتاؤں آپ لوگ واقعی پور

نہیں ہو گے۔۔۔۔ آجاؤ۔۔۔۔ اس نے بظاہر مسکرا کر ادھر ادھر دیکھتے

ہوئے دانت پیس کر کہا۔ تو وہ دونوں کنفیوز ہو گے

ارے آؤ نہ۔۔۔۔

جیسے وہ دونوں آگے بڑھے اس نے کھینچ ایک ایک تھپڑ دونوں کو لگایا اور پھر

دونوں کے سنبھلنے سے پہلے ہی ان پر مکوں اور گھونسوں کی برسات کر

دی۔۔۔۔ سڑک پر ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا چونکہ مارنے والی لڑکی تھی اس لیے

کسی نے بھی آگے بڑھ کر چھڑوانے کی زحمت نہیں کی تھی اچھا خاصا

مار لینے کے بعد وہ گویا ہوئی

ڈاکٹر صدیقی ہڈیوں کا ڈاکٹر ہے انکے پاس جانا اور کہنا امثال نے بھیجا ہے۔

فیٹی پرسنٹ ڈسکاؤنٹ مل جائے گا آخر کو میری وجہ سے انکو مہینے میں زیادہ

نہیں تو چارپانچ کیس تو مل ہی جاتے ہیں۔۔۔ یہ کہہ کر وہ گاڑی کی طرف

بڑھی جاتے جاتے پلٹی

امثال راسم نام ہے میرا۔۔۔ یاد رکھنا سمجھے۔ انگلی سے وارن کرتے ہوئے

گاڑی بھگا کر لے گئی

پچھے گاڑی میں دریاب جو ابھی تک منہ کھولے بیٹھا تھا، بے اختیار جھر

جھری لے کر سیدھے ہوا۔۔

کیا لڑکی تھی۔ زیر لب بڑبڑا کر دریاب نے گاڑی سٹارٹ کی

شہری بھائی یہ عدی فون کیوں نہیں اٹھا رہا ہے۔ میں کل سے کمر رہی ہوں، اسکا نمبر بند مل رہا ہے۔ پتا نہیں کیا مسئلہ ہے۔ امثال نے شہریار کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

بزی ہو گا۔ تم پریشان مت ہو، جب فری ہوگا تو کال کر لے گا، شہریار نے اسے کہا۔ اگر جو وہ اسے بتا دیتا کہ وہ دو دن سے پاکستان میں ہے تو عید کا تو اللہ ہی حافظ تھا۔ یہ سوچ آتے ہی وہ مسکرا دیا

کیا مطلب بزی ہوگا۔ بندہ فون تو آن کر لیتا ہے۔ پتا نہیں وہ ٹھیک بھی ہوگا یا نہیں۔ امثال نے فکر مندی سے کہا

اوہو گریا وہ بالکل ٹھیک ہوگا۔ ٹینشن کیوں لے رہی ہو۔ دل میں عید کو کوسا

اچھا یہ بتاؤ کہ سڈی کیسی جا رہی ہے شہیار نے اسکا دھیان بٹانے کو بات بدلتے ہوئے کہا

ایک دم فرسٹ کلاس۔ اپکو پتا ہے اس بار بھی میری اور بازی کی پوزیشن کی ہے۔ امثال نے کہا

ویری گڈ۔۔۔۔۔ چلو سامنے والے پارک چلتے ہیں بازل کو بھی بلا لو۔ ایسا کرو تم چلو میں زرا ایک کال کر آتا ہوں۔ شہیار نے کہا تو وہ سر ہلاتے ہوئے چلی گئی۔ اسکے باہر نکلتے ہی اس نے عید کا نمبر ملایا

یار عید تمہارا جرمی والا نمبر بند جا رہا ہے۔ امثال پریشان ہو رہی ہے۔ اسکو کال کر اپنی خیریت بتا دو ورنہ اسکا دھیان تمہاری طرف ہی رہے گا۔ عید کو کال کرنے کی تاکید کرتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا۔ اور باہر نکل گیا



ہاں بھئی اور سناؤ کیا چل رہا ہے آج کل امان نے کھانا کھاتے ہوئے شہریار

سے پوچھا

کچھ خاص نہیں یار بس وہی بزنس کے جھمیے۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔ شہریار نے

جواب دیتے ہوئے کہا

کیا بتاؤں یار آج کل امان میری شادی کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں امان کا

بے بس انداز دیکھ کر شہریار نے بے ساختہ قہقہہ لگایا

آج کل کس پروجیکٹ پر کام کر رہے ہو۔۔۔۔ امان نے پوچھا

کنسٹرکشن پروجیکٹ ہے شاہ انڈسٹری کے ساتھ ----- شہریار کہنے پر

امان چونکا تھا پھر زیر لب مسکرا کر دوبارہ گویا ہوا

اچھا ڈیل کس کے ساتھ کی تھی ---

ذریاب شاہ کے ساتھ ----- ابھی وہ مزید کچھ کہتا اسکا فون بجنے لگا۔

لٹل ڈول کے نام سے سیو نمبر پر کال آتی دیکھ کر اسکے چہرے پر بے

ساختہ مسکراہٹ اور چمک قابل دید تھی جو کہ امان کی نظروں سے چھپی نہ رہ  
سکی ---

ہاں سوہنے کیا ہوا خیریت ----- اسکے لہجے میں محبت تھی

بھائی آپ نہ اس بازل کو دیکھ لیں میں نے اسے کہا ہے کہ مجھے بھوک

لگی ہے اور اس نے کچھ بھی کھلانے سے صاف انکار کر دیا ہے

---دوسری طرف سے امثال کی خفگی سے بھرپور آواز سنائی دی تو وہ بے

اختیار مسکرا دیا

آہ --- میرے بچے کو بھوک لگی ہے --- میں اس وقت ریسٹورینٹ

ہوں آپکو ایڈریس سینڈ کرتا ہوں --- آپ یہیں آجاؤ --- میں انتظار کر رہا

ہوں --- ہممم --- شہریار نے امثال کو کہا۔۔

ہاں ٹھیک ہے بھائی --- پر آپ نہ اس بازل کے کان بھی کھینچے گا اور

میں عدی کو بھی بتاؤں گی -

ضرور میرے بچے!! اسکو آنے تو دو --- دونوں بھائی بہن مل کہ پٹائی کریں گے

اسکی --- شہریار نے ہنستے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بھائی ہم آ رہے ہیں اللہ حافظ اور کال کاٹ دی

ویسے بہن تو میری بھی ہے۔۔۔۔ خیال بھی رکھتا ہوں اسکا۔۔۔۔ لیکن یار  
تیرے لیول تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔ ان دونوں کا نام سنتے ، بات کرتے  
تمہارے چہرے پر عجیب سی چمک ہوتی ہے۔۔۔۔۔ ایسا کیوں۔۔۔۔۔  
امان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو شہریار ہنس دیا۔

پتا نہیں یار ایسا کیوں ہے لیکن جب تک دونوں کی صورت نہ دیکھ لوں مجھے  
چین نہیں آتا۔۔۔۔۔ ایسا لگتا ہے کہ کچھ مسنگ ہے۔ میری جان ان  
دونوں میں کہیں اٹکی ہے شاید۔۔ ان دونوں کی ہر بات میرے لیے حرف  
آخر ہوتی ہے۔ انکی ہر فرمائش سر آنکھوں پر۔ جتنا بھی تھکا ہوا ہوں لیکن ان  
دونوں کی خاص طور پر امثال کی ایک جھلک دیکھ کر میری روح تک کو  
سکون مل جاتا ہے۔ ماما کہتی ہیں میں نے ان دونوں کو بگاڑ کہ رکھ دیا ہے  
اور وہ ایسا کچھ غلط بھی نہیں کہتی ہیں۔ مجھ سے زیادہ تو عید پاگل ہے ان

دونوں اسپیشلی ژلے کو لے کر میں تو پھر بھی کہیں نہ کہیں برداشت کر لیتا ہوں لیکن وہ مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔ شہریار نے ہنستے ہوئے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔۔ امان اسکی باتیں سن کر حیران تھا کہ کوئی کسی کو اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے۔ اس وقت وہ کہیں سے بھی ایک سنجیدہ بزنس مین نہیں لگ رہا تھا۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ دھڑام سے دو وجود انکے ساتھ والی کرسیوں پہ آگے گرے۔ امان بے اختیار اچھل پڑا۔۔۔۔ جبکہ شہریار کو چونکہ اس سب کی عادت تھی اسلیے اسکے سکون میں زہ برابر بھی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔۔

اوہ بھائی۔۔۔ تھک گئی میں تو۔۔۔۔۔ ژلے نے کرسی پر گرتے ہوئے کہا جیسے پہاڑ سر کر کے آئی ہو۔ شہریار نے گلاس میں پانی ڈال کہ اسکے آگے کیا جو اس نے پکڑ کر لبوں سے لگا لیا۔۔۔

یہ میرا دوست ہے امان اور امان ان دونوں سے ملو یہ میرے ٹوئز ہیں بازل

اور امثال ---- شہریار نے تعارف کرواتے ہوئے کہا۔

اسلام و علیکم --- بازل نے ہاتھ ملایا اور ژلے سر کے اشارے سے سلام

کیا۔ امان کو ایک بار پھراس لڑکی کو اپنے سامنے پا کر اور شہریار کی بہن

ہونے کا سن کر اچھی خاصی حیرانگی ہوئی تھی

چلو گریٹا کھانا آرڈر کرو۔۔۔ شہریار نے امثال سے کہا

جی بھائی اور بازل کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی اشارہ کرتے ہوئے ڈیسٹ

طریقے سے آرڈر لکھوانے لگی

گریٹا تم دونوں کا جو جی چاہتا ہے منگواؤ جھجکنے کی ضرورت نہیں ہے امان

دوست ہے میرا۔ شہریار نے ژلے کو محتاط انداز میں آرڈر کرتے دیکھ کر

مسکراتے ہوئے کہا اور اگلے ہی لمحے امان آنکھیں پھاڑے انہیں آرڈر کرتے  
دیکھ رہا تھا اور شہریار اسکے تاثرات دیکھ کر قمقہ لگائے بغیر نہ رہ سکا  
یونیورسٹی سے یہاں تک کا فاصلہ دس منٹ کا ہے جبکہ تم لوگ پچیس  
منٹ میں پہنچے ہو۔ راستے میں کس کی شامت آئی تھی۔۔۔ شہریار نے دونوں  
کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو کھانے کے ساتھ بھرپور انصاف کر رہے تھے  
کچھ نہیں بھائی وہ ایک مانگنے والا مل گیا تھا تو اس سے گپ شپ لگانے  
کے لیے رک گئے تھے۔۔۔ امثال نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے جواب دیا۔۔  
تم دونوں سے گپ شپ لگانے کے بعد یا تو وہ مانگنے کے قابل نہیں رہا ہو گا  
یا پھر کم از کم اب وہ دوبارہ اس روڈ پر نظر نہیں آئے گا۔۔۔ ہے نہ۔۔۔ شہریار  
نے ہنستے ہوئے کہا امثال بے اختیار کھلکھلائی تھی

-----  
-----  
-----  
آج فریحہ آئی تھی - ساریہ بیگم نے ڈنر کرتے امثال اور بازل کو دیکھتے ہوئے  
کہا تو دونوں کے کان کھڑے ہو گئے

اچھا خیریت تھی - بازل نے سرسری سا لہجہ اپناتے ہوئے کہا  
ہاں خیریت ہی تھی کہہ رہی تھیں کہہ انکے چھ سالہ بیٹے سے کسی نے نہ  
صرف چپس کا پیکٹ چھینا بلکہ اسکو دھمکایا بھی ہے کہ گھر جا کہ مت بتانا  
- ساریہ بیگم نے دانت پیستے ہوئے کہا

چچ - چچ - کتنی بری بات ہے - ویری بیڈ - افسوس کا مقام ہے - انکو  
ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا - بھلا بچوں سے کون چیز چھین کہ کھاتا ہے - ہک



ہا۔۔۔۔۔ کیا زمانہ آگیا ہے ۔۔۔۔۔ امثال نے مصنوعی ہمدردی سے دائیں  
بائیں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ راسم صاحب نے مسکراہٹ چھپانے کے لیے  
پانی کا گلاس منہ کو لگایا

تم دونوں مجھے کس کس کے سامنے زلیل کرواؤ گے۔ اب تو اس سارے  
ایریا کے لوگ تم لوگوں کی حرکتوں سے واقف ہو گے ہیں۔ جہاں بھی کچھ  
الٹا سیدھا ہوتا ہے، فوراً سب کی زبان سے تم دونوں کا نام نکلتا ہے۔ ساریہ  
بیگم نے انہیں گھورتے ہوئے کہا

تو ماما آپکو انہیں بتانا چاہیے نہ کہ آپکی اولاد ایسی نہیں ہے آپ بھی حد کرتی  
ہیں چپ چاپ ہماری برائیاں سنتی رہتی ہیں۔ کونسی مائیں ہوتی ہیں جو اپنے  
بچوں کی برائیاں سنتی ہیں۔ کیوں بابا جانی۔۔ امثال نے ماں کو سمجھانے  
کے بعد باپ سے رائے لینی چاہی تو انہوں نے ہاں میں سر ہلا دیا

بلکل بھئی آپکو بتانا چائیے کہ جیسا آپ سمجھتے ہیں ہمارے بچے ویسے بلکل

بھی نہیں ہیں۔ راسم صاحب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

بلکہ اس سے دو ہاتھ آگے ہیں۔ جہاں تم لوگ ہوتے ہو وہاں سکون ہوگا یہ بات تو بھول ہی جاؤ، مگر تمہارے سکول، کالج اور یونی سے آج تک کوئی کبھی

کوئی شکایت نہیں آئی۔ بات کچھ سمجھ نہیں آتی۔ ایسا ہو کیسے سکتا۔ ساریہ

بیگم نے سوچتے ہوئے کہا

وہ ماما ہم نہ۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتا امثال نے اسکے پاؤں

پر اپنا پاؤں مارا تو کراہ اٹھا

ماما سالن ختم ہو گیا۔۔ امثال نے جلدی سے کہا

خیر چلو کہیں سے تو سکھ کی ہوا آتی ہے۔ ساریہ بیگم کہتے ہوئے کچن کی

جانب چل دیں

کیوں تنگ کرتے ہو ماما کو راسم صاحب نے کہا  
کم آن بابا جی ہم کہاں تنگ کرتے ہیں وہ خود ہی ہو جاتی ہیں۔ امثال نے  
کچن سے نکلتی ساریہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا  
ہاں میں تو پاگل ہوں نہ جو تنگ ہو جاتی ہوں ساریہ بیگم نے خفگی سے کہا۔  
اوہو ماما یار ہم نے بھی تو ٹائم پاس کرنا ہوتا ہے نہ لوگوں کے تو کزنز ہوتے  
انکے ساتھ ہلا گلا کر لیتے ہیں ہمارے ننھیال میں تو چلو فاریہ خالہ ہیں لیکن  
ددهیال کا تو کچھ اتہ پتہ ہی نہیں۔ کہاں ہیں، کون ہیں۔ مصنوعی دکھ  
بھرے لہجے میں سر جھکا کر کہتی وہ راسم صاحب کے چہرے کی اڑی رنگت  
نہ دیکھ سکی

ارے آپ کہاں جا رہے ہیں کھانا تو کھائیں نہ آپ کو پتہ تو ہے یہ ایسے  
بکواس کرتی رہتی ہیں۔ ساریہ بیگم نے ٹیبل سے اُٹھ کر جاتے راسم صاحب  
سے کہا۔ امثال نے جھٹ سر اُٹھایا تو ماں کو گھورتے پایا۔  
امثال کیا کروں میں تمہارا۔۔۔۔۔۔ کتنی بار کہا کہ بولنے سے پہلے سوچ لیا  
کرو۔ ساریہ بیگم نے اسے گھورتے ہوئے کہا  
سوری ماما میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ سچ میں۔۔۔۔۔۔ امثال نے شرمندہ  
ہوتے ہوئے کہا اور اُٹھ کر چل دی  
اب تم کہاں جا رہی کھانا تو کھا لو۔ ساریہ بیگم نے پیچھے سے آواز دی  
میں آتی ہوں۔ یہ کہتے وہ سڈی کی جانب بڑھی  
ماما آپ کھائیں وہ بابا کے ساتھ کھالے گی نہیں تو میں اسکو بعد میں کھلا  
دوں گا شہیار نے کہا

یہ سب کیا دھرا تمہارا ہی ہے جو وہ اتنا بگڑ گئی ہے۔ ساریہ بیگم نے اسے

گھر کا

امثال سڈی میں داخل ہوئی تو راسم صاحب صوفے پر ٹیک لگائے آنکھیں  
موندے بیٹھے تھے۔ وہ جا کر انکے قدموں میں دوزانو ہو کر بیٹھ گئی اور انکے  
گھٹنوں پر سر رکھ دیا تو انہوں نے آنکھیں کھولیں

آئم سوری بابا۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔ سوری۔۔ آپکو پتا تو ہے میں  
ایسے ہی بکواس کرتی رہتی ہوں۔ ماما ٹھیک کہتی ہیں میں پاگل ہوں۔۔۔۔ بے  
وقوف ہوں۔۔۔ بولنے سے پہلے زرا نہیں سوچتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔ سو۔۔۔ سوری  
۔۔ دھیمی آواز میں کہتے ہوئے آخر میں اسکی آواز بھرا گئی

تم نیچے کیوں بیٹھی ہو اوپر آؤ بیٹیوں کی جگہ قدموں میں نہیں دل میں ہوتی ہے اور انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے۔ راسم صاحب نے اسے اٹھا کر اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے کہا

سوری بابا۔۔۔ سچی میں۔۔۔ میرا وہ مطلب بالکل بھی نہیں۔۔۔ میں تو ایسے ہی ماما کے سامنے ایکٹینگ کر رہی تھی۔ اگر ہمارے ساتھ کوئی نہیں ہے تو کیا ہوا۔ آپ ہیں، ماما ہیں اور پھر سب سے بڑھ کر میرے بھائی ہیں۔ میں مزاق کر رہی تھی۔ آئندہ ایسا نہیں کہوں گی۔ امثال نے انکے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔

میں جانتا ہوں میرا بچہ مزاق کر رہا تھا۔ راسم صاحب نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

دروازے پر کھڑی ساریہ بیگم نے اپنی نم آنکھیں صاف کی اور اندر داخل ہوئیں۔

اگر باپ بیٹی کا ہو گیا ہو تو کھانا کھالیں، ٹھنڈا ہو رہا ہے انہوں نے کھانا ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

آپ جیلز ہو رہی ہیں۔۔۔ راسم صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا  
ہاں اور نہیں تو کیا مجھ سے تو کبھی ایسے بات نہیں کی اس نے۔ ساریہ  
بیگم نے کہا

اوہ کم آن ڈارلنگ، لو یو سوچ امثال کہتے ہوئے ساریہ بیگم نے گلے لگی تو وہ  
ہنس دیں

پائٹر چلو آج ایک ریس نہ ہو جائے۔ امثال نے آئس کریم پالر سے نکلتے ہوئے بازل سے کہا۔ وہ دونوں اس وقت اپنی اپنی بائیکس لے کر مٹر گشت پر نکلے ہوئے تھے۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔ بازل نے کہتے ہوئے اپنی بائیک کو سٹارٹ کی اور اگلے ہی لمحے دونوں کی بائیکس ہوا سے باتیں کر رہی تھیں۔ شہر سے نکل کر وہ دونوں میں روڈ پر پہنچ چکے تھے جیسے ہی وہ دونوں تھوڑا آگے پہنچے تو سڑک پر



ناکہ لگا ہوا تھا۔ پولیس کھڑی چیکنگ کر رہی تھی ان دونوں کی سپیڈ دیکھ کر  
چند اہلکاروں نے انہیں ہاتھ دیے کر روکا  
اوہ تیری۔۔ بازی دیکھو تمہارے سسرالی تمہاری برات کے انتظار میں کھڑے  
ہیں۔۔۔ امثال نے پولیس والوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور دونوں نے  
بائیکس سائیڈ پر لگا دیں۔

چلو اترو نیچے یہ کونسا طریقہ ہے بائیک چلانے کا۔۔ مصروف سڑک پر تم لوگ  
اتنی ہائی سپیڈ سے چلا رہے ہیں۔ ڈرائیونگ لائسنس بھی ہے یا نہیں تم لوگوں  
کے پاس۔ ان میں سے ایک نے جو شاید انکا سنیئر تھا کرخت انداز میں کہا  
تو امثال نے بھنویں سکیریں۔

دیکھیں وردی والے انکل آپ نہ ہم سے آرام سے بات کریں اتنا غصہ کیوں  
کر رہے ہیں ہم خاموش ہیں تو ہمیں خاموش ہی رہنے دیں۔۔۔ آپ چائے

پانی لے لیں۔ ویسے بھی مجھے نہ بچپن سے ہی بہت شوق ہے کہ میں کسی پولیس والے کو چائے پانی دوں آج تو میں پولیس کو لائیو رشوت لیتا دیکھوں گی۔ چلو بازی ایسا کرو۔ دس روپے کی پتی دس روپے کی چینی اور تیس روپے کا دودھ کے حساب سے انکو پچاس روپے دے دو اور معاملہ رفع دفع کرو۔ امثال نے پرجوش ہو کر بازل کو کہا آخر کو پولیس والوں کو رشوت دینے کا شوق پورا ہونے والا تھا۔ پولیس اہلکار حیرانگی سے آنکھیں کھولے اس آفت کو دیکھ رہے تھے جو سر عام رشوت کی نہ صرف آفر کر رہی تھی بلکہ خاصی ایکسٹنڈ بھی نظر آ رہی تھی۔

تم ہمیں پچاس روپے رشوت دے رہی ہو۔ بازل کو جیب میں ہاتھ ڈالتے دیکھ کر اس نے سخت لہجے میں کہا۔

آپ کو مسئلہ کس بات پہ ہے۔ رشوت لینے پہ یا پھر پچاس روپے رشوت لینے پہ۔ بازل کا کہنا تھا کہ پولیس اہلکار جو انکو سرزنش کر کے چھوڑنے کا ارادہ کیے ہوئے تھا اسکی بات سن کر تپ گیا

[illegible]

"بیٹا تم واپس بھی جا رہے ہو۔ ابھی کل ہی تو آئے تھے۔ کم از کم آج کا دن تو رک جاتے۔" خدیجہ بیگم روم میں داخل ہوئیں تو بیٹے کو یونیفارم میں تیار کھڑا دیکھ کر کہا

"ماں آپ میری جاب تو جانتی ہیں۔ زیادہ چھٹیاں نہیں کر سکتا۔ ابھی جو کل چھٹی کی ہے۔ اسکا کام بھی بہت زیادہ اکھٹا ہو گیا ہوگا، میں دوبارہ چکر لگاؤں گا۔"

"تو جاب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ کیا دیا ہوا سب کچھ ہے۔ تم اپنے بابا کے ساتھ زمینیں اور کاروبار سنبھالو۔ مجھے ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے کہیں کچھ ہونہ جائے۔" خدیجہ بیگم کو پریشان دیکھ کر وہ انکی طرف بڑھا۔

"آپ فکر مت کیا کریں ماں۔ زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے آپ بس دعا کیا کریں۔" اس نے کہتے ہوئے ماں کو حصار میں لیا۔

"ٹھیک ہے بیٹا اللہ کی امان، اللہ تمہیں ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔"  
وہ آمین کہتا ہوا باہر نکل گیا۔ لیکن اسے کون بتاتا کہ ہر دعا قبول نہیں  
ہوتی۔ اگر جو اسے پتا ہوتا کہ اس پر کونسی آفت ٹوٹنے والی ہے تو کم سے کم  
آج کے دن پولیس سٹیشن جانے کی غلطی کبھی بھی نہ کرتا۔

---

---

---

"ہاں تو بازل صاحب۔ آپکو یہاں آکر کیسا لگ رہا ہے؟" امثال نے ہاتھ کا  
مائیک بنا کہ بازل کہ آگے کیا۔

وہ دونوں اس وقت انسپیکٹر کے پاس بیٹھے تھے۔ تمھانے لانے کے بعد  
دونوں کو جب لاک اپ میں بھیجنے لگے تو دونوں نے وہ شور مچایا کہ آخر کار  
انسپیکٹر کو انہیں اپنے پاس بٹھانا پڑا۔

"ہمم۔۔۔۔ میں پہلی بار یہاں آیا ہوں۔ بہت الگ سا فیل ہو رہا ہے۔"  
"کہتے ہیں تمھانہ بندے کا سسرال ہوتا ہے۔ لیکن یہاں پر ویسا ماحول نہیں  
ہے۔ کوئی آؤ بھگت نہ کوئی پروٹوکول۔ نہ کوئی ٹھنڈا گرم پیش کیا گیا ہے  
اور نہ ہی کچھ کھانے کو۔ ان لوگوں کے ہاں شاید داماد کی عزت کرنے کا  
رواج نہیں ہے۔ ایسا بے مروت سسرال مجھے نہیں چاہیے۔ میں بھی آج  
گھر جا کہ انکی بیٹی کو چوٹی سے پکڑ کر گھر سے نکال دوں گا۔" اس کی  
فرائے بھرتی زبان دیکھ کر سارا عملہ حیران تھا۔ اصولاً ان کو پریشان ہونا  
چاہیے تھا۔ لیکن ان دونوں کے چہروں پر کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ

وہ تمھانے میں بیٹھے ہیں۔ کچھ دیر تک ادھر ادھر کی ہانکنے کے بعد بازل نے امثال کو اشارہ کیا جسے سمجھ کر امثال نے سر ہلا کر اچانک اونچی اونچی آواز میں ہائے ہائے کرنا شروع کر دی، جسکو دیکھ کر بازل نے اس سے بھی اونچی آواز میں شور ڈالنا شروع کر دیا

”کک۔۔۔ کیا ہوا۔“ سارا عملہ امثال کہ گرد اکھٹا ہو گیا تھا

”دراصل میری بہن بھوک کی بہت کچی ہے۔ اس سے زیادہ دیر تک بھوک برداشت نہیں ہوتی ہے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ہم اسکو ہر گھنٹے بعد کھانا کھلاتے رہیں ورنہ اسکا بی پی خطرناک حد تک ہائی ہو جاتا ہے جس سے اس کے مرنے کے چانسز بڑھ جاتے ہیں۔“ اسکی آخری بات پر امثال نے اسکو آنکھیں دکھائی تھیں

"پلیز یونیفارم والی آنٹی۔ میری بہن کو بچالیں۔ اسکے لیے کچھ کھانے کو لا دیں۔ میرے پاس پیسے نہیں ہیں میں آپکا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔ میری ایک ہی بہن ہے اگر یہ بھی مر گئی تو میری زندگی کون حرام کرے گا۔ اللہ آپکی دلی مرادیں پوری کرے۔ آپکو میرے جیسا۔۔ میرا مطلب ہے، ہینڈسم سا شوہر دے۔ پلیز پلیز۔" بازل کی دھائیاں عروج پر تھیں۔

"امثال میری بہن تم فکر مت کرنا میں تمھیں مرنے نہیں دوں گا۔ تمھارا بھائی ہے نہ۔ تمھیں کچھ نہیں ہونے دے گا۔ تم بس اپنی آنکھیں کھلی رکھو۔ مم۔۔ میں کچھ کرتا ہوں۔" بازل نے امثال کا گال تھپتھپا کر حوصلہ دیا۔ وہ ایسے تسلیاں دے رہا تھا جیسے اسے گولی لگی ہو

"فار گاڈ سیک بازی۔ مجھے گولی نہیں لگی ہے۔" امثال دھیمی آواز میں غرائی



"ہاں ہاں ہم کچھ منگواتے ہیں۔" امثال کی حالت اور بازل کی چیخ و پکار دیکھ کر پولیس اہلکار بوکھلا کر رہ گئے۔

"یہ ایک سیب ہے میرے پاس۔ آپ یہ کھلائیں تب تک ہم کچھ منگواتے ہیں۔" ان میں سے ایک لیڈی اہلکار اپنے پرس سے سیب نکال کر لائی جسکو امثال نے جلدی سے جھپٹ لیا۔

"یار جلدی سے کچھ لے کر آؤ۔ اگر کچھ اونچ نیچ ہو گئی تو مفت میں مارے جائیں گے۔" ان میں سے ایک جو تھوڑی بڑی عمر کا تھا اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو انہوں نے بھی تائید کی

"کیا منگوائیں ان کے لیے؟ مس آپ کیا کھائیں گی؟" ایک نے آگے بڑھ کر ہمدردی سے پوچھا۔

"دو برگر، دو شوارما، دو پلیٹ بریانی اور کوک منگوا لیں۔" بازل نے آرڈر دیتے

ہوئے کہا

"دو دو کیوں؟" غلام دین جو انکو لے کہ آیا تھا مشکوک ہوا تھا

"وہ ----- جو کوئی بھی اسے کھلاتا ہے تو وہ بھی ساتھ ہی کھاتا ہے

کہیں یہ نہ سمجھے کہ یہ بہت زیادہ اور بے وقت کھاتی ہے۔" بازل نے بات

بناتے ہوئے کہا تو وی خاموش ہو گیا۔ ان سے باتوں کے دوران امثال

آدھے سے زیادہ سیب کھا چکی تھی۔

"ادھر دے بھوکی اکیلی ہی کھائے گی۔" اچانک بازل نے اسکے ہاتھ سے بچا

ہوا سیب چھینا۔ اس سے پہلے وہ اٹھ کر بھاگتا امثال نے اسکے بال پکڑ کر

کھینچنا شروع کر دیے امثال اسکے بال کھینچ رہی تھی اور وہ چیخے جا رہا تھا۔ سارا

پولیس سٹیشن بازل کی ہولناک چیخوں سے گونج رہا تھا۔ امثال کی گرفت

ڈھیلی ہوئی تو بازل اس سے اپنے بال چھڑا کر بھاگا۔ اب بازل آگے آگے تھا اور امثال پیچھے پیچھے۔ بھاگتے ہوئے اس نے چھلانگ لگائی اور ٹیبل پر چڑھ گیا اور ٹیبل پر پڑی فائلیں پاؤں کی ٹھوکر سے نیچے جا گری تھیں۔ امثال بھی کرسیوں کو ہاتھ مار کر گراتی اس کے پیچھے ہی ٹیبل پر چڑھی تب تک بازل اتر کر دوسرے ٹیبل پر پہنچ چکا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ تھانے کا نقشہ بدل چکے تھے۔ وہ پولیس سٹیشن کم اور کباڑی کی دکان زیادہ لگ رہا تھا۔ جگہ جگہ فائلیں اور کرسیاں بکھری پڑی تھیں۔ واٹر کولر زمین پر اوندھا پڑا تھا کانچ کا گلاس ٹوٹ کر کئی حصوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ اتنے میں ایک اہلکار کھانا لے کر آیا تو بازل نے جلدی سے اس سے پکڑا اور کھول کر ادھا امثال کو پکڑایا اور آدھا خود کھانا شروع کر دیا۔ سب لوگ منہ کھولے کبھی تھانے کی

حالت کو دیکھتے تو کبھی ان آفتوں کو جن دیکھ لگتا تھا شاید وہ نانی کے گھر  
آئے ہوئے تھے

---

---

وہ تھانے میں داخل ہوا تو تھانے کی حالت دیکھ کر چکراہ کر رہ گیا تھا۔ پہلی  
نظر میں اسے لگا تھا شاید وہ کسی غلط جگہ پر آگیا ہے لیکن اپنے عملے کو دیکھ  
کر وہ آگے بڑھا۔

"کہیں دہشت گردوں نے تو حملہ نہیں کر دیا۔" بے اختیار یہ سوچ اسکے  
زہن میں آئی تھی

"کیا ہو رہا ہے یہاں پر اور تم لوگ میرے آفس کے باہر کیا کر رہے ہو؟  
اندر کون ہے؟" اپنے آفس کے باہر عملے کو جمع دیکھ کر اسنے کئی سارے  
سوال کیے -

آفس میں داخل ہوتے ہی وہ ایک بار پھر گرتے گرتے بچا۔ دو لوگ اسکی  
ٹیبل پر کھانا رکھ کر کھا رہے تھے اسکی فائلیں چئیر پر اوندھی پڑی تھیں اور  
دیگر چیزیں جو اسکی ٹیبل پر ہوتی تھی وہ نیچے زمین پر آہیں بھر رہی تھیں۔  
بازل ٹیبل کے اوپر جبکہ امثال اسکی چئیر پہ بیٹھی تھی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے ---- کون ہو تم لوگ۔" اس نے رعب دار لہجے میں پوچھا  
"صبر کریں۔" امثال نے ہاتھ سے اشارے کیا کیونکہ مزید منہ کھلنے کی  
گنجائش نہیں تھی

"بھائی صاحب پانی ملے گا۔" بازل نے دُکار لیتے ہوئے ہوئے کہا۔

"کوئی بتائے گا کہ یہاں ہو کیا رہا ہے؟" ان کی طرف سے جواب نہ پا کر وہ

دھاڑتے ہوئے بولا

"اوہو بھئی آپکو نظر نہیں آ رہا ہے کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں اور رہی بات

ہمارے یہاں ہونے کی تو آپکے بندے ہمیں اریسٹ کر کے لائے ہیں

- سکون سے کھانا بھی نہیں کھانے دیتے - پتا نہیں کہاں سے اٹھ کر

آجاتے ہیں - "امثال نے بھرے منہ سے جواب دیا - دونوں کو اس طرح

کھانا دیکھ کر اور اوپر سے اسکی بات سن کر اس نے ضبط سے مٹھیاں

بھینچیں

"سیریسلی مس آپ - آپ گرفتار ہو کر آئی ہیں - مجھے تو لگتا ہے پھوپھی کے

ولیمے پے آئی ہوئی ہیں - "

"دیکھو ایس پی!" میری پھوپھی نوں مندا نہ بولیں۔ میری بھانویں جند کڈ

لے۔۔۔۔ امثال نے ایس پی کو انگلی سے وارن کیا

واٹ۔ تم لوگ پاگل خانے سے آئے ہو۔۔۔ کہاں سے اٹھالائے ہو انہیں۔۔۔

ان کی چلتی زبان اور حرکتوں سے زچ ہوتے ہوئے وہ تقریباً چیخا۔

"اففف کیا مسئلہ ہے؟ آہستہ بولیں۔ چیخ کیوں رہے ہیں؟ یقین کریں ہم

بہرے نہیں ہیں۔" امثال کا دھیان ایس پی کی طرف دیکھ کر بازل نے

امثال کی بریانی کی پلیٹ سے بوٹی اٹھائی اور چیچ بھر بھر کہ بریانی اپنی پلیٹ

میں ڈالنے لگا اچانک امثال کی نظر پڑی تو وہ چیخ پڑی

"بازی بے غیرت انسان میری پلیٹ سے کیوں لے رہے ہو؟ اسکی چیخ اتنی

خوفناک تھی کہ کئی اہلکاروں کے ہاتھ بے اختیار اپنے سینے پر گے تھے۔۔

جبکہ ایس پی کے ہاتھ سے اسکی کیپ چھوٹی تھی

"کیا ہو گیا ہے؟ تھوڑی سی ہی تولی ہے مر کیوں رہی ہو؟"

"اچھا۔۔۔۔۔۔ یہ ابھی تھوڑی سی لی ہے یہ لو پھر۔" امثال نے پلیٹ

سے بوٹی اٹھا کر منہ میں ڈالی اور بریانی بازل کے سر پر الٹ دی۔۔۔ بھئی

بونی پھینکنے کا کیا فائدہ

"یہ لو۔" بچا ہوا کیچب بھی اس کے منہ پر ملتے ہوئے خالی لیپر بھی اس پر

پھینکے۔

"کیا کر رہی ہو؟ پاگل ہو گئی ہو کیا؟" اس کو کنٹرول سے باہر ہوتا دیکھ کر

بازل بوکھلا گیا تھا

"اور چاہیے؟ امثال نے رائے کا باؤل بھی اسکی طرف اچھالا جو اس کے

بروقت سائیڈ پر ہونے کی وجہ سے اس پر تو نہیں گرا لیکن اسکے پیچھے کھڑے

ایس پی کی یونیفارم پر نقش و نگار بنا گیا۔ اس سے بھی اسکا دل نہ بھرا تو



اس نے اٹھ کر بازل کے بال نوچنا شروع کر دیے۔ بازل کی چیخ و پکار سے پولیس سٹیشن ایک بار پھر گونج اٹھا تھا۔

"کون لے کہ آیا ہے انہیں؟ کیوں لے کہ آئے ہو۔ کس نے کہا تھا؟ میں نے کہا تھا لے کر آؤ۔" ایس پی پوری قوت سے گرجا۔ غصے کی شدت سے اس کے منہ سے بے ربط جملے نکل رہے تھے۔

"وہ سریہ والے انکل لے کے آئے تھے۔ ہم نے کہا بھی تھا کہ ہم سے چائے پانی لے لو، لیکن شاید انکو وہ پیسے تھوڑے لگ رہے تھے۔ اس لیے کہا کہ تھانے چل کہ دماغ درست کرتے ہیں اور اٹھا کر لے آئے ہیں۔ ہم آپکو بھی کہہ رہے ہیں کچھ لے دے کہ بات ختم کرتے ہیں اور -----" بازل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ایس پی نے ٹوک دیا۔

بسبب!!!! خبردار اگر مزید ایک لفظ بھی اور منہ سے نکالا۔ بہت بری طرح سے  
پیش آؤں گا۔

"عباس انکے گھر فون کرو۔ انکو بولو انہیں آگہ لے جائیں۔ ہتھکڑی لگاؤ اور  
دونوں کے منہ پر ٹیپ بھی لگاؤ۔ اس نے انسپیکٹر کو کہا تو اس نے  
ہتھکڑیاں منگوا کر دونوں کو لگائیں اور بازل کو مخاطب کیا  
"ہاں بھی نمبر بتاؤ۔" اس کے بتانے پر انسپیکٹر نمبر ملاتا باہر چلا گیا۔

---

"تم گھر نہیں آئے اگر ماما کو پتا چلا کہ تم پچھلے ایک ہفتے سے پاکستان میں  
ہو اور ہوٹل میں رہ رہے ہو پھر ملنے بھی نہیں آئے تو بہت ناراض ہوں گی

اور میں بالکل بھی ہیلپ نہیں کروں گا۔" شہریار نے سامنے بیٹھے عید ہمدانی سے کہا۔ وہ دونوں اس وقت ریسٹورینٹ میں بیٹھے لچ کر رہے تھے

"آئی نو یار بھائی لیکن کیا کروں سیننگز میں ہی دن گزر جاتا ہے، رات کو بھی لیٹ ہو جاتا ہے۔ میری ٹائمنگ سیٹ نہیں ہے کبھی کہاں تو کبھی کہاں، اس لیے میں تم لوگوں کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا۔" عید کی آخری بات پر شہریار نے اسے گھورا۔

"اس میں ڈسٹربنس والی کیا بات ہے؟ پاگلوں جیسی باتیں مت کرو۔ میرے سامنے تو کہہ دیا ہے ٹلے کے سامنے مت کہنا، ورنہ تمہارا منہ نوچنے میں ٹائم نہیں لگائے گی۔"

"پھر بھی یار اچھا نہیں لگتا یوں وقت بے وقت آنا جانا، ایک دو دن تک چکر لگاؤں گا۔ مام بھی کہہ رہی تھی کہ تم لوگوں کی طرف چلا جاؤں۔ ویسے بھی

دونوں کو پرسوں روڈ پر دیکھ چکا ہوں - بن بتائے آنے کی وجہ سے ان کے سامنے جانے کی ہمت نہیں ہوئی، خاص طور پر ژلے کے سامنے جانے کی تو بالکل بھی نہیں - "عید کے کہنے پر شہیار مسکرایا تھا -

"مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اس سے اتنا ڈرتے ہو -"

"کیا کروں! مجھے اپنے بال بہت عزیز ہیں -" عید نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دیا

خالہ کب شفٹ ہو رہیں ہیں پاکستان ---

"بس بزنس وائینڈ اپ کر رہا ہوں - سوچ رہا ہوں کہ سب کچھ یہاں شفٹ کر کہ ہی مام کو بلاؤں مگر یہاں پر رہائش کا مسئلہ ہو رہا ہے - آؤٹ آف ایریا جا کہ گھر مل رہا ہے جبکہ میں چاہ رہا تھا کہ تم لوگوں کہ ایریا میں جگہ مل جاتی تو اچھا ہوتا - پہلے تو مجبوری تھی لیکن اب میں ژلے کو ہر وقت اپنی

آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر آپکی نظر میں کوئی گھر ہو تو بتائیے گا۔  
"شہریار ہلکا سا مسکرا کر سوچ میں پڑ گیا، امثال کو لے کر وہ کتنا پوزیسو تھا  
اس سے بہتر کون جان سکتا تھا

میں تو نہیں جانتا لیکن ہاں بازل اور ژلے کو پتا ہو گا۔ انہیں اچھے سے خبر  
ہوتی ہے کہ کون کہاں جا رہا ہے اور کہاں سے آ رہا ہے میں ان سے  
پوچھوں گا۔" اس سے پہلے عید جواب دیتا شہریار کا فون بجاتا تھا اس نے  
دیکھا تو ان نون نمبر تھا

"ہیلو۔" اس نے فون اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا  
"آپ مسٹر شہریار بات کر رہے ہیں؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا  
"جی بات کر رہا ہوں۔ آپ کون؟"

"مسٹر شہریار میں انسپیکٹر عباس بات کر رہا ہوں۔ آپ کالج روڈ والے تھانے پہنچ جائیں آپ کے بھائی اور بہن اس وقت تھانے میں موجود ہیں۔" فون سے آتی آواز سن کر شہریار بے اختیار کھڑا ہوا

"وہ ٹھیک تو ہیں نہ؟" اس نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے پوچھا

"جی مسٹر وہ تو بالکل ٹھیک ہیں لیکن اگر آپ لگے دس پندرہ منٹ تک یہاں نہیں پہنچے تو تاریخ میں پہلی بار ہو گا کہ تھانے کا سارا عملہ بیک وقت یا تو خودکشی کرنے پر مجبور ہو گا یا پھر پاگل ہو کر سڑکوں پر جوتیاں چٹختاتا پھرے گا۔" اس کی بات سن کر شہریار نے اطمینان بھری سانس لی کہ وہ دونوں ٹھیک ہیں

"میں آتا ہوں۔"

"پلیز زرا جلدی آجائے گا۔" وہ فون رکھنے لگا تو دوسری طرف سے کہا گیا

"کیا ہوا؟" عدید نے اس سے پوچھا

"بازل اور ژلے پولیس سٹیشن میں ہیں۔ وہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ آکہ لے

جاؤ۔"

"وہ دونوں ٹھیک ہیں نہ؟" عدید کے پوچھنے پر شہریار مسکرا دیا۔ اسکو یوں

مسکراتا دیکھ کر عدید نے تعجب سے اسے دیکھا

"وہ تو بالکل ٹھیک ہیں لیکن اگر آپ اگلے دس پندرہ منٹ تک یہاں نہیں

پہنچے تو تاریخ میں پہلی بار ہو گا کہ تمھانے کا سارا عملہ بیک وقت یا تو خودکشی

کرنے پر مجبور ہو یا پھر پاگل ہو کر سڑکوں پر جوتیاں چٹختا پھرے گا۔ ایسا وہ

انسپیکٹر کہہ رہا تھا۔"

"مطلب - اوہ مائی گاڈ۔" عدید ہنسا

"چلو۔ پتا نہیں ان دونوں نے کیا حال کیا ہو گا۔" شہریار بل پے کرتا چابی اٹھا کر باہر نکل گیا عید بھی اسکے پیچھے چل دیا۔

---

---

وہ دونوں تھانے پہنچے تو تھانہ ایک اجڑی ہوئی سہاگن کا منظر پیش کر رہا تھا "یہاں پر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے حملہ ہوا ہے۔" عید نے تھانے کی حالت دیکھ کر کہا

"حملہ نہیں ہوا۔ یہاں پر ہماری دو عدد آفتیں موجود ہیں" شہریار نے کہا اور ایک اہلکار سے پوچھنے پر ایس پی کے آفس کی طرف بڑھا۔ اس کے پیچھے پیچھے چاروں اطراف کا جائزہ لیتا عید بھی آیا۔ ایس پی کے آفس میں داخل



ہے تو وہاں کا منظر بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ کرسیاں اوندھی پڑی تھیں۔ راستہ اور بریانی فرش پر بکھری پڑی تھی۔ پاس ہی ایس پی کی کیپ اور چھڑی گری ہوئی تھی۔ ایس پی دیوار کے پاس ویزٹرز کے لیے رکھے گئے صوفے پر سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا

"کیا ہوا ہے۔۔ شہیار کہہنے پر ایس پی نے سر اٹھایا تو شہیار چونکا

"تم یہاں؟" شہیار نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔

"ہاں میں یہاں ایس پی کی پوسٹ پر تعینات ہوں۔ کیسے ہو تم اور یہاں

کیا کر رہے ہو؟ خیریت؟" عمر نے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ اس

وقت وہ گلے ملنے کی پوزیشن میں جو نہیں تھا

"ہاں وہ مجھے ابھی کال آئی تھی کہ میرا بھائی اور بہن اس تھانے میں ہیں  
-کہاں ہیں؟" اس کی نظر ابھی تک کونے میں کھڑے بازل اور امثال پر  
نہیں پڑی تھی -

"واٹ ! وہ جو ان دو آفتوں نے یہاں پر ادھم مچا رکھا ہے وہ تمہاری ہیں؟" عمر  
نے اچھلتے ہوئے ان دونوں کی طرف اشارہ کیا تو شہریار پلٹا ان دونوں کے  
ہاتھ اور منہ بندھا دیکھ کر بے اختیار انکی طرف بڑھا۔ جبکہ دونوں کو اس طرح  
کھڑا دیکھ کر عید نے اس کو کڑی نظروں سے گھورا  
"بازی ژلے! میری جان تم لوگ ٹھیک ہو؟" شہریار نے ان کے منہ سے  
ٹیپ ہٹا کر انکو اپنے ساتھ لگایا

"اوہ ہ بھائی - وہ دونوں ٹھیک ہیں۔ ادھر مجھے دیکھ میں ٹھیک نہیں ہوں -  
یہ میرا عملہ ٹھیک نہیں ہے - اپنے اردگرد نظر دوڑا یہ کمرہ ، باہر پورے کے

پورے پولیس سٹیشن کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ " عمر تو شہریار کی فکر مندی  
دیکھ کر سلگ ہی گیا تھا۔

"سوری یار۔ یہ دونوں تھوڑے شرارتی سے ہیں۔" شہریار نے چاروں طرف  
نظریں دوڑا کر کمرے حالت دیکھ کان کھجایا

"تھوڑے۔ یہ ابھی تھوڑے ہیں۔ کوئی خدا کا خوف کر لو یار۔ پورے پورے  
فتنے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں ان لوگوں میرا کیا حال کر دیا ہے۔ میرا شدت سے  
دل چاہ رہا تھا کہ میں خود کو شوٹ کر لوں۔" اس نے جل کر کہا  
"عدی آپ یہاں۔ آپ کب آئے۔" امثال نے جوش سے اسے پکارا تو وہ

دونوں کی طرف بڑھا

"کیسے ہو؟" دونوں کو ساتھ لگائے اس نے پوچھا۔

"بلکل ٹھیک۔ آپ کیسے ہو؟"

"میں بھی ٹھیک۔" عدید نے امثال کی پیشانی چومتے ہوئے کہا  
"اچھا انکی ہتھکڑیاں تو کھولو نہ۔" شہریار نے کہا تو انسپیکٹر نے عمر کے  
اشارے پر کھول دیں۔

"ٹھیک ہو۔" شہریار نے امثال کی کلائیوں پر اپنے لب رکھے۔ دونوں کی  
کلائیوں پر ہتھکڑیوں کی وجہ سے سرخ نشان پڑ گئے تھے جن کو دیکھ کر شہریار  
کی تیوریاں چڑھی

"ایس پی عادل عمر شاہ صاحب! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ انکو یہاں کیوں  
لایا گیا ہے۔" شہریار نے چبا چبا کر کہا۔

"ارے یار مجھے کیا پتا کیوں لایا گیا ہے۔ میرے آنے سے پہلے ہی موجود تھے  
۔یہاں کی صورتحال دیکھ کر مجھے ہوش ہی کہاں رہا تھا کہ پوچھ سکوں۔" اس  
کے کہنے پر شہریار نے اسے گھورا

"کون لے کہ آیا ہے؟ بلاؤ اسے میں بھی تو دیکھوں زرا، کس ماں کے لال کی ہمت ہوئی ہے، جو انہیں یہاں تک لایا ہے۔ سلامی تو بنتی ہے اسکی۔" عمر نے انسپیکٹر سے کہا تو وہ سیلوٹ کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔ عید کے پوچھنے پر امثال اور بازل نے اسکو ساری بات بتا دی۔ جس کو سن کر اس نے بمشکل خود کو قفقہ لگانے سے روکا۔ عید کرسیاں سیدھی کر کہ دونوں کو بھٹا چکا تھا۔ اتنے میں غلام دین اندر داخل ہوا۔

"وہ سر جی میں انہیں لے کے آیا تھا۔" غلام دین نے سیلوٹ کرتے ہوئے بتایا

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ۔ تو تم ہو اس سب کے ذمہ دار۔ ویسے تمہاری ہمت کی داد تو دینی پڑے گی غلام دین جو انہیں یہاں تک لائے ہو اور صبح سلامت بھی کھڑے ہو۔ اب اگر تمہاری طبعیت پر گراں نہ گزرے تو بتانا پسند کرو

گے کہ کس خوشی میں انکولائے تھے۔" اس کے پوچھنے پر غلام دین روڈ سے لے کر عمر کہانے تک سب بتاتا گیا۔ جس کو سن کر عمر کا ایک بار پھر پارہ ہائی ہو چکا تھا جب کہ عید کا چھٹا پھاڑ قفقہ بلند ہوا۔

"میں نے سوچا بچے ہیں۔ ان کے گھر والوں بلوا کر بات کریں گے تو وہ خود سنبھال لیں گے اگر جو پتا ہوتا کہ اتنا سب کچھ ہو گا تو سر جی قسم لیں لے میں خود ہائی سپیڈ کا اجازت نامہ بنوا دیتا۔" غلام دین نے مسکینت بھرے لہجے میں کہا۔

"بھائی آپ کو پتا ہے یہ آپ کے دو نمبر جعلی ایس پی نے نہ ہمیں اتنا ڈانٹا تھا اور ہم پر چیخے بھی تھے۔" امثال اپنی آنکھیں اور ہاتھ پھیلا کر اب شہیار کو عمر کی شکایت لگا رہی تھی

"ارے میرا بیٹا - بھائی صدقے - میں آگیا ہوں نہ - میں اس ایس پی کو دیکھ لوں گا - اس نے میرے بچوں کو ڈانٹا ہے - اب میں لے جاؤں انہیں -"

شہریار نے عمر کو گھورتے ہوئے کہا - اتنے میں صفائی کرنے والا کمرے میں داخل ہوا - وہ چونکہ آنکھیں پھاڑے کمرے کا حشر دیکھ رہا تھا تو نیچے پھیلا راستہ اور کیچپ نہ دیکھ سکا - نتیجے کے طور پر پھسل کر وہ کمرے کے بل نیچے گرا اور اسکے ہاتھ سے جھاڑو چھوٹ کر سامنے بیٹھے عمر کی گود میں گرا تھا -

کمرے میں موجود کھڑے اہلکاروں اور عید کی دبی دبی ہنسی نے جلتی پر تیل کا کام کیا - امثال نے بھی ہنستے ہوئے دائیں جانب بیٹھے عید کے کندھے

میں اپنا منہ چھپایا

"لے جا یا رانکو یہاں سے - - تجھے خدا کا واسطہ ہے بھائی لے جا - نہیں تو میں خود کو کچھ کر لوں گا -" عمر نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیئے - وہ اس وقت

بے بسی کی انتہاؤں پر کھڑا تھا۔ اسکی حالت دیکھ کر شہیار نے اٹھنے میں ہی عافیت جانی۔ وہ ان کو لے کے اٹھ کھڑا ہوا اور ساتھ ہی عید کو چلنے کا اشارہ کیا۔ ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچے تھے تو عمر نے ان کو روکا۔  
"تم لوگ سب ایک ساتھ رہتے ہو؟" عمر کے پوچھنے پر شہیار نے نا سمجھی سے اثبات میں سر ہلا دیا

"ہاؤ۔ کیسے۔ کیسے رہ لیتے ہو اکٹھے اور پھر اچھے خاصے نارمل بھی لگ رہے ہو؟" عمر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا۔  
"کسی دن اکیلے میں ملنا ایس پی عادل عمر شاہ، پھر بتاؤں گا کہ کیسے رہتے ہیں۔" شہیار اسے گھورتا ہوا ان دونوں کو لے کے باہر نکل گیا۔  
"اماں جان نے مجھے کہا تھا کہ آج گھر پر ہی رُک جاؤں۔۔ کاش میں انکی بات مان لیتا۔" وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔



"بھائی آپ اس ایس پی کو جانتے ہیں؟" بازل نے پوچھا

"میرا یونی کا فرینڈ ہے اور اس دن ریسٹورینٹ میں ایک دوست سے ملوایا تھا

نہ امان شاہ اسکا کزن بھی ہے۔ ہم تینوں دوست تھے۔ اسے شروع ہی سے

پولیس میں جانے کا شوق تھا۔ بی بی اے کے بعد یہ پولیس میں چلا گیا

پھر ٹریننگ کے لیے باہر جانا پڑا اور میں بھی بزنس میں مصروف ہو گیا تو ہمارا

رابطہ ختم ہو گیا۔" شہیار نے تفصیل سے جواب دیا۔

"ویسے بچے بری بات ہے۔ ایسے کسی کو تنگ نہیں کرتے۔ کیا حالت کر

دی ہے اس بچارے کی۔ پوری یونی میں انتہائی روڈ اور رعب دار پرسینلٹی

رکھنے والا بندہ اس وقت بے بسی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔" شہیار نے

انتہائی نرمی سے کہا جو کہ صرف ان دونوں سے بات کرتے وقت اسکے لہجے

میں ہوتی تھی۔

"بھائی آپ ہمیں ڈانٹ رہے - وہ بھی اس جعلی ایس پی کے لیے -"

امثال نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے کہا۔

"نہیں گریا کہاں ڈانٹ رہا ہوں۔ میں بس سمجھا رہا ہوں۔"

"عدی تم نے بتایا نہیں جرمنی سے کب آئے؟ اور ہم سے ملنے کیوں نہیں

آئے؟ خالہ بھی آگئی ہیں کیا؟" امثال نے ایک ساتھ کئی سوال کیے تو

عید سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

"نہیں مام ابھی نہیں آئیں کچھ دنوں تک آئیں گی۔" عید نے جواب دیا۔

البتہ کب آنے کا سوال گول کر گیا جس پر شہیار نے مسکراہٹ دبائی۔

"اچھا! خالہ کیسی ہیں؟" امثال نے عید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہیں۔ کچھ دنوں تک وہ بھی آجائیں گیں۔ ہم لوگ یہیں شفٹ

ہورے ہیں۔" عید نے جواب دیا

"واقعی - اوہ مائی گاڈ - اب تم یہیں رہو گے -"

"بازی ٹلے تم لوگوں کی نظر میں ہمارے ہی ایریا میں کوئی گھر ہے؟"

شہیار نے دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو خود پر سے دھیان ہٹتے دیکھ کر عید نے شکر ادا کیا -

"دو گھر خالی ہیں ایک تو تھوڑا دور ہے اور دوسرا ہمارے دائیں سائیڈ والا -

ایک ہفتہ پہلے ہی خالی ہوا ہے - رحمان انکل اور فمیدہ آنٹی نے ہمیں کہا تھا

کہ اگر کسی نے خریدنا ہو تو ہمیں بتانا - کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں -"

امثال نے اسے تفصیل دینے کے ساتھ ساتھ وجہ پوچھی -

"عید کافی دنوں سے ڈھونڈ رہا ہے اسے چائیے -"

"لو تو پہلے بتانا تھا نہ خوا مخواہ نجل خوار ہونے کی کیا ضرورت تھی -" امثال

نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رحمان صاحب کا نمبر لکھوایا -

"اگر ہماری ضرورت پڑے تو بتائیے گا۔"

"شہری بھائی گول گپے۔" امثال اور بازل نے یک زبان ہو کر کہا تو شہریار نے گاڑی روک دی۔

اما۔۔۔ اما دیکھیں کون آیا ہے امثال نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے ساریہ بیگم کو آواز دی۔

کیا بات ہے ژلے کیوں چیخ رہی ہو، کبھی تو سکون سے بات کر لیا کرو ساریہ بیگم نے کچن سے نکلتے ہوئے پوچھا اور سامنے کھڑے عید کو دیکھ کر چونکی

ارے ماشاء اللہ میرا بیٹا آیا ہے۔ کیسے ہو عید کب آئے۔ فارہ بھی آئی ہے  
کیا۔ ساریہ بیگم نے گلے لگا کر اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا

ارے یار بڑی ماما سانس تو لیں نہ سب بتاتا ہوں۔ آپ بیٹھیں تو، بڑے بابا  
کہاں ہیں۔

انہیں کافی دیر ہو گئی تھی باتیں کرتے ہوئے تب تک امثال اور بازل بھی  
چنچ کر کہ آچکے تھے شہریار اپنے کسی کام کے لیے نکل گیا تھا۔

اچھا عدی میرے لیے کیا لائے ہو۔ امثال نے پوچھا تو عید نے گہری سانس  
لی جبکہ ساریہ بیگم نے اسے گھورا تھا جسکو نظر انداز کرتے ہوئے وہ عید کی  
طرف متوجہ ہوئی

یہاں آؤ۔۔ اسے پاس بلایا تو وہ اُٹھ کر اسکے پاس آ بیٹھی۔

ایکپولی پرنسز کیا ہے نہ کہ مجھے اچانک آنا پڑا اور دوسری بات کہ میں پچھلے چار پانچ دنوں سے پاکستان میں ہوں۔ سب کچھ شفٹ کر رہا ہوں نہ پاکستان اس لیے بہت بڑی تھا تو کچھ نہیں لایا۔ ہاں ہم کل مال چلیں گے۔ میرے جگر کے ٹکڑے کو جو چائے ہوگا ہم لیں لیے گے ٹھیک ہے نہ۔۔ عید نے اسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا تو اسنے سمجھنے والے انداز میں سر

ہلا دیا

یار عدی میں بھی ہوں۔۔۔۔۔ بازل نے خود کو نظر انداز ہوتا دیکھا تو دھائی دی

[illegible]

ہا۔۔۔۔۔ عید کے بچے تم نے مجھے ایسا سمجھا ہوا ہے کیا۔ امثال نے خفگی سے کہا تو اس نے جھٹ سے نفی میں سر ہلا دیا

اچھا آپ چیلنج کر لیں، پھر کچھ کھاتے ہیں۔۔ امثال نے اسے اٹھایا تو وہ اٹھ کر اپنے روم کی جانب چلا گیا۔ چونکہ وہ جب بھی پاکستان آتا تھا انھی کے ہاں ٹھہرتا تھا تو اسکا الگ کمرہ مختص تھا

سانہ رمل بتا رہی تھی کہ عادل واپس آگیا ہے۔ خدیجہ بیگم نے لان میں  
بیٹھی سانہ سے پوچھا

ہاں اور کافی غصے میں بھی تھے۔۔ ملازمہ نے چائے پانی کا پوچھا تو سے بھی  
ڈانٹ دیا اور کہا کہ جب تک وہ نہ کہیں کوئی اُنہیں ڈسٹرب نہ کرے۔  
سانہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

یا اللہ خیر پتا نہیں کیا ہوا ہو گا۔۔۔۔

رہنے دیں ماں انکا موڈ ہمیشہ ہی خراب ہوتا ہے کونسا پہلی بار ہوا ہے۔۔۔۔  
ویسے ماں جان آپ نہ بھائی کے لیے ایسی لڑکی ڈھونڈیے گا جو انہیں تلگنی کا



ناچ نچائے۔۔۔۔ ہر کام انکے الٹ مزاج کریں، بھائی کی ٹکر کی ہو اور  
بھائی چاہ کر بھی اس پر غصہ نہ کر سکیں۔۔۔ یا اللہ پلیز بھائی کو کوئی ایسی  
لڑکی دے دینا۔ سانیہ نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

شرم کرو بھائی ہے تمہارا۔۔ خدیجہ بیگم نے اسے چیت لگائی

---

---

کیا بات ہے ایس پی عادل آج گھر میں گھوم رہا ہے۔۔ مامی بتا رہیں تھیں  
تم پولیس سٹیشن گئے تھے اور دو گھنٹے بعد ہی واپس آگئے خیریت تھی نہ  
۔ امان نے عادل کو سیڑھیاں اترتے دیکھا تو پوچھا

نہ پوچھ یاں اپنی زندگی کا سب سے بھیانک دن دیکھا ہے میں نے آج۔۔۔ شکر  
کرو میں زندہ سلامت آگیا ہوں ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا کہ میں خود کو کچھ کر  
بیٹھوں گا۔۔۔۔۔ عادل نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا

کیوں ایسا کیا ہو گیا جو تم اس منج پر پہنچ گئے امان نے اچنبھے سے پوچھا  
آج جب میں پولیس سٹیشن گیا تو وہاں پر ایک لڑکی اور لڑکا موجود تھے  
اور----- جوں جوں وہ بتاتا گیا امان کی مسکراہٹ گہری  
ہوتی گئی جب وہ خاموش ہوا تو امان کا فلک شکاف قہقہہ چھوٹا تھا

ہاہاہاہاہا۔۔۔ کیا سین ہوگا۔۔۔ ایس پی عادل عمر جو مجرموں کے لیے خوف و  
دہشت کی علامت سمجھا جاتا ہے ، دو بچوں کے آگے بے بس تھا۔ امان  
نے ہنستے ہوئے کہا۔

ہا۔۔۔۔۔ بچے تو نہیں تھے۔۔۔۔۔ خیر سے پورے فتنے تھے۔۔ وہ لڑکا تو لڑکا  
اسکے ساتھ جو لڑکی تھی پوری آفت تھی۔۔۔۔۔ پہلے تو میں سمجھا شاید دوست  
ہیں دونوں۔۔۔۔۔ وہ تو بعد میں پتہ چلا کہ بہن بھائی ہیں اور ٹوئز  
ہیں۔۔۔۔۔ مجھے کہہ رہی تھی کہ کچھ لے دے کر بات ختم کرتے ہیں اور  
تمہیں پتا ہے، مجھے جعلی اور دو نمبر ایس پی بول رہی تھی۔۔ عادل نے  
مسکراتے ہوئے کہا تو امان اسکی مسکراہٹ دیکھ کر چونکا تھا۔

ویسے ایک بات بتاؤ وہ بہت پیاری تھی کیا۔ امان نے پوچھا تو اسکی آنکھوں  
کے سامنے اسکی صورت لہرائی

پتا نہیں لیکن ہنستے ہوئے اسکے دائیں گال پر ڈمپل پڑتا تھا۔۔۔۔۔ عادل  
نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا

اوہ --- آئی سی --- امان نے معنی خیزی مسکراہٹ سے لب سکیڑے تو  
عادل نے بے اختیار اسکی طرف دیکھا

ایک منٹ --- ایک منٹ --- کیا سمجھ رہے ہو۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔

عادل نے صفائی دینا چاہی

ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔ امان نے  
مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

ارے ہاں ---- تمہیں شہری یاد ہے ہمارا یونی کا دوست ---- وہ دونوں  
اسکے بہن بھائی تھے ---- ان دونوں کو لینے وہی آیا تھا --

اوه تو تم انکے ہستے چڑھے تھے۔ پھر تو تمہاری ایسی حالت بنتی تھی۔ میں مل چکا ہوں دونوں سے۔ امان نے ہنستے ہوئے کہا وہ بھی ہنس دیا ویسے ایک بات کہوں۔ امان نے اسکے چہرے پر بکھری مسکراہٹ کا گہری نظروں سے جائزہ لیتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

تم جو یوں اتنا مسکرا رہے ہو

کچھ تو ہے جو چھپا رہے ہو

احمد فراز کے شعر کی ٹانگ توڑتا وہ باہر کی طرف بھاگا کیونکہ اس نے عادل کو جارحانہ انداز میں کھڑا ہوتے دیکھ لیا تھا پیچھے وہ سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

-----

-----

----

بڑی ماما یہ لے اور بازی کہاں ہیں - صبح سے نظر نہیں آرہے ہیں - آج تو اتوار ہے، یونی سے بھی چھٹی ہے - عید نے کچن میں کام کرتی ساریہ بیگم سے پوچھا

پتا نہیں ہوں گے کہیں نکلے آوارہ گردی کرنے۔ اور یہ بازل کو ہزار بار  
کہاں ہے کہ امثال اب بچی نہیں ہے جو اسکو لے کر مٹر گشت کے لیے  
نکل جاتا ہے پر اسکو بھی کہاں کچھ سمجھ آتا ہے۔ ساریہ بیگم نے کہا تو وہ  
مسکرا دیا

اوہ کم آن بگ مام وہ بازل کے ساتھ جاتی ہے اور ہم ہیں نہ ہمارے ہوتے  
ہوئے امثال کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کہ نہیں دیکھ سکتا اور ویسے بھی ہماری  
ٹلے کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ ضرورت پڑنے پر اگلے بندے کا نقشہ بدل کر  
رکھ سکتی ہے۔ آپکو اندازہ نہیں ہے جب وہ ہمارے قدم سے قدم ملا کر چلتی  
ہے نہ تو ہم کتنا پراؤڈ فیل کرتے ہیں۔ عید نے محبت سے کہا تو ساریہ بیگم

نفی میں سر ہلا کر رہ گئیں۔ مجال ہے جو یہ تینوں اسکے خلاف ایک لفظ بھی  
سن لیں

کیا رازو نیاز ہو رہے ہیں بھئی امثال نے کچن میں داخل ہوئی

کچھ نہیں بس ایسے ہی تم بتاؤ کہاں غائب ہو صبح سے، پھر مجھ سے شکایت  
کرتی ہو کہ میں ٹائم نہیں دیتا۔ عید نے اسے بازو کے گھیرے میں لیا

وہ ہم نہ آپ کا گھر سیٹ کر رہے تھے۔ امثال نے اسکے سینے پر سر  
ٹکاتے ہوئے جتنے آرام سے کہا تھا اتنی ہی شدت سے اسے جھٹکا لگا



میرا گھر-----میرا کونسا گھر-----میں تو ابھی تک کوئی گھر نہیں لیا  
-عید نے حیران ہوا

ہم صبح جا کر بُشرہ آنٹی سے چابیاں لے آئے تھے۔ ہم نے سوچا آج اتوار ہے  
تو ہم لوگ سیٹ کر دیتے ہیں۔ امثال نے کندھے اچکائے

لیکن سونا میں نے ابھی تک ان لوگوں سے بات بھی نہیں کی ہے تو ایسے  
کیسے۔ پتا نہیں ڈیل بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ عید ابھی تک حیران تھا

اوہو عدی ہم نے گھر سیٹ کر دیا ہے تو اسکا مطلب یہی ہوا نہ کہ، آپ وہ  
گھر لے رہے ہیں چاہے ڈیل ہو یا نہ ہو۔۔۔۔۔ میں نے شہری بھائی کے

وکیل سے کاغذات بنوا لیے ہیں ، تھوڑی دیر تک آجائیں گے۔۔۔۔۔ شام  
میں مل لیجے گا رحمان انکل سے۔۔۔۔۔ فائیو سٹار ریسورٹ میں بیٹینگ  
رکھی ہے ٹیبیل نمبر آٹھ ریزرو ہے عید ہمدانی کے نام سے ۔۔۔۔۔ اور  
ڈیل ہونی چاہئے۔۔۔۔۔ کل شام تک سامنے والی دیوار توڑ کر ایک دروازہ  
لگوا دیجے گا تاکہ ہمیں آنے جانے میں آسانی ہو۔۔۔۔۔ امثال  
نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا تو وہ اسکا انداز دیکھ کر ہنس دیا۔

تو میری جان ڈیل بھی خود ہی کر لیتی۔۔۔۔۔ مجھے بتا دیتی میں پے منٹ کر دیتا۔۔۔ عید نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا

لو ایوں ای --- نہ مجھے پتا کسی بات کا اور انکا کیا بھروسہ وہ مجھے مہنگے میں  
بیچتے۔

تو پیسے تم سے اچھے تھوڑی نہ تھے - عید نے اسکے سر پہ چیت لگائی تو وہ  
ہنسی

شکر ہے زندگی میں تم لوگوں نے کوئی سمجھداری کا کام بھی کیا ہے۔۔  
ساریہ بیگم نے کہا

اوہ ہ ہ سویٹ مام ----- لو یو سوچ۔۔ امثال ساریہ بیگم کے گلے  
لگی تھی۔

بابا سائیں آپ شاہ بابا کو سمجھائیں نہ کہ وہ چلچو کو واپس آنے کی اجازت  
دے دیں۔۔۔۔۔ آپ نے دیکھا نہیں شاہ بی بی کتنی کمزور ہوتی جا رہی

[illegible]

میں جانتا ہوں یار۔۔۔۔۔ وہ ہم سب کا اور خاص طور پر اماں جان کا لاڈلہ تھا  
جان بستی تھی۔۔۔ انکی اس میں۔۔ لیکن میں کربھی کیا سکتا ہوں تم جانتے  
ہو بابا سائیں اسکا نام بھی سننا پسند نہیں کرتے۔۔۔ میں نے تو اس وقت  
بھی بہت کوشش کی تھی لیکن بابا جان نے ایک نہیں سنی۔۔۔۔۔ گو کہ وہ  
اپنی جگہ ٹھیک تھا۔۔۔ اس سب کا نتیجہ بھی دیکھ لیا ہم سب نے اور اس  
سب میں اگر کوئی سب سے زیادہ مشکل میں ہے تو وہ لالی ہے شادی کے  
پانچ سال بعد ہی اس کمینے نے اس دو ٹکے کی عورت کے پیچھے طلاق دے

کمرات کے اندھیرے میں لالی کو گھر سے نکال دیا۔۔۔۔۔ بچوں کا بھی خیال نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ کاش اس وقت بابا جان چھوٹے کی بات سمجھ جاتے تو آج لالی اس حال میں نہ ہوتی۔۔۔۔۔ خیر اب کیا کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔

قاسم شاہ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عاصم شاہ نے بھی تائید کی وہ سب اس وقت مردان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے، اس بات سے بے خبر کہ دروازے کے باہر کھڑے مصطفیٰ شاہ نے انکی باتیں سن لی تھی۔

راکنگ چیر پر جھولتے ہوئے ان کے کانوں میں قاسم شاہ کہ باتیں گونج رہی تھیں۔ کہیں نہ کہیں انہیں بھی پچھتاوا تھا۔۔۔۔ بیٹے کے ساتھ ساتھ بیٹی کو بھی کھو چکے تھے۔۔۔۔۔ لالہ رخ کی حالت ان سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔۔۔۔ کیا تھا جو وہ اگر اس وقت اپنے بیٹے کی بات مان لیتے تو آج نہ تو بیٹا

دور ہوتا اور نہ ہی بیٹی دکھی ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہیں آج بھی وہ دن یاد تھا

جب انہوں نے اپنی ضد اور غرور میں آکر بیٹی کے لیے غلط فیصلہ لیا تھا اور

مخالفت کرنے پر بیٹے کو گھر چھوڑ جانے کا حکم دیا تھا۔

پچیس سال پہلے

[illegible]

[illegible]

اُفُوہ بابا سائیں آپ جانتے ہیں جس سے آپ اُسکا رشتہ کر رہے ہیں ہر  
برے کام میں ملوث ہے وہ شراب، جوا، سٹہ بازی، غرض کہ کونسی ایسی  
برائی ہے جو اُس میں نہیں پائی جاتی اسکے علاوہ کئی عورتوں سے اس کے  
تعلقات ہیں ----- اس سب کہ باوجود آپ ہیں کہ سب جانتے ہوئے

بھی لالہ رخ کو اُس دوزخ میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ راسم شاہ نے  
جنھنجلاتے ہوئے کہا۔

بیٹا سائیں شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جاتے ہیں وہ بھی ہو جائے گا۔۔۔  
تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہیں۔

پریا با سائیں

بس !!!! بہت ہوا۔ اب ہم مزید ایک لفظ بھی نہیں سننا چاہیں گے ہم  
زبان دے چکے ہیں جمال شاہ کو۔ مقررہ تاریخ کو ہی شادی ہوگی اب کوئی  
بحث نہیں سنیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بابا سائیں نے دھاڑتے ہوئے کہا۔



معذرت بابا سائیں لیکن یہ لالی پے ظلم ہو گا اور میں اس ظلم کا حصہ  
قطعی نہیں بنوں گا۔۔ میں یہ شادی رکوانے کی ہر ممکن کوشش کروں  
گا۔۔۔۔۔ چاہے مجھے اس کے لیے کسی بھی حد تک جانا پڑا۔۔۔۔۔ راسم شاہ  
نے اٹل لہجے میں کہا۔

اچھا کیا کرو گے ؟؟ ہم بھی تو سنیں ہمارا بیٹا ہمارے ہی خلاف کہاں تک  
جائے گا۔۔۔۔۔۔، مصطفیٰ شاہ نے استزایہ لہجے میں کہا

بابا سائیں میں یہ گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا اگر آپ نے میری بات نہ مانی

تو-----

ٹھیک ہے تو تم اس حویلی سے جا سکتے ہو ہمیں بھی تمہاری ضرورت نہیں  
آج سے ہمارے صرف دو ہی بیٹے ہیں۔ مصطفیٰ شاہ نے گرجتے ہوئے کہا  
تو اس نے بے یقینی سے اپنے باپ کی طرف دیکھا پھر لمبے لمبے دُک بھرتا  
لاونج سے نکل گیا

بابا سائیں کیا کہہ رہے ہیں اسکو روکیں پلیز وہ چلا جائے گا آپ جانتے ہیں  
نہ کہ وہ کتنا ضدی ہے

جانے دو اسے اگر وہ ضدی ہے تو ہم بھی اس کے باپ ہیں ہم بھی دیکھتے ہیں کہ کتنے دن رہے گا ہمارے بغیر۔۔ چار دن ٹھوکریں کھائے گا تو عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔ انہوں نے غرور بھرے انداز میں کہا۔۔۔

پر بابا سائیں وہ جائے گا کہاں وہ اکیلا نہیں ہے بھابھی اور بچہ بھی ہیں  
انکے ساتھ اور پھر-----

بسبس!!!! اب ہم ایک لفظ نہیں سنیں گے اور جس کو زیادہ ہمدردی ہو  
رہی ہے وہ بھی ساتھ ہی جا سکتا ہے۔۔۔۔۔

وہ دن اور آج کا دن راسم شاہ نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی انکی کوئی  
خیر خبر تھی۔

دروازے پر ہونے والی دستک سے وہ ماضی سے باہر آئے

آجاؤ۔۔۔۔ آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے انہوں نے اجازت دی

شاہ سائیں کھانا لگ گیا ہے۔ آپ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ ملازمہ دروازے

کھول کر کہا

ہوں ٹھیک ہے۔۔۔ ہم آتے ہیں کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔



راسم شاہ کی بات کر رہے ہیں اور کون ہو گا جو شہر جا کہ اپنے خاندان کو  
بھول بیٹھا ہے پتا کرو کہاں ہوتا ہے آج کل۔ جا کہ لے آئیں اسے۔  
انہوں نے نارمل لہجے میں کہا تو کھانا چھوڑ کر سب بے یقینی سے انہیں  
دیکھنے لگے۔

آپ سچ کہی رہے ہیں۔۔۔۔۔ بی جان نے خوشی سے لرزتے ہوئے پوچھا تو  
وہ محض ہنکارہ بھر کہ رہ گئے

پتا کرنے کی ضرورت نہیں شاہ بابا۔ راسم ماموں اسی شہر میں رہتے کالج  
میں پروفیسر ہیں۔ تین بچے ہیں۔ ایک بڑا بیٹا شہیار اور دو جڑواں۔ بیٹی امثال  
اور بیٹا بازل۔ امان نے مصطفیٰ شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

تم کیسے جانتے ہو اُسے ---- قاسم شاہ نے اچھنبے سے پوچھا

انکا بڑا بیٹا شہیار میرا یونیورسٹی کا دوست ہے - پہلے میں نہیں جانتا تھا کہ وہ راسم ماموں کا بیٹا ہے - کچھ دن پہلے ہی ریسٹورینٹ میں ملاقات ہوئی تھی شہری سے --- راسم ماموں انکے ساتھ تھے تو اس نے ملوایا تھا۔ چونکہ میں نے ماموں کو تصویروں میں دیکھا ہوا تھا اس لیے انکو پہچان لیا۔ امان نے جواب دیا۔

کیسا ہے میرا راسم اور بچے کیسے ہیں، ساریہ کیسی ہے --- بی بی جان کے لہجے میں بے پناہ اشتیاق تھا۔

ماموں بلکل ٹھیک تھے ساریہ آنٹی سے میں ابھی تک نہیں ملا ہوں۔ اور  
جہاں تک بچوں کی بات ہے تو شہیار دس سال بڑا ہے دونوں سے اور بازل  
سات منٹ بڑا ہے امثال سے۔۔ شہیار تھوڑا سنجیدہ مزاج ہے۔ بزنس کرتا  
ہے۔ کنسٹرکشن کمپنی ہے اسکی۔ زریاب لالہ آپکو یاد ہوگا، آپ نے کچھ دن  
پہلے ایک ڈیل سائن کی تھی، ژلے کنسٹرکشن کمپنی کے ساتھ اسکا اونر شہیار  
ہی ہے۔۔۔ اور یہی بات چھوٹے دونوں کی تو دونوں ابھی پڑھ رہے۔ بلا کہ  
شرارتی ہیں۔۔۔ بقول شہری کہ اگر ان دونوں کو بغیر روک ٹوک کے ایک  
گھنٹے کے لیے کہیں پہ چھوڑ دیا جائے تو وہاں کہ لوگ اپنے سر کے بال  
نوپتے نظر آئیں۔۔ اور وہ بلکل ٹھیک کہہ رہا تھا میں مل چکا ہوں دونوں سے  
اور عادل تو بھگت بھی چکا ہے۔۔۔



ٹھیک ہے کل چلیں گے۔ مصطفیٰ شاہ نے زریاب اور عاصم شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

سوری شاہ بابا میں ضرور چلتا لیکن میری صبح دس بجے میٹنگ ہے اس لیے میں نہیں جا پاؤں گا آپ دریاب کو لے جایئے گا۔۔ زریاب نے معذرت کرتے کہا

ٹھیک ہے میں چلا جاؤں گا۔۔ دریاب نے ہامی بھری

میں بھی ساتھ جاؤں گی بی جان نے کہا تھا تو سر ہلا کر اٹھ گئے

بی جان کو تو گویا نئی زندگی مل گی تھی انکا خوشی سے دمکتا چہرہ دیکھتے ہوئے  
سب بے اختیار مسکرا دیے

---

---

مڈ ٹرم ایگزامز کے بعد انکو یونی سے ایک ہفتے کی چھٹیاں تھیں۔ فاریہ پاکستان آ  
چکی تھی اور آج کل ان دونوں کا زیادہ ٹائم یا تو انکے ہاں گزرتا یا پھر عید  
کے ساتھ گھومنے پھرنے میں، جسکی وجہ سے انکی شرارتوں میں کمی واقع  
ہوئی تھی جس پر ساریہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا تھا

وہ صاحب جی یہ لوگ آپ سے ملنے آئے ہیں۔ وہ سب اس وقت لان میں اکٹھے بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے۔ بازل اور امثال عید کے ساتھ آئیں کریم پالر گئے ہوئے تھے۔ جب چوکیدار نے آکہ شہیار کو کارڈ دیا۔

انس ملک----- شہیار کارڈ پڑھتے ہو زیر لب بڑبڑایا

ٹھیک ہے آپ انکو یہیں لے آئیں۔ شہیار نے چوکیدار کو کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا واپس پلٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اسکے ساتھ دو لوگ تھے۔

اسلام و علیکم۔ انس نے سلام کیا تو شہیار اور راسم صاحب نے کھڑے ہو کر ہاتھ ملایا

ارے شہریار صاحب آپ یہاں -- انس نے پوچھا

ہاں یہ میرا گھر ہے یہ میرے بابا ہیں اور یہ میری ماما۔ شہریار نے تعارف  
کرواتے ہوئے کہا

مجھے آپ جانتے ہی ہوں گے اور یہ میرا بھائی ہمدان ملک ہے۔۔ انس نے  
ہمدان کا تعارف کروایا

آپ لوگ بیٹھیں۔

دراصل ہم لوگ بازل اور امثال سے ملنے آئے ہیں آپ پلیز انہیں بلا دیں۔

ہمدان نے کہا تو شہریار نے حیرانی سے اسے دیکھا

آپ کیسے جانتے ہیں۔۔۔ انہیں شہریار نے پوچھا

ایکچوٹیلی میں انہی کی یونی اور ڈپارٹمنٹ سے ہوں۔ ان دونوں سے کوئی کام  
تھا، کچھ دن پہلے ہماری ملاقات ہوئی۔۔۔۔ تو انکا تھینکس کہنا تھا اور انویٹیشن

بھی دینا تھا۔ ہمدان نے کہا

کس چیز کا انویٹیشن۔۔ ساریہ بیگم نے پوچھا

وہ آنٹی میرے بھائی کی شادی ہے اسی ہفتے آپ سب انوائیٹڈ ہیں خاص طور پر بازل اور امثال۔۔۔۔۔ پلیز ضرور آئیے گا۔ ہمدان نے کارڈ میز پر رکھتے ہوئے کہا اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی وہ دونوں عید کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے

اوہ ہائے انس صاحب کیسے ہیں۔۔ امثال نے مسکراتے ہوئے پوچھا

میں بالکل ٹھیک گریا آپ کیسی ہو انس نے نرمی سے کہا

میں بھی ٹھیک ----- خیریت آپ لوگ یہاں - بازل نے کپوچھا

ہاں وہ انوٹیشن دینے آئے تھے بھائی کی شادی کا آپ لوگ ضرور آئیے گا

مینو کیا ہے -- بازل اور امثال نے یک زبان ہو کر پوچھا تو شہیار اور عدید  
ہنس دیے

جو آپ دونوں کہو-- ا

ہمممم-- ایسا کرنا گول گپے اور قیمے والے سمو سے رکھ لینا ٹھیک ہے -

امثال نے چمکتے ہوئے کہا

شیور۔۔ انس نے مسکرایا شہریار تو انس کو دونوں سے بات کرتا دیکھ کر حیران  
تھا، کہاں وہ مغرور مزاج بندہ جو اپنے سوا کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا کیسے  
مسکرا کر بات کر رہا تھا

اچھا ہمدان بیٹا یہ تو بتاؤ یہ لوگ یونی میں کیسے رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ ہم لوگوں  
کا تو جینا حرام کیے رکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔ لیکن وہاں سے کبھی بھی انکی کوئی  
شکایت نہیں آتی ہے۔ ساریہ بیگم نے ہمدان سے پوچھا تو ہمدان کو بے  
اختیار وہ دن یاد آیا جب وہ اور انس سر راشد کے پاس گئے تھے۔ جیسے ہی  
انہوں نے ان دونوں کا نام لے کر بات شروع کی تو وہ تو پھٹ ہی پڑے  
تھے۔ انہوں نے جو انکے شان میں قصیدے پڑھنے شروع کیے تو دونوں کو  
اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا۔ آدھے گھنٹے کے منت تزلوں کے



بعد وہ جا کہ مانے تھے۔ ہمدان بے نے بے اختیار انکی طرف دیکھا تو انہوں نے جھٹ سے نفی میں سر ہلا دیا جسکو عید اور شہریار نے بخوبی نوٹ کیا تھا

وہ آنٹی یہ لوگ بہت ہی ڈیسنٹ سٹوڈنٹس کی طرح رہتے ہیں۔۔۔۔ کبھی کسی کو کوئی شکایت نہیں ہوئی اور سب ٹیچرز کے تو فیورٹ ہیں۔۔۔۔۔۔ (استغفر اللہ)۔۔۔۔ سب انکی اتنی تعریفیں کرتے ہیں۔۔۔۔ (اللہ پاک مجھے معاف کرنا اتنے بڑے جھوٹ پر)۔۔۔ ہمدان نے دل ہی دل میں توبہ استغفار کرتے ہوئے بات مکمل کی

اچھا پتہ نہیں کیوں مجھے یقین نہیں آتا۔ ساریہ بیگم نے سوچتے ہوئے کہا

آپ ماں ہیں نہ۔۔۔۔۔ اولاد کو بہتر طریقے سے جانتی ہیں، شاید اسی لیے۔  
ہمدان نے دھکے چھپے لفظوں میں انہیں باور کروایا کہ انکی سوچ بالکل ٹھیک  
ہے

تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد وہ لوگ شادی میں شرکت کی تاکید  
کرتے ہوئے چلے گئے تو عید اور شہریار نے ان دونوں کو گھیرا  
ہاں بھئی شروع ہو جاؤ۔۔ تو دونوں نے فر فر سب کچھ بتا دیا جسے سن کر  
دونوں نے بے ساختہ قمقہ لگایا تھا

وہ سب لوگ تیار ہو کر شہر کے لیے نکل گئے تھے۔ بی جان نے خاص تاکی  
کی تھی کہ ان کے بیٹے کے استقبال میں کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے۔ ان  
لوگوں کے کمرے وہ سیٹ کروا چکی تھیں۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ  
زریاب کے کلائینٹ کا فون آیا کہ طبیعت کی خرابی کے وجہ سے میٹینگ  
کینسل کر دی تھی تو وہ بھی انکے ساتھ ہی ہو لیا۔

یونی ورسٹی سے چُھٹیوں کے باعث وہ گھر پر ہی تھی اور حسب معمول اپنے ارد گرد کھانے پینے کی چیزوں کا ڈھیر لگائے ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ اور بازل بلیک کوورک شاپ لے کے گیا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں بیل بجی جس کو اس نے ماں کی نصیحتوں طرح نظر انداز کر دیا تھا۔ لیکن شاید بیل دینے والا بھی اس سے بڑا ڈھیٹ تھا۔ چوکیدار ایک دن کی چُھٹی لے کر گھر گیا ہوا تھا۔ ناچار اس کو اُٹھنا پڑا۔ ریوٹ کو صوفے پر پھینکتے ہوئے بیل دینے والے کی طبیعت صاف کرنے کے ارادے سے آگے بڑھی اور زور سے دروازہ کھولا۔

ہاں جی فرمائیے کہاں سیلاب آگیا ہے جو آپ اس گھر کو آخری پناہ گاہ تصور کرتے ہوئے بیل پہ ہاتھ رکھ کر اُٹھانا بھول گئے ہیں۔۔۔۔۔ بھئی جب ایک بندہ دروازہ نہیں کھول رہا ہے تو صاف مطلب ہے نا کہ وہ

مصرف ہے۔۔۔۔۔ پر نہ جی آپ لوگوں نے تو بیل دیے جانی ہے۔۔۔ دیے  
جانی ہے۔۔۔۔۔ مجھے لگتا کسی دن مجھے اسکو اتار کہ پھینکنا پڑے  
گا۔۔۔۔۔ نہ ہوگی بیل، نہ بجے گی۔۔۔۔۔ حد ہو گئی۔۔۔۔۔ اس نے  
سامنے کھڑے پانچوں لوگوں کو جن میں ایک ادھیڑ عمر مرد دو نوجوان اور  
ایک بزرگ مرد اور عورت کھڑے تھے کو کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔  
ایک تو ڈرامہ بیچ میں چھوڑنے کا غم اوپر سے اسکو ڈرتھا کے اگر بازل آگیا  
تو اسکی چپس اور چاکلیٹ پکڑی جائیں گی آخر کو اسی کی تو چرائی ہوئی تھیں۔

سامنے والوں کو شاید اتنی عزت افزائی کی اُمید نہیں تھی اس لیے وہ ہق  
دق کھڑے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے ۔

وہ ----- ہم ----- وہ دریاب شاہ نے ہچکچاتے ہوئے بلا آخر ہمت کی  
تھی ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے دماغ نے اسے پہچان کا  
سگنل دیا تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جس نے کچھ دن پہلے دو لڑکوں کی سڑک  
پر پھینٹی لگائی تھی۔ سامنے کھڑی لڑکی اوپر سے اسکی قینچی کی طرح چلتی زبان  
دیکھ کر چکراہ کر رہ گیا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ آفت اسکی  
کزن ہو سکتی ہے

کیا وہ وہ لگا رکھی ہے بھئی ----- آپ لوگ کون ہیں ----- کہاں سے  
ہیں ----- کیوں ہیں ----- کچھ بتائیں گے بھی یا میں جاؤں  
-----؟؟

اوہ اچھا تو آپ سرف صابن بیچنے والے ہیں ----- ہوں ---- اس  
نے ٹھوڑی پر انگلی رکھ کر اپنی دانست میں سمجھداری کا مظاہرہ کرتے  
ہوئے سر ہلایا ۔

دیکھیں بھئی ہم نے نا کچھ نہیں خریدنا ----- میرے بابا گھر کا سودا اکھٹا  
لاکھ رکھ دیتے ہیں ----- اماں کہتی ہیں اس سے برکت آتی ہے اور بچت  
بھی ہو جاتی ہے ----- کبھی کھبار ایرجنسی میں کسی چیز کی ضرورت پڑ  
جائے تو بازار نہیں بھاگنا پڑتا ----- ویسے بھی میرے خیال میں یہ جو  
چل پھر کر چیزیں بیچتے ہیں ----- یہ کسی کام کی نہیں ہوتی --- بھئی  
آپ خود سوچیں جس چیز کو اپکو گاہک کے پاس لیجا کر کہنا پڑے کہ یہ خرید  
لو، تو وہ تو دو نمبر ہوئی نہ ---- آپکی پروڈکٹ اگر اتنی ہی اچھی ہے تو اسکو اپنے

سٹور پہ رکھیں نا جسکو ضرورت ہوگی وہ خود ہی خرید لے گا۔۔۔۔۔ زبان کے ساتھ ساتھ وہ ہاتھ بھی ہلاہلا کر مشورہ دے رہی تھی۔

دیکھیں ہم سرف صابن بیچنے والے نہیں ہیں۔۔۔۔۔ دریا ب نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

تو پتی بیچنے والے ہوں گے بھئی ہم ایسی۔۔۔۔۔

ہم پتی بچنے والے بھی نہیں ----- اس پہلے وہ دوبارہ شروع ہوتی  
دریاب نے اُسے لُکتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔



مگر وہاں پرواہ کسے تھی تھوڑا سا سر مزید باہر نکال کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے  
سر کے اشارے سے اسے پاس بلایا دریاب بے اختیار ایک قدم آگے بڑھا۔  
تو کیا آپ چرس بیچتے ہیں۔۔۔۔۔ اسکی طرف جھکتے ہوئے رازدارانہ انداز میں کہا  
تو وہ پانچوں بے اختیار اچھل پڑے۔

دریاب کے منہ سے بے ساختہ استغفر اللہ نکلا جبکہ مُصطفیٰ شاہ نے اونچی  
آواز میں لا حولاً ولا قوہ پڑھا تھا۔۔۔

دیکھو بھئی سیدھی سی بات ہے ہمارے گھر میں تو کوئی چرس نہیں پیتا اس  
لیے معذرت کے ساتھ ہم نہیں خرید سکتے۔۔۔۔۔ آپ کئی اور ٹرائی کر لیں  
۔۔۔۔۔ ارے ہاں آپ کالج اور یونیورسٹیز میں کوشش کریں نہ وہاں یہ ہو

سکتا ہے آپکا کوئی چانس لگ جائے ----- بھئی وہاں پہ ہم جیسے اچھے اور  
معصوم بچوں کے ساتھ ساتھ کچھ بگڑے بچے بھی پائے جاتے ہیں۔

ایک مشورہ دوں آپکو۔ آپ سب اکٹھے نہ نکلا کریں ..... چرس بیچنے کے لیے  
علیحدہ علیحدہ علاقے بانٹ لیں ..... بالفرض اگر پولیس کے ہتھے چڑھ بھی  
جائیں تو پیچھے کوئی ضمانت کروانے والا بھی تو ہونا چاہیے نہ ..... ویسے  
تو پولیس آپ لوگوں کی اپنی ہی ہوتی ہے لیکن پھر بھی قسمت خراب ہو تو  
کیا پتا چلتا ہے - .....

ایک بات تو بتائیں ان کی طرف جھکتے ہوئے دوبارہ گویا ہوئی..... یہ جو سگریٹ میں چرس یا پاؤڈر بھر کر پیتے ہیں..... یہ کیسے بھرتے ہیں؟؟؟  
..... میں نے اس پر بہت سوچا ہے، لیکن کچھ سمجھ نہیں آیا.....

جب یہ لوگ سگریٹ سے تمباکو نکالتے ہیں تو خالی کھوکھا سلامت رہتا ہو گا بھلا؟۔۔۔۔۔ اور چرس اور پاؤڈر بھرنے کے بعد جو سگریٹ سے نکالا گیا تمباکو ہوتا ہے پھر اُسکا کیا کرتے ہیں؟ کچھ آئیڈیا ہے آپکو؟؟ اور میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ یہ ہتھیلی پر رکھ کے مسل کر بھی پھانکتے ہیں؟؟؟ وہ گیٹ پر کھڑی ہو کر چرس اور پاؤڈر ایسے ڈسکس کر رہی تھی جیسے اس سے اہم کوئی کام نہ ہو۔۔۔۔۔ اس کو نان سٹاپ بولتا دیکھ کر وہ پانچوں ہونق بنے کبھی اُسکا تو کبھی ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے۔ جب کہ پیچھے کھڑے

زریاب کا سرخ پڑتا چہرہ اس بات کا گواہ تھا کہ اس نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہہ ضبط کیا ہوا ہے۔

ہم راسم شاہ سے ملنے آئے ہیں۔۔۔ مصطفیٰ شاہ نے بلاآخر اپنا مدعا بیان کیا

کون راسم شاه؟؟؟ اس نے ابرو اچکاتے ہوئے سوال کیا ایک پل کو تو وہ خاموش ہو کر رہ گئے

اوه اچھا تو آپ راسم شاہ یعنی بابا سے ملنے آئے ہیں۔۔ پر بابا جانی تو گھر پر  
نہیں ہیں۔۔۔۔۔ وہ تو ماما کے ساتھ بازار گئے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ویسے آپ  
لوگوں کی شکلیں نہ میرے بابا جانی سے بہت ملتی ہیں۔۔۔۔۔ میں نے سنا

ہے کہ دنیا میں ایک جیسی شکل کے سات لوگ ہوتے ہیں کہیں آپ  
اپنے چھٹے ہم شکل کی تلاش میں تو نہیں آئے ہیں؟؟ اس نے راسم شاہ کا  
بتانے کے ساتھ پھر سے سوال داغا تھا۔

دیکھیں محترمہ----- دریا ب نے کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے ہی  
تھے کہ اس نے لوک دیا۔

امثال --- امثال راسم شاہ نام ہے میرا---- ٹیچر امثال شاہ کہتے ہیں جبکہ  
بابا اور بھائی لوگ ژلے اور ژلی شاہ کہتے ہیں

اور اماں کیا کہتی ہیں؟؟ زیبا ب نے بے ساختہ پوچھا

اماں؟؟ ہاں وہ کہتی ہیں اس کو جو بھی کہ لو اس نے کونسا سننا ہے کملی  
ہے یہ تو۔ اب بھلا بتاؤ میں کہاں سے کملی ہوں۔۔۔۔۔۔ وہ کھلکھلائی

وایسے اگر آپ مجھے اپنا تعارف دیں کہ آپ لوگ کون ہو تو ہو سکتا ہے میں  
آپکی کوئی مدد کر دوں۔۔۔۔۔ وایسے بھی کافی دیر سے آپ لوگ دروازے پہ  
کھڑے ہیں۔۔ اس طرح دروازے پر کھڑا ہونا اچھا تھوڑی نہ لگتا  
ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اچھے خاصے سمجھدار اور شریف لوگ لگ رہے ہیں  
آپ۔۔۔۔۔ نام اور کام دونوں بتائیں۔۔۔ سارا ملبہ ان پر گراتے ہوئے اب  
کی بار اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو دریاب دانت پیس کر رہ گیا۔

مصطفیٰ شاہ نام ہے ہمارا اور حویلی سے آئے ہیں ہم۔ راسم شاہ سے ملنا ہے

ان کا نام سن وہ اُچھل ہی تو پڑی تھی آنکھیں پھاڑ کر انھیں دیکھنے لگی  
ہائے اللہ سچی آپ۔۔۔۔۔ آپ شاہ بابا ہیں؟؟ آپ میرے۔۔۔ میرے دادا  
جان ہیں۔ بابا آپ کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں ہمیں۔۔ آپ کو پتا ہے  
میں نے آپکو کتنا مس کیا جب بھی بابا سے بولا ہمیں آپ لوگوں سے ملنا ہیں  
تو منع کر دیتے ہیں۔۔ کہتے ہیں کہ آپ ان سے سخت والے ناراض ہیں  
۔۔۔ اسکی آواز سے جوش اور خوشی چھلک رہی تھی۔ وہ بے اختیار انکے سینے  
سے لگی تو وہ حیران رہ گئے۔۔

اگر پتا ہوتا کہ ہماری بیٹی ہمیں اتنا یاد کرتی ہے تو ہم پہلے ہی آجاتے۔۔  
مصطفیٰ شاہ نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار دیا

اب اگر اپنے دادا جان سے مل لیا ہو تو ہم سے بھی مل لو۔۔۔ شاہ بی بی  
نے اپنے اور عاصم شاہ کی طرف اشارہ کیا تو ہنستے ہوئے ان سے ملنے لگی

ماشاء اللہ سے کتنی پیاری ہو۔۔۔۔ اور ہو بھی کیوں نہ ہو میرے راسم کی بیٹی  
ہو تم۔۔ شاہ بی بی نے محبت سے گلے لگایا

جیتی رہو عاصم شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا



آپ لوگ اندر آئیں نہ - بلا آخر اسے اندر بلانے کا خیال آہی گیا تھا دریاب  
نے شکر کا کلمہ ادا کیا

کشن صوفوں کی بجائے زمین پر پڑے اپنی ناقدری کو رو رہے تھے چپس اور  
بسکٹس کے خالی ریپر جگہ جگہ اڑتے پھر رہے تھے جوس کے ڈبے ڈسٹ بن  
کے ارد گرد بکھرے پڑے تھے کیوں کے ان لوگوں کے آنے سے پھلے وہ  
خالی ڈبوں کو دور سے نشانہ لے کر ڈسٹ بن میں پھینکنے کی کوششوں میں  
تھی اجتماعی طور ایک بھی ڈبے نے ڈسٹ بن میں جانے سے انکار کر دیا تھا  
لاونج کی ابتر حالت اور ان لوگوں چہروں پر ہلکی سی مسکان دیکھ کر وہ نخل  
ہو کر رہ گئی

آپ لوگ بیٹھیں میں امی بابا کو کال کرتی ہوں۔ اس نے اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے کہا اسکی شرمندگی کی میعاد تھوڑی دیر تک کے لیے ہی ہوتی تھی

ہیلو بابا امی مان گئی یا نہیں؟ چلیں جتنا مانی ہیں اتنا ہی لے کر آجائیں۔۔۔  
باقی کا پھر منالچے گا۔۔۔ آپ کے بہت خاص مہمان آئیں ہیں گھر  
پے۔۔۔۔۔ آپ دیکھیں گے تو خوش ہو جائیں گے اور ہاں میرے لیے برگر  
اور شوارمہ لیتے آئیے گا۔۔۔۔۔ بس جلدی سے آجائیں۔ اللہ حافظ۔۔۔۔۔ اسنے  
ایک ہی سانس میں بات ختم کی اور مزید کچھ کہے کال کاٹ دی اور باذل  
کا نمبر ملایا اتنے میں ملازمہ چائے کے ساتھ دیگر لوازمات لے آئی تھی اس  
نے ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا

ہیلو!! بازی کہاں ہو جلدی سے گھر آجاؤ۔۔۔۔۔ میرے پاس تمہارے لیے  
ایک بہت اچھی خبر ہے۔۔۔۔۔ اس نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ  
ہی فون سپیکر پر ڈال کر سائیڈ پر رکھا اور خود ٹیبل کے پاس بیٹھ کر چانے  
بنانے لگی اسکا انداز دیکھ کر سب مسکرا دیے

اوہ تو تم نے دنیا چھوڑنے کا فیصلہ کر ہی لیا۔۔۔۔۔ گڈ۔۔۔۔۔ ویری گڈ میں تو  
کئی دنوں سے کہہ رہا تھا کہ بہت جی لیا تم نے اب مر جاؤ۔۔۔۔۔ تم ہی  
نہیں مان رہی تھی۔۔۔۔۔ خیر دیر آئے درست آئے۔۔۔۔۔ میں تمہارے اس  
فیصلے کو دل جان کی گہرائیوں سے سراہوں گا۔۔۔۔۔ ڈونٹ وری میں تمہیں  
بہت مس کروں گا۔۔۔۔۔۔۔ ہر جمعرات کو تمہاری قبر پر فاتحہ پڑھنے بھی

آجایا کروں گا۔۔۔ نیاز بھی بانٹا کروں گا اور کچھ پیسے تمہارے ایصالِ ثواب کے لیے مسجد اور یتیم خانے بھی دے دیا کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم ایسا کرو کہ اپنا فون اور لیپ ٹاپ مجھے ڈونیٹ کر جانا اور جو میری واپز، پرفیومز، شرٹس اور باقی چیز چراتی رہی ہو اس کے لیے میں تمہیں معاف کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جاؤ میری بہن میں نے تمہیں اللہ کی پناہ میں دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بازل کا شرارت سے بھرپور جواب آیا جس نے امثال کو اچھا خاصا تپایا تھا۔۔۔

تو ہماری نافرمانی کی صبح سزا ملی ہے تمہیں راسم سائیں، بہت خوب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پہلے اسکی پٹ پٹ چلتی زبان اور اب بازل کی باتیں سن کر مصطفیٰ شاہ بڑبڑائے تھے

دیکھو بازی میرے منہ مت لگو ورنہ ---- اس نے غصے کی شدت سے اپنی  
بات ادھوری چھوڑی۔ اتنے لوگوں کے سامنے اپنی بے عزتی اسکو ہضم نہیں  
ہو پا رہی تھی

ورنہ ---- ورنہ کیا کرو گی تم اپنا سر دیوار میں مارو گی یا چھت سے چھلانگ  
لگا کر خود کشتی کر لو گی؟؟ ہک ہا ---- اپنے ایسے نصیب کہاں  
---- اس نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اسے مزید چڑایا تھا

ہاں صبح کہہ رہے ہو واقعی میں کیا کروں گی۔ میں شہری بھائی کو بلکل  
بھی نہیں بتاؤں گی کہ یہ جو بائیک تم بنوانے کے چکروں میں ہو یہ لڑکوں  
کے ساتھ ریس لگاتے ہوئے تیز رفتاری کے باعث الٹی تھی ---- اور یہ

بھی نہیں بتاؤں گی کہ پچھلی اسائنمنٹ میں تمہارے زیرو مارکس آئے تھے  
اور ----- اور یہ تو بالکل بھی نہیں بتاؤں گی کہ تم نے کچھ دن پہلے  
ایک لڑکی کو چھیڑا تھا ---- اس وقت وہ اپنے سامنے اتنے سارے لوگوں کی  
موجودگی کو بھی بھول چکی تھی ۔

ایک منٹ -- ایک منٹ -- میں نے کب کسی لڑکی کو چھیڑا ہے -----  
خدا کا خوف کروڑ لے ---- اللہ اللہ لڑکی کتنی بڑی جھوٹی ہو تم ----  
دوسری طرف سے بازل تڑپ ہی تو اٹھا اس الزام پر ۔

ہاں تو یہ میں اور تم جانتے ہیں نہ کہ تم نے نہیں چھیڑا۔۔ شہری بھائی  
نہیں۔۔۔۔ انکو تو میں بتاؤں گی نہ، اور تمہیں پتا ہے وہ میری بات مانتے بھی  
ہیں۔ ژلے نے ہنستے ہوئے کہا۔

اوکے اوکے ---- میری ماں میں آرہا ہوں۔۔ دوسری طرف سے بازل نے  
 بوکھلاتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ راستے سے میرے لیے گول گپے لیتے آئے گا۔  
اس نے حکمیہ انداز میں کہا اور کھٹاک سے فون کاٹ دیا۔۔

امان ٹھیک کہہ رہا تھا یہ دونوں واقعی بندے کو پاگل کرنے کی صلاحیت

کہتے ہیں۔۔۔۔۔ زریاب نے دریاب کے کان سرگوشی کی

راسم صاحب اور ساریہ بیگم گھر میں داخل ہوئے تو لاونج میں بیٹھے نفوس کو

دیکھ کر مٹھک کر رک گئے

"بابا سائیں! اماں جان۔" بے اختیار انکے منہ سے نکلا۔ راسم صاحب کو دیکھ

کر وہ سب بھی کھڑے ہو گے

"اماں جان! کیسی ہیں آپ؟" راسم صاحب نے بی بی جان کو گلے لگایا تو وہ

پھوٹ پھوٹ کر رو دیں

"اماں جان میں آپکو بہت مس کیا۔"



"مجھے معاف کر دو بیٹا۔ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکی" بی جان

نے دیوانہ وار انکا منہ چومتے ہوئے کہا

"نہ اماں جان آپ گناہ گار تو نہ کریں مجھ بدنصیب کو۔" راسم صاحب نے

بی جان کے آنسو صاف کیے

"برخوردار ہم بھی کھڑے ہیں" مصطفیٰ شاہ نے ماں بیٹا کو ایک دوسرے

میں لگن دیکھ کر انکی توجہ اپنی طرف دلوائی تو راسم صاحب ان کی طرف

بڑھے

"سوری بابا جان۔۔۔" انہوں نے مصطفیٰ شاہ کے گلے لگ کر کہا

"نہیں بیٹا تم اپنے بابا سائیں کو معاف کر دو۔ تم ٹھیک کہتے تھے وہ

بدنخت ہماری بیٹی کے قابل نہیں تھا۔ کاش میں اس وقت تمہاری بات مان

لینا تو آج لالی نہ بھگت رہی ہوتی۔" مصطفیٰ شاہ نے آہ بھرتے ہوئے کہا  
- راسم صاحب نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو انہوں نے ساری بات بتا دی۔

"بچھڑا ہوا خاندان مل رہا ہے۔ واہ کیا فلمی سچویشن ہے۔"

امثال نے تالی ماری تو ساریہ بیگم نے اسے گھورا

"اماں جان یہ میری بیٹی ہے امثال۔" راسم صاحب نے امثال کی جانب

اشارہ کیا۔ بازل اور شہیار بھی آچکے تھے

"ہم مل چکے اس سے" مصطفیٰ شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو امثال نے

دانت نکالے۔ سب ادھر ادھر کی باتوں میں لگن ہو گئے۔ ساریہ بیگم کچن میں

چلی گئیں تھیں۔ بازل اور امثال بازل کے لائے گئے گول گیوں سے

انصاف کر رہے تھے

"ماشاء اللہ سے تینوں بچے بڑے ہو گئے ہیں۔ ابھی تک شادی نہیں کی کسی

کی؟" بی جان نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"نہیں اماں جان ابھی تک تو نہیں کی ہے اور میرے تین نہیں چار بچے

ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ ایک اور بیٹا بھی ہے عید۔ وہ فاریہ آیا کے پاس

ہوتا ہے۔" راسم صاحب نے کہا

"اے ہائے کیوں بھلا۔"

"شادی کے پندرہ سال بعد بھی جب فاریہ آیا اور آصف بھائی کے ہاں اولاد نہ

ہوئی تو عید کی پیدائش پر ان دونوں نے اسے ہم سے مانگا تو ہم انکار نہ کر

سکے پھر اسکے پانچ سال بعد اللہ نے ہمیں دو جڑواں بچوں سے نوازا۔ عید بھی

جانتا ہے کہ وہ ہمارا بیٹا ہے۔ فاریہ آیا اور آصف بھائی نے کبھی نہیں

چھپایا۔ پاکستان آتا رہتا ہے اور آصف کی ڈیوٹی کے بعد پاکستان شفٹ ہو چکا ہے۔ ابھی ملک سے باہر ہے ورنہ ملو اتا آپکو۔" راسم صاحب نے تفصیل سے

آگاہ کیا

" ماشاء اللہ - اللہ سلامت رکھے - جرمنی جانے سے پہلے فاریہ کے ساتھ ایک

بار حویلی آیا تھا "بی جان نے کہا

" راسم حویلی چلو۔ اور یہ ہمارا حکم ہے "مصطفی شاہ نے ان کو کچھ کہنے کے

لی منہ کھولتا دیکھ کر رعب سے کہا

"جی ضرور بابا جان کیوں نہیں - " انہوں نے آہستگی سے کہا

" "ابھی چلو۔"

"جی بابا سائیں۔" راسم صاحب نے سر ہلا دیا

بیس منٹ کی مسافت طے کر کہ وہ لوگ گاؤں پہنچ چکے تھے۔ راستے میں بازل اور امثال کی جو زبان چلنا شروع ہوئی تو ساریہ بیگم کی مسلسل گھوریاں بھی انکی زبان بند نہیں کروا سکی تھی۔ ساس کے سامنے اچھی خاصی سبکی محسوس کر رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ انکی ساس رکھ رکھاؤ والی عورت تھیں۔ یوں لڑکیوں کا پڑپڑ بولنا انہیں سخت ناپسند تھا۔ لیکن انکی اولاد تو نہیں جانتی تھی نہ، خیر اگر جانتی بھی ہوتی تو کونسا انہوں نے سدھر جانا تھا۔ وہ سر جھٹک کہ رہ گئی۔ گاڑیاں حویلی میں داخل ہوئی تو دونوں کی چلتی زبان کو بریک لگی۔ گاڑیوں کی آواز سن کر سب باہر نکل آئے تھے اور اب ملنے ملانے کا سلسلہ جاری تھا۔ بی جان سب کا تعارف کروا رہی تھیں ساریہ بیگم سب

سے مل کہ ہٹی تو بچوں کے بارے میں بتانے لگیں۔ شہریار کا بتا کر باقی دونوں کی طرف مڑی تو سرپیٹ کر رہ گئی۔ وہ دونوں اتنے لوگوں کی موجودگی کو نظر انداز کیے الوؤں کی طرح آنکھیں پھاڑے ارد گرد دیکھ رہے تھے

"واؤ کیا جگہ ہے!" بازل کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ہے نہ بالکل فلموں کے جیسی۔ بس میں نے سوچ لیا ہے۔ جب میں فلم بناؤں گی نہ تو یہیں بناؤں گی۔ بیسٹ لوکیشن ہے۔"

"ارے بازی وہ دیکھو امرود اور آم کا درخت۔ مزا آجائے گا۔" جوش میں آکے امثال کی آواز کچھ زیادہ ہی اونچی ہو گئی تھی آخر کو انکی فیورٹ چیزیں نظر آ گئی تھیں۔ ابھی وہ آگے بڑھ رہی تھی کہ ساریہ بیگم نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس کھینچا۔

"ژلے خدا کا واسطہ ہے - تھوڑی دیر کے لیے اپنا منہ بند رکھو۔ ہر جگہ مجھے

زلیل کروانے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے کیا؟"

ساریہ بیگم دھیمی آواز میں غرائیں تو امثال منہ بنا کے خاموش ہو گئی

"یہ میرا چھوٹا بیٹا بازل اور بیٹی امثال ہے۔" ساریہ بیگم نے دانت

پیسے ہوئے ان کا تعارف کروایا۔ مگر وہاں پرواہ کسے تھی

"اور بازی ژلے یہ تم لوگوں کی بڑی تائی اور یہ چھوٹی تائی ہیں اور تم لوگوں

کی منجھلی خالہ بھی ہیں۔" انہوں نے فوزیہ بیگم اور خدیجہ بیگم کی طرف اشارہ

کیا

"اور یہ لالہ رخ۔ تم لوگوں کی پھوپھو۔"

"اسلام و علیکم تائی امیوں! میں آپکی نئی بھتیجی ہوں۔ کیا حال ہیں آپکے

؟ ٹھیک ہیں آپ؟ بال بچے راضی ہیں؟ آپکے مجازی خداؤں کے کیا حال

ہیں؟ اور سنائیں کیا چل رہا ہے آج کل؟" امثال دوبارہ نان سٹاپ شروع ہو چکی تھی۔ ان دونوں کو ہکا بکا چھوڑ کر بغیر ان کی سنے وہ لالہ رخ کی

طرف بڑھی

"ہٹو بھی۔ مجھے بھی ملنے دو۔ تم تو چپک ہی گئے ہو۔ پھپھو کی جان لینی ہے کیا؟ اوپر سے تم نہائے بھی نہیں ہو۔ برش بھی نہیں کیا۔ بدلو سے ہی مار دو گے۔" لالہ رخ بازل کو گلے لگا کر ماتھا چوم رہی تھی کہ امثال نے اسکی شرٹ پکڑ کر کھینچا اور خود انکے گلے لگ گئی۔ سب کے چہرے کے ناقابلِ فہم تاثرات دیکھ کر ساریہ بیگم نے بے بسی سے راسم شاہ کی طرف دیکھا مگر وہ کندھے اچکا کہ رہ گئے تو انہوں نے آخری سہارے کے طور پر شہریار کو اشارہ کیا۔



"اڑ لے گریا یہاں آؤ۔" ماں کی حالت دیکھ کر شہریا کہتے ہوئے امثال کی طرف

بڑھا اور اسے اپنے بازو کے حصار میں لیا۔

"بری بات بچے ماما کو تنگ نہیں کرتے۔" شہریار نے ایک ہاتھ سے اس کا

حجاب سیٹ کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ وہ منہ بسور کر خاموش ہو

گئی۔

"چلو بھئی اندر چلو۔ یہیں کھڑے رہنا ہے کیا؟" بی جان نے کہا تو سب

اندر کی طرف چل دیے۔

---

وہ لوگ اس وقت لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ شہریار امثال کو اپنے

ساتھ بٹھائے ہوئے تھا۔ جس پر ساریہ بیگم نے جہاں خدا کا شکر ادا کیا تھا

- وہیں پر وہ بیزاری سے ادھر ادھر نگاہیں گھما رہی تھی بازل بھی دریاب  
وغیرہ کے ساتھ باتوں میں مگن تھا۔

"لالی کھانے کا کیا پروگرام ہے؟ مزید کتنی دیر ہے؟" بی جان کے پوچھنے  
پر امثال کی آنکھوں میں چمک در آئی

"ہاں پھپھو۔ جلدی سے کھانے کا کچھ کریں نہ۔ بہت بھوک لگ رہی ہے  
- سچی بھئی۔ میں نے پچھلے دو گھنٹے سے کچھ نہیں کھایا ہے۔ مجال ہے جو  
راستے میں کسی نے جھوٹے منہ بھی پوچھا ہو۔"

ویسے دادو بتا رہی تھی میری بہنیں بھی ہیں۔ مجھے تو نظر نہیں آ رہی ہیں  
- خدا نخواستہ ہوائی مخلوق سے تعلق تو نہیں رکھتی یہاں کی لڑکیاں۔۔۔ "امثال  
نے کہا تو سب مسکرا دیے

"نہیں بیٹا وہ سب کچن میں کھانا وغیرہ دیکھ رہی ہیں - میں بلواتی ہوں

- "خدیجہ خالہ نے کہا

"ارے رہنے دیں تائی جان میں خود چلی جاتی ہوں - آپ بس مجھے یہ بتا دیں کچن ہے کہاں؟" انکے بتانے پر وہ اٹھ کہ چل دی - کچن میں پہنچی تو وہاں پر چار لڑکیاں نہایت ہی مگن انداز میں کھانا بنانے میں مصروف تھیں -

"اللہ اللہ کیا شاندار خوشبو آرہی ہے - میں نے باہر بیٹھ کر ایویں اتنا ٹائم

ویسٹ کیا - زندگی کا اصل مزہ تو یہاں ہے - - "ویسے مینو کیا ہے؟" امثال

نے دیگچیوں سے ڈھکن ہٹائے - وہ سب کی سب اس کی بے تکلفی پر

مارے حیرت سے پوری آنکھیں پھاڑے اس دیکھنے لگیں -

"ارے ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟ میرے سر پر سینگ نکل آئے ہیں کیا

؟ اوہ گاڈ اب کیا ہو گا؟" اس نے باقاعدہ اپنے سر پر ہاتھ پھیرا

"آپ-آپ شائد راسم چلچو کی بیٹی ہیں۔" ان میں سے ایک نے ہچکچاتے

ہوئے پوچھا کہ مہمان تو یہی لوگ انے والے تھے

"شائد نہیں یقیناً میں انہی کی بیٹی ہوں اور آپ لوگ بھی تعارف تو کروائیں نہ

۔" اس نے سلیب پر رکھی پلیٹ سے کباب اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"یہ شامین آپ کی اور یہ اس سے چھوٹی رامین۔ قاسم ماموں کی بیٹیاں۔ یہ

سانہ ہے عاصم ماموں کی درمیان والی بیٹی۔ اس سے بڑی عائشہ اور چھوٹی

زررا کالج گئی ہوئی ہے۔ اور میں رمل لالہ رخ کی بیٹی۔" رمل نے فرائی پین

میں کباب ڈالتے ہوئے تعارف کروایا۔

"ہوں۔ صبح۔ تو آپ کیوں نہیں گئی؟

اوہ تو ہمیں ویلکم کرنے کے لیے رک گئی تھی؟ تمہینک یو۔ تمہینک یو۔"

اس نے سر کو ہلکا سا خم دیا۔ انہوں نے حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھا

"ہم تو آپ میں سے کوئی شادی شدہ بھی ہے یا ابھی تک ایسے ہی پھر رہی ہیں؟" اس نے بے تکلفی کی حد کی تھی اور وہ چاروں عیش عیش کر اُٹھی تھیں

"ہاں میری شادی ہو چکی ہے قاسم ماموں کے بیٹے زریاب شاہ سے اور عائشہ کی انگیجمنٹ ہوئی ہے"

"اوہ - صحیح -" اس نے دوسرا کباب اٹھایا۔ رمل دوبارہ کباب تلنے میں مصروف ہو چکی تھی

"تمہارا نام کیا ہے۔" رامین نے پوچھا

"امثال۔۔ گھر میں ژلے کہتے ہیں۔ آپ لوگ بھی کہہ سکتی ہیں۔" اس نے ایک اور کباب اٹھایا

"اچھا کیا کرتی ہو تم؟" رامین نے پوچھا۔ ان لوگوں کو اپنی یہ بے تکلف سی کزن کچھ زیادہ ہی پسند آگئی تھی

"پڑھتی ہوں۔" اس نے بے دھیانی میں ساری پلیٹ اٹھالی تھی

"کس کلاس میں؟" اب کی بار سانیہ نے اشتیاق سے پوچھا

"بی بی اے کا دوسرا سال ہے۔" امثال نے کباب منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

"کیا مطلب تم یونی جاتی ہو؟" سانیہ نے حیرانگی سے پوچھا

"ہاں میں اور بازی اکھٹے جاتے ہیں۔ ہم دونوں ایک ہی کلاس میں پڑھتے

ہیں نہ۔" باتوں ہی باتوں میں وہ پلیٹ خالی کر چکی تھی

"بازل۔ میراٹوئی۔" امثال نے انکے نا سمجھی سے دیکھنے پر وضاحت کی۔ تلے

ہوئے کباب نکالنے کے لیے رمل نے پلیٹ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو

پلیٹ غائب تھی۔ ادھر ادھر دیکھنے پر امثال کے ہاتھ میں خالی پلیٹ اسکا منہ چڑا رہی تھی۔ رمل کو اپنی طرف دیکھتا پا کر ہنس دی۔

"وہ۔۔۔ آپی قسم سے بہت مزے کے تھے۔ اس لیے پتا ہی نہیں چلا اور ختم ہو گئے۔" اس نے ڈھٹائی دکھائی۔ شرمندہ ہونا اسنے سیکھا ہی کہاں تھا

-

"کوئی بات نہیں۔" رمل نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا  
"کیا کر رہی ہو۔؟ چلو یہاں سے۔" ساریہ بیگم اس کے پیچھے کچن میں آئی  
تھیں۔

"اسلام و علیکم ممانی جان کیسی ہیں آپ۔" رمل نے انہیں سلام کیا  
۔ سب کو ملنے کے بعد وہ دوبارہ امثال کی طرف متوجہ ہوئی

"تم ابھی تک یہی ہو۔ چلو باہر۔ سوری بیٹا اس نے زیادہ تنگ تو نہیں

کیا۔" ساریہ بیگم نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا

"نہیں ماما۔ میں نہیں کر رہی تھی نہ کچھ بھی۔" وہ روہانسی ہوئی

"ہاں جیسے میں تو تمہیں جانتی ہی نہیں ہوں نہ۔" انہوں نے اسے آنکھیں

دکھائیں

"ارے نہیں چچی جان اس نے ہمیں بالکل بھی تنگ نہیں کیا۔۔۔ یہ تو

بہت پیاری ہے۔" اس کو منہ بسورتے دیکھ کر شامین نے کہا تو وہ سر

جھٹک کہ رہ گئیں۔۔۔



تھوڑی دیر بعد رمل نے آگہ کھانا لگنے کی اطلاع دی تو وہ اچھلتی کودتی ٹیبل کی طرف بڑھی اس پہلے کہ وہ ٹیبل پر جا کہ بیٹھتی ساریہ بیگم نے اسکا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے پیچھے کھینچا۔

"سنجھالو اسے۔ تم ان دونوں کو ساتھ بٹھاؤ گے۔ کھانے کے دوران انہوں نے اپنے ازلی جنگلی پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اگر میری عزت کا کبارہ کیا ناں تو میں بتا رہی ہوں شہری، میں انکا گلا دبا دوں گی۔ اور تم سلیقے سے کھانا کھاؤ گی۔"

اب یہ دوسرا کہاں دفع ہو گیا ہے؟" انہوں بازل کی تلاش میں نظریں دوڑاتے ہوئے امثال کا بازو شہریار کے ہاتھ میں پکڑا کر وارن کیا

تھوڑی دیر بعد رمل نے آکر کھانا لگنے کی اطلاع دی تو وہ اچھلتی کودتی ٹیبل کی طرف بڑھی اس پہلے کہ وہ ٹیبل پر جا کہ بیٹھتی ساریہ بیگم نے اسکا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے پیچھے کھینچا۔

"سنجھالو اسے تم ان دونوں کو ساتھ بٹھاؤ گے کھانے کے دوران انہوں نے اپنے ازلی جنگلی پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اگر میری عزت کا کبارہ کیاناں تو میں بتا رہی ہوں شہری، میں انکا گلا دبا دوں گی اور تم سلیقے سے کھانا کھاؤ گی اب یہ دوسرا کہاں دفع ہو گیا ہے" انہوں نے بازل کی تلاش میں نظریں دوڑاتے ہوئے امثال کا بازو شہریار کے ہاتھ میں پکڑا کر وارن کیا۔ پیچھے آتے امان اور دریاب نے امثال کو ٹیبل کی طرف بڑھتے دیکھ کر اور ساریہ بیگم کی

دھمکی سن کر اپنا قہقہہ دبایا تھا۔ سب لوگ ٹیبل پر اپنی اپنی جگہ سنبھال چکے تھے۔ ایک کرسی کم پڑ رہی تھی تو بی جان نے فوزیہ تائی سے کہا کہ وہ سٹور سے نکال کر لے آئیں

"ارے کیا ضرورت ہے کرسی لانے کی۔ میں اور ژلے نیچے بیٹھ جاتے ہیں کیوں ژلے؟" بازل نے کچن کے دروازے کے پاس ڈیرہ لگاتے ہوئے امثال کو اشارہ کیا۔ ایک پل کے لیے امثال نے ماں کی طرف دیکھا اور پھر ان کی تنبیہ کرتی نظروں کو نظر انداز کرتی بازل کے پاس جا بیٹھی۔

"نہائی جان آپ کرسی کو رہنے دیں۔ بس کھانا لے آئیں" وہ بازو اوپر کرتے آلتی پالتی مار کے بیٹھ گئی۔ جیسے کھانا نہ کھانا ہو بلکہ کہیں حملہ کرنا ہو

"نہیں بیٹا میں لے آتی ہوں نہ" فوزیہ بیگم نے حیرانگی سے ان نمونوں کو  
دیکھا

"اوہو چھوڑیں بھی - آپ کھانا دے دیں - بلکہ رہنے دیں میں خود ہی لے لیتا  
ہوں" بازل اٹھ کر ٹیبل کی طرف گیا اور پلیٹیں اٹھائیں - چھ روٹیاں اٹھا کر  
ٹرے میں رکھیں اور بڑا باؤل لے کر قورمے کا بھر کر سائیڈ میں رکھا اور دو  
پلیٹوں میں بریانی ڈال کر اس کے اوپر بوٹیوں اور سلاد کا ڈھیر لگا کر دو دو  
کباب رکھے اور چمچ بھر بھر کر راستے کے ڈالنے لگا

"بیٹا آرام سے۔ نہ تو یہ مال غنیمت ہے اور نہ ہی سیل لگی ہوئی ہے جو  
اندھا دھند ڈالے جا رہے ہو۔" ساریہ بیگم نے دانت پیستے ہوئے اسے ٹوکا،  
جس کو اس نے ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیا اور جا کر  
امثال کے پاس بیٹھا

"کھانا تو اچھا بنا ہے" بازل نے چمچ بھر کر منہ میں ڈالا

"ہاں ہاں۔۔ تمہیں پتا ہے میں نے پورے چھ کباب کھائے ہیں" امثال  
نے بھرے منہ جواب دیا

"ہیں کب؟" بازل نے ہاتھ روک کر حیرانگی سے پوچھا

"جب میں کچن میں آئی تھی تب رمل آپو بنا رہی تھیں۔ فریش فریش کھائے  
تھے" امثال نے پانی کا گلاس منہ لگاتے ہوئے کہا

"بے وفا لڑکی مجھے نہیں بتا سکتی تھی۔ چلو اب یہ والے میرے ہوئے" بازل  
نے اس کی پلیٹ سے دونوں کباب اٹھائے

"اوائے منحوس آدمی رکھو واپس۔" امثال ایک دم سے چیخنی۔ اسکی چیخ سن کر  
بی جان دہل کر رہ گئی تھی انہوں نے بے ساختہ ساریہ بیگم کی طرف دیکھا  
تو وہ سر جھکا گئیں۔ راسم صاحب نے مسکراہٹ چھپانے کے کی خاطر سر  
جھکا کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے

"بیٹا آرام سے کھاؤ پلیز۔" ساریہ بیگم نے منت آمیز انداز اپنایا۔ بس ہاتھ جوڑنے کی کسر باقی تھی

"بھائی آپ ماما کو دیکھ لیں سکون سے کھانا بھی نہیں کھانے دے رہی ہیں  
- "امثال نے شہیار کو پکارا

"ماما کھانے دیں نہ کیوں ٹوک رہی ہیں۔" شہیار اور ان کی حملیت نہ کرتا  
- ممکن ہی نہیں تھا۔ جواب میں ساریہ بیگم کے گھورنے پر نظریں چرا گیا۔

"بازل میں کہہ رہی ہوں واپس کرو ورنہ۔" بازل کو دھمکایا۔

"نہیں دے رہا" اس نے پلیٹ پیچھے کی۔ اس بات سے بے نیاز کہ سب کھانا چھوڑ کر انہیں ہی دیکھ رہے ہیں، وہ دونوں چھینا جھپٹی میں مصروف تھے۔ مصطفیٰ شاہ دونوں ہاتھوں کی مسٹھی بنا کر ٹھوڑی تلے رکھے انہیں دیکھ رہے تھے۔ بی جان بھی حیرانی سے انہیں دیکھ رہی تھیں کہاں حویلی کی لڑکیوں کو اونچی آواز میں بات کرنے کی اجازت نہیں تھی اور کہاں یہ جب سے ملی تھی طوفان کھڑا کیے ہوئے تھی۔ ساریہ بیگم کاشت سے جی چاہ رہا تھا کہ وہ اٹھ کر جوتیوں سے انکی طبیعت صاف کر دیں

"کوئی بات نہیں امثال میں اور لا دیتی ہوں۔" رمل ان کو لڑتے دیکھ کر پچکارا۔



"ہاں ٹھیک ہے۔ اب اگر آپ اتنا اصرار کر رہی ہیں تو لے آئیں مگر چار لائیے گا۔" امثال نے احسان کرنے والے انداز میں کہا

"شہری۔" ان دونوں پر بس نہ چلا تو ساریہ بیگم شہریار پر چڑھائی کی۔

"بازی۔" لے۔ سوہنے آرام سے۔ "شہریار کے اتنے پیار سے کہنے پر ساریہ بیگم دانت کچکچا کر رہ گئی۔

"افوہ بھائی بعد میں۔" امثال نے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا۔

"برخودار مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ ان دونوں کی ایسی حالت کے ذمہ دار تم ہو۔" مصطفیٰ شاہ نے دونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شہریار کو کہا تو وہ کھسیا گیا۔

"ویسے تمہیں حیرانگی نہیں ہو رہی ہے شاہ خاندان کا بیٹا اور بیٹی اور حرکتیں ایسی "ذریاب امان کی طرف جھکا

"ہاں بالکل میں تو حیران ہوں۔ راسم چلچو بھی خاموشی سے بیٹھے ہیں۔" ذریاب نے کہا

"نہیں۔ کیونکہ میں ان دونوں کو پہلے بھی ایسے کھاتا دیکھ چکا ہوں۔ اور جہاں تک رہی انکی حرکتیں تو ڈونٹ وری ابھی تو بس شروعات ہے۔ آگے آگے

دیکھو کیا ہوتا ہے بہت جلد اس گھر کے افراد پاگل خانے کی شدت سے  
تمنا کریں گے۔ "امان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ دریا ب اور زریاب مستقبل  
میں خود پاگل خانے میں اپنے بال نوچتے تصور کر بے اختیار جھرجھری لے کر  
سیدھے ہوئے۔

---

"امثال تم لوگ چلو میرے ساتھ۔" ساریہ بیگم ان دونوں کے سر پہ کھڑی  
تھیں۔ وہ دونوں اس وقت شاہ بی بی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فوزیہ اور  
خدیجہ شاہ ایک طرف صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ سانیہ، عائشہ، راسین اور  
زررا کالج گیسٹ ہوئیں تھیں۔ کل جب راسم صاحب نے واپسی کی اجازت  
چاہی تو بی جان نے دو ٹوک انداز میں کہہ دیا تھا کہ وہ اب کہیں نہیں

جائیں گے اور وہ مزید اس پر کوئی بات نہیں کریں گی۔ راسم صاحب نے جب اپنے اور شہریار کے کام اور بچوں کی یونی کے بارے میں بات کی تو انہوں نے کہا کہ بیس منٹ کی مسافت پر شہر ہے تو روزانہ آنے جانے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔ ان کا حتمی انداز دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے، اور ساریہ بیگم سے کہا کہ وہ گھر جا کہ اپنی ضرورت کی چیزیں لے آئیں۔ وہ ان دونوں کو ساتھ لے جانا چاہ رہی تھی، کیونکہ اگر ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر جاتی تو پتا نہیں کونسا طوفان کھڑا کر دیتے

"اما میں نہیں جا رہی۔" امثال نے کہا

"میں بھی نہیں جا رہا۔" بازل نے بھی ہاں میں ہاں ملائی

"کیوں نہیں جانا"

"موڈ نہیں یار۔" امثال نے ناک چڑھائی

"کیوں تم لوگوں نے اپنی چیزیں نہیں لینی؟"

"اوہو ماما آپ لے آئے گا اور ابھی ہماری تین چھٹیاں رہتی ہیں۔ ہم بعد

میں دیکھ لیں گے۔" بازل نے کہا

"ٹھیک ہے تم دونوں میں سے ایک میرے ساتھ چلے۔"

وہ انکی جوڑی توڑنا چاہ رہی تھیں۔ شاید اس طرح انکی کچھ تسلی رہتی کہ ایک  
انکے ساتھ ہے تو دوسرا تھوڑا کنٹرول میں رہے گا

"میں نے نہیں جانا۔" بازل نے کہا

"میں بھی نہیں جا رہی۔" امثال نے بھی صاف جواب دیا

"تم لوگ کیوں نہیں مان رہے ہو میری بات۔" ساریہ بیگم ان کی ایک ہی  
رٹ سے تنگ آ چکی تھیں

"بہو اگر وہ نہیں جانا چاہتے تو تم کیوں ضد کر رہی ہو؟" پاس بیٹھی ہاجرہ شاہ جو کب سے انکی بحث سن رہیں تھیں بلاآخر بول پڑیں۔

"اماں جان میں جا رہی ہوں تو یہ یہاں اکیلے کیسے رہیں گے۔"

"تمہارا دماغ ٹھکانے پہ ہے؟ اکیلے کہاں ہیں؟ اپنے ددھیال میں ہیں۔ یہ انکا بھی گھر ہے۔ عجیب بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو۔" وہ حیرت اور غصے کی ملی جلی کیفیت سے بولیں

"اماں جان ٹھیک کہہ رہی ہیں غیروں والی باتیں مت کرو۔" خدیجہ بیگم نے بھی ساس کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔

"آپ لوگ سمجھ نہیں رہے ہیں۔" ساریہ بیگم نے بے بسی سے کہا انکی پریشانی بے جا نہ تھی مگر ان لوگوں کو کون بتاتا؟ آخر کون؟

"ٹھیک ہے پھر میں جا رہی ہوں۔ تم لوگ دادی، آنی اور تائی کو تنگ نہیں کرو گے نہ ہی کوئی شرارت کرو گے۔" ان کی نصیحت پر دونوں نے فرماں برداری سے سر ہلا دیا۔ وہ گہری سانس لے کر رہ گئیں۔

"جب تم لوگ ایسے فرمانبرداری سے سر ہلاتے ہو نہ، تو پتا نہیں کیوں مشکوک لگتے ہو۔" وہ بھی ان کی ماں تھی کیسے نہ اپنی اولاد کو جانتیں



"بہنوں کو بھی تنگ نہیں کرو گے۔ کوئی بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرو

گے۔ اوکے۔"

"اوکے۔" دونوں نے شرافت سے سر ہلا دیا

"میں پھر کہہ رہی ہوں۔ کوئی مستی نہیں، کوئی بدتمیزی نہیں اور دادی لوگوں کو تنگ نہیں کرو گے۔ میں جلدی واپس آنے کی کوشش کروں گی۔" ساریہ بیگم نے منت کرنے والے انداز میں کہا انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑ دیتیں

"اف او ماما کیا ہو گیا ہے؟ آپ تو ایسے کہہ رہیں ہیں جیسے دادی اور تائی لوگ کوئی چھوٹے بچے ہیں جن کے ہم فیڈر چھین کہ بھاگ جائیں گے۔" امثال ان کی ایک ہی بات بار بار دہرانے پر چڑی تو وہ اسے گھور کر رہ گئیں۔

"ساریہ تم جاؤ ہم لوگ ہیں یہاں۔ دیکھ لیں گے۔ تم پریشان مت ہو۔۔" خدیجہ بیگم نے اس کا پریشان چہرہ دیکھتے ہوئے تسلی دی۔ وہ التجائیہ نظروں سے دیکھتی باہر نکل گئیں

---

بازل دریاب اور امان کے ساتھ ڈیرے کے لیے نکل گیا تھا۔ شہریار ساریہ بیگم کو شہر لے کر گیا ہوا تھا۔ لڑکیاں بھی گھر پر نہیں تھیں اس لیے وہ بور

ہوتی کچن میں چلی آئی جہاں رمل اور شامین دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں

"آپو کیا کر رہی ہیں؟"

"کچھ نہیں گڑیا۔ بس دوپہر کا کھانا بنانے کا سوچ رہے ہیں۔ تمہیں کچھ چاہیے کیا؟"

"ہاں نہ۔ بہت بھوک لگ رہی ہے۔ کچھ کھانے کو دے دیں گی؟"

امثال نے معصوم سی شکل بنائی تو وہ دونوں ہنس دیں۔

"کیوں نہیں۔ شامین تم اسکو فریج سے فروٹ چاٹ نکال دو۔" رمل نے شامین سے کہا تو اس نے ایک باؤل میں اسے نکال کر دیا جسے دیکھ کر وہ بے اختیار کھلکھلائی۔ اس کی حرکت پر وہ دونوں ایک بار پھر ہنس دیں اور وہ باؤل لے کر باہر نکل گئی

ایسے لہرا کہ تو رو برو آگئی  
دھڑکنیں بے تحاشہ تڑپنے لگیں

وہ فروٹ چاٹ کھانے میں مگن گنگناتی ہوئی ہال میں داخل ہوتے عادل سے جا ٹکرائی۔ وہ آنکھیں پھاڑے کبھی عادل کو دیکھتی جس کی یونیفارم فروٹ چاٹ سے لت پت ہو چکی تھی تو کبھی باؤل کو جو فرش پر خالی پڑا تھا

"او اللہ! یہ لڑکی اب میرے حواسوں پر سوار ہو گئی ہے جو یہاں بھی نظر آ

رہی ہے۔" عادل بڑ بڑایا

"ہائے اللہ میری فروٹ چاٹ" امثال نے رونی صورت بناتے ہوئے بولی۔

عادل جو ابھی سکتے میں تھا اسکی کی دہائی سن کر ہوش میں آیا

"تو یہ وہم نہیں ہے۔ یہ آفت سچ میں میرے سامنے کھڑی ہے۔ یہ یہاں

کر کیا رہی ہے؟ اس نے سوچتے ہوئے اسے دیکھا۔ خدیجہ بیگم اسے بتا چکیں

تھیں کہ راسم اور بچے آچکے ہیں۔

جس طرح یہ یہاں گھوم رہی ہے کہیں یہ راسم چلو کی بیٹی۔ اوہ خدا۔"

۔ اس سے آگے وہ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ وہ جھرجھری لے کر رہ

گیا۔ اچانک اسکی نظر اپنے یونیفارم پہ پڑی ۔ اپنے یونیفارم کا حشر دیکھ کر  
اسے تپ چڑھی تھی

"تم دیکھ کر نہیں چل سکتی؟ نان سینس یونیفارم کا ستیاناس کر کہ رکھ دیا  
ہے۔"

"ہاں۔ مجھے نظر نہیں آتا۔ تمہیں تو آتا ہے نہ۔ تم ہی دیکھ لیتے۔ لے دے  
کے سارا فروٹ چاٹ گرا دیا۔ ہائے اللہ اب میں کیا کھاؤں گی؟" کہتے ہوئے  
وہ واپس اندر کی جانب بڑھی۔۔ دوسرے پورشن پر لگی تصویروں میں وہ عادل  
کی تصویر دیکھ چکی تھی۔ اور رامین سے پوچھنے پر پتا چلا کہ وہ عاصم تایا کا بیٹا  
ہے

"ایک منٹ رکو۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔" عادل نے تصدیق کی خاطر پوچھا  
ورنہ اسے کافی حد تک اندازہ ہو چکا تھا کہ یہ آفت اس حویلی پر نازل ہو چکی  
ہے

"اوہ ہاں میں نے اپنا تعارف تو کروایا ہی نہیں  
ہائے ایس پی صاحب - میں امثال راسم شاہ - ارے آپ کی نئی دریافت  
شدہ کمزن - آپ کی خالہ اور چلچو کی اکلوتی بیٹی - امثال نے اسے مکمل  
تعارف کروایا۔ اپنے خدشے پر تصدیق کی مہر ثبت ہو رہے دیکھ کر وہ سکتے  
میں آیا۔۔"

لگتا ہے پہچانا نہیں۔ خیر تم سناؤ کزن کیسے ہو؟ امید ہے مجھے بھولے تو نہیں ہو گے۔ " اس کو شدید شاک زدہ دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے کہا مگر وہ اس وقت جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں تھا

" لگتا ہے صدمہ کچھ زیادہ ہی شدید لگا ہے۔ چلیں کوئی نہیں پھر کبھی بات کر لیں گے۔ اب تو ملاقات ہوتی ہی رہے گی۔ " اسے ہکا بکا کھڑا چھوڑ کر وہ یہ جا وہ جا ہوئی

" یا اللہ --- یہ --- یہ راسم چلچو کی بیٹی ہے تو اسکا مطلب جو اسکے ساتھ لڑکا تھا، اسکا بھائی وہ بھی انکا بیٹا ہے۔ یہ حویلی بہت جلد پاگل خانے میں بدلنے



والی ہے اور سب سے پہلے میں پاگل ہوں گا۔ اوہ خدایا! آپ میرے ساتھ  
یہ نہیں کر سکتے۔ "وہ آسمان کی طرف دیکھ کر بڑبڑایا

---

-----

"تم اپنے چچا سے اور بچوں سے ملے ہو۔" کچھ دیر ریست کر کے وہ بی  
جان کے کمرے میں آیا تو انہوں نے پوچھا

"جی بی جان چلو سے ملا ہوں۔ ساریہ خالہ گھر پر نہیں ہیں تو ان سے  
نہیں مل سکا۔"

"ہاں وہ سامان لینے گئی ہے۔"

کیسا سامان؟" عادل نے پوچھا

اپنا اور بچوں کا ضرورت کا سامان لینے گی ہے۔ یہ لوگ اب یہیں رہیں گے  
- بہت رہ لیا شہر میں اب زندگی کے آخری دنوں میں میں اپنے سب بچوں کو  
اپنی نظروں کے سامنے دیکھنا چاہتی ہوں "بی جان نے بیڈ پر ٹانگیں سیدھی  
کرتے ہوئے جتنے آرام سے کہا تھا عادل کو اتنی ہی زور کا جھٹکا لگا

"کیا مطلب؟" اس نے حیرانی سے پوچھا

وہ لوگ یہاں رہیں گے تو وہ دونوں فتنے بھی یہاں رہیں گے اور اس سے  
اگے سوچنے کی اس کی ہمت بھی نہیں ہوئی تھی۔

"ارے بھئی وہ سب اب حویلی میں ہی رہیں گے ہمارے ساتھ"

"کیوں؟" عادل نے بے ساختہ پوچھا

"کیا مطلب کیوں؟ یہ انکا بھی گھر ہے اگر وہ سب نہ ہوا ہوتا تو ہم سب  
ساتھ ہی رہتے۔" بی جان نے سوچتے ہوئے کہا

"نہیں بی جان وہ لوگ یہاں نہیں رہ سکتے۔" بے اختیار اسکے منہ سے نکلا

"اے ہالے کیا بول رہے ہو؟ کیوں نہیں رہیں گے اور تم کون ہوتے ہو یہ  
فیصلہ کرنے والے۔ خیر سے ابھی ہم لوگ سلامت ہیں" بی جان کے  
گھورنے پر وہ کھسیا گیا۔

"بی جان میں کب کہہ رہا ہوں کہ وہ نہ رہیں مگر وہ جڑواں فتنے یہاں نہیں  
رہ سکتے" اس نے جلدی سے صفائی دی  
وہ کہاں جائیں گے؟

"اگر وہ یہاں رہیں گے تو ہم کہاں جائیں گے؟"

"لو بھلا ہم نے کہاں جانا ہے؟ اور وہ کیوں نہیں رہیں گے جب راسم اور  
ساریہ یہاں رہیں گے تو وہ بھی تو ساتھ رہیں گے نہ۔"

"ٹھیک ہے پھر میں یہاں نہیں رہوں گا۔" عادل نے فیصلہ کن لہجے میں  
کہا

"باؤلا ہو گیا ہے کیا؟ کیا بولے جا رہا ہے؟" بی جان نے اسے گھورا

"ابھی تک تو نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہی صورت حال رہی تو بہت جلد ہو جاؤں  
گا۔"

"تو کبھی کچھ کہتا ہے تو کبھی کچھ۔ نہ تو مجھے یہ بتاتیری طبیعت تو ٹھیک  
ہے؟ مجھے لگتا ہے تجھے آرام کی ضرورت ہے۔ نیند تیرے دماغ کو چڑھ گئی  
ہے۔" بی جان نے سختی سے اسے گھرکا

"بی جان آپ سمجھ نہیں رہیں ہیں - کچھ ہی دنوں میں اس حویلی میں سکون نام کی چیز ڈھونڈھنے سے بھی نہیں ملے گی۔" اس کے لہجے سے بے بسی چھلک رہی تھی

"میں سب سمجھ رہی ہوں۔ تُو جا، جا کہ سو جا۔ پھر بات کریں گے اور ہاں باہر جا کہ کسی کے سامنے مت کرنا یہ بات۔ راسم اور ساریہ کیا سوچیں گے۔" بی جان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ گہری سانس لے کر رہ گیا۔

"چل بھئی عادل اپنا جگرا بڑا کر" اپنے آپ میں بڑبڑاتا ہوا بی جان کے کمرے سے نکل گیا۔ دروازے کے باہر ہی اسے بازل مل گیا

"ہاے ایس پی صاحب کیسے ہیں؟ میں آپکا کزن بازل شاہ۔ اس دن پولیس سٹیشن میں ہماری ملاقات ہوئی تھی۔" بازل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ آہ کیا یاد دلوا یا تھا بازل نے

"میں ابھی بڑی ہوں پھر بات کرتے ہیں۔" وہ بولتا ہوا جلدی سے اسکے پاس سے گزر گیا۔ بازل کے ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ آئی

ابھی وہ لاؤنج میں ہی پہنچا تھا کہ امثال سیرٹھیاں اترتی دکھائی دی

"اوہ گاڈ۔۔ ناٹ اگین۔ لگتا ہے اللہ جی بڑی محبت ہے آپ کو اس ناچیز سے۔" آسمان کی طرف دیکھ کر بڑبڑایا دل میں جل تو جلال تو کا ورد کرتا اسکے پاس سے گزرنے لگا مگر ہائے یہ قسمت ۔

"ہائے کزن کہاں بھٹکی ہوئی روحوں کی طرح گھوم رہے ہو؟ کوئی لفٹ ہی نہیں۔ اب تو خیر سے رشتے داری بھی نکل آئی ہے پھر بھی اجنبیوں کی طرح نگاہیں جھکائے پاس سے گزر رہے ہو۔" امثال نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا



"ایک تو یہ ان بہن بھائیوں کی تپا دینے والی مسکراہٹ - جی چاہتا ہے کہیں نوچ کر پھینک دوں" وہ صرف سوچ کر رہ گیا کہنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ فی الحال مصیبت گلے ڈالنے کے موڈ میں نہیں تھا

"نہیں ایکچولی میں ریسٹ کرنے جا رہا ہوں پھر ملتے ہیں ابھی تم جاؤ۔" وہ زبردستی مسکرایا

"لو جی یہ کیا بات ہوئی جب بھی ملتے ہو جانے کا کہتے ہو ہائے ظالم۔" اس نے ڈرامائی انداز میں آہ بھری

"اس دن پولیس سٹیشن میں بھی جانے کا بول دیا تھا۔" دونوں بہن بھائیوں  
نے اسکے زخم پھر سے ہرے کر دیے تھے

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ ہم پھر ملیں گے" اسے کہتا ہوا وہ جلدی  
جلدی سیڑھیاں چڑھنے لگا

ساڈے حوصلے بلند رکھیں مالکا  
دن چنگے ماڑے زندگی اچ آوندے رهندے نہیں

سیڑھیاں چڑھتے عادل کو پیچھے اسے اس کی آواز سنائی دی تھی۔

وہ بیڈ پر بیٹھی نیند میں جھول رہی تھی جب بازل اسکے کمرے میں آیا

مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔ ایکسٹرائز کرنے کا بلکل بھی موڈ نہیں ہے۔۔  
کچھ کرو۔۔۔۔ بازل نے امثال سے کہا

ٹلے یار اٹھونہ۔۔ کچھ کرو۔۔۔۔۔ بازل نے اسے جھنجھوڑا

اچھا چلو۔۔۔ وہ دونوں نیچے اترے تو شہیار چلنج کر کہ ریڈی کھڑا ان دونوں کا  
انتظار کر رہا تھا

اسلام و علیکم اینڈ گڈ مارنگ بھائی --- امثال جمائی لیتے ہوئے شہریار  
کے گلے لگی تھی

گڈ مارنگ بیٹا-----

-

بھائی آپکو پتا ہے آپ ورلڈ کے بیسٹ بھائی ہو-----

ہاں میں جانتا ہوں میری گریا مجھے اکثر بتاتی رہتی ہے----- شہریار نے  
مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا-- صبح صبح اس تعریف کا مقصد اس سے بہتر اور  
کون جان سکتا تھا--

آپ نہ بہت اچھے ہو۔۔۔۔۔ آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔ سب سے اچھے  
بھائی اور دوست ہو۔۔۔۔۔ آپ نہ عدی سے بھی اچھے ہو۔۔۔۔۔ سچی میں لو یو ڈھیر  
سارا مچ۔۔ امثال نے شہریار کا گال چوما۔۔۔۔۔۔۔ بازل وہیں سیڑھیوں پہ بیٹھا  
نیند میں جھوم رہا تھا صبح صبح اس پیار کے مظاہرے پر سب حیران تھے  
سوائے ساریہ بیگم اور راسم صاحب کہ کیونکہ وہ دونوں جانتے تھے جب بھی  
ان دونوں کو جم سے چُھٹی کرنی ہوتی تھی امثال ایسے ہی کرتی تھی

ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شہریار نے اسے نرمی سے خود سے الگ کیا

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ امثال نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

اگر تمہارا ہو گیا ہو تو جاؤ چلج کر کہ آؤ۔۔۔۔۔ آریڈی تمہاری فلاپ ایکٹینگ کے  
چکر میں لیٹ ہو چکے ہیں۔ شہیار نے سنجیگی سے کہا اس وقت نرمی دکھانے  
کا مطلب دونوں نے مزید پھیل جانا تھا

بھائی آپ نہ زرا بھی اچھے نہیں ہو۔ میں آپ سے بالکل بھی پیار نہیں کرتی  
۔ امثال نے منہ بسورا

اچھا لگر تھوڑی دیر پہلے تو کوئی کہہ رہا تھا کہ میں ورلڈ بیسٹ بھائی  
ہوں۔۔۔۔۔ عدی سے بھی زیادہ اچھا ہوں۔ لویو۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ اب  
پتا نہیں کون تھا وہ۔۔ شہیار نے سوچتے ہوئے کہا

بھائی یار ہوگا کوئی پاگل ،نان سینس ----ایڈیٹ ---آپ کیوں سیریس  
لے رہے ہیں --بازل نے امثال کو ناکام ہوتے دیکھ کر اپنی کچھ بھڑاس  
نکالنی چاہی

میری نو بچے میٹینگ ہے مجھے آفس جلدی جانا ہے تم لوگوں کے پاس صرف  
پندرہ منٹ ہیں --چنچ کر کہ آؤ - امثال پیر پختی اوپر چل دی پہلی سیرھی  
سے واپس پلٹی۔

بھائی ہم لوگ اس وقت گاؤں میں ہیں یہ شہر تو نہیں ہے نہ ---یوں صبح  
صبح جاگنگ کے لیے جائیں گے تو لوگ کیا سوچیں گے ---امثال نے

اپنی طرف سے سمجھداری کا شاندار مظاہرہ کیا تھا تو بازل نے بھی جھٹ ہاں میں ہاں ملائی۔۔ مگر بھول گئے کہ مقابل بھی انکا دس سال بڑا بھائی ہے

تم لوگوں سے کس نے کہا کہ ہم لوگ باہر جا رہے ہیں۔۔ عادل کا یہاں اپنا جم ہے ہم لوگ وہیں جا رہے ہیں اور پانچ منٹ مزید تم لوگ ضائع کر چکے ہو اب صرف دس منٹ ہیں

پر بھائی دس منٹ میں کیسے تیار ہوں گے منہ دھونا، برش کرنا چلنج کرنا وغیرہ

وغیرہ



پانچ منٹ -- شہریار نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پانچ منٹ مزید  
کم کر دیے تھے

اچھا اچھا سیریس کیوں ہو رہے ہیں جا رہے ہیں نہ چلو بازی اور وہ دونوں اوپر  
کی جانب بھاگے

آرام سے گر جاؤ گے ---- اور پانچ منٹ کا مطلب پانچ منٹ ہی ہیں  
--- شہریار نے پیچھے سے آواز دی تھی اور وہیں ٹہلنے لگا۔ ٹھیک چار منٹ  
بعد وہ دونوں اسکے سامنے کھڑے تھے۔ شہریار بیٹھ کر دونوں کے شولیس  
باندھنے لگا ویسے تو بازل خود بھی باندھ لیا کرتا تھا اور شہریار کی غیر مجودگی میں

امثال کے بھی باندھ دیتا تھا لیکن جب امثال ہوتی تو بقول اسکے وہ برابری کا قائل ہے اسے بھی وہی پروٹوکول چاہئے جو امثال کو ملتا ہے

بازی ٹلے کم از کم اپنے شولیس تو خود باندھ لیا کرو۔ کچن سے نکلتی ساریہ بیگم نفی میں سر ہلا کر رہ گئیں۔

اس دو نمبر ایس پی کا یہ جم نہیں بچتا میرے ہاتھوں۔۔۔ امثال نے دانت پیستے ہوئے بازل کے کان میں سرگوشی کی

---

---

---

واؤ۔۔۔ کیا جگہ ہے۔۔۔ اللہ ہر بری نظر سے بچائے امثال نے جم میں

داخل ہوتے ہوئے کہا

ہاں پر اب کیا کیا جا سکتا ہے اب تو پڑ گئی نہ۔۔ بازل نے مسکراتے

ہوئے کہا

چلو بچے سٹارٹ کرو اور کوئی شرارت نہیں۔ عادل کا جم ہے وہ کیا سوچے

گا۔۔ آرام سے ورک آؤٹ ختم کرو شاباش۔۔ شہیار نے کہا تو دونوں نے فرماں

برداری سے سر ہلا دیا

ویسے ماما صحیح کہتیں ہیں جب تم دونوں یوں فرما برداری کے سارے ریکارڈ

توڑتے ہوئے سر ہلاتے ہو نہ تو پتا نہیں کیوں مشکوک لگتے ہو۔

ماں ہیں نہ ---- ہمیں اچھے سے جانتی ہیں امثال نے ہنسی تھی

ویسے بھائی کیا یہ جم رات کو بھی کھلا رہتا ہے ---- میرا مطلب ہے کہ  
کوئی تالا وغیرہ نہیں ہوتا یہاں پر ---- امثال نے خاصے مصروف سے انداز  
میں پوچھا۔ جیسے اسنے یہ بات صرف ٹائم پاس کے لیے پوچھی ہو۔ شہریار نے  
اسکی طرف دیکھا لیکن اسکو انہماک سے رنگ کرتے دیکھ کر کوئی نتیجہ اخذ نہ  
کر سکا

چونکہ یہ عادل کا جم ہے تو کوئی فضول میں اس طرف آنے کی جرات نہیں  
کر سکتا۔ امان بتا رہا تھا کہ گھر میں اور ملازموں پر خاصا رعب ہے اسکا  
--- اور گھر کی خواتین کو تو اس طرف آنے کی اجازت ہی نہیں ہے -- گھر

کے باقی لڑکے بھی آتے جاتے رہتے ہیں سو یہ روم ہر وقت کھلا ہی ہوتا ہے۔ شہریار کی بات سن کر امثال نے بازل کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں

مٹکائیں

تو بھائی جب گھر کی خواتین کو یہاں آنے کی اجازت نہیں ہے تو مجھے کیوں لائے ہیں۔۔۔۔۔ آپکو نہیں لانا چائے تھا۔۔۔ اگر اس ایس پی نے مجھے ڈانٹ دیا تو پھر آپکو پتا تو ہے میں کتنی معصوم سی ہوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونے لگتی ہوں۔۔۔ میں کل سے نہیں آؤں گی۔۔۔۔۔ ہاں یہ ٹھیک ہے میں نہیں آؤں گی۔۔ امثال نے ڈرپوک ہونے کا ثبوت دینے کے لیے رونی صورت بنائی اور نہ بہنے والے آنسو بھی صاف کیے۔۔ اسکی معصوم اور ڈرپوک والی بات سن کر شہریار اور بازل نے قہقہہ لگایا

ارے میرا بچہ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ تم شہریار راسم شاہ کی  
بہن ہو کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ تمہیں ڈانٹ سکے۔۔۔ شہریار نے اس کے  
انداز میں ہی جواب دیا تو وہ منہ بنا کر رہ گئی۔۔۔

---

---

---

چلو بازی شروع ہو جاؤ۔ اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔۔ سب لوگ  
اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے ایسے میں دو جیالے اپنے مشن جم کی  
تباہی پر نکلے ہوئے تھے

کچھ بھی بچنا نہیں چاہئے لیکن خیال رکھنا زیادہ نقصان نہ ہو بس اتنا ہو کہ  
دس پندرہ دن سکون سے نکل جائیں باقی کا پھر دیکھ لیں گے۔۔ امثال نے  
کہا تو بازل نے سر ہلا دیا۔ دس منٹ میں وہ لوگ اپنا کام کر چکے تھے

ہو گیا۔۔۔۔ بازل نے ہاتھ جھاڑے

کچھ رہ تو نہیں گیا نہ۔۔ ایک بار پھر دیکھ لو آخر کو سر پر کفن باندھ کر نکلے  
ہیں۔ ایسا نہ ہو کچھ بچ جائے۔ امثال نے دوبارہ ہدایات دیں

ویسے بازی اور کسی کو پتا چلے نہ چلے ماما کو ضرور چل جائے گا اس صورت  
میں زیادہ ڈانٹ تو نہیں پڑے گی نہ۔۔

کم آن ژلے ڈارلنگ نیند اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے

لوجی ایس پی صاحب ہم نے تو کوشش کی تھی کہ اسکے بغیر ہی کام چل جائے مگر کیا کر سکتے ہیں۔۔۔ مقرر کا لکھا کون ٹال سکتا ہے۔۔۔ اب نہ ہو گا جم نہ ہو گی ایکسرسائز۔۔۔۔۔ دونوں کی اپنی ہی کہاوتیں ہوتی تھیں۔ ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستے ہوئے دونوں باہر نکل گئے

-----

-----

--



عادل صبح صبح جم میں داخل ہوا تو روم کی صورت حال دیکھ کر ششدر رہ گیا۔  
ساری مشینری بکھری پڑی تھی۔ کچھ کے بیڈ ٹوٹے پڑے تھے تو کچھ کے  
نٹ کھلے ہوئے تھے۔۔۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے چوری کی واردات کی گئی ہو  
لگے ہی لمحے وہ تن فن کرتا حویلی کے اندر موجود تھا

کس کی ہمت ہوئی ہے جم میں چھیڑ چھاڑ کرنے کی۔۔۔ عادل نے  
دھاڑتے ہوئے پوچھا تو سب گھر والوں اور ملازموں کو سانپ سونگھ کیا۔  
سبھی اسکے غصے سے خائف رہتے تھے

دھاڑ کی آواز سن کر بازل اور امثال بھی روم سے نکل آئے تھے جاگ تو پہلے ہی گئے تھے اور باہر سے آنے والی دھاڑ کے ہی منتظر تھے ، لیکن خود کو سوتا ظاہر کرنے کے لیے پہلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر جمائیاں لینے لگے

بازی جاؤ اور جا کہ پوچھو کہ کیا ہوا ہے ۔ امثال نے بازل کو کہنی ماری

میں نہیں جا رہا دیکھو نہ شیر کی طرح دھاڑ رہا ایس پی۔۔۔۔۔ اگر اسے پتا چل گیا نہ تو میں تو گیا دنیا سے ۔۔ بازل نے عادل کے تاثرات دیکھتے ہوئے سرگوشی کی

بازی چول انسان ۔۔۔۔۔ مرد بنو مرد۔۔۔ امثال نے اسے اکساتے ہوئے کہا

نہ بابا نہ۔۔۔۔۔ تم مجھے آج کا دن عورت ہی رہنے دو۔۔۔ میں اس وقت اپنی  
مردانگی ثابت کرنے کے لیے شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈال کر خود کی موت  
یقینی نہیں بنانا چاہتا۔ بازل نے ٹکا سا جواب دیا

دفع ہو میں خود ہی جاتی ہوں۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں کون کیا تھا جم میں۔ عادل نے دوبارہ پوچھا تھا

اللہ کے بندے کوئی گیا ہوگا تو ہی کوئی جواب دے گا نہ۔۔۔ امثال بڑبڑاتی  
ہوئی نیچے آئی

کیا ہوا ہے شہری بھائی کیوں صبح صبح شور مچا ہوا ہے۔ سکون سے سونے بھی نہیں دیتے۔۔ امثال نے آخری سیڑھی پر رک کر زبردستی کی جمائی لیتے ہوئے کہا۔ شہیار نے امثال اور بازل کی طرف غور سے دیکھا لیکن دونوں کے نارمل تاثرات دیکھ کر کسی حد تک پرسکون ہو گیا

کچھ نہیں گڑیا تم جاؤ اپنے روم میں۔۔۔۔۔ شہیار نے کہا تو وہ کندھے اچکاتی واپس جانے کے لیے پلٹی

رکو ایک منٹ۔۔ عادل نے چونکتے ہوئے کہا اس کے زہن میں اسکے تھانے کا حشر گھوما تھا جو جم کی حالت سے مختلف نہ تھا

یہ سب تم دونوں نے کیا ہے نہ --- عادل نے غصیلے لہجے میں کہا

کیا سب --- کیا ہوا ہے --- کچھ پتہ بھی تو چلے --- امثال نے بھی  
انجان بننے کی حد کر دی

انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے -- جم میں توڑ پھوڑ تم دونوں نے کی ہے  
نہ -- عادل نے سختی سے کہا

ہا --- ہم آپ کو کہاں سے غنڈے لگتے ہیں جو توڑ پھوڑ کرتے کریں  
گے -- امثال نے منہ پر ہاتھ رکھا

شٹ اپ میں جانتا ہوں یہ تم دونوں کا کام ہے۔ عادل نے غرایا

آپ۔۔۔۔۔ آپ ہم پر الزام لگا رہے ہیں۔ تاکہ ہمیں یہاں سے بھیج سکیں  
آپ۔۔۔۔۔ آپ چاہتے ہی نہیں ہیں نہ کہ ہم یہاں رہیں۔۔۔۔۔ ہمیں یہاں  
سے نکالنا چاہتے ہیں تو ویسے ہی کہہ دیں۔۔۔۔۔ ہم چلے جاتے ہیں یوں  
الزام تو نہ لگائیں۔۔۔۔۔ دادو آپ دیکھ رہی ہیں نہ کیا ہو رہا ہے ہمارے  
ساتھ۔۔۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے انہوں نے خود ہی توڑ پھوڑ کی ہے اور ہمارے  
سر پر منڈھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ ہم آپکو ایسے لگتے ہیں۔۔۔۔۔ موٹے موٹے آنسو آنکھوں  
سے نکل کر قطار در قطار گالوں پر بہہ رہے تھے۔ وہ بات کرتے کرتے

شاہ بی بی کے سینے جا لگی۔۔ بازل تو اسکی شاندار ایکٹینگ دیکھ کر دل ہی  
دل میں اسکو سارے ایوارڈ دے چکا تھا

جسٹ شٹ اپ۔۔ ڈرامے بازی بند کرو۔۔ خوب جانتا ہوں میں تمہیں  
- عادل نے اسکو بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے شاہ بی بی سے الگ کرتے  
ہوئے کہا۔۔ اور یہیں پر شہریار کی بس ہوئی۔ اسکے آنسو اور عادل کی سختی  
دیکھ کر وہ آگے بڑھا

چھوڑو اسے۔۔ یہ کونسا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔۔ جب وہ کہہ رہی ہے  
انہوں نے نہیں کیا ہے، تو سختی سے بات کرنے کیاتک بنتی ہے اور اگر  
پھر بھی تمہیں مسئلہ ہے، تو میں پیپر کرو دوں گا، شہریار نے امثال کو ساتھ  
لگاتے ہوئے عادل سے سرد لہجے میں کہا

بھائی ہم یہاں نہیں رہیں گے۔۔۔۔ ہم آج ہی واپس چلے جائیں گے امثال  
نے بازل کو آنکھ ماری تو بازل نے جواب میں اسے ایک تگڑی سی مسکراہٹ  
پاس کی۔۔۔ امان اور دریاہ جو امثال کو ہمدردی سے دیکھ رہے تھے اسے  
بازل کو آنکھ مارتا اور بازل کی جوابی مسکراہٹ دیکھ کر دھچکا لگا۔ دونوں نے  
بے اختیار ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ایک پل لگا تھا انہیں بات سمجھنے  
میں۔ وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئے

ہاں میرا سوہنا بیٹا ہم نہیں رہیں گے یہاں۔۔۔ شہریار نے اس کے آنسو صاف  
کیے

آج ہی واپس جائیں گے۔۔۔۔۔ امثال نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا



ہاں آج ہی جائیں گے۔۔۔۔ شہریار نے اسکو اپنے ساتھ لگائے اوپر کی

جانب بڑھا

رکو بیٹا کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اور عادل کیا تم ہر وقت

عدالت لگا کہ بیٹھ جاتے ہو چلو سوری کرو بہن کو۔۔۔ دیکھو کیسے رو رہی ہے

۔۔۔ خدیجہ بیگم نے عادل کو گھر کا

ارے چھوڑیں نہ آیا ہو جاتا ہے بچے ہیں ساریہ بیگم امثال کو گھورا انہیں

ایک سو ایک فیصد یقین تھا کہ یہ سب کیا دھرا انکی اولاد کا ہی ہے

عادل مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی شاہ بی بی نے کہا سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے مدد طلب نظروں سے شاہ بابا اور عاصم شاہ کی طرف دیکھا تو انکو بھی خود کو گھورتا پایا تو وہ سلگ کر رہ گیا

بیٹا خیال رکھا کرو۔۔۔ بہنوں سے ایسے بات نہیں کرتے ہیں میں پہلے بھی کئی بار منع کر چکی ہوں خدیجہ بیگم نے کہا تو وہ جل کر رہ گیا مطلب حد ہوگئی اس پر کسی کو یقین ہی نہیں ہے۔۔ اور وہ کل کی آئی چھٹانک بھر کی لڑکی کے لیے سب اسے ہی گھورے جا رہے ہیں ایک بار تم میرے ہاتھ لگو۔۔ بڑبڑاتا ہوا وہ کمرے کی جانب بڑھا۔

---

---

آجاؤ.. عادل چیلج کر کہ نکلا تو دروازے پر دستک ہوئی

تم۔۔۔۔۔ شہریار کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر کہا

سوری یار ----- شہریار نے عادل کے پاس آتے کہا

کس بات پر --

میں نے نیچے تم سے روڈی بات کی مجھے احساس ہے اس بات کا ----

اوہ اچھا۔۔۔ شکر ہے تمہیں احساس تو ہوا۔ عادل نے طنزیہ لہجے میں کہا

آئی نو یار میں جانتا ہوں میں نے مس بیہو کیا تمہارے ساتھ۔ اور یہ بھی جانتا ہوں جم کا حشر بھی دونوں نے ہی کیا ہے۔ لیکن یار اس وقت وہ بری طرح سے رو رہی تھی اور میں نہیں دیکھ سکتا اسکو یوں روتا۔۔ سو پلیزان دونوں کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔۔ اور مشینری بھی ٹھیک کروا دوں گا۔ تم انکے لیے اپنے دل میں میل مت رکھنا پلیز۔۔ شہیار نے بے چینی سے پیشانی مسلتے ہوئے کہا تو عادل نے گہری سانس لی

اچھا ٹھیک ہے تم معافی مت مانگو۔۔۔۔ تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ میں خود دیکھ لوں گا۔ عادل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

تھینک یو یار۔۔ اور ہاں ٹلے بازی بھی تم سے سوری کر لیں گے۔ شہریار  
کہتا ہوا باہر نکل گیا

کر ہی نہ لیں سوری اس نے کڑھتے ہوئے سوچا تھا

شہری بھائی کیا کر رہے ہیں۔ دیکھیں میں نوڈلز بنا کر لائی ہوں۔۔۔ آجائیں  
کھاتے ہیں۔۔ امثال نے لاونج میں کام کرتے شہریار کے پاس آئی

امثال تم دیکھ رہی ہو نہ میں اس وقت بڑی ہوں تنگ مت کرو۔۔ شہریار  
نے سنجیگی سے کہا تو وہ ششدر رہ گئی۔ شہریار اسکو امثال تب ہی کہتا تھا  
جب وہ اس سے ناراض ہوتا

بھائی ---- بھائی آپ ناراض ہیں مجھ سے ---- امثال نے پوچھا لیکن  
شہریار ہنوز لپ ٹاپ پر جھکا کام کرتا رہا

بھائی میں آپ سے بات کر رہی ہوں آپ ناراض ہیں۔۔ امثال نے بے  
چینی سے اسکا بازو ہلایا

تو کیا نہیں ہونا چاہیے ---- تم لوگوں نے جو حرکت کی ہے۔۔ اگر میں  
نے صبح تمہاری حملیت کی تھی تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ مجھے پتا نہیں کہ  
وہ سب کس نے کیا ہے ---- میں نے تم لوگوں کو یہ تو نہیں سکھایا

-- کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی ہے مجھے عادل کے سامنے----- شہریار نے

لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے ہوئے اسکی طرف متوجہ ہوا

کیوں کیا تھا---- جب میں نے منع کیا تھا کہ کوئی شرارت نہیں کرنی تو

پھر-----

سوری بھائی - امثال نے سر جھکایا

تمہارے سوری کرنے سے اسکا نقصان پورا ہو جائے گا - شہریار نے اب کی

بار تھوڑا سختی سے کہا تو اسکے کب کے رکے آنسو رواں ہو گئے شہریار نے

آنکھیں بند کر کہ گہری سانس لی

سوری بھائی آئندہ نہیں کریں گے امثال نے روتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر  
کہا تو اسنے رخ موڑا۔ وہ کہاں اسکو روتا دیکھ سکتا تھا لیکن اس وقت اسکو  
ڈھیل نہیں دینا چاہتا تھا

سوری مجھے نہیں عادل کو جاکہ کہو۔ اور تب تک مجھ سے بات مت کرنا جب  
تک تم اس سے سوری نہ کر لو،۔ اور بازل کو بھی کہہ دینا۔۔۔۔۔ شہریار اسے  
کہتا دوبارہ لیپ ٹاپ اٹھا چکا تھا مطلب صاف تھا کہ وہ جا سکتی ہے۔ وہ  
روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔



سوری گریا یہ ضروری تھا۔۔ پیچھے شہریار نے اپنی نم آنکھیں صاف کی اور لپ  
ٹاپ آف کر دیا۔

---

---

---

اپنے کمرے میں جا کہ وہ کافی دیر تک روتی رہی خوب سارا رو لینے کے بعد  
واش روم میں جا کہ منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اپنی حالت درست کی۔  
اور کمرے سے نکل گئی اسکے کمرے میں جھانکا تو وہ کمرے نہیں تھا ملازمہ  
سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ سٹڈی روم میں ہے اور امان اور شہریار بھی  
وہیں ہیں۔۔ چلو اچھا ہے بھائی کے سامنے سوری کر لوں گی وہ سوچتے  
ہوئے نیچے آئی سٹڈی روم کے باہر جا کہ اسے نئے سرے سے غصہ چڑھا

تھا آخر کو اسکی وجہ سے اسکا بھائی ناراض ہو گیا تھا۔ خود کو کنٹرول کرتے ہوئے اس نے دھاڑ سے دروازہ کھولا اور آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہو کر صوفے پر بیٹھے فائل سڈی کرتے عادل کے سر پر جا کھڑی ہوئی۔ وہ جو مگن انداز میں کسی کیس کی فائل دیکھ رہا تھا۔ اس اچانک پڑنے والی افتاد پر اچھل کر رہ گیا۔ فائل ہاتھ سے گرتے گرتے نیچی اسکو اپنے سامنے دیکھ کر اس نے گہری سانس لی

سوری کرنے آئی ہوں۔۔ امثال نے ایک پاؤں صوفے کے سامنے پڑے ٹیبل پر رکھا اور کہنی گھٹنے پر ٹکا کر اسکی طرف جھکتے ہوئے چبا چبا کر کہا۔

انداز وارن کرنے والا تھا۔ اس نے ایک نظر اسکے پاؤں کی طرف دیکھا پھر  
اسکی شعلے اگلتی آنکھوں کو۔۔

شہیار نے اپنی مسکراہٹ دبائی جانتا تھا اسکا غصہ بھی عادل پر نکلے گا۔

تم سوری کرنے آئی ہو یا دھمکانے۔۔۔ عادل نے بے ساختہ پوچھا تھا

میری کیا مجال جو میں ایس پی عادل عمر شاہ کو دھمکا سکوں۔۔ بہر حال میں  
نے جو آپکی شان میں گستاخی کی اس کے لیے میں دل کی گہرائیوں سے  
آپ سے معافی چاہتی ہوں۔ پلیز مجھے معاف کر دیجیے گا۔ اور اپنے کزن کو  
بھی بتا دیجیے گا کہ آپ مجھے معاف کر چکے ہیں۔۔۔ میں تا عمر آپکی احسان

مند رہوں گی۔۔ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے امثال نے کہا اور جس رفتار سے آئی تھی اسی سے واپس لوٹ گئی پیچھے وہ جھر جھری لے کر رہ گیا۔

یار شہری آج کے بعد کچھ بھی ہو جائے تم اسے سوری کرنے کا نہیں بولو گے۔۔۔ میں باز آیا ایسی سوری سے۔۔۔ میرا دل ابھی تک دھڑک رہا ہے۔ عادل کے بیچاگی سے دل پر ہاتھ رکھ کر کہنے پر امان کا کب کا رکا قمعہ بلند ہوا تھا

سڈی کے دروازے پر کھڑی زروا الٹے قدموں پلٹی آخر کو اسے سب کو بتانا تھا

امثال تیز تیز قدموں سے باہر نکلی شہریار کی کافی لے کر آتی ساریہ بیگم دیکھ  
کر کی

اما آپکے بیٹے نے اس دو نمبر جعلی ایس پی کے لیے مجھے ڈانٹا ہے میں بھی  
اب بات نہیں کروں گی ان سے۔۔ انکے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی نہیں  
کھاؤں گی۔۔ اپنے شو لیس بھی خود ہی باندھ لوں گی اور۔۔۔۔ اور انکے آفس  
بھی نہیں جاؤں گی۔۔ ساریہ بیگم سے کہتی یہ جا وہ جا

تمہارے لیے پیغام ہے شہری۔۔۔۔ ساریہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کافی  
شہریار کو پکڑائی

سن چکا ہوں۔۔۔ آپ فکر مت کریں میں منالوں گا شہریار نے ہنستے ہوئے  
کہا

---

---

آپی کیا کر رہی ہیں۔۔۔ میرے پاس ایک مزے کی خبر ہے آپ لوگ  
سنیں گی تو حیران رہ جائیں گیں۔ زروا نے چمکتے ہوئے کہا

کیوں ایسی کیا بات ہے جو تم اتنی پرچوش ہو رہی ہو۔۔۔ رامین نے مسکراتے  
ہوئے پوچھا

ارے آپی آپ سنیں تو ---- آپکو پتا ہے میں ابھی عادل لالہ کی درگت بنتے  
دیکھ کر آئی ہوں --- زروا نے بلا آخر بلی تھیلے سے نکالی تھی

واٹ عادل لالہ کی درگت --- امپو سیبل ----- زروا چندا کتنی بار کہا ہے  
لمبی لمبی مت چھوڑا کرو --- شامین نے اسے ٹوکا

میں سچ کہہ رہی ہوں -- ابھی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آرہی ہوں --- امثال  
آپی کے ہتھے چڑھے ہوئے تھے - آپکو پتا ہے جم میں جو بھی ہوا وہ امثال آپی  
اور بازل لالہ نے کیا ہے شاید اسی بات پر وہ سوری کر رہیں تھیں --- اور  
سوری بھی اس انداز میں کر رہی تھیں کہ صاف لگ رہا تھا کہ وہ دھمکا رہی

ہیں اور آپکو پتا عادل لالہ آگے سے کچھ نہیں بولے بس آنکھیں پھاڑے  
انہیں دیکھ رہے تھے ۔

ایسا ہو کیسے سکتا ہے عادل لالہ اور کسی کی باتیں سن لیں وہ بھی ایک لڑکی  
۔۔ ہو ہی نہیں سکتا سانیہ نے نفی میں سر ہلایا

ارے سانی تمہیں یاد نہیں اس دن امان بھی بتا رہا تھا کہ عادل پہلے بھی  
انہیں بھگت چکا ہے ۔۔ ابکی بار مل نے کہا

لگتا ہے سانیہ تمہاری دعائیں قبول ہو گئی ہیں ۔۔ راسین نے ہنستے ہوئے کہا



تم کتنی بدتمیز ہو ہمیں نہیں بتا سکتی تھی۔۔ ہم بھی دیکھ لیتے۔۔ اچھا اور بتاؤ  
کیا ہوا وہاں پر۔۔۔ سانیہ نے اشتیاق سے پوچھا تو زروا اٹھ کر امثال کے انداز  
میں کھڑی ہو کر انہیں بتانے لگی۔

---

---

---

اگلی صبح وہ خود ہی تیار ہو کر ایکس سائز کے لیے نیچے آ گئی تھی سیڑھیوں پر  
کھڑے شہریار کی طرف دیکھے بغیر اسکے پاس جا کہ کھڑی ہوئی۔ اسکا انداز دیکھ  
کر شہریار بے اختیار مسکرا دیا۔ شہریار اپنے شہر والے جم کی مشینری عادل  
کے بہت منع کرنے کے باوجود حویلی میں شفٹ کر چکا تھا

نصیب دشمنان طبعیت اور موڈ دونوں خراب لگتے ہیں -- سیرھیاں  
اترتے بازل نے ہانک لگائی۔ لیکن کوئی جواب نہ پا کر تشویش سے شہریار کی  
طرف دیکھا تو اس نے سر ہلا دیا

آج ہم جم نہیں جا رہے ہیں آؤ کہیں باہر چلتے ہیں۔ شہریار نے امثال کی  
طرف ہاتھ بڑھایا جو اس نے منہ بناتے ہوئے پکڑ لیا۔ وہ جانتا تھا جتنا بھی  
اس سے ناراض صحیح وہ اسکا ہاتھ نہیں جھٹکے گی۔ باہر نکلتے ہی اس نے بازل  
کو اشارہ کیا تو وہ آگے چلا گیا۔ آتے جاتے لوگ ان دونوں کو دیکھ کر حیران  
تھے -- ان لوگوں نے کہاں شاہ فیملی کے بچوں اسپیشلی لڑکیوں کو یوں باہر  
دیکھا تھا۔ تھوڑی سی واک کے بعد شہریار نے اس ایک درخت کے نیچے  
بٹھایا اور خود بھی اسکے پاس بیٹھ گیا

میرا بیٹا ناراض ہے مجھ سے -- شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگایا  
تو اس نے منہ بسورتے ہوئے رخ موڑا

اچھا ادھر میری طرف تو دیکھو نہ -- شہریار نے اسکا رخ اپنے طرف کیا

آپ نے اس دو نمبر، جعلی اور کھڑوس ایس پی کے لیے مجھے ڈانٹا ----  
ڈانٹا تو چلو ایک طرف آپ ناراض ہو گئے تھے -- امثال نے ڈبڈبائی آنکھوں  
سے اسے دیکھا

دیکھو بھائی کی جان ---- وہ ضروری تھا ---- میں نہیں چاہتا کوئی میری  
گڑیا کے لیے اپنے دل میں میل رکھے یا پھر تمہارے بارے میں کوئی غلط  
سوچے ---- سوہنے یہ گاؤں ہے -- یہاں پر لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو  
نوٹ کرتے ہیں -- بھلا سوچو مجھے کیسا لگتا جب کوئی مجھے کہتا کہ شہیار کی  
بہن بدتمیز ہے -- تم سمجھ رہی ہو نہ میری بات ---- پہلے کبھی ڈانٹا یا منع  
کیا ہے کسی بات سے ---- شہیار نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا  
تو اس نے سر ہلا دیا

آپ کو پتا ہے میں اتنا روئی تھی ---- امثال نے آنکھیں پھیلائیں

سوری بھائی کی جان -- دوبارہ نہیں ڈانٹوں گا ---- شہریار نے اسے اپنے  
ساتھ لگایا

اگر صلح ہو گئی ہو تو گھر چلیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے رات بھی کھانا  
نہیں کھایا تھا --- بازل نے انٹری ماری

کیوں تم نے کیوں نہیں کھایا تھا امثال نے حیرانی سے پوچھا

کیوں کہ تم نے نہیں کھایا تھا نہ ----- ماما نے مجھے بتایا تھا کہ آپ  
دونوں کی کٹی چل رہی ہے --- بازل نے اسکا گال کھینچا

وہیے راز کی بات بتاؤں۔۔۔۔ میں نے بھی نہیں کھایا تھا۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔ دونوں نے یک زبان ہو کر کہا

کیوں کہ میرے لُٹنے نے نہیں کھایا تھا نہ۔۔۔۔۔ شہریار ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دیے

ان تینوں کو ہنستا مسکراتا اندر آتا دیکھ کر ساریہ بیگم دل ہی دل میں انکی نظر اتارتی کچن کی طرف بڑھی کیونکہ وہ جانتی تھیں ابھی شور مچ جائے گا ناشتے

کا۔

-----  
-----  
-----  
عدی تم کب آئے۔۔ امثال نے اسکے گلے لگی

بس ابھی ابھی آیا ہوں تم تو یہاں آکہ بھول ہی گئی ہو میں نے سوچا میں  
مل آؤں۔۔ عدید نے اسکی پیشانی چومی

تمہیں پتا تو ہے ہماری یونی سٹارٹ ہو چکی ہے اسائنمنٹس بھی ملنا شروع ہو  
گئی ہیں تو ٹائم ہی نہیں ملتا۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ دل لگ گیا ہے تم لوگوں کا یہاں --- عید نے اس سے پوچھا

ہاں --- آپکو تو پتا ہے ہم کہیں بھی اپنا دل لگا لیتے ہیں -

یہ تو ہے -- عید ہنساتھا۔

کیسی ہیں بڑی مام -- ساریہ بیگم لاؤنج میں داخل ہوئیں تو عید نے کھڑے  
ہوتے پوچھا

میں ٹھیک ہوں فاریہ کیسی ہے اسکو بھی لے آتے ساریہ بیگم نے کہا



ایکچولی انکی طبعیت تھوڑی خراب تھی اس لیے نہیں آسکیں ۔

کیوں کیا ہوا اسے ۔

وہی بلڈ پریشر اور فیور کئی بار کہہ چکا ہوں کہ ٹیسٹ کروالیں لیکن ہر بار منع کر دیتیں ہیں ۔۔

چلو اللہ خیر کرے گا ۔۔ اچھا تم کھانا تو کھا کر جاؤ گے نہ ۔

نہیں بڑی مام مجھے ابھی جانا ہے کچھ سٹاف ہائیر کرنا ہے تو ابھی ایک گھنٹے بعد انٹرویو لینے ہیں۔۔۔۔۔ میں پھر آؤں گا۔۔۔۔۔ ابھی بس یہ بازل اور ژلے سے ملنے آگیا۔ عید نے کہا

ارے واہ عدی ---- آج آپکے ساتھ میں بھی انٹرویو لوں گی ---- میں  
آپ کے ساتھ چلتی ہوں -- امثال نے چمکتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے تم تیار ہو کہ آ جاؤ پھر چلتے ہیں۔۔

ہر گز نہیں سکون سے بیٹھو۔۔۔۔۔ ایک تو ہر جگہ تمہیں جانا ہوتا ہے اور ان کو بھی دیکھو فوراً لے کے جانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ ویسے بھی تم نے شاید ٹھیک سے سنا نہیں عید نے سٹاف ہائیر کرنا ہے فائر

نہیں جو تمہیں ساتھ لے جائے۔۔ عید کے فوراً ہی بھرنے پر ساریہ بیگم  
تپ گئی تھیں

کچھ نہیں ہوتا یا ر بڑی مام۔۔۔۔۔

بس میں نے کہہ دیا نہ عید کہ یہ نہیں جائے گی تو نہیں جائے گی۔ اس  
سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا ساریہ بیگم نے اسے ٹوکا

سوری ----- عید نے کان پکڑا

اچھا ٹھیک نہیں جاتی امثال نے احسان کرنے والے انداز میں کہا اور دوبارہ  
سے اسکے ساتھ باتوں میں مگن ہو گئی

ہائے ڈی جے خالہ کیا کر رہی ہیں امثال نے کچن میں داخل ہوتے  
ہوئے چولہے کے پاس کھڑی خدیجہ بیگم سے کہا رمل اور سانیہ نے اسے  
حیرت سے دیکھا

امثال تمیز کرو خالہ ہیں تمہاری، ہم عمر نہیں ہیں۔ کس طرح سے بات کر  
رہی ہو ساریہ بیگم نے اسے گھورا

اوہو امثال کی ماں میں کب بدتمیزی کر رہی ہوں میں نے تو انہیں انکے نیم سے پکارا ہے وہ میں نے نہ ایک ناول میں پڑھا تھا ایک لڑکی کا نام خدیجہ ہوتا ہے تو سب پیار سے اسے ڈی جے کہتے تھے آج سے میں بھی بلکہ ہم سب انہیں اسی نام سے پکاریں گے۔ امثال نے لاڈ سے ساریہ بیگم کے گلے میں باہیں ڈالیں

تائی جان آپ کیا بنا رہیں ہیں۔۔۔۔۔ ارے واہ۔۔۔۔۔ بھنڈی مزہ آجائے گا۔۔۔۔۔ امثال نے چچ سے سالن نکال کر منہ میں ڈالا تو وہ اسکا انداز دیکھ کر ہنس دیں جبکہ ساریہ بیگم سر جھٹک کر رہ گئیں

اچھا فوزیہ ڈارلنگ میں نے نہ حویلی کی پچھلی طرف بھی ایک بڑا سا کچن دیکھا ہے وہ کس کے استعمال میں ہے امثال نے سلاد بناتی رمل کے آگے سے سلاد کا ٹکڑا اٹھایا

بیٹا یہ کچن گھر کے لوگوں کے لیے اور اگر زیادہ لوگوں کا کھانا بنانا ہو کوئی تقریب وغیرہ ہو یا کوئی بڑی دعوت ہو تو وہ والا کچن تب استعمال کیا جاتا ہے اور اس کچن میں کھانا وغیرہ ہم خود ہی بناتے ہیں جبکہ باہر والے میں ملازم کھانا بناتے ہیں۔۔ فوزیہ بیگم نے اسے تفصیل بتائی تو اس نے سر ہلا دیا

صحیح۔۔ رمل سے سلاد ایک پلیٹ میں ڈلوا کر باہر نکل گئی

سوری بھابی ، خدیجہ آپا اگر کوئی بات بری لگی ہو تو یہ ایسے ہی بولتی رہتی ہے  
- ساریہ بیگم نے صفائی دینا چاہی

ارے کوئی بات نہیں اس میں برا لگنے والی کیا بات ہے اس نے کونسا ہم  
سے کوئی بد تمیزی کی ہے۔۔ فوزیہ بیگم نے کہا تو خدیجہ بیگم نے بھی تائید کی

خدیجہ وہ مرچی والا ڈبی دینا۔۔۔ فوزیہ بیگم نے کہا

ارے ممانی جان خدیجہ نہیں ، ڈی جے کہیں ابھی امثال کہہ کہ تو گئی کہ  
ڈی جے کے نام سے بلایا جائے --- رمل نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب  
ہنس دیں

بہو یہ بازل کہاں ہے ---- اور امثال بھی کب سے نظر نہیں آئی۔ بی  
جان نے ساریہ بیگم سے پوچھا

پتہ نہیں بی جان یہیں کہیں ہو گا۔۔ اور امثال بھی اسی کے ساتھ ہوگی۔  
- یہ جہاں بھی جاتے ہیں اکھٹے ہی جاتے ہیں۔ ساریہ بیگم نے جواب دیا



سنو تم نے بازل اور امثال کو کہیں دیکھا ہے۔۔ ساریہ بیگم نے سامنے سے  
آتی ملازمہ سے پوچھا

جی بی بی وہ دونوں گیٹ کے پاس کھڑے تھے۔ شاید کہیں باہر جا رہے  
تھے۔ ملازمہ کے بتانے پر ساریہ بیگم نے سر ہلایا

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے

یہ تم دونوں کی سواری کہاں سے آرہی ہے۔۔ ساریہ بیگم نے پوچھا

وہ ہم نہ گاؤں دیکھنے گئے تھے۔۔ کافی دن ہو گئے ہیں ہمیں آئے تو سوچا  
گاؤں دیکھ آئیں - سارا گاؤں گھوم کہ آئے ہیں بہت مزہ آیا۔۔ لوگ ہم سے  
پوچھ رہے تھے کہ گاؤں میں نئے آئے ہو۔۔ پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔ اور آپکو  
پتا ہے جب ہم نے بتایا نہ کہ ہم مصطفیٰ شاہ کے پوتے ہیں تو سب لوگ  
ہمارے گرد جمع ہو گئے۔۔ کیا پروٹوکول ملا ہے۔۔۔۔۔۔ قسم سے اشتہاریوں  
والی فیلینگ آرہی تھی۔۔ امثال کے نان سٹاپ شروع ہونے پر ساریہ بیگم  
اسے گھور کر رہ گئیں

آپنی لوگوں کو سپر سٹاروں والی فیلینگ آتی ہے آپکو اشتہاریوں والی آرہی تھی  
 -- پاس بیٹھی کالج کا کام کرتی زروا نے کہا

وہ نارمل لوگ ہوتے ہیں زروا -- اور ویسے بھی کھسکے ہوئے لوگوں کی باتوں  
کو دھیان سے نہیں سنتے -- اندر آتے عادل نے امثال کی بات سن کر  
جواب دیا

زروا جانی جب تمہارا بھائی کہہ رہا ہے کہ کھسکے ہوئے لوگوں کی باتوں پر  
دھیان نہیں دیتے تو کیوں اپنے بھائی کی بات سن رہی ہو۔ امثال کہاں  
ادھار رکھنے والی تھی

ٹلے بد تمیزی نہیں کرو عادل عمر میں کتنا بڑا ہے تم سے -- ساریہ بیگم نے  
اسے ٹوکا

ماما شروع اس نے کیا تھا۔۔ امثال نے منہ بناتے ہوئے کہا

ٹلے میں نے شاید ابھی تم سے ہی کہا ہے کہ تمیز سے بات کرو۔۔ ساریہ  
بیگم نے اسے گھورا

ارے چھوڑیں نہ خالہ جانی کونسا پہلی بار ہے پہلے بھی بہت بار بدتمیزی کر  
چکی ہے۔ اب تو مجھے عادت ہو چکی ہے۔۔ امثال تم خالہ کو بتایا نہیں کہ  
یہاں آنے سے پہلے بھی ہماری ملاقات ہو چکی ہے۔۔ عادل نے اسکی طرف  
مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا تو امثال کی آنکھیں کھلی تھیں اگر جو ساریہ بیگم  
کو انکے پولیس سٹیشن جانے کا پتہ چلتا تو انہوں نے اتنے سارے لوگوں کی

موجودگی کی پرواہ کیے بغیر جو زلیل کرنا تھا اسکی حد نہیں تھی۔ اور ابھی تو انکی محفوظ پناہ گا شہریار اور راسم صاحب بھی گھر پر نہیں تھے

اچھا واقعی کب----- ژلے تم نے مجھے بتایا نہیں -- ساریہ بیگم نے پوچھا

وہ ایکچولی خالہ جانی کچھ دن پہلے-----

آپ ڈیوٹی سے آئے ہیں تو تھک گئے ہوں گے نہ--- جا کہ ریسٹ کر لیں۔  
اس سے پہلے وہ بات کرتا امثال نے جلدی سے اسے لٹکا عادل تو لفظ آپ  
پر ہی اٹکا تھا اتنی عزت----

نہیں میں تو نہیں تھکا ہوا۔۔۔۔۔ بلکل فریش ہوں۔۔۔۔۔ عادل مسکراتے ہوئے  
صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اتنے دنوں میں اسے اتنا تو اندازہ ہو گیا  
تھا ساریہ بیگم بھی ان کی حرکتوں سے عاجز ہیں۔

ہاں تو خالہ میں کہہ رہا تھا کہ۔۔۔۔۔ اس نے ایک نظر امثال کی بے چین  
شکل دیکھی اور دوبارہ بات شروع کی  
میں چائے۔۔۔۔۔ آپ کے لیے چائے لاؤں۔ امثال نے معصوم سی صورت  
بنائی تو اس نے ابرو اچکائے

تم اور چائے بنا کر لاؤ گی۔۔۔۔۔ ژلے کیا بات ہے۔۔۔۔۔ تمہاری طبعیت تو  
ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔ ساریہ بیگم نے حیرانی سے کہا

اچھا خالہ میں چنچ کر کہ آتا عادل اس پر ترس کھا کر اٹھا تو امثال نے سکون  
کا سانس لیا

آئندہ مجھ سے سوچ سمجھ کر الجھنا۔۔ ورنہ ایک کی چار لگا کر خالہ کو بتاؤں  
گا۔۔ سارے گھر والوں کے سامنے جو بے عزتی ہو گی نہ۔۔ قسم سے دیکھتے  
ہوئے مزہ آجائے گا اور اگر جو میں نے انہیں بتا دیا کہ تم تھانے بھی چکر  
لگا چکی ہو۔۔ شاہ خاندان کی بیٹی اور پولیس سٹیشن۔۔۔۔۔ ویسے کیا خیال ہے  
ابھی نہ بتا دوں ... شہری اور راسم چلو بھی گھر پر نہیں ہے تو بغیر کسی  
روک ٹوک کہ لایو بے عزتی دیکھنے کی بات ہی کچھ اور ہو گی۔۔۔۔۔۔۔ چائے

دے جانا آخر کو اتنے پیار سے آفر کی ہے عادل نے اسکے پاس سے گزرتے  
ہوئے رک کر سرگوشی کی تو وہ دانت پیس کر رہ گئی

---

---

-----

ڑلے، بازی تم لوگ تیار رہنا میں دو گھنٹے تک آ جاؤں گا پھر ساتھ میں چلیں  
گے۔ شہیار نے دونوں کو کہا

کیوں بھائی کہاں جانا ہے۔ امثال نے کہا

واٹ۔۔۔۔ حیرت ہے تم دونوں بھول گئے



ہاں بھائی ہمیں نہیں یاد کہیں جانا تھا کیا ابکی بار بازل نے پوچھا

بھئی انس کے ولیمے پہ نہیں جانا کیا۔ ویسے مجھے بھی بھول گیا تھا کل  
ریسٹورینٹ میں نظر آیا تھا انس تو مجھے یاد آیا

اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔۔ مجھے تو یاد ہی نہیں تھا جبکہ مینیو بھی پسند کا ڈلوایا تھا  
امثال نے سر پر ہاتھ مارا شہریار اسکا انداز دیکھ کر ہنس دیا

مگر بھائی میں نے تو شلپنگ بھی نہیں کی اور میرے پاس ڈریس بھی نہیں  
ہے جو ہیں وہ تو گھر پڑے ہیں میں کیا پہنوں گی۔۔ امثال نے فکر مندی  
لاحق ہوئی

لو اس میں فکر کی کیا بات ہے مال جا کے لے آؤ۔۔ بازل نے کہا

اوہو اب تو ٹائم ہی بہت کم ہے ڈریس میچینگ جوتا جیولری وغیرہ آدھا گھنٹہ  
تو جاتے جاتے لگ جائے گا نہ۔

اچھا ٹینشن نہ لو تم آؤ میرے ساتھ شہیار نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور  
باہر لان کی طرف بڑھا

ایکسکیوز می عائشہ آپکی تھوڑی سے ہیلپ چاہیئے تھی باہر لان میں بیٹھی عائشہ  
کے پاس جا کر شہریار نے نرمی سے کہا

جی بتائیں۔ ا

آپکے پاس کوئی اچھا سا ڈریس ہے تو آپ ژلے کو دے دیں گی۔ اسکو ولیمے  
کی تقریب اٹینڈ کرنی ہے۔۔ وہ دراصل اسے بھی یاد نہں تھا اور میرے بھی  
زہن سے نکل گیا تھا کہ تقریب کا تو یہ شاپنگ نہیں کر سکی سو پلیز اگر ہو  
سکے تو۔۔

جی ضرور میرے پاس ڈریسز پڑے ہیں جو بالکل نیو ہیں اور غیر استعمال شدہ  
ہیں۔۔ امثال آؤ میرے ساتھ تم خود دیکھ لو جو تمہیں اچھا لگے لے  
لینا۔ عائشہ نے پہلے شہریار اور پھر امثال کو کہا تو شہریار تھینکس کرتا ہوا چلا  
گیا جبکہ امثال اسکے ساتھ چل دی

واؤ۔۔۔۔۔ آپنی اتنے سارے ڈریسز اور وہ بھی سارے کے سارے ڈیزائنر۔۔۔۔۔  
کس ڈیزائنر کے ہیں۔ امثال کی آنکھیں پھیلیں تھیں

میں نے بنائے ہیں۔۔ عائشہ کی بات پر امثال کا منہ کھل گیا

ہا۔۔۔۔۔ سچی آپو یہ آپ نے بنائے ہیں۔۔۔ اللہ اللہ سبھی کتنے پیارے ہیں  
میں نے تو کبھی ایسے ڈیزائزر نہیں دیکھے۔۔۔ اوہ گاڈ آپو بہت پیارے  
ہیں۔۔۔

تمہیں اچھے لگے عائشہ کے پوچھنے پر اس نے زور زور سے سر ہلا دیا

ہاں نہ آپو آپ اپنی بوتیک کیوں نہیں کھول لیتی۔۔ سچی میں بڑے بڑے  
ڈیزائزرز کی چھٹی ہو جائے گی

مجھے شوق ہے ڈریس ڈیزائینگ کا اور جہاں تک رہی بوتیک کی بات تو عادل  
لالہ نے اجازت نہیں دی مجھے۔۔

ایک تو یہ آپکے عادل لالہ نے ہر کام میں گھسنا ضروری ہوتا ہے کیا۔ امثال  
اسکی بات سن کہ چڑی تو ہنس دی

اچھا بتاؤ کونسا والا پسند ہے۔ عائشہ نے اسے کہا تو ڈریس دیکھنے لگی

یار آپ خود ہی سلیکٹ کر دو نہ میں کنفیوز ہو رہی ہوں اتنے سارے دیکھ  
کر امثال نے بیچاگی سے کہا تو مسکراتے ہوئے آگے بڑھی اور ایک وائیٹ  
کالر کی فراک کو اسکے ساتھ لگایا

پرفیکٹ۔۔۔۔۔ یہ اچھا لگ رہا ہے ٹرائی کرو۔ وہ فراک لے کر چینیجنگ روم  
میں چلی گئی

گڈ۔۔۔ بہت اچھا لگ رہا ہے چلو میں تمیں اسکے ساتھ میچنگ سینڈل اور  
جیولری وغیرہ دیتی ہوں

تقریباً دو گھنٹے بعد شہیار آچکا تھا اور تیار ہو کر وہ اور بازل امثال کا انتظار کر  
رہے تھے جو کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی شہیار تو سکون سے بیٹھا  
تھا جبکہ بازل خاصا جھنجھلا چکا تھا اور اب آوازوں پہ آوازیں لگائے جا رہا تھا  
ادھے گھنٹے بعد وہ سیرھیوں پر سے اترتی دیکھائی دی تو بازل نے سکون کا  
سانس لیا جبکہ شہیار مسکراتا ہوا اٹھا۔ وائیٹ کلر کی فراک کے ساتھ ریڈ

دوپٹے کا حجاب لیے ہاتھوں میں ریڈ کلر کی چوڑیاں پہنے، ہلکے سے میک اپ  
کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی

کیسی لگ رہی ہوں بھائی۔۔۔ امثال نے شہیار کے سامنے کھڑے ہو کر  
گول گول گھومی

بہت پیاری لگ رہی ہے میری پرنسز۔

بھائی آپکا پرنس بھی کھڑا ہے بازل نے دانت دکھائے



ہاں ہاں تم بھی ہینڈسم لگ رہے ہو شہریار نے دونوں کے سر سے پیسے  
وارتے ہوئے ملازمہ کو دیئے

ہینڈسم نہیں بھائی بیوٹیفل کہیں۔ امثال نے ہنستے ہوئے کہا تو شہریار نے  
ہلکا سا قہقہہ لگایا تو بازل نے منہ بناتے ہوئے اس کے گال کھینچے

وہ لوگ گیراج تک پہنچے تو پولیس جیپ سے عادل اترتا دکھائی دیا

تم لوگ کہیں جا رہے ہو۔ عادل نے انکی تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں وہ ایک دوست کا ولیمہ ہے تو وہیں جا رہے ہیں شہریار نے جواب دیا

ہمم۔۔۔ صحیح عادل ایک نظر امثال کو دیکھتا ہوا آگے بڑھ گیا

---

---

--

سانہ آپی آپکو پتا امثال آپی ابھی شہیار لالہ اور بازل لالہ کے ساتھ شہر کسی  
شادی میں گئی ہیں زروا نے سانہ سے کہا

اچھا تمہیں کس نے بتایا سانہ نے کتاب سے سر اٹھایا

میں نے ابھی خود دیکھا ہے اور آپکو پتا ہے وہ شہریار لالہ سے پوچھ رہیں تھیں کہ وہ کیسی لگ رہیں ہیں تو انہوں نے صرف انکی تعریف کی بلکہ انکے سر پر سے پیسے بھی وار کر ملازمہ کو دیئے۔ کتنے اچھے ہیں نہ امثال آپ کے تینوں بھائی۔۔۔۔۔ کتنی لکی ہیں وہ سب بہت خیال رکھتے ہیں انکا۔۔۔۔۔ اور ایک ہمارے بھائی ہیں عادل لالہ۔۔۔۔۔ انہوں نے کبھی ہم سے اچھے سے بات تک نہیں کی۔۔ زروا نے کہا تو سانیہ خاموش ہو گی اسے بھی ہمیشہ سے یہی شکوہ رہا ہے اور اب امثال کے لیے اسکے بھائیوں کی محبت دیکھ کر مزید

احساس ہوتا تھا

وہ لوگ میرج ہال پہنچے تو استقبال پر کھڑے ہمدان نے انکا پرتپاک استقبال کیا اور اپنی فیملی سے ملوانے کے بعد انہیں لے کر سٹیج کی طرف گیا

لیں انس بھائی آپکے سپیشل مہمان آگئے ہیں۔ ہمدان نے انس کے پاس جا کر کہا تو وہ مسکرا دیا

ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ تم لوگ آؤ گے۔ انس نے کہا

ہی ہی ہی۔۔۔۔۔۔ کیسے نہیں آتے شادی کا کھانا کھانے کے لیے ہم لوگ بغیر دعوت کے پہنچ جاتے ہیں یہاں تو پھر آپنے دعوت دی تھی بازل نے ہنستے ہوئے کہا

ویسے ہمارا مینیو شامل ہے نہ --- امثال نے رازداری سے پوچھا  
تو انس ہنس دیا۔ شہریار انکو چھوڑ کر اپنے کچھ جاننے والوں کے ساتھ باتوں  
میں مصروف ہو گیا تھا

ہاں شامل ہے۔ بس تھوڑی دیر میں کھانا سرو ہونا شروع ہو جائے گا۔ آؤ  
تمہاری بھابھی سے ملواؤں تم لوگوں کو۔۔۔ کہتے ہوئے وہ مڑا

مدتھ ان سے ملو یہ امثال اور بازل ہیں میں نے بتایا تھا انکے بارے میں  
تمہیں۔ انس نے کہا تو اس نے سر ہلایا

کیسی ہیں بھابھی آپ۔۔ لکنگ بیوٹیفل۔۔۔ امثال نے اس سے ملتے ہوئے  
کہا

تھینک یو تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو مددگار نے اسے کہا وہ لوگ وہیں  
بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے۔

---

---

---

ان لوگوں کو یہاں آئے دو مہینے ہو چکے تھے بازل اور امثال نے یونی جانا  
شروع کیا تو ساریہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا تھا کیونکہ سڈی کی وجہ سے  
وہ مصروف رہتے تھے تو انکی شرارتیں کچھ کم ہو جاتی تھیں۔۔ ان دو مہینوں  
میں وہ حویلی کی ساری لڑکیوں سے دوستی بنا چکی تھی۔ سانیہ تو اسکی بیسٹ  
فرینڈ بن چکی تھی ہاں البتہ جب بھی وہ کوئی شرارت سوچتے تو وہ آرام سے

سائیڈ پر ہو جاتی کہ اسے بی جان سے ڈانٹ نہیں کھانی کیونکہ وہ بہت بری طرح سے ڈانٹی تھیں۔۔ وہ دونوں تقریباً سب کے لاڈلے بن چکے تھے خاص طور پر بی جان اور مصطفیٰ شاہ کے، شاید اتنے سال دور رہنے کی وجہ سے وہ انہیں اور بھی پیارے لگتے تھے۔ اس لیے انہیں کسی بھی بات سے نہیں روکتے تھے۔۔ جب سے شہیار نے انہیں ڈانٹا تھا تب سے ان لوگوں نے عادل کو زیادہ تنگ نہیں کیا تھا البتہ اسکی غیر موجودگی میں وہ اپنا حساب پورا کر لیتے۔ عید بھی کئی چکر لگا چکا تھا حویلی کے۔ وہ جب بھی حویلی آتا امثال کی خوشی اور ایکسٹائمٹ دیکھ کر عادل جل کر رہ جاتا۔ اسے ابھی تک علم نہیں تھا عید امثال کا سگا بھائی ہے۔ راسم صاحب اور ساریہ بیگم نے بی جان سے کہا تھا عید فاریہ کا بیٹا ہے تو اسی کے نام سے جانا جائے گا تو وہ کسی سے اس بات کا ذکر نہ کریں اس لیے سب بڑوں کے

علاوہ دریاب اور زریاب جانتے تھے اور انکی زبانی امان بھی سن چکا تھا کہ عدید  
فاریہ کا نہیں ساریہ بیگم کا بیٹا ہے۔ عادل البتہ ابھی تک بے خبر تھا اسی  
وجہ سے وہ جب بھی اسے اور امثال کو اکھٹے دیکھتا وہاں سے واک آؤٹ کر  
جاتا اسے خود پر بھی حیرانی ہوتی کہ اسے کیوں برا لگتا ہے لیکن پھر یہ سوچ  
کر خود کو مطمئن کر لیتا کہ امثال اسکی کزن ہے شاید اسی وجہ سے اسکا اتنا  
فرینک ہونا اچھا نہیں لگتا۔ پچھلے دو دن سے بازل اور امثال فاریہ کے پاس  
شہر ہی تھے۔ جسکی وجہ سے حویلی میں خاصا سکون تھا۔

یہ آج گھر میں اتنی خاموشی کیوں ہے۔۔۔ بی جان نے لالہ رخ سے پوچھا۔



یہ خاموشی تو شروع سے ہی ہے اماں جان - پہلے کونسی چہل پہل ہوتی تھی -- ہر کوئی اپنے کام میں مگن رہتا تھا - یہ تو ان بچوں کے آنے سے رونق ہو گئی ہے - حویلی کے لوگ خوش رہنے لگے ہیں -- ہر وقت قہقہوں اور ہنسی کی آوازیں آتی ہیں ، اور وہ دونوں اس وقت گھر پہ نہیں ہیں شہر میں فاریہ آپا کے پاس رہ رہے ہیں - لالہ رخ نے کہا

ہاں صبح کہہ رہی ہو واقعی ہی دونوں بچوں کی وجہ سے رونق لگی رہتی ہے -- دل لگا رہتا ہے میرا تو پہلے تو بیٹھے بیٹھے اکتا جاتی تھی - بی جان نے کہا

ویسے ایک بات تو بتائیں بی جان آپ نے کبھی بھی حویلی کی لڑکیوں کو اتنی چھوٹ نہیں دی --- کہاں آپ سر سے دوپٹہ اترنے پر سختی سے ڈانٹ

دیا کرتی تھی کہاں امثال کی الٹی سیدھی حرکتوں پر نہ صرف مسکرا دیتی ہیں  
، بلکہ آپ نے اسے کبھی ہلکا سا بھی نہیں ٹوکا جبکہ مجھے شروع میں لگا تھا  
کہ آپ اس پر بھی سختی کریں گیں۔۔ لالہ رخ نے کئی دنوں سے اپنے زہن  
میں گھومتا سوال پوچھ ہی لیا تھا

سچ پوچھو تو بیٹا میں بھی کبھی کبھی حیران ہوتی ہوں کہ میں اسے کچھ کہہ  
کیوں نہیں پاتی اور پھر تم نے دیکھا نہیں جب ساریہ اسکو ڈانٹتی ہے تو کیسے  
معصوم سی صورت بنا لیتی ہے۔۔۔ چاہے جتنی بھی بڑی شرارت کر لے  
یقین کرو میرا اسے ڈانٹنے کو دل نہیں کرتا۔۔ بی جان نے مسکراتے ہوئے  
کہا تو لالہ رخ مسکرا دیں

صحیح کہہ رہیں آپ ---- اسے ڈانٹنے کا تو واقعی دل نہیں کرتا ---- ہے بھی  
تو کتنی پیاری --- لگے بندے کو خواہ مخواہ پیارا آ جاتا ہے اس پر -- پاس  
بیٹھی خدیجہ بیگم نے عادل کے بالوں میں تیل لگاتے ہوئے کہا

ہاں یہ تو ہے - عادل کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا جس پر بی جان اور  
لالہ رخ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا تیل لگاتی خدیجہ بیگم کا ہاتھ بھی اسکے  
بالوں میں تھما تھا۔ سب کو اپنی طرف یوں دیکھتا پا کر وہ نجل ہو کر رہ گیا

نہیں وہ میرا مطلب تھا کہ بی جان آپکو باقی لڑکیوں کی طرح اس پر بھی سختی  
کرنی چاہیئے نہ - کتنا تنگ کرتی ہے ساریہ خالہ کو بھی -- عادل نے بات  
بنانے کی کوشش کی

اچھا تم چھوڑو اسے۔۔۔ ساریہ کو بلا کر لاؤ بچوں کو واپس بلائے بہت رہ لیا

ہے بی جان نے کہا تو لالہ رخ نے ملازمہ کو ساریہ کو بلانے کا کہا

ویسے بیٹا جی تمہارا وہی مطلب تھا نہ جو تم نے بتایا ہے۔۔ لالہ رخ نے معنی

خیزی مسکراہٹ سے عادل سے پوچھا تو وہ مسکرا دیا

جی بی جان آپ نے بلایا۔

ہاں یہ زرا بچوں کو فون تو کرو انہیں کہو واپس آجائیں دو دن بہت ہیں بی

جان نے ساریہ بیگم سے کہا

چھوڑیں بی جان لگتا ہے آپکو گھر میں سکون اچھا نہیں لگ رہا ہے کچھ دن  
رہنے دیں انکو وہاں ۔۔ ہم بھی تھوڑا ریلیکس کر لیں گے ۔

نہ بہو کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ سکون اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔ دماغ  
ٹھیک ہے ان بچوں کی وجہ سے گھر میں رونق لگی رہتی ہے۔۔۔۔۔ ان سے  
پوچھو جنکی اولاد نہیں ہے اور تم تنگ آئی ہوئی ہو۔۔۔۔۔ توبہ کرو بی بی۔۔۔۔۔  
بی جان نے کڑکتے لہجے میں کہا

تم ایسا کرو امثال کا نمبر ملا کر مجھے دو میں خود بات کرتی ہوں بی جان نے  
کہا تو ساریہ بیگم نے خاموشی سے امثال کا نمبر ملا کر فون بی جان کو دے  
دیا

السلام علیکم ماما کیسی ہیں دوسری طرف سے امثال کی چمکتی آواز سنائی دی  
تو بی جان مسکرا دیں

ماما نہیں تمہاری دادی بات کر رہی ہوں ----- کیسی ہو ----- شہر جا کر تو  
تم دونوں بھول ہی گئے ہو ہمیں نہ کوئی خیر نہ خبر ---- بی جان نے  
شکوہ کیا

اوہ ہاجرہ ڈارلنگ آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں آپ بھی بھلا کوئی بھولنے والی چیز ہیں ---- امثال کی شرارت سے بھرپور آواز سنائی دی تو بی جان ہنس

دی

اچھا یہ بتاؤ واپس کب آنا ہے۔ بی جان نے پوچھا

کیوں آپکو ہماری یاد آ رہی ہے کیا۔

ہاں بہت زیادہ ---- دو دن ہو گئے ہیں تم دونوں کی شکل دیکھے ہوئے --

---- اچھا بتاؤ کب آ رہی ہو۔۔

آپ حکم کریں ہم ابھی آ جاتے ہیں ۔

چلو آ جاؤ پھر ---- میں انتظار کر رہی ہوں

ٹھیک ہے ہم تھوڑی دیر تک آپکے پاس ہوں گے

دھیان سے آنا اور گاڑی آہستہ چلانا ---- اللہ تم لوگوں کو اپنی امان میں

رکھے ---- بی جان نے کہا

اوکے اللہ حافظ ---- امثال نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی



امان عادل کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔۔  
یار عادل میں نے تمہیں کچھ دن پہلے ایک کام کہا تھا۔۔۔۔۔ امان نے  
موبائل پر انگلیاں چلاتے ہوئے عادل سے کہا کافی دیر تک اس کی طرف  
سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے سر اٹھایا تو اسکو اسی پوزیشن میں کھڑے  
پایا تو اسے اچنبھا ہوا اٹھ کر اسکے پاس جا کھڑا ہوا اسکے نظروں کے تعاقب میں  
دیکھا تو اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہینگ گئی۔

رانجھے کا نیو ورژن دیکھنا ہے تو عادل کے روم میں آ جا۔ امان نے دریاب کو  
میج کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں دریاب بھی آ گیا لیکن اسکی پوزیشن میں ہنوز  
کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ دریاب نے کچھ بولنے کے لیے لب وا کیے ہی تھے  
کہ امان نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموشی سے عادل کی طرف اشارہ  
کیا تو دریاب حیرانی آگے بڑھا۔ تھوڑا سا سر آگے کر کہ دیکھا تو اسکی آنکھیں

پھیلیں۔ سامنے امثال آم کے درخت کے نیچے بیٹھی نوٹس بنانے میں مگن تھی اس نے پلٹ کر عادل کی جانب دیکھا جو ارد گرد سے بے خبر ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ لیئے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں وہیں بیٹھ گئے۔ امثال چیزیں سمیٹتے ہوئے وہاں سے اٹھی تو عادل بھی واپس پلٹا اور ان دونوں کو بیڈ پر بیٹھے اپنی طرف معنی خیزی انداز میں تکتا پا کر ٹھٹھک گیا ان دونوں کے انداز اسے بتا رہے تھے کہ وہ نہ صرف کافی دیر سے بیٹھے ہیں بلکہ سب دیکھ اور سمجھ بھی چکے ہیں

بے خودی بے سبب نہیں غالب  
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

دریاب نے مسکراتے ہوئے کہا

مجھے بھی یاد آیا ہے ایک شعر سناؤں --

ارشاد --- ارشاد----- دریاب نے کہا

عرض کیا ہے-----

جسے سوچ کر لبوں کو ہنسی چھو جائے

واہ۔۔۔۔۔واہ۔۔۔۔۔واہ۔۔۔۔۔ دریا ب نے سر دھنا

عادل منہ کھولے دونوں کو دیکھ رہا تھا

جسے سوچ کر لبوں کو ہنسی چھو جائے

[illegible]

مسکراہٹ پر چوٹ کی تو وہ سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا

تم لوگ کب آئے۔۔ عادل نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔ اس کے پوچھنے کی دیر

تھی کہ وہ دونوں شروع ہو گئے

جب تم ارد گرد سے بیگانہ ہو کر دیدارِ یار میں مصروف تھے۔۔۔ دریاب نے  
کہا

ویسے کب سے چل رہا ہے۔۔ امان نے نے بھی حصہ ڈالا

ہاں کتنے میسے ہو بھنک تک نہیں پڑنے دی۔۔ دریاب نے لقمہ دیا

ایک بات تو بتاؤ تمہیں تو میچور اور خاموش طبیعت لڑکیاں پسند تمہیں نہ تو یہ  
اچانک کیسے کایا پلٹی۔ اب بولو بھی منہ میں گھگھنیاں کیوں ڈال کر کھڑے  
ہو۔ امان نے پھر سوال داغا وہ ہونقوں کی طرح کھڑا انکا منہ دیکھ رہا تھا

سالوں کچھ بولنے دو گے تو بولوں گا نہ --- عادل نے تپ کر کہا

سالوں سے یاد آیا دھیان رکھنا کہیں اپنے ہونے والے سالوں سے مار نہ کھا  
لینا --

جانتے ہو نہ سب کے سب جان دیتے ہیں اس پر --- امان نے ہنستے  
ہوئے کہا

ہاں یار واقعی اظہارِ محبت کرنے جاؤ تو حفاظتی اقدامات کر کہ جانا۔ اسکے  
بھائی تو ایک طرف بخدا امثال خود بھی بڑی اچھی پھینٹی لگاتی ہے میں اسکو  
روڈ پر دو لڑکوں کو مارتا دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔۔ دریاب نے کہا

اب تم لوگ مجھے ڈرا رہے ہو۔۔۔ عادل انکے پاس بیڈ پر گرا تھا

ہا ہا ہا برو ڈرا نہیں رہے حقیقت بتا رہے ہیں۔ اس دن میں تو اسکو ان  
لڑکوں کی دھلائی کرتا دیکھ کر حیران تھا دریا ب نے ہنستے ہوئے کہا اور انکو  
بتانے لگا کیسے لڑکوں کے اس سے بد تمیزی کرنے پر اس نے انہیں مارا تھا

امثال یار تم میں کوئی لڑکیوں والی بات بھی ہے یا نہیں۔۔۔ اس بے اختیار

سوچا

دیکھو بازی میں نے اپنے پودے لگا لیے ہیں امثال نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اس وقت لان میں پودے لگا رہے تھے چونکہ اتوار تھا اس لیے یونی سے چُھٹی ہونے کی وجہ سے دونوں لان کی صفائی کر رہے تھے۔ صفائی کے بعد بازل نرسری جا کہ پودے لے آیا تھا جو کہ وہ دونوں مل کر لگا رہے تھے۔ راسم صاحب اور شہیار لاونج میں بیٹھے سب کے ساتھ چائے پی رہے تھے۔ جبکہ ساریہ بیگم باقی خواتین کے ساتھ کچن میں تھیں۔ لاونج کی کھڑکی شیشے کی ہونے کی وجہ سے وہ سب ان دونوں کو کام کرتا دیکھ رہے تھے۔ صبح سے ان دونوں کو سکون سے کام کرتا دیکھ کر ساریہ بیگم نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ باوجود اسکے کہ جانتی تھیں کہ یہ سکون عارضی ہے اور کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے۔



ہا۔۔۔۔ دیکھو میں نے بھی لگا لیے۔۔

امثال ہاتھ جھاڑتے ہوئے جانے کے لیے مڑی تھی اسکے پیچھے مٹی بکھری  
ہوئی تھی اور پودوں کو پانی دینے کی وجہ سے کیچڑ سا بن گیا تھا بازل نے  
اچانک اپنا پاؤں اسکے آگے کر دیا تو دھڑام سے کیچڑ میں جا گری بازل نے  
وہی کھڑے ہو کر قہقہے لگانے شروع کر دیئے اس کو یوں قہقہے لگاتا دیکھ کر  
امثال بھڑک ہی اُٹھی تھی اس سے پہلے بازل پیچھے ہٹتا امثال نے وہیں  
بیٹھے اسکی ٹانگ سے پکڑ کر کھینچا تو وہ منہ کے بل کیچڑ میں جا گرا اب امثال  
اونچی آواز میں ہنس رہی تھی۔ چائے پیتے راسم شاہ کی نظر پڑی تو وہ مسکرا  
دیے

شہری آج ان دونوں کو تمہاری ماں کے ہاتھوں پٹنے سے کوئی نہیں بچا سکتا ،  
تم بھی نہیں۔۔۔ راسم شاہ نے شہریار سے کہا تو سب نے کھڑکی کی طرف  
دیکھا جہاں امثال اب مٹھیاں بھر بھر کے اس پر کچیر پھینک رہی تھی جس  
سے بازل کا سارا منہ اور بال مٹی سے بھر گیا تھا اچانک بازل نے اسکو  
گردن سے پکڑ کر اسکا منہ کچیر میں ڈال دیا تو شہریار بے اختیار کھڑا ہوا

یہ پاگل ہو گیا ہے اسکو چوٹ لگ جائے گی سٹوپڈ۔۔ وہ باہر جانے کے لیے  
بڑھا ہی تھا کہ راسم شاہ نے اسے روک دیا

بیٹھ جاؤ بیٹا انکے پاس جانا اس وقت کسی بھی خطرے سے خالی نہیں ہو گا  
- یہ تو آج جوتیاں کھائیں گے ہی۔۔ کہیں ماں کے ہاتھوں تم بھی نہ پٹ  
جانا۔

باہر سے آتی چیخوں اور قہقروں کی آواز سن کر ساریہ بیگم نے بے اختیار گہری  
سانس لی تھی۔ گویا انکا عارضی سکون بھی ختم ہوا تھا آوازوں سے اتنا تو سمجھ  
چکی تھی کہ دونوں کچھ نہ کچھ کر چکے ہیں۔ سنک پر ہاتھ دھو کر وہ باہر  
بڑھیں تو انکے پیچھے باقی خواتین بھی نکلیں اور سامنے کا منظر دیکھ کر ساریہ  
بیگم کا دل چاہا کہ وہ خود کو شوٹ کر لیں۔ شور کی آواز سن کر شاہ بی بی  
بھی اپنے کمرے سے نکل آئیں تمھیں اور حیران سی کھڑی سامنے کی صورت  
حال دیکھ رہیں تمھیں پہلے کہاں دیکھا تھا ایسا کچھ اس حویلی میں اور جب

سے یہ دونوں آئے تھے کچھ نہ کچھ نیا ہی دیکھنے کو ملتا تھا۔ اور وہ دنیا جہاں سے بے نیاز ایک دوسرے پر مٹی اور کیچڑ پھینکنے میں مصروف تھے۔ دونوں کے سفید کپڑے اب مٹی رنگت میں بدل چکے تھے

ساریہ بیگم کچھ دیر تک وہیں کھڑی رہیں وہ غصہ پینے کی کوشش کر رہی تھیں یا پھر شاید یہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ اس صورت حال میں کیا کرنا چاہیے۔ اچانک وہ جھکی اپنے پاؤں سے جوتی اتاری اور دونوں کی طرف بڑھی انکو اس طرح جاتا دیکھ کر شہیار جلدی سے انکے پیچھے لپکا۔ امثال ساریہ بیگم کو اپنی طرف آتا دیکھ چکی تھی بازل کی چونکہ انکی طرف پیٹھ تھی اس لیے وہ دیکھ نہیں پایا تھا۔ اتنے میں زریاب اور عادل حویلی میں داخل ہوئے تو سب کو باہر جمع دیکھ کر انکی طرف بڑھے۔

کیا ہوا ہے یہاں۔ عادل نے امان سے پوچھا

کیا ہوا ہے یہاں وہ تو تم دونوں دیکھ نہیں پائے ، ہاں البتہ آگے کیا ہو گا  
اسے دیکھو اور انجوائے کرو۔۔۔ ساریہ ممانی کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ آج  
انکی خیر نہیں۔۔۔ امان نے مسکراتے ہوئے کہا

بازی، ماما۔۔۔۔۔امثال نے بازل سے کہا اور آہستہ آہستہ قدم پیچھے

لینے لگی

چل جھوٹی اب ماما کا نام لے کہ ڈرا رہی ہو، ابھی تو مجھے تمہیں دو چار ڈبکیاں  
اور دینی ہیں اس کیچڑ میں اور تم بزدلوں کی طرح پہلے ہی بھاگ رہی ہو۔۔  
بازل نے بڑھک مارتے ہوئے کہا

امثال نے بازل کو بھاگنے کا اشارہ دیا جب تک وہ سمجھتا ساریہ بیگم اسکے سر پر پہنچ چکی تھی امثال تو بھاگ کر سامنے سے آتے شہریار تک پہنچ گئی دوسرے لفظوں میں سیف ہو گئی تھی، جب کہ بازل انکے ہتھے چڑھ گیا تھا۔

شرم تو نہیں آتی ہے تم دونوں کو۔۔۔ بچے ہو کیا۔۔۔۔۔ مزید کتنا بڑا ہونا ہے تم دونوں نے اور بازل تم تمہارا کیا کروں میں کوئی ایک بھی حرکت ہے سمجھدار اور میچور لڑکوں والی۔ شرم و حیا ہے یا نہیں۔۔۔ ساریہ بیگم نے اسے جوتا مارتا

جی ماما حیا تو ہماری کلاس فیلو تھی لیکن کچھ دن پہلے ہی اسکی شادی ہو گئی ہے منگنی تو بچپن سے ہی ہو گئی تھی اب اسکے سسرال والوں نے کہا ہے کہ انہیں جلدی شادی کرنی ہے تو وہ تو اپنے شوہر کو پیاری ہو چکی ہے۔ امثال نے معصومیت سے کہا جو انکا خون کھولانے کو کافی تھا۔ انکو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کریں تو کریں کیا

بس بہت ہوا۔ میں کہہ رہی ہوں شہری اس کے لیے کوئی لڑکا دیکھو اور رخصت کرو۔ میں نہیں سنبھال سکتی مزید اس گندی اولاد کو۔ سسرال جائے گی تو خود ہی عقل ٹھکانے آ جائے گی۔

ہائے اللہ ماما آپ سے کتنی بار کہا ہے کہ میرے سامنے شادی اور سسرال کا نام مت لیا کریں، مجھے نہ شمیاں آتی ہیں۔۔ امثال نے شہیار کی جیکٹ کا کونا پکڑ کر دانتوں تلے دباتے ہوئے آنکھیں پٹپٹا کر کہا اس کی بات سن کر اور شہیار کی جیکٹ پکڑ کر دانتوں تلے دباتے دیکھ کر سب نے بے ساختہ قہقہہ لگایا تھا

شرم۔۔۔۔۔ شرم آتی ہے۔۔۔۔۔ پتا بھی ہے شرم کس چڑیا کا نام ہے۔۔ ساریہ بیگم نے پوری قوت سے اسکی طرف جوتا پھینکا جو شہیار کے سائیڈ پر ہونے کی وجہ سے اسکے بازو کے ساتھ لگی امثال کو تو نہیں البتہ شہیار کندھے پر لگا تھا وہ بے اختیار کراہ اُٹھا



اللہ ماما اتنی زور سے۔ شہریار نے کندھا مسلا تو ساریہ اپنا سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گئیں

تم دونوں ایک ہی بار بتا دو اور کتنا تنگ کرنا ہے مجھے۔۔ ساریہ بیگم نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

بازی تمیں شرم نہیں آتی کیوں ماما کو تنگ کرتے ہو کتنا منع کرتی ہوں انسان بن جاؤ تم۔ کہتے ہوئے امثال نے پاس پڑا ساریہ بیگم کا جوتا اٹھا کر بازل کی کمر میں دے مارا تو بلبلا اٹھا

کیا تکلیف ہے تمہیں موٹی عورت۔ بازل نے چیخا

تم نے مجھے عورت کہا۔ امثال نے خونخوار نظروں سے گھورا

نہیں میں نے ساتھ میں موٹی بھی کہا۔۔ لگتا ہے تم نے وہ نہیں سنا۔  
بازل نے اسکو چڑایا

میں تمہارا منہ توڑ دوں گی امثال اسکو مارنے کے لیے آگے بڑھی لیکن شہیار  
کے حصار میں ہونے کی وجہ سے کسمسا کر رہ گئی

ماما۔۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔۔ ابھی آپ شہری بھائی سے کہہ رہی تھیں نہ کہ یہ  
بگڑ گئی اسکی شادی وغیرہ کر دو، تو وہ مجھے کہنا تھا کہ میں بھی اسکے ساتھ

ہی بگڑا ہوا ہوں ، تو میرا بھی۔۔ ساتھ ہی کچھ سوچ لیجیے گا۔ بازل نے آنکھیں  
گھمائیں

رکو تمہارا تو میں ابھی کچھ سوچتی ہوں اور تم ہٹاؤ اسے ، اپنے کپڑوں کا بھی  
ناس مار لیا ہے۔ ساریہ بیگم نے پہلے بازل اور پھر شہریار کو گھر کا جو امثال کو  
کیچڑ میں لت پت ہونے کے باوجود بازو کے حصار میں لیے کھڑا تھا اور اندر  
جانے کے لیے بڑھیں اور انکے پیچھے باقی لوگوں نے بھی اندر کی جانب قدم  
بڑھا دیے۔ ان دونوں کو اپنے پیچھے اندر آتا دیکھ کر وہ پلٹیں۔

خبردار جو اس حالت میں تم دونوں نے اندر قدم بھی رکھا ٹانگیں توڑ کر رکھ دوں  
گی اور تم چلو میرے ساتھ ہر وقت کی بے جا حملیت نے بگاڑ کر رکھ دیا

-ان دونوں کو وارن کیا اور شہریار کو کھینچتے ہوئے اندر لے گئیں تو دونوں نے مدد طلب نظروں سے راسم صاحب کی طرف دیکھا تو انہوں نے کندھے اچکا دیے جیسے کہہ رہے ہوں یہ میرا مسئلہ نہیں ہے

بابا انا۔۔۔۔۔۔ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں وہ بھی اپنی اولاد کے ساتھ۔۔۔

ہاؤ مین۔۔۔ امثال نے صدمے سے کہا

بیٹا جی اس وقت آپکی حملیت مجھے بہت مہنگی پڑ سکتی ہے اس لیے میری  
میری طرف سے معذرت قبول کی جائے۔ وہ کہتے ہوئے اندر چل دیے

ہق ہا۔۔ باپ باپ نہ رہا امثال کہتے ہوئے لان کی طرف مڑی

# جاٹکرائی

اوه تیری -----

تم نے کیا میری یونیفارم خراب کرنے کی قسم کھا رکھی ہے

اللہ جی یہ کیا ہو رہا ہے ----- ماما سے بچی تو ایس پی میں اٹکی ---  
امثال آنکھیں میچتے ہوئے بڑبڑائی اسکو یوں آنکھیں میچ کر بڑبڑاتے دیکھ کر  
عادل نے گہرا سانس لیا۔ جب تھوڑی دیر تک کوئی آواز نہ آئی تو ایک آنکھ  
کھول کر دیکھا تو اسے خود کو گھورتا پایا

وہ مجھے ماما بلا رہی ہیں آپ یہیں رکیں میں انکی بات سن کر آتی ہوں۔ کہتے  
ہوئے وہ اندر کی جانب بھاگی تو وہ سر جھٹک کر واپس مڑا کیونکہ یونیفارم  
پولیس سٹیشن جانے کے قابل نہیں رہا تھا

امثال اپنے کمرے بیٹھی پڑھ رہی تھی جب باہر سے بی جان کی اونچی آواز سن کر چونکی کیونکہ عام طور وہ اونچی آواز میں بات نہیں کرتی تھیں۔ کتاب کو وہیں رکھے وہ باہر نکلی۔ بی جان نیچے کھڑی ملازمہ پر برس رہیں تھیں

یہ دادو میں سلطان راہی کی روح آگئی ہے کیا۔۔ امثال نے سیرھویوں کے پاس کھڑی رمل سے کہا

پاگل ہو تم بھی۔ امل نے اسکے سر پر چیت لگائی

دادو کیا ہوا ہے کیوں غصہ کر رہی ہیں

کچھ نہیں پتر دماغ خراب کر رکھا ہے ان ملازموں نے بی جان نے ناگواری  
سے کہا۔

امثال نے ملازمہ کو اشارہ کیا تو وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی

اچھا چھوڑیں نہ خواہ مخواہ میں اپنا بی پی ہائی کر لیں گیں۔۔۔۔۔ ویسے سچی  
بتاؤں یہ ہاتھ میں اپنی لٹھی پکڑے اونچی اونچی بڑھکیں مارتے ہوئے آپ  
مولا جٹ کا زنانہ ورژن لگ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اوئے ہٹ جا اوئے۔۔۔۔۔  
اج ایتھے لاشاں ویکھن گیاں لاشاں۔۔۔۔۔ جٹ نے اج خون دیاں ندیاں بہا  
دینیاں فی اوئے۔۔۔ امثال نے ہنستے ہوئے سلطان راہی کی نقل کی



چل ہٹ --- دادی سے مسخری کرتی ہے -- فوزیہ بیگم نے بے اختیار  
خدیجہ بیگم کی طرف دیکھا -- کہاں کسی کو انکی بات میں مداخلت کرنے کی  
اجازت تھی کہاں وہ مسکرا رہیں تھیں

ان ملازموں پر سختی کرنی پڑتی ہے ---- تمہیں نہیں پتا یہ جمال شاہ کی  
حویلی جا کر اس گھر کی ایک ایک بات بتاتی ہے - شک تو مجھے پہلے ہی تھا  
لیکن آج میں نے اسکے منہ سے سنا ہے فریدہ کو بتا رہی تھی بی جان نے  
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا

چھوڑیں نہ بی جان مٹی ڈالیں ویسے بھی ہم کونسا کچھ غلط کرتے ہیں جو انکو  
پتہ لگنے کا خدشہ ہو گا آپ پرواہ ہی نہ کیا کریں۔۔ امثال نے بی جان کو  
زور سے ہگ کرتے ہوئے کہا

اچھا اچھا زیادہ سیانی نہ بن۔۔۔ پیچھے ہو میرا دم گھٹ رہا ہے۔ بی جان نے  
اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا

---

بی جان آپ نے کبھی بندر دیکھا ہے عادل نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا  
تو بی جان نے حیرانی سے اسے دیکھا

کیا مطلب پتر----- بندر بھلا کس نے نہیں دیکھا ہو گا۔ بی جان نے  
سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا گویا بات کرنے کا مقصد جاننا چاہا

اوپر دیکھیں۔۔۔ بی جان نے نا سمجھی سے اوپر دیکھا تو دھک رہ گئیں  
۔۔ امثال دوسرے پورشن کے چھجے پر پاؤں لٹکائے کانوں میں ہینڈ فری لگا  
کر بیٹھی تھی اور ساتھ ساتھ عید سے بات بھی کر رہی تھی

امثال اوپر کیا کر رہی ہو بچے۔۔۔ گر جاؤ گی۔ بی جان نے اسے آواز دی جو  
کہ ہینڈ فری ہونے کی وجہ سے اس تک نہ پہنچ سکی

امثال۔۔۔۔۔ ابکی بار انہوں نے اونچی آواز میں پکارا



ہائے کیوں میری بچی -- بی جان نے سینے پر ہاتھ رکھا

کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا ---- سب کہتے ہیں میں انہیں تنگ کرتی ہوں  
-- ماما بھی مجھ سے پیار نہیں کرتی --- وہ بھی ڈانٹتی ہیں --- کہتی ہیں میں  
اچھی بیٹی نہیں ہوں ---- عادی بھائی بھی ڈانٹتے ہیں -- سب غصہ  
کرتے ہیں مجھ پر --- بس بی جان اپنا اس جہاں میں گزارہ نہیں ----  
میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں جان دے دوں گی، مگر مزید آپ لوگوں کو  
کوئی تکلیف نہیں دوں گی --- امثال نے اپنے نادیدہ آنسو صاف کیے۔ عادل  
نے اسکے بھائی کہنے پر دل میں استغفار پڑھا تھا

یہ دنیا یہ محفل میرے کام کی نہیں  
میرے کام کی نہیں

الودع اے دنیا والو میں جا رہی ہوں -- امثال نے ہانک لگائی

نہ میری بچی سب تم سے پیار کرتے ہیں -- تو نیچے آ جا۔ ساریہ بہو کہاں ہو  
تم -- بی جان نے اسے پچکارتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ساریہ بیگم کو آواز  
دی

کیا ہوا اماں جان ---

کیا کہا ہے تو نے بچی سے جو وہ خودکشی کرنے پر تل گئی ہے۔۔ بی جان  
نے ساریہ بیگم کو گھر کتے ہوئے امثال کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے اوپر  
دیکھا تو گہری سانس لے کر رہ گئیں

کچھ نہیں ہوتا بی جان۔۔۔۔۔ کونسا پہلی بار ہوا ہے۔۔۔۔۔ یہ اکثر ایسی  
جگہوں پر ہی پائی جاتی ہے۔۔۔۔۔ آپ فکر مت کریں۔ ساریہ بیگم نے بی  
جان کو تسلی دی۔ اپنی بیٹی کو اچھے سے جانتیں تھیں۔ بی جان کا ڈر دیکھ کر  
وہ پھیل رہی تھی

نہ بہو کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔ ہیں۔۔۔۔۔ اسکا مطلب وہ سچ کہہ رہی ہے تم  
نے ضرور اسے کچھ کہا جو نوبت یہاں تک آگئی ہے۔۔ بی جان نے اسے  
گھورا

ٹلے نیچے آ جاؤ تمہاری دادو پریشان ہو رہی ہیں۔۔ ساریہ بیگم نے بے زاری  
سے سے کہا

دیکھا۔۔۔ دیکھا آپ نے دادو۔۔۔۔۔ یہ نہیں کہا کہ میں پریشان ہو رہی  
ہوں۔۔۔ یہ تو خوش ہوں گی نہ کہ اچھا جان چھوٹ جائے گی۔۔ بس اب تو  
پکا جب تک میں خود کشی نہ کر لوں نیچے نہیں آؤں گی۔۔۔ امثال نے اپنے



تئیں دھمکی لگائی۔ وہ بھی اسی کی ماں تھیں پاس کھڑے عادل کو دیکھتے  
ہوئے گویا ہوئیں

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔ عادل بیٹا، جب یہ خودکشی کر  
لے تو کنفرم کرنے کے بعد، مجھے بتا دینا میں آکہ روپیٹ لوں گی۔۔ ساریہ  
بیگم کہتی دوبارہ اپنے کمرے میں جا چکیں تھیں پیچھے وہ منہ بنا کر رہ گئی۔

اچھا دادو آپ پریشان مت ہوں آتی ہوں۔ کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی

آرام سے۔۔ گر نہ جانا۔۔۔ جب تک وہ نیچے نہ آئی بی جان کی آنکھیں اوپر  
ہی ٹنگی رہیں۔۔۔۔۔

کیا کرتی ہو پتر۔۔۔۔۔ گر جاتی تو۔۔۔۔۔ بی جان نے اسے اپنے ساتھ لگایا

میں مزاق کر رہی تھی آپ سے دادو۔۔۔۔۔ وہ عید سے بات کر رہی تھی نہ  
تو نیچے ڈسٹرب ہو رہی تھی تو میں نے سوچا کہ سب سے الگ بیٹھ کر بات  
کر لیتی ہوں۔۔ امثال کی بات سن کر عادل سلگ کر رہ گیا

امثال تم یہاں بیٹھ کر بھی تو "عید" سے بات کر سکتی تھی نہ۔۔۔۔۔ ایسی  
بھی کیا پرائیویسی۔۔۔ بی جان کو پریشان کر کہ رکھ دیا۔۔۔ عید کے نام پر  
زور دیتے ہوئے عادل نے چبا چبا کر کہا تھا۔ اس وقت وہ بالکل بھول گیا  
تھا کہ بی جان کی توجہ اسکی طرف اسی نے ہی دلوائی تھی۔

تمہیں شائد پتہ نہیں عید سے میری سیکرٹ گفتگو ہی چل رہی تھی -- اور واقعی اسکی سیکرٹ ہی بات تھی -- دراصل اس نے آج ہی یونی سے آتے ہوئے گرین کمر کی سپورٹس کار دیکھی تھی روڈ پر -- گاڑیوں کا تو اسے شروع سے ہی خاصا شوق رہا تھا جس سے ساریہ بیگم چڑتی تھیں کہ اسکی ایک بھی حرکت لڑکیوں والی نہیں ہے اس وقت بھی وہ ساریہ بیگم سے چُھپ کر عید کو گاڑی کی تفصیل بتا رہی تھی کہ مجھے بھی ویسی گاڑی چاہیے۔ جس پر اس نے کہا کہ دو یا تین دنوں میں آجائے گی۔ اسکی بات سن کر عادل جلتا بھنتا وہاں سے اٹھ گیا پیچھے وہ کندھے اچکا کر رہ گئی

گھٹنوں تک آتی ریڈ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں سر پر کیپ لیے ، کمر سے نیچے تک آتے بالوں کو پونی میں باندھے ، وہ اکیلی فٹ بال کھیل رہی تھی ۔ سانیہ

سے کہا تو اسنے منع کر دیا کہ مجھے نہیں کھیلنا آتا تو وہ اکیلی ہی کھیلنے لگی۔  
اچانک اسکی نظر امان پر پڑی جو موبائل میں کچھ دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔ وہ  
سر جھٹک کر دوبارہ کھیلنے لگی۔۔ کافی دیر بعد جب اس نے دوبارہ نظر اٹھائی  
تو امان ابھی تک وہیں بیٹھا تھا اسے حیرانی ہوئی وہ زیادہ دیر تک ایسے بیٹھنے  
والا بندہ تو نہیں تھا ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتا تھا کچھ  
سوچتے ہوئے وہ الٹا چکر کاٹتے ہوئے اسکے پیچھے جا کھڑی ہوئی موبائل میں  
جھانکا تو شامین کی تصویر دیکھ کر اچھلی تھی تصویر شاید اسکی بے خبری میں  
لی گئی تھی کیونکہ تصویر میں وہ ریوٹ ہاتھ میں پکڑے ٹی وی کی طرف  
مستوجہ تھی

اوہ۔۔۔۔۔ تو یہ چل رہا ہے میں بھی کہوں امان شاہ اکیلا بیٹھا مسکرا رہا خیر  
ہو۔۔۔۔۔ امثال نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا اور وہیں اسکے پاس گرنے  
کے انداز میں بیٹھ گئی۔ اسکے اچانک حملے پر امان کے ہاتھ سے موبائل  
چھوٹ کر گرا تھا امثال کو دیکھ کر اس نے گہری سانس لی

ویسے ایک بات تو بتائیں جب وہ ہر وقت آپکے سامنے زندہ موجود ہوتی ہے تو  
پھر چھپ چھپ کر تصویر لینے اور دیکھنے کا کیا فائدہ آپ سیدھا سیدھا جا کہ  
اس کے پاس بیٹھ جائیں اور دل بھر کہ دیکھیں۔ لیکن پھر بھی وہ کیا کہتے  
ہیں دو آنکھوں سے کتنا دیکھا جا سکتا ہے امثال نے مشورہ دیا

نہیں گڑیا ایسی کوئی بات نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو امان نے بات  
بنانے کی کوشش کی کہ ان آفتوں کو پتہ چلنا مطلب پوری حویلی کیا پورے  
گاؤں کو پتہ چلنا

اوہ ہ ہ ہ ہ۔۔۔۔ اچھا تو پھر آپ تصویر کو ایک بہت ہی لونگ اور کیئرنگ بھائی  
کی نظر سے دیکھ رہے ہوں گے کوئی نہیں میری بھی بہت ساری پکچرز  
شہری بھائی اور عدی کے موبائل میں ہیں امثال نے مسکراتے ہوئے کہا تو  
اس نے بے ساختہ استغفر اللہ کہا

نہیں اب ایسی بھی بات نہیں ہے امان نے سر کھجایا

ایسی بات نہیں ہے، ویسی بھی نہیں ہے، تو پھر بتائیں نہ کیسی بات ہے۔

امثال نے کہا

پلیز کسی سے کچھ مت کہنا میں نہیں چاہتا کہ اس پے کوئی حرف آئے

کم آن اب اتنی بھی بے وقوف نہیں ہوں کہ کسی کی عزت خراب کروں گی

امثال نے ناراضگی سے کہا تو امان مسکرایا

مطلب تھوڑی بہت ہو۔

ہی ہی۔۔ امثال نے دانت دکھائے تھے

اچھا میں چلتی ہوں ہمارے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور بتائیے گا۔ یقین  
کریں مایوس نہیں ہوں گے۔۔ اتنے میں شہریار اور عدید حویلی میں داخل  
ہوئے تو امثال کو فٹ بال کھیلتا دیکھ کر اسکی طرف بڑھے  
کیا کر رہا ہے میرا بچہ۔۔ شہریار نے نرمی سے اسکو ساتھ لگایا

کچھ نہیں بھائی کھیل رہی تھی۔

اکیلی۔۔ شہریار نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

ہاں وہ بازی ماما کے ساتھ گیا ہوا ہے نہ اور سانی کو کھیلنا نہیں آتا امثال  
نے منہ بنایا



ارے ہمارے ہوتے ہوئے ہمارا بچہ اکیلا کھیل رہا ہے آؤ میں کھیلتا ہوں  
تمہارے ساتھ عید نے نرمی سے کہا

نہیں نہ آپ لوگ تھکے ہوئے ہوں گے نہ اور شہری بھائی بھی ابھی کراچی  
سے واپس آئے ہیں تو تھک گئے ہوں گے نہ۔ آپ جا کہ ریسٹ کریں  
۔ میں ٹھیک ہوں

ہاں بھائی تو واقع ہی تھکے ہوئے ہیں شہری بھائی آپ جا کہ ریسٹ کریں  
میں گریٹا کو کمپنی دیتا ہوں عید نے آستین کے کف موڑتے ہوئے کہا تو وہ  
سر ہلاتا ہوا اندر چلا گیا تو وہ دونوں کھیلنے میں مصروف ہو گئے تھے ان

دونوں کو اکٹھا کھیلتا دیکھ کر اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے عادل نے زور سے کھڑکی کا پٹ بند کیا تھا

---

بازل میں نے کچھ چیزیں منگوانی ہے۔ لسٹ بنا دی ہے جا کہ لا دو۔ امثال نے بازل کے سامنے لسٹ لہرائی

میں تمہارا نوکر لگا ہوا ہوں جب دیکھو آرڈر لگاتی رہتی ہو۔ چھوٹی ہو چھوٹی بن کر رہو زیادہ بڑا بننے کی ضرورت نہیں ہے اور آئندہ تمیز سے بات کرنا میرے ساتھ۔ بڑا ہوں تم سے۔۔۔ بازل نے سرد لہجے میں کہا اس بات سے بے خبر کہ وہ ہال میں داخل ہوتے عید اور شہریار کی سخت نظروں کے حصار

میں ہے سب نے اسے حیرانی سے دیکھا کہاں اس پر جان دینے والا بازل  
اتنی بری طرح سے ڈانٹ رہا ہے

بازی کیا ہو گیا کیوں ڈانٹ رہے۔۔۔ دماغ ٹھیک ہے۔۔ ساریہ بیگم نے  
اسے گھورا

ماما آپ بچ میں مت بولیں۔۔۔ بہت بگڑ چکی ہے یہ۔ بازل نے اسی ٹون  
میں کہا اس سے پہلے عید آگے بڑھتا شہیار نے اسے روک دیا

بازی تم۔۔۔ تم ناراض ہو مجھ سے۔ امثال نے روہانسی ہوئی۔۔ لوگوں کی ذرا  
نہ پروا کرنے والی امثال کی اپنے بھائیوں کی تھوڑی سی ناراضگی پر جان پر  
بن آتی تھی

کہا نہ تمیز سے بات کرو یہ تم کیا ہوتا ہے آپ بولو۔۔۔ کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھ  
گئی ہے۔۔ بازل نے ناگواری سے کہا تو وہ خاموشی سے اسکے سامنے کھڑی  
لب کاٹنے لگی جب کافی دیر تک اسکی طرف سے جواب نہ آیا تو اس نے سر  
اٹھایا، امثال کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر گالوں تک آگئے تھے۔ اسکو یوں روتا  
دیکھ کر وہ بوکھلا کر رہ گیا

تم۔۔۔ تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔ یارِ ثلے میں مزاق کر رہا تھا سچی  
میں۔۔۔۔۔ آئم سورۃ - میں بس ایویں ام رعب جھاڑ رہا تھا - سیریلیسی میں  
مزاق کر رہا تھا تم تو رونے ہی لگی بازل نے اسکو اپنے ساتھ لگایا

یار اب بس بھی کرو سیلاب لانا ہے کیا --- پلیز تم شہری بھائی اور عید کو مت بتانا پلیز اچھی بہن نہیں --- اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ پیچھے مڑا تو عید اور شہیار اسے جن نظروں سے گھور رہے اسے اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی چل بازی اب تیری خیر نہیں اسے نے بے اختیار سوچا شہیار نے امثال کو اس سے الگ کر کہ اپنے ساتھ لگایا تو وہ زور و شور سے رونے لگی

بھائی --- بھائی اسنے مجھے اتنی زور سے ڈانٹا تھا کہتا ہے تمیز سے بات کرو  
اور --- اور کہتا یہ بڑا ہے مجھ سے -- میں بگڑ گئی ہوں۔ امثال نے روتے  
ہوئے کہا

چل آ میں تجھ سے تمیز سے بات کرتا ہوں عید نے اسکو گردن سے پکڑا

بھائی یار سوری میں مزاق کر رہا تھا۔ بازل مسمنایا اور مدد طلب نظروں سے  
شہریار کو دیکھا

اور مزاق مزاق میں تو نے اسے رلا دیا۔۔۔ عید آج تجھے چھٹی ہے جو کرنا  
ہے کر اسکے ساتھ میں نہیں روکوں گا۔ شہیار نے امثال کو اپنے ساتھ  
صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا

کیا کہہ رہا تھا کہ سر پر چڑھا رکھا ہے۔۔ ہوں عید نے اسکی کمر میں مکہ مارا تو  
وہ بلبلا اٹھا

بڑا ہوں میں تم سے۔۔ یہی کہہ رہا تھا نہ۔ عید نے گردن پر دباؤ ڈالا تھا

چول انسان تیری وجہ سے وہ رو رہی ہے۔۔ ہال بازل کی ہائے ہائے اور  
امثال کی ہنسی سے گونج اٹھا تھا

موٹو یہ دیکھ میں نے تمہارے لیے شاپنگ کی ہے۔ وہ کل والے مذاق پر ابھی تک اس سے ناراض تھی بازل کئی جتن کر چکا تھا اسکو منانے کے ، کبھی کچھ کھانے کو لا رہا ہے تو کبھی اپنی کوئی چیز اسے دے رہا ہے جو امثال لے کر رکھ لیتی مگر منہ ہنوز پھولا ہوا تھا

یہ دیکھو میں اپنے اور تمہارے سیم سیم ڈریسز لایا ہوں۔ بازل نے کچھ ٹی شرٹس اور جینز نکال کر اسکے سامنے رکھیں

یہ شوز اور واچز بھی سیم سیم ہیں۔ کافی دن ہو گئے تھے نہ ہمیں شاپنگ کیے ہوئے۔ بازل نے کہا تو امثال نے ترچھی نظروں سے صوفے پر پڑے



شاپنگ بیگز کی طرف دیکھا اور اسکے نظر اٹھانے سے پہلے ہی رخ موڑ گئی اتنی ساری شاپنگ دیکھ کر اسکا دل مچلا تھا مگر خود پر قابو کیے بیٹھی رہی ناراض تو وہ پہلے بھی نہیں تھی لیکن بازل کے جتن دیکھ کر پھیل رہی تھی

یہ دیکھو میں نے تمہارے لیے ساتھ میں میچینگ حجاب بھی لیے ہیں اور نیو ہیر آئل بھی لایا ہوں۔ تمہیں پتہ ہے یہ انڈیا میں بہت مشہور ہے۔ لاؤ میں تمہارے بالوں میں لگاؤں۔۔ بازل نے چیزیں سمیٹتے ہوئے ملازمہ کو دیں کہ وہ امثال کے روم میں رکھ آئے اور خود آئل لے کر امثال کے بالوں میں لگانے لگا

اب تو معاف کر دو یار۔ میں نے بس مذاق کیا تھا۔

میں تم سے ناراض ہی کب تھی۔۔ امثال۔ ہنسی

اور وہ جو کل سے بات نہیں کر رہی تھی، وہ کیا تھا۔ بازل نے اسکے بال  
کھینچے

وہ۔۔۔۔۔ وہ تو تم جب تم آگے پیچھے پھر رہے تھے، تو میں نے سوچا چلو  
تھوڑے سے نخرے اٹھوا ہی لیتی ہوں امثال نے کہا تو وہ ہنس دیا ریلینگ  
پر کھڑا شہریار مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھا

---

---

شاہ بی بی کل تو میں بال بال بچی ہوں۔ ملازمہ نے کہا

کیوں کیا ہوا۔ ثریا بیگم پوچھا

وہ کل نہ مجھے چھوٹی شاہ بی بی نے پکڑ لیا تھا۔ وہ میں نہ فریدہ سے بات کر  
رہی تھی تو انہوں نے سن لیا تھا وہ تو امثال بی بی نے بچا لیا تھا ورنہ مجھے  
تو لگا تھا کہ آج تو میں گئی۔

اچھا وہ کیسے۔ شاہ بی بی نے دلچسپی سے پوچھا تو ملازمہ نے اسے تفصیل  
بتانے لگی

تو ہاجرہ نے کچھ نہیں کہا اسے۔۔ حیرت ہے وہ تو اپنی بات میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتی ہے۔

ارے بی بی جی آج کل تو چھوٹی شاہ بی بی کی کایا ہی پلٹی ہوئی ہے کہاں وہ حویلی لڑکیوں کو اونچی آواز میں بات کرنے پر ڈانٹ دیتی تھی اور کہاں سارا دن حویلی میں امثال بی بی کے قہقہے گونجتے ہیں اور بی جان مسکرا دیتی ہیں اور آپکو پتہ ہے اب تو شاہ صاحب بھی انکی باتوں پر قہقہے لگاتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصے میں وہ سب کی لاڈلی بن چکی ہیں چاہے وہ کچھ بھی کریں کچھ بھی پہنیں کوئی روک ٹوک نہیں کرتا

اچھا ایک بات بتاؤ کیسی ہے امثال ---- کس پہ گئی ہے۔ شاہ بی بی  
نے اشتیاق سے پوچھا

بہت پیاری ہیں جس طرح ٹی وی میں نہیں آتی ہیں لڑکیاں، بلکل ان کے  
جیسی ہیں۔ شکل و صورت سے ساریہ بی بی پہ گئی ہیں۔ ملازمہ نے کہا تو  
انہوں نے سر ہلا دیا

---

خالہ کیا کر رہی ہیں۔ عادل کچن میں داخل ہوا تو ساریہ بیگم کو چولے کے  
پاس کھڑے دیکھا تو پوچھا

کچھ نہیں بیٹا عید آیا ہوا ہے، تو امثال نے اسے زبردستی کھانے کے لیے روک لیا ہے۔ دونوں کے لیے کھانے کو کچھ بنا رہی ہوں۔ ساریہ بیگم نے مصروف انداز میں جواب دیا تو عادل کا پارہ ہائی ہوا

ویسے خالہ یہ عید زیادہ تر یہاں ہی پایا جاتا ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ آفس ٹائمنگ کے بعد بندہ خاصا تھک جاتا ہے کچھ بھی کرنے کی ہمت نہیں ہوتی اور یہ گھر جانے کی بجائے اتنا سفر کر کہ یہاں آ جاتا ہے، پھر یہاں سے واپس جاتا ہے بیچ کرنا تو خاصا مشکل ہوتا ہو گا نہ۔ عادل نے بڑی مشکل سے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے نارمل انداز میں کہا تو ساریہ بیگم ہنس دیں

بیٹا تم نے بچپن وہ کہانیاں تو پڑھی ہوں گی ، جس میں جادو گر اپنی جان کسی طوطے میں قید کر کے رکھ دیتے تھے --- یہی صورت حال عید کے ساتھ بھی ہے۔ اسکی جان بھی امثال نامی طوطے میں قید ہے اسی لیے وہ اپنی تھکن کی پراوہ کیے بغیر اس سے ملنے آ جاتا ہے۔ ساریہ بیگم کی بات پر اس نے مٹھیاں بھینچیں

اچھا۔۔۔ ایسا کیوں - عادل نے سرسری انداز میں پوچھا

دارصل عید فاریہ اور آصف کے ساتھ اکیلا ہوتا تھا جرمنی میں۔ کوئی اور بہن بھائی تو تھا نہیں تو اس چیز کو بہت فیل کرتا تھا۔۔ دس سال کی عمر میں پاکستان آیا تو اسکی بازل اور امثال کے ساتھ دوستی ہو گئی۔ امثال میں تو جان

بسے لگی تھی اسکی -- کچھ دن رہنے کے بعد جب وہ واپس جانے لگا تو بہت  
اداس تھا، یہاں تک کہ اس نے جانے سے منع کر دیا کہ وہ واپس ہی  
نہیں جانا چاہتا۔ وہاں جا کر بھی وہ کافی ڈسٹرب رہا۔ پھر جب وہ پانچ سال  
بعد دوبار پاکستان آیا تو اسے پتا چلا کہ امثال نہ صرف اسکی کزن ہے بلکہ اسکی

-----

اما کیا کر رہی ہیں کب سے کچن میں ہیں ابھی تک کھانا نہیں بنا  
کیا۔۔۔ میں اور عدی کب سے ویٹ کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے ساریہ بات  
مکمل کرتی امثال نے کچن میں داخل ہوئی



ہاں بس بن گیا۔۔۔۔ میں لا ہی رہی تھی ساریہ بیگم نے کھانا پلیٹوں میں  
ڈالتے ہوئے کہا اور ٹرے میں رکھ کہ اسے پکڑائی اور باہر نکل گئی

ارے ایس پی صاحب آپ بھی آئیں نہ مل کہ کھاتے ہیں۔ امثال نے  
خاموش کھڑے عادل سے کہا

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔ عادل نے لٹھ مار انداز میں کہا

اوہو کچھ نہیں ہوتا نہ تمہیں پتا عید بھی کہہ رہا تھا اسے بھی بھوک نہیں مگر  
میں نے اسے کہا کہ میرے ساتھ کھا لے تو -----

اوہ پلیز مجھے تمہارا یہ عید نامہ سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔ عادل نے  
اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا اور بڑبڑاتا ہوا باہر نکل گیا

ہیں اسے کیا ہوا۔۔۔ اچھا خاصا کھڑا تھا۔۔۔ خیر سانوں کی۔۔ اس نے  
کندھے اچکاتے ہوئے سوچا اور باہر نکل گئی

---

---

یہ باہر سپورٹس کار کس کی کھڑی ہے سانیہ نے امثال کے پاس بیٹھتے  
ہوئے پوچھا

میری ہے۔۔ امثال نے ٹی وی کا ولیم کم کیا

اچھا۔۔ شہری لالہ نے لے کے دی ہے۔

نہیں عدی نے۔

ایک بات پوچھوں تم سے۔۔ سانیہ نے کہا

ہاں پوچھو۔۔ اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ تم عید کے کچھ زیادہ ہی کلوز نہیں ہو۔ سانیہ نے محتاط انداز میں کہا  
مبادا وہ مائڈ ہی نہ کر جائے

وہ تو میں شہری بھائی اور بازی سے بھی ہوں اس میں اتنا حیران ہونے والی  
کیا بات ہے۔

ہاں مگر وہ تو تمہارے بھائی ہیں نہ۔

ہاں تو وہ بھی تو میرا بھائی ہی ہے۔ امثال نے چینل چینج کیا

سگا تو نہیں ہے نہ۔۔۔۔۔ کزن ہے اور نا محرم بھی ہے پر تم اس سے اتنا  
کلوز ہو سانیہ نے کہا تو امثال نے چونکی تھی

اوہ ہ ہ ہ --- بی بی بریک پہ پاؤں رکھو --- کیا بولے جا رہی ہو --- عدی میرا  
بھائی ہے --- سگا بھائی --- ہماری ماما کا بیٹا ہے بدھو --- مطلب کچھ بھی  
- امثال نے اسے گھورا تو اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

کیا مطلب پر وہ تو فاریہ خالہ کا بیٹا ہے نہ ---

تمہیں نہیں پتہ نہ --- رکو میں بتاتی ہوں --- امثال نے ٹی وی آف کیا اور  
اسے بتانے لگی ---

سانہ چائے لاؤ۔ عادل نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا اور ہال میں بیٹھے امان اور دریاہ کے پاس جا بیٹھا جو دریاہ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔ سامنے صوفے پر بازل بیٹھا عید سے کال پر بات کر رہا تھا وہ دو دن سے بزنس کے سلسلے میں دبئی گیا ہوا تھا دونوں بہن بھائیوں نے اسے شاپنگ کی ایک لمبی لسٹ دی ہوئی تھی اور خاص ہدایت کی تھی کہ چیزیں سیم ہونی چاہئیں جو لسٹ پر منیشن ہیں، جس میں سے کچھ چیزیں اسے مل نہیں رہیں تھیں تو وہ بازل کو کال کر کہ پوچھ رہا تھا کہ اب کیا کروں

یار عدی اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آپ خود ژلے سے بات کر لیں۔ بازل نے کہا۔ عادل بظاہر تو دریاہ لوگوں میں مصروف تھا لیکن اسکی

ساری حسیات بازل کی طرف تھیں۔ اتنے میں سانپہ نے اسے چائے لا کر  
پکڑائی تو وہ پینے لگا۔

اچھا اسے بلاؤ میں خود بات کرتا ہوں۔ عید نے کہا تو بازل نے ملازمہ کو اسے  
بلانے بھیجا۔ ملازمہ نے جیسے ہی اسے بتایا کہ عید کا فون ہے تو وہ بھاگتی  
ہوئی کمرے سے نکلی۔ امثال کو ننگے پاؤں عجلت میں تقریباً بھاگنے کے سے  
انداز میں آتا دیکھ کر عادل کو آگ ہی لگ گئی تھی مطلب ایسی بھی کیا  
ایکسٹائنٹ کہ بندہ جوتا پہننا بھی بھول جائے۔ یہی سوچتے ہوئے اسکا ازلی  
غصہ آسمان کو چھونے لگا

یہ چائے بنائی ہے تم نے۔۔۔ ایسے بناتے ہیں۔۔ اتنی کڑوی۔ عادل نے دھاڑتے ہوئے کہا اور کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر اس نے چائے کا کپ زمین پر پٹختھا۔ وہ سب جو عادل کو کئی دن بعد اپنے پرانے روپ میں دیکھ کر حیران تھے امثال کی چیخ سے ہوش میں آئے۔ گرم چائے کے چھینٹے تیزی سے آتی ہوئی امثال کے پاؤں پر گرے تھے اور کپ کی ایک بڑی کڑچی اسکے پاؤں میں چبھی تھیں

پاگل ہو گئے ہیں کیا۔۔۔۔ آپکو نظر نہیں آ رہا تھا کہ وہ سامنے سے آرہی ہے۔۔۔۔۔  
 --- لے تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ بازل فون وہیں پھینکتا بے اختیار اسکی  
 طرف بڑھا تھا دوسری طرف فون پر اسکی چیخ سن کر عید بے چین ہوا  
 تھا۔ امثال پیر پکڑے وہیں بیٹھ گئی



نخ -- خون ---- ماما ----- ژلے کے پاؤں سے خون نکل رہا ہے۔ بازل  
امثال کے پاؤں کی تلوے سے فرش پر بہتا خون دیکھ کر بدحواس ہوا تھا  
۔ عادل ہونقوں کی طرح کبھی روتی ہوئی امثال کو دیکھ رہا تھا تو کبھی اسکے  
پاؤں کو جس سے نہ صرف تیزی سے خون بہہ رہا تھا بلکہ جلنے کی وجہ سے  
سرخ بھی ہو رہا تھا

فرسٹ ایڈ باکس لاؤ۔۔۔ سب سے پہلے امان ہوش میں آیا

اس میں پٹی نہیں ہے۔۔۔ بازل تمہاری گاڑی میں فرسٹ ایڈ باکس ہے۔

ااں۔۔۔۔ہاں۔ اسنے سر ہلا دیا

تو جاؤ لے کر آؤ نہ نہ ۔

کک۔۔۔کیا لے کر آؤں۔۔ بازل نے چہرے پر ہاتھ پھیرا

دریاب جاؤ تم لے کر آؤ۔۔ زریاب نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے دریاب سے  
کہا

ریلکس وہ ٹھیک ہے تھوڑی سی چوٹ لگی ہے۔ زریاب نے اسے صوفے پر  
بٹھاتے ہوئے کہا تو بازل نے غائب دماغی سے ہلا دیا

ہیلو ---- بازی --- سن رہے ہو کیا ہوا ہے۔ امثال کو کیا ہوا کیوں چیخنی  
تھی۔ فون پر عید کی مسلسل آواز آرہی تھی بازل کی طرف س کوئی جواب  
نہ پا کر اسنے کال کاٹی اور دوبارہ نمبر ملایا۔ زمین پر پڑے موبائل کی بیل بجی  
- زروا نے اٹھا کر بازل کو دیا تو اس نے اٹینڈ کرتے ہوئے کان سے لگایا

ہیلو بازل کیا ہوا ہے امثال کو۔۔ وہ ٹھیک ہے نہ دوسری طرف سے عید  
کے بے چین آواز سنائی دی

بھائی وہ ----- ٹھیک نہیں ہے ----- اسکا پاؤں ---- چوٹ لگی ہے  
----- خون ----- خون بہہ رہا ہے --- بازل نے اٹکتے ہوئے بات  
مکمل کی

میری بات کرواؤ۔

بھائی ---- وہ --- رو رہی ہے --- کیسے بات ---- بات کرے گی  
-- امثال سے زیادہ بازل کی حالت خراب ہو رہی تھی

چوٹ لگی کیسے۔ عدید نے پوچھا

بھائی وہ عادل بھائی نے کپ --- کپ پھینکا تھا تو چائے اور کپ کی  
کرچیاں اسکے پاؤں پر لگی ہیں -- بازل نے اپنی آنکھیں رگڑیں

اما ---- درد ہو رہا ہے۔ امثال کی روتی ہوئی آواز سنائی دی تو عدید نے فون  
کاٹ دیا

ارے میری بیٹی ابھی پیٹی کریں گی نہ تو ٹھیک ہو جائے گا ساریہ بیگم نے  
اسکا گال چوما

امثال میں کانچ نکالنے لگا ہوں تو تھوڑا درد ہو گا بس آنکیں بند کر لو اپنی --  
ٹھیک ہے امان نے کہا اور کانچ احتیاط سے کھینچ کر نکالا تو اسکی چخ بند  
ہوئی تھی

یہ مرہم لگتے ہی تھوڑا سا جلے گا تم پلیز زیادہ مت چیخنا ابھی تو تمہاری پہلے والی  
چخ میرے کانوں میں گونج رہی ہے ایسا نہ ہو کہ میں بہرا ہو جاؤں اور سوائے  
تمہاری چیخوں کے اور کچھ سنائی ہی نہ دے۔۔۔۔۔ یار ابھی تو میری شادی بھی  
نہیں ہوئی ہے۔۔۔ مجھے کوئی اپنی بیٹی بھی نہیں دے گا کہ لڑکا بہرا ہے  
اور چیخوں کے سوا کچھ نہیں سن سکتا۔۔ امان نے اسکا دھیان بٹانے کے  
لیے مزاق کیا جس پر وہ نم آنکھوں سمیت ہنس دی

دبئی کے ہوٹل میں بیٹھا عدید مسلسل اپنی پیشانی رگڑ رہا تھا۔ امثال کی چوٹ اور اسکو روتا سن کر اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر پاکستان پہنچ جائے۔ بازل کا ہونا نہ ہونا ایک برابر تھا ایسی صورت حال میں اسکو کچھ سمجھائی ہی نہیں دیتا تھا اور اس وقت بھی اسکا حال امثال سے زیادہ خراب تھا جو کہ فون پر صاف سنائی دے رہا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے شہیار کو کال ملائی

یار بھائی امثال کو چوٹ لگی ہے تو وہ بہت رو رہی تھی۔ آپ گھر چلے جائیں۔ اسکو دیکھ کر بازی کا حال بھی خراب ہو رہا ہے۔ میں بھی نکلتا ہوں مجھے کم از کم تین چار گھنٹے تو لگ جائیں گے وہاں پہنچنے میں۔

کیسے لگی۔۔۔ شہیار نے چابی اٹھائی اور آفس سے نکل گیا

اس خبیث ایس پی نے چائے پھینکی ہے جس سے اسکا پاؤں جل گیا ہے اور کانچ بھی لگا ہے عید نے دانت پیسے

اچھا ٹھیک ہے میں گھر جا رہا ہوں اور تم عادل کو کچھ مت کہنا میں دیکھ لوں گا۔ ویسے بھی اس نے جان بوجھ کر تھوڑی نہ پھینکی ہو گی غلطی سے



ہو گیا ہو گا شہریار نے اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی اسکی نیچر کو  
اچھے سے جانتا تھا، امثال کو کوئی چوٹ پہنچائے اور عید اسے سلامت رہنے  
دے ایسا ممکن ہی نہیں تھا

وہ تو جب میں وہاں آؤں گا تو دیکھی جائے گی۔۔ عید نے اسی ٹون میں کہا  
اور کال کاٹ دی شہریار نے گہری سانس لے کر گاڑی کی رفتار بڑھائی  
۔ دس منٹ بعد ہی وہ حویلی پہنچ چکا تھا جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوا سامنے  
امثال پاؤں پر پٹی باندھے ساریہ بیگم کے ساتھ لگی بیٹھی تھی ۔

ڑلے بھائی کی جان کیا ہوا ہے۔ شہریار جلدی سے امثال کی طرف بڑھا

کچھ نہیں بھائی تھوڑی سی چوٹ لگی ہے۔ آپ پریشان مت ہوں۔

درد ہو رہا ہو گا نہ۔ شہریار نے اسکے ساتھ بیٹھ کر اسے بازو کے حصار میں لیا

تھوڑا تھوڑا ہو رہا ہے۔

ارے میرا بچہ۔۔۔۔۔ سوری گریا تمہیں چوٹ لگی مجھے خیال رکھنا چاہیے تمہارا

۔ شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔ وہ غلطی نہ ہونے

کے باوجود معافی مانگ رہا تھا اور جسکی غلطی تھی وہ اپنی جگہ چور بنا بیٹھا تھا۔

بازی یہاں آؤ۔ شہریار نے گم صم بیٹھے بازل کو کہا تو اسکے پاس آ بیٹھا

ریلیکس ----- ژلے ٹھیک ہے اب ---- پریشان مت ہو میں ہوں

نہ --- شہیار نے اسے دوسرے بازو کے حصار میں لیا تھا

ایسی سچویشن میں اپنے حواس بحال رکھا کرو۔۔۔۔۔ بد حواس ہونے کی بجائے  
ہوش میں رہ کر سچویشن ہینڈل کرتے ہیں بچے۔۔ شہیار نے بازل کو سمجھایا

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں۔۔ دماغ ماوف ہو کر رہ گیا تھا

- بازل نے بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا

اچھا ٹھیک ہے پریشان مت ہو ژلے ٹھیک ہے، کیوں ژلے --- ویسے بھی  
ہمارا ژلے شاہ بہت بہادر ہے یہ چھوٹی موٹی چوٹیں اسکا کچھ نہیں بگاڑ  
سکتیں -- ہے نہ --- شہریار مسکراتے ہوئے امثال کو کہا تو اس نے زور  
سے سر ہلا دیا اتنے میں شہریار کا فون بجا دیکھا تو عید کا نمبر تھا۔

ہاں بولو عید -- شہریار نے فون کان سے لگایا

کیسی ہے ژلے -- عید کی آواز سنائی دی

یار وہ ٹھیک ہے پریشان مت ہو۔۔

میں دو گھنٹے میں پہنچ جاؤں گا آپ ڈرائیور کو ایئرپورٹ بھیجا دیجیئے گا عید نے  
کہا

ارے نہیں تمہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نہ یہاں - تمہاری آج  
میٹینگ ہے نہ تو وہ اٹینڈ کرو اور آرام سے آجانا - شہیار نے اسے منع کرتے  
ہوئے کہا

نہیں بھائی مجھے چین نہیں آئے گا اور ویسے بھی میں اس وقت ایئرپورٹ پر  
ہوں - ٹیم کے لوگ دیکھ لیں گے میٹینگ -- عید نے کہا

کیا مطلب یہ تو تمہارا ڈریم پروجیکٹ تھا نہ تو تم ٹیم پر کیسے چھوڑ کر آ سکتے ہو  
تمہاری اتنے دنوں کی محنت ضائع ہو جائے گی۔ شہریار نے اسے سمجھاتے  
ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ عید نے اس پروجیکٹ کو لے کر بہت محنت کی  
تھی اور اسے ہنڈرڈ پرسنٹ یقین تھا کہ یہ پروجیکٹ اسے ہی ملے گا۔ مگر اب  
وہ یوں آخر میں سب چھوڑ کر آ رہا تھا

بھائی چاہے جتنا بھی اہم ہو، میری بہن سے زیادہ نہیں ہوگا۔ میں آ رہا ہوں  
تو بس آ رہا ہوں آپ مجھے نہیں روکیں گے۔ عید نے دو ٹوک لفظوں میں کہا تو  
وہ خاموش ہو گیا

اچھا ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا شہریار نے کہا تو دوسری طرف سے عید نے  
کال کاٹ دی

اس وقت وہ امان کے ساتھ ڈیرے پر تھا شہریار نے امان کو کہا تھا کہ عید  
پہنچنے والا ہے اور وہ آتے ہی ہنگامہ کھڑا کرے گا اس لیے تم عادل کو لے  
کر کچھ دیر کے لیے باہر چلے جاؤ تو وہ اسے بہانے سے لے کر ڈیرے پر آ  
گیا تھا اس وقت عادل کمرے میں بے چینی سے ادھر ادھر ٹھل رہا تھا  
جبکہ امان صوفے پر ٹیک لگائے کب سے اسے ٹھلتا دیکھ رہا تھا۔

تم نے چائے جان بوجھ کر پھینکی تھی نہ -- امان نے بات شروع کی تو اس نے ایک پل رک کر اسے دیکھا پھر نظریں چراتے ہوئے اپنے سابقہ شغل میں مصروف ہو گیا

شکر کرو ابھی کسی اور نے تمہیں نوٹس نہیں کیا --- یہ جو چار پانچ گھونٹ پینے کے بعد، تمہیں چائے کڑوی لگی تھی بات کچھ پلے نہیں پڑی میرے -- امان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا لیکن اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر دوبار گویا ہوا

مجھے لگا تھا تم اسے پسند کرنے لگے ہو۔ لیکن شاید میں غلط تھا۔



یار میں اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ میرا ایسا ہر گز ایسا کوئی مقصد نہیں  
تھا بس غصہ آگیا تھا۔

کیوں جہاں تک میرا خیال ہے تم اچھے خاصے فریش موڈ میں تھے۔ پھر اچانک  
ایسا کیا ہوا جو تمہیں اتنا غصہ آگیا تھا۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔۔۔ عادل نے پیشانی مسلی

مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ ہو سکتا ہے میں تمہاری ہیلپ کر دوں۔ امان نے  
اسے کہا لیکن اسے خاموش دیکھ بات کو جاری رکھا

دیکھو عادل اگر تم واقعی ہی اسے پسند کرتے ہو تو اس کے لیے تمہیں  
امثال کے ساتھ اپنا رویہ چیلنج کرنا ہوا گا اگر یہی حال رہا تھا مجھے نہیں لگتا،  
شہریار امثال کے لیے تمہارے رشتے کے لیے کبھی ہامی بھرے گا۔ جانتے  
ہو نہ کتنا پیار کرتا ہے اور اگر وہ ہاں کر بھی دے گا تو عید کبھی نہیں مانے  
گا ویسے بھی میں نے نوٹس کیا ہے عید کے ساتھ تمہارا انداز خاصا لیا دیا ہوتا  
ہے۔۔۔ شہریار جتنے ٹھنڈے مزاج کا ہے وہ اتنا ہی پوزیسو ہے اگر ایک بار  
عید نے منع کر دیا نہ تو شہریار تو کیا ساریہ ممانی اور راسم ماموں بھی کچھ  
نہیں کر سکیں گے۔۔۔ تم کیوں اپنا امیج خراب کرنے پر تلے ہوئے ہو۔۔

یہ سب اس سالے عید کی وجہ سے ہی تو ہوا ہے۔ سارے فساد کی جڑ ہی  
وہی ہے۔ عادل نے دانت پیسے

اسکی وجہ سے کیسے اور اسکا یہاں کیا زکر۔۔ امان نے حیرانگی سے اسے دیکھا

یار مجھے اچھا لگتا نہیں جب وہ عید سے بات کرتی ہے۔ اس سے ملتی ہے  
اس کے ساتھ ہنستی ہے۔۔ مجھے نہیں اچھا لگتا جب عید کے آنے پر وہ  
سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس سے ملنے چل پڑتی ہے۔ گھنٹوں اس کے پاس  
بیٹھی رہتی ہے عادل نے بے بسی سے کہا تو امان نے اچنبھے سے اسے دیکھا

اس بات کا کیا مطلب ہوا وہ شہری اور بازل کے ساتھ بھی تو ایسے ہی رہتی  
ہے۔ ان سے تو تمہیں کبھی کوئی مسئلہ ہوا تو پھر عید سے کیوں۔

یار وہ دونوں تو اسکے بھائی ہیں نہ انکی تو سمجھ آتی ہے۔ لیکن یہ کمینہ عید  
--- عادل نے مٹھیاں بھینجیں تو چند پل تو امان اسے نا سمجھی سے دیکھتا رہا

پھر اچانک اسکا چھت پھاڑ قمقہ بلند ہوا تھا

اب تجھے کیا تکلیف ہوئی ہے جو اچانک منہ پھاڑ کر ہنسنا شروع ہو گئے ہو۔  
اسکو مسلسل ہنستا دیکھ کر عادل نے اسکی کمر میں مکہ جڑتے ہوئے کہا

سیریلیسی ---- تم عید سے جیلس ہو رہے ہو --- امان نے ہنستے ہوئے کہا

تو عادل نے اسے گھورا

تم جانتے بھی ہو عید کون ہے اور امثال سے اسکا کیا رشتہ ہے۔

کزن ہے۔ فاریہ خالہ کا بیٹا۔۔

نہیں برو کزن ہونے کے ساتھ اسکا امثال سے ایک اور رشتہ بھی ہے  
۔۔ امان نے اسکی جیلیسی دیکھتے ہوئے سسپینس پھیلا یا تو عادل کا سانس

اٹکا

کیا مطلب۔۔۔ کک۔۔۔ کونسا رشتہ۔ عادل نے اٹکتے ہو پوچھا

کم آن یار انکا اتنا مقدس اور گہرا رشتہ ہے تم پتا نہیں کیا سوچ رہے ہو۔

امان نے بات کو طول دیا

اب بکو گے بھی یا نہیں کہ کیا لگتا ہے وہ امثال کا۔ عادل نے اٹھ کر اسے گردن سے پکڑا

اچھا تو دل تھام کہ سنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عیدِ فاریہ آنٹی کا نہیں بلکہ ساریہ ممانی  
کا بیٹا ہے۔ امثال، بازل اور شہریار کا سگا بھائی ہے۔ امان نے اسکے سر پر  
دھماکہ کیا تھا

واٹ!! --- عادل اس کے انکشاف پر اچھلا

مگر وہ تو فاریہ خالہ کا بیٹا ہے نہ - بچپن سے ہی انکے ساتھ رہتا تھا تو  
پھر۔ عادل کے پوچھنے پر امان نے اسے بتایا کہ فاریہ آنٹی نے ساریہ ممانی  
سے لے کر پالا تھا

اوہ مائی گاڈ میں پتہ نہیں کیا سمجھا تھا۔۔ عادل نے دوبارہ صوفے پر گرتے  
ہوئے آنکھیں بند کیں تھیں۔ کچھ دیر تک اسی پوزیشن میں پڑے رہنے کے  
بعد اسے دوبارہ امان کا قہقہہ سنائی دیا

ویسے سچ میں یار کیا سین ہوتا ہو گا، جب جب تم عید سے جیلس ہوتے ہو  
گے امان نے ہنستے ہوئے کہا تو عادل بھی ہنسا تھا

اچھا تو اس دن ساریہ خالہ بھی بتا رہی تھیں مگر امثال آگئی تو بات بیچ میں رہ گئی

اچھا اب چلو واپس چلتے ہیں۔ عادل نے اٹھتے ہوئے کہا

چلتے ہیں۔ پہلے کسی ڈاکٹر کا بندوبست تو کر لینے دو مجھے اور یہ تو بتاؤ کہ تمہاری چھٹی کس کو فون کر کہ منظور کراؤں۔

کیا مطلب ڈاکٹر کا کیا کرنا ہے اور چھٹی کیوں لینا ہے۔



تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہیں یہاں گھمانے کے لیے لایا ہوں --- عید  
پاکستان آچکا ہے اور شہریار نے مجھے کہا ہے کہ اسکے آنے سے پہلے میں  
تمہیں کہیں ادھر ادھر کردوں ورنہ تمہیں اسکے ہاتھوں سے کوئی نہیں بچا  
سکتا۔

ویسے خبر تو خاصی مزیدار بنے گی کہ ایس پی عادل عمر شاہ ہونے والے  
سالے کے ڈر سے چھپے بیٹھے ہیں۔ کیا ٹائم آگیا ہے۔ امان نے ہنستے ہوئے  
کہا تو اسنے ٹھنڈی سانس لی

یہ آپہیں بچا کر رکھو عید سے مار کھانے کے بعد کام آئیں گی۔ کیونکہ مجھے  
نہیں لگتا کہ وہ تمہیں ایسے ہی چھوڑ دے گا

اچھا چلو اب واپس چلتے ہیں کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے جو ہو گا دیکھا  
جائے گا۔۔۔۔۔ اب اوکھلی میں سر دے ہی دیا ہے تو موسلوں سے کیا ڈرنا

--

لگتا تمہارے بھائی کے ہاتھوں شہید ہونے کا وقت قریب آن پہنچا ہے۔  
عادل نے تصور میں امثال کو سوچتے ہوئے بڑبڑایا

عدی میں بالکل ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا ہے اور اب تو درد بھی نہیں ہو رہا  
ہے۔۔۔ آپ ایسے ہی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آ گئے۔۔ امثال نے اسے

مطمئن کرتے ہوئے کہا۔ وہ جب سے آیا تھا ایک ہی بات پوچھے جا رہا تھا  
امثال درد تو نہیں ہو رہا نہ ٹھیک ہو نہ کبھی اسکا ماتھا چوم رہا تھا تو کبھی اسکے  
گال۔۔۔ اس وقت وہ نہایت ہی شدت سے عادل کا انتظار کر رہا تھا

زریاب بھائی، یہ عادل کہاں گیا ہے۔۔ عید نے ہال میں آتے زریاب سے  
پوچھا

کیوں۔۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو زریاب نے شہیار کی طرف دیکھا

بس ایسے ہی۔۔۔ زرا کام تھا اس سے۔۔ عید نے دانت کچکچائے تھے

مجھے نہیں پتہ شاید ڈیوٹی پر چلا گیا ہے۔۔۔ شہریار کے نفی میں سر ہلانے پر اس نے کہا۔۔۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ امان اور عادل ہال میں داخل ہوئے اسکو اندر آتا دیکھ کر عید کا غصہ نئے سرے جاگا تھا وہ ایک جست میں عادل تک جا پہنچا۔ شہریار نے امان کو گھورا تو اس نے کندھے اچکا دیے۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی امثال کو چوٹ پہنچانے کی۔ عید نے اسکا گرمیاب پکڑ کر غراتے ہوئے کہا عادل بوکھلا کر رہ گیا تھا اسے لگا تھا وہ تھوڑا چیخے چلائے گا مگر اس نے تو سیدھا گرمیاب پر ہاتھ ڈال دیا تھا۔ اسکی آگ اگلتی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر اسکے جسم میں سرد لہر سی دوڑ گئی۔ سب گھر والے ہکا بکا اسکا رد عمل دیکھ رہے تھے۔ ساریہ بیگم آگے بڑھیں تو عید نے انہیں وہیں روک دیا

ایسی بھی کیا تکلیف دی تھی اس نے تمہیں جو تم نے اسے زخمی ہی کر دیا  
-- عید نے اس کے جبرے پر مکہ مارا تو وہ لڑکھڑایا۔ اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی  
اس پر تمپڑوں اور گھونسوں کی برسات کر دی تھی

سوری یار وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔ عادل نے منہ سے خون  
صاف کرتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا۔ ساری حویلی میں رعب و دبدبہ رکھنے والا  
شیر کی طرح دھاڑنے والا عادل اس وقت عید کے آگے مسننا رہا تھا۔ اسکی  
حالت دیکھ کر امان کا شدت سے قہقہہ لگانے کو جی چاہ رہا تھا

سوری -- تمہاری سوری سے اسکی تکلیف کم ہو جائے گی کیا -- عید  
نے اسے ایک اور مکہ اسکی کی آنکھ کے قریب جڑا

عید چھوڑو اسے پاگل ہو گئے ہو کیا -- شہیار نے اسے آگے بڑھ کر اسے  
عادل سے الگ کیا تو عید نے پاس پڑا ہوا اس اٹھا کر اسکی طرف پھینکا جو  
اسکے کندھے پر لگا تھا

نہیں بھائی آج مجھے اس سے پوچھ ہی لینے دیں کہ اسکو آخر تکلیف کیا  
امثال سے - پہلے بھی صرف اس کمینے کی وجہ سے آپ نے اسے ڈانٹا تھا  
اور امثال روئی تھی ----- کیا ہوا تھا زرا سی شرارت ہی تو کی تھی  
دونوں نے --- جم کی مشینری ہی خراب کی تھی - کوئی بلب تو نہیں مارا تھا

- جو آپ نے نہ صرف انہیں جھڑکا بلکہ معافی بھی منگوائی تھی۔۔ عید کی بات سن کر سب کے منہ کھلے تھے۔۔ شہیار نے ان دونوں کی طرف دیکھا

یوں انکی طرف مت دیکھیں۔ انہوں نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ بے خبر نہیں ہوں میں۔ چاہے جہاں بھی ہوں پل پل کی خبر رکھتا ہوں انکی۔ اگر کچھ کہتا نہیں ہوں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا عید نے شہیار کو کہا تو وہ خاموش ہو گیا اور امثال کو اشارہ کیا اس وقت وہ ہی اسے کنٹرول کر سکتی تھی

عدی مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے ماما نے بھی کچھ کھانے کو نہیں دیا تم چھوڑو اسے مجھے برگر کھانا ہے تم لا دو نہ۔ امثال نے لاڈ سے کہا

اوکے میں لاتا ہوں امثال کو کہتے ہوئے وہ دوبارہ عادل کی طرف مڑا

اور تم ----- تمہارا اپنی بہنوں سے یا باقی حویلی کی لڑکیوں کے ساتھ جیسا  
بھی رویہ ہے مجھے اسکی ٹکے کی پرواہ نہیں ہے۔۔ لیکن امثال میری بہن  
ہے اسکے ساتھ ایسا رویہ برداشت نہیں کروں گا۔۔ اسکی آنسوؤں کی وجہ بننے  
والا انسان دوبارہ کسی قابل نہیں رہتا۔ تم کمزن ہو اور تمہاری پہلی غلطی تھی  
اسلیئے چھوڑ رہا ہوں آئندہ خیال رکھنا۔ اسکا گریبان ٹھیک کرتے ہوئے عید  
نے چبا چبا کر کہا۔۔ عادل کو تو اسکے منہ سے لفظ بہن سن کر ہی ٹھنڈ پڑ  
گئی تھی ایک بے ساختہ سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا تھا دریاب  
نے حیرانگی سے اسے دیکھا



لگتا ہے اسکی چوٹوں نے دماغ پر اثر کیا ہے جو مار کھا کر مسکرا رہا ہے  
دریاب نے امان کے کان میں سرگوشی کی

بعد میں بتاؤں گا ابھی تو انجوائے کر۔۔ امان نے مسکراتے ہوئے کہا انکی  
کھسر پھسر پر زریاب نے دونوں کو گھورا

عادل بیٹا ٹھیک ہو نہ تم - خدیجہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکے نیل زدہ چہرے  
کو دیکھتے ہوئے کہا

کچھ نہیں ہوا خالہ ٹھیک ہے یہ ---- ہلکی سی چوٹ لگی ہے -- عید نے  
عادل کو گھورتے ہوئے کہا

نیل و نیل کر کہ کہتا ہے ، کچھ نہیں ہوا -- عادل نے بڑبڑایا -- اسکی  
بربرٹاہٹ سن کر امان کی کب کی کی ہنسی چھوٹی تھی - سب نے اسے  
حیرانی سے اسے دیکھا تھا

لالی مجھے لگا تھا شاید میری اولاد ہی کھسکی ہوئی ہے یہاں تو ماشاء اللہ سے  
آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے ----- ساریہ بیگم کی بات پر لالہ رخ نے  
امان کو گھورا۔

امان تم عادل کو کمرے میں لے جاؤ۔ شہریار نے کہا تو امان نے سر ہلا دیا

یا اللہ کہاں پھنس گیا ہوں ان بہن بھائیوں کے بیچ ۔۔ اور اس کمینے شہری

کو دیکھو اچھی طرح پیٹا لینے کے بعد کہہ رہا تھا "عید چھوڑو اسے" چول

انسان-----یا اللہ اب تو تو ہی میری ننھی سی جان کی حفاظت کرنا ورنہ

ان لوگوں نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اب میں پولیس سٹیشن کیسے جاؤں

گا، کیا بتاؤں گا کہ ہونے والے سالے سے پٹ کر آیا ہوں اس سے تو اچھا

تمہا میں وہی ڈیرے پر ہی بیٹھا رہتا۔۔۔ عادل واش بیسن کے پر لگے شیشے

کے آگے کھڑا ہو کر اپنے زخموں کا معائنہ کرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل

بڑ بڑا رہا تھا ہونٹ پر لگے زخم پر ہاتھ لگایا تو کمرہ کر رہ گیا

امثال کو تینوں بھائیوں نے ہاتھ کا چھالا بن کر رکھا ہوا تھا شہریار اور عدید  
پچھلے چار دن سے مسلسل آفس سے چھٹی پر تھے۔ بازل بھی یونی نہیں جا رہا  
تھا۔ بقول اسکے امثال کے بغیر دل نہیں لگتا اسکا۔ سب کی توجہ سے اسکا  
پاؤں کا زخم تیزی سے بھر رہا تھا۔ چونکہ سبھی جانتے تھے کہ وہ ایک جگہ  
ٹک کر بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھی اس لیے ہر وقت کوئی نہ کوئی اسکے  
پاس رہتا۔ ان تینوں بھائیوں کے علاوہ وہ گھر کے باقی افراد سے بھی لاڈ  
اٹھوا رہی تھی اس وقت بھی وہ خدیجہ بیگم کی گود میں سر رکھے خاندان کا  
کوئی قصہ پوری توجہ سے سن رہی تھی۔ اچانک اسے ایک خیال آیا  
خالہ جانی ہمارا ننھیال کہاں ہے۔ میرا مطلب ہے کہ آپ اور فاریہ خالہ کے  
علاوہ باقی لوگ کہاں رہتے ہیں۔ ہمارے ماموں ممانیاں، نانا نانی

وغیرہ۔۔ امثال نے سر اٹھا کر انکی طرف دیکھا۔ تو انکی چہرے کی رنگت زرد  
پڑی تھی۔ جسے امثال نے محسوس کیا تھا

تم بیٹھو بیٹا میں زرا کچن دیکھ لوں خدیجہ بیگم نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ  
کہا اور اٹھ گئی۔ اندر آتے عادل نے انکی اڑی رنگت صاف محسوس کی تھی  
۔ جبکہ امثال نے حیرانی سے باہر جاتی خدیجہ بیگم کی دیکھا تھا

ہائے کزن سکتے میں کیوں بیٹھی ہو۔۔

اوہ ہائے۔۔ تم یہاں۔ امثال نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ہاں تمہاری خیریت دریافت کرنے آیا تھا

اچھا کمال ہے چار دن بعد تمہیں میری خیریت دریافت کرنے کا خیال آیا  
ہے۔ امثال نے بتایا

طعنہ دے رہی ہو۔۔۔

نہیں جسٹ بات کی ہے میں نے کہ چار دن بعد حال پوچھنے کا خیال آیا  
ہے اور وہ بھی خالی ہاتھ۔۔۔ بندہ کسی کی عیادت کے لیے جائے تو کچھ  
کھانے کو ہی لے جاتا ہے۔

ہا۔۔ تمہارے بھائی نے کسی قابل چھوڑا تھا مجھے۔۔ میرا جوڑ جوڑ ہلا کر رکھ دیا  
۔ اٹھنے بیٹھنے سے قاصر تھا۔ عادل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

اب تم طعنہ دے رہو مجھے۔

میری اتنی جرات کہاں۔ عادل نے آنکھ کے قریب زخم پر ہاتھ پھیرا

وہ اصل میں ہمت نہیں ہو رہی تھی بہت شرمندہ ہوں۔ سوری میری وجہ  
سے تمہیں چوٹ لگی۔ عادل نے کان کجھایا

اوہ۔۔ اُس اوکے تم نے کون سا جان بوجھ کر کیا تھا۔ امثال لا پرواہی سے  
کہا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

ویسے مجھے لگا تھا تمہارے سامنے جاؤں گا تو منہ توڑ دو گی میرا۔

ایسی بات نہیں ہے ویسے بھی میرا کوٹہ عید پورا کر چکا تھا۔ امثال نے  
ہنستے ہوئے کہا تو اسکے گال پر ڈسپل پڑا۔ جس کو دیکھتے ہوئے عادل سٹل  
ہوا تھا

کہاں کھو گئے۔ امثال نے اسکے آگے چٹکی بجائی تو وہ سر پر ہاتھ پھیر کر رہ  
گیا



ویسے ایک بات پوچھوں۔ امثال اسکی طرف جھکی تو اس نے اثبات میں سر

ہلایا

کہیں تم نے جان بوجھ کہ تو نہیں کیا تھا اور اپنے سارے حساب ایک ہی  
بار میں چکا دیے۔

لا حول ولا قوۃ۔ عادل نے سر جھٹکتے ہوئے کہا جس پر وہ ایک بار پھر ہنسی

تھی

اف اسکا یہ بدتمیز ڈمپل - عادل بڑبڑایا - عید اندر داخل ہوا تو عادل کو کمرے  
میں دیکھ کر اسے گھورا

تم۔۔۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔

چھوڑو نہ عدی حال چال پوچھنے آیا تھا - امثال نے جلدی سے کہا مبادا وہ  
کہیں پھر نہ اسے پیٹ دے

رئیلی۔۔۔۔۔ عید نے طنزیہ انداز میں کہا

میں امثال سے سوری کر چکا ہوں۔۔ عادل نے دھیمے لہجے میں کہا

ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو۔۔ عید نے کہا۔

یار پلیز۔۔۔۔ عادل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

جانے دو نہ عدی وہ مجھ سے سوری کر چکا ہے۔۔ ہو جاتا ہے۔۔ اس وقت  
وہ غصے میں تھا۔ نہیں دیکھا ہو گا نہ مجھے آتے ہوئے۔ امثال نے بات رفع  
دفع کرتے ہوئے کہا

مگر ژلے۔۔۔۔

نو مور اگر مگر بس اب آپ دونوں صلح کر لیں۔ چلیں اچھے بچوں کی طرح گلے  
ملیں اور دوستی کر لیں چلیں شاباش۔ امثال نے کہا تو عید کو ناچار اسکی  
طرف ہاتھ بڑھانا پڑا

عیدی میں نے گلے ملنے کو کہا۔-----

اوکے۔ عید نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عادل کو گلے لگایا۔۔

عادل لالہ وہ۔۔۔ وہ میری دوست کی سالگرہ ہے میں چلی جاؤں۔ زروا نے  
امثال کے کمرے سے نکلتے عادل کو انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے چلی جاؤ۔ عادل نے مسکرا کر کہا تو زروا بے ہوش ہوتے ہوتے  
بچی۔ ایک تو اجازت مل گئی تھی اوپر سے اسکی مسکراہٹ۔۔

اللہ اللہ یہ عادل لالہ ہی تھے نہ۔ زروا نے گال پر انگلی رکھتے ہوئے سوچا اور  
سرپٹ سانپ کے روم کی طرف بھاگی

امثال پتر کیا کر رہی ہو۔ کب سے اس کھڑپٹر پر لگی ہوئی ہو۔ لان میں  
بیٹھی بی جان نے لیپ ٹاپ پر لگی امثال کو کہا۔ وہ کافی دیر سے لیپ  
ٹاپ پہ کام کرتی امثال کو دیکھ رہی تھی چونکہ وہ پوری توجہ سے کام کر رہی  
تھی تو اسکی زبان بند تھی انہیں۔ اسکی مسلسل چپ سے تنگ آ کر بی  
جان اسے ٹوکے بغیر نہ رہ سکی

دادو تھوڑا سا رہ گیا ہے۔ بس دس منٹ۔۔ امثال نے سر اٹھائے بغیر کہا  
بس کر نہ۔۔۔۔۔۔ بعد میں کر لینا۔۔

ہاں اب بتائیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ میری جانو بور ہو رہی ہیں۔ امثال نے  
لیپ ٹاپ آف کرتے ہوئے گال پر ہتھیلی رکھی تو بی جان مسکرا دیں

شاہ بی بی آپکا فون ہے۔ ملازمہ نے فون انہیں پکڑایا

یہ لڑکی کدھر گئی ہے ابھی تو یہیں تھی۔ بی جان نے فون سے فارغ ہوئیں  
تو امثال کو موجود نہ پا کر کہا

امثال۔۔۔۔امثال کدھر گئی ہو۔ بی جان نے آواز دی

دادو میں یہاں ہوں۔ امثال کی آواز آئی تھی

کدھر۔۔۔ مجھے نظر کیوں نہیں آ رہی ہو۔۔۔۔۔

اوہو جانم اوپر دیکھیں نہ درخت پر -

امثال اوپر کیا کر رہی ہے پتر۔ گر جائے گی۔ چل نیچے آ۔۔ بی جان نے  
پریشانی سے کہا

کھ نہیں ہوتا۔۔۔ میں بس یہ امرود توڑ لوں آتی ہوں۔ میں نے کونسا یہیں پہ  
بستر لگانا ہے۔ امثال نے لاپرواہی سے کہا

نہ پتر تجھے امرود کھانے ہیں تو میں تجھے باغ سے منگوا دیتی ہوں یا پھر کسی  
ملازم کو کہتی ہوں وہ اتار دے گا ابھی تو تمہاری چوٹ ٹھیک ہوئی ہے پھر  
لگوا لو گی۔

ارے آپکو نہیں پتہ نہ مجھے خود اتارنے میں مزہ آتا ہے۔ ویسے بھی میں اپنی  
محنت پر یقین رکھتی ہوں۔ امثال کی اپنی ہی منطق ہوتی تھی



امثال میں کہہ رہی ہوں نیچے آؤ تو آؤ۔ بی جان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ دیوار کے اس پار کھڑی ثریا شاہ کی ہاجرہ شاہ کی آواز سن کر آنکھیں نم ہوئیں تھی

امثال تم سن رہی ہو نہ۔ بی جان نے اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر دوبارہ کہا۔

میں کیسے اتروں۔

جیسے چڑھی تھی۔۔ بی جان نے کہا۔

وہ دادو ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔

یار دادو میں نیچے آنے کا راستہ بھول گئی ہوں مجھے یاد نہیں آ رہا کہ میں کس  
ٹہنی کے زریعے چڑھی تھی امثال کی آواز آئی

یا میرے خدا۔۔۔ کیا کرتی ہو تم امثال۔ اچھا تو رک میں کسی کو بلاتی ہوں  
- بی جان نے فکر مندی سے کہا

ارے رہنے دیں میں اس دیوار سے اترنے کی کوشش کرتی ہوں۔ امثال  
نے کہا اور جمپ مار کر دیوار پر جا بیٹھی

لیں جی میں سیف زون میں پہنچ گئی۔ امثال نے دیوار پر پاؤں لٹکا کر بیٹھی

امثال نیچے آؤ لڑکیاں یوں دیواروں پر نہیں چڑھتیں۔

نہ دادو یہاں پر بہت مزے کی ہوا لگ رہی ہے۔ میں تو نہیں آرہی۔ امثال  
نے نفی میں سر ہلایا

اس سے تو اچھا تھا تم اپنی اس کھڑ پٹر پر لگی رہتی۔ کم از کم سکون سے تو  
بیٹھی تھی۔

ہاں تو آپ ہی کو شکایت ہو رہی تھی کہ میں خاموش بیٹھی ہوں۔ چلیں میں  
آپکو اچھا سا گانا سناتی ہوں۔

میرے محبوب قیامت ہو گی  
آج رسوا تیری گلیوں میں محبت ہو گئی

امثال نے گلا پھاڑ کر گانا شروع ہو گی تو بی جان نے اسے گھورا

کیا ہوا نہیں پسند آیا۔ چلیں کوئی نہیں میں کوئی اور ٹرائی کرتی ہوں اور دوبارہ  
شروع ہو گی

منگنی تاں نہیوں ہوگی منگنی تاں نہیوں ہو گئی

ہتھاں وچ چھلے آ

ہے گا کوئی بوائے فرینڈ یا تسی وی کلے آ

ویسے دادو منگنی سے یاد آیا کہ میری بھی تھوڑی سی منگنی کروا ہی دیں

یار۔۔۔۔ میری بھی پرسنل ساس اور ننڈیں ہو گئیں، اپنا منگیتر ہو گا۔ منگیتر

مجھ سے ملنے آیا کرے گا، فون کیا کرے گا۔ ساس اور ننڈیں میرے لیے

گفٹس لایا کریں گی، کھانے پینے کی اشیا ہوں گی کتنا مزہ آئے گا نہ۔ امثال

نے آنکھیں میچیں تو بی جان کا منہ کھلا

امثال میں کہتی ہوں منہ بند کر کہ نیچے آ۔ تو آج زرا نیچے اتر میں تیری ٹانگیں  
توڑتی ہوں۔ بی جان نے مصنوعی غصے سے کہا

یار دادو یہ نہ کرنا اگر میری ٹانگیں توڑ دیں گی تو مجھے بیاہنے کون آئے گا لوگ  
کہیں گے ٹوٹی ٹانگوں والی لڑکی ہمیں نہیں چاہیے۔۔ ساری زندگی کنواری بیٹھی  
آپکے سینے پر ہی مونگ دلنی ہے میں نے اور آپکی چوکھٹ پر ہی مروں گی  
۔امثال نے دھائی دی

ہائے۔ اللہ نہ کرے میری بچی۔۔۔۔۔ میں تمہارے دشمن۔ اللہ میری عمر  
بھی تمہیں لگا دے۔ بی جان نے دہل کر کہا

رہنے دیں دادو یہ دعا نہ دیں کیا پتہ آپکا آج آخری دن ہو اور میں ایوں ای  
ساتھ فری میں ٹنگی جاؤں۔۔ امثال کی بات سن کر بی جان کا منہ کھلا تھا  
۔۔ منہ تو دیوار کے پار کھڑی ثریا شاہ، انکی بہوں اور پوتیوں کا بھی کھلا تھا وہ  
سب امثال کی آواز سن کر باہر آ گئیں تھی اور دادی پوتی کے مذکرات اور  
دیوار پر بیٹھی امثال کی بی جان کے سامنے پڑپڑ چلتی زبان سن رہی تھیں  
۔ وہ ملازموں کی زبانی اسکے بارے میں سن چکیں تھیں

آئے ہائے شرم کرو لڑکی کس طرح دادی کے مرنے کی بات کر رہی ہو بی  
جان نے اسے شرم دلانی چاہی جو کہ ایک ناممکن سی بات تھی

لو جی اس میں شرم کی کیا بات ہے مرنا تو سب کو ہی ہے نہ اور ویسے بھی  
آپکے بعد میں نہ دادا جانی کی کسی اچھی سی کیوٹ سی لڑکی سے شادی  
کرواں گی آپ تو بڑھی ہو گئیں ہیں۔

ہاں ہاں میں تو بڑھی ہو گئی ہوں نہ اور تمہارے دادا تو ابھی خیر سے سولہ  
سال کے لڑکے ہیں۔ بی جان نے جل کر کہا تو امثال ہنسی  
اوہ ہ ہ --- تو ہاجرہ ڈارلنگ جیلز ہو رہی ہیں دادا جانی کی شادی کی بات سن  
کر۔ امثال نے لب سکڑے  
میں کیوں جیلز ہونے لگی بی جان نے کہا

ہا دادو آپکو تو انگلش آتی ہے



پتر میں نے بارہ جماعتیں پڑھی ہوئی ہیں بی جان نے کہا تو امثال کی انکھیں  
پھیلی

نہ کریں دادو یار کیوں میرے گھٹنوں کو ہارٹ اٹیک دلوانا ہے۔

لو میں سچ کہہ رہی ہوں اپنے خاندان کی پہلی لڑکی تھی جس نے بارہ  
جماعتیں پاس کی تھی بی جان نے فخر سے کہا  
واہ دادو پھر تو آپ پڑھی لکھی شاہ بی بی ہوئیں نہ۔

اچھا دادو ایک بات تو بتائیں آپ لوگ شاہ ہیں نہ تو پھر آپ لوگوں کو دم  
وغیرہ نہیں کرتے میرا مطلب ہے کہ تعویذ وغیرہ۔ آپ کو پتہ مجھے کتنا شوق  
ہے دیکھنے کہ جب یہ شاہ لوگ پھونکیں مارتے ہیں۔ ڈراموں میں اکثر دیکھا  
ہے نہ کہ گھر کی بڑی بی بی لوگوں کے مسئلے سن رہیں ہوتی ہیں۔ امثال  
نے ٹھوڑی تلے انگلی رکھی

نہ پتر تُو تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تم شاہ نہیں مراثن ہو۔ بی جان نے ہلکے  
پھلکے انداز میں کہا۔ امثال کی بات لمبی ہوتے دیکھ کر بی جان نے ملازمہ  
کو کرسی لانے کا کہا

بتائیں نہ دادو میں نے تو ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ امثال نے اصرار کیا

پتر خاندان کا جو بڑا بیٹا ہوتا ہے وہ گدی سنبھالتا ہے۔ بی جان نے دھیمے  
لجے میں کہا تو امثال انکا لہجہ سن کر خاموش ہوگی دیوار کی دوسری طرف  
کھڑی دونوں کی باتیں سن کر مسکراتی ثریا شاہ کے لب سکڑے تھے اور انکے  
چہرے پر کئی سالوں کی تھکن اتر آئی تھی

اچھا بتائیں نہ پھر کیا پلان ہے دادا جانی کی شادی کا۔ لڑکی دیکھنا شروع  
کرتے ہیں۔ آپ مجھے پورے خاندان کا ٹور کروائیں۔ کوئی نہ کوئی لڑکی تو مل  
ہی جائے گی اور اسی بہانے میں اپنے لیے بھی کوئی لڑکا تاڑ لوں گی۔ امثال  
نے بات بدلی اور آخری بات پر شرمانے کی ناکام کوشش کی تھی

پتر جی جو کام نہ آتا ہو اسے کرنے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہیے۔ بی  
جان نے اس کے شرمانے پر چوٹ کی

اچھا بہت ہو گیا۔ اب نیچے آ جا۔ ویسے بھی بندروں کی طرح اچھلنے کا تیرا آج کا  
کوٹہ پورا ہو گیا ہے۔

نہ دادو جان میں ایسے ہی نیچے نہیں آؤں گی پہلے میری حفاظت کا کوئی  
معقول بندوبست کیا جائے، کیونکہ آپکی بہو کافی دیر سے مجھے بڑے قاتلانہ  
انداز میں گھور رہی ہیں۔ مجھے پورا پورا یقین ہے، میں نیچے آؤں گی تو سلامت  
نہیں رہوں گی امثال نے بی جان کے پیچھے کھڑی کافی دیر سے گھورتی  
ساریہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا تو بی جان نے پیچھے مڑ کر دیکھا

اماں جان یہ پہلے ہی بہت بگڑی ہوئی ہے اوپر سے آپ اسکی الٹی سیدھی  
بکواس سن کر بھی اسکو کچھ نہیں کہتیں۔ باقی لڑکیوں پر بھی تو سختی کرتی  
ہیں تھوڑی سی اس پر بھی کر لیا کریں ۔ ساریہ بیگم نے خفگی سے کہا  
ہا۔۔۔۔۔۔ ماما۔۔۔۔۔ کیسی ماں ہیں آپ اپنی ساس سے کہہ رہی ہیں کہ  
میری بیٹی پر سختی کریں -- سچ بتائیں میں آپکی ہی بیٹی ہوں نہ امثال روہانسی  
ہوئی

سچ بتاؤں پہلے تو مجھے صرف شک تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ مجھے یقین  
ہوتا جا رہا ہے کہ تم میری بیٹی نہیں ہو۔

تو پھر میں کس کی بیٹی ہوں۔۔ کون ہوں میں - کون ہے میری ماں۔ کہاں  
رہتی ہے بے چاری، دکھوں کی ماری - امثال نے زمانے بھر کا درد اپنے  
چہرے پر لائی

تم زرا نیچے آؤ پھر بتاتی ہوں۔

ہاجرہ ڈارلنگ میں یہاں بیٹھ کر تھک گئی ہوں نیچے آنا چاہتی ہوں مجھے سیکورٹی فراہم کی جائے۔ امثال نے ماں کے تیور دیکھتے ہوئے کہا

جا ساریہ جا کہ کوئی کام دھندہ کر۔۔۔ ایسا کر ہم دونوں کے لیے کچھ کھانے کو لے آ۔۔ تو کیا ہم دادی پوتی کی سر پر کھڑی ہے۔ بی جان نے کہا تو ساریہ بیگم پر پٹختی اندر کی طرف بڑھی

چل آ جا بھیج دیا ہے میں نے اسے۔ بی جان نے کہا تو امثال نے دیوار پر سے چھلانگ لگائی تو دیوار کی دوسری سائیڈ پر کھڑی ثریا شاہ بھی واپس پلٹیں

-آج كتنے مہینوں بعد انہوں نے اپنی چھوٹی مہن جو كہ انكى دیورانی مہی تھیں  
كى آواز سنی تھی اور وہ مہی اتنی خوش اور ہشاش بشاس۔ جو انكے بیٹے نے كیا  
تھا اسكے بعد تو ہاجرہ شاہ حویلى كى ہو كر رہ گئیں تھیں۔ خاندان كى كسى  
تقریب میں شركت برائے نام ہى كرتیں تھیں۔ جب مہی وہ خاندان كى كسى  
خوشى غمی میں جاتیں، عورتیں انكى بیٹی كو لے كر باتیں كرتیں تو انہوں نے  
كہیں آنا جانا ہى چھوڑ دیا تھا۔

شاہ بی بی آپ پریشان نہ ہو سب ٹھيك ہو جائے گا۔ صدام شاہ نے ثریا  
شاہ كو كندھوں سے پكڑ كر اندر لے جاتے ہوئے كہا

کب ٹھیک ہو گا صدام - میں تھک گئی ہوں - اب نہیں برداشت ہوتا  
- مرنے سے پہلے ایک بار اپنی بہن کو گلے لگانا چاہتی ہوں - ثریا شاہ نے تھکے  
تھکے انداز میں کہا

اللہ نہ کرے شاہ بی بی آپکو کچھ ہو ویسے بھی اس صورت میں آپ نے  
امثال کا پلان تو سن ہی لیا ہے - صدام شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی  
ہنس دیں

کتنی شرارتی ہے نہ یہ لڑکی - ہاجرہ کیسے لاڈاٹھا رہی تھی اور اٹھائے بھی کیوں  
ماشاء اللہ سے سوہنی بھی تو بہت ہے - حویلی میں رونق لگائے رکھتی ہو گی -



ثریا شاہ نے دیوار کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو صدام شاہ بھی مسکرا  
دیا۔

---

رمل، عائشہ کھانا کہاں تک پہنچا ہے مہمان آنے والے ہیں خدیجہ بیگم نے  
کچن میں آکر کہا

سالن بن چکا ہے رمل کباب بنا رہی ہے اور میں چاول بنانے لگی ہوں  
آدھے گھنٹے میں ہو جائے گا۔ عائشہ نے کہا

تم کیا کر رہی ہو ژلے۔ انہوں ژلے کی طرف مڑتے ہوئے کہا جو فرش پر  
آلتی پالتی مارے بیٹھی زور و شور سے چاول چن رہی تھی

کچھ نہیں ڈی جے خالہ ان لوگوں ہیلپ کر رہی تھی ۔ کب سے کہہ رہیں  
کہ ہماری ہیلپ کر دوڑ لے ہم سے نہیں ہو رہا ہے ۔ بہت سر کھیپاتی ہیں  
تب جا کر کچھ سمجھ آتا ہے انکو ۔ میں نہ ہوتی تو پتہ نہیں انکا کیا ہوتا۔  
نہایت ہی کوئی نکمی اور پھوہڑ لڑکیاں ہیں۔ امثال نے چاول چنتے ہوئے  
مصروف انداز میں کہا تو تینوں نے مسکراہٹ دبائی  
ہاں بیٹا میں جانتی ہوں کسی کام کی نہیں ہیں یہ ۔ ایک تم ہی تو ہو اس  
گھر میں سمجھ دار ۔ لوگ مثالیں دیتے ہیں۔ ماشاء اللہ سے بڑے چرچے ہیں  
تمہارے ۔ دور دور سے لوگ آتے ہیں تمہاری سلیقہ شعاری دیکھنے کچن میں  
داخل ہوتی ساریہ بیگم نے کہا

یار ماما مجھے نہ آپکی بیٹی بننا ہی نہیں ہے ڈی جے خالہ آپ مجھے آپ اپنی بیٹی  
بنا لیں۔ امثال نے خدیجہ بیگم کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا

ہاں کیوں نہیں یہ تو میری خوش قسمتی ہو گی کہ تم میری بیٹی بنو۔ خدیجہ بیگم  
نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔

دیکھا ماما۔ آپکو میری قدر ہی نہیں ہے۔ انکی بات کا مطلب سمجھے بغیر ہی وہ  
انکے ساتھ لگی پھولے نہ سمار ہی تھی۔ تو وہ چاروں ہنس دیں

کتنی کیوٹ ہو تم۔ عائشہ نے ہنستے ہوئے اسکے گال کھینچے

اور سناؤ فوزیہ کیا چل رہا ہے آجکل۔ فوزیہ بیگم کے بھائی نے پوچھا

کچھ خاص نہیں بھائی صاحب بس وہی روٹین۔ فوزیہ بیگم نے کہا تو انہوں  
نے سر ہلا دیا

بیٹا آپ کیا کرتی ہیں فوزیہ بیگم نے کے بھائی نے کہا

میں بی بی اے کی سٹوڈنٹ ہوں انکل۔ امثال نے شائستگی کے سارے  
ریکارڈ توڑتے ہوئے نظریں جھکا کر کہا۔ ساریہ بیگم تو اس کے انداز پر عیش  
عیش کر اٹھی تھی اور دل میں خدا کا شکر ادا کر رہی تھی کہ وہ انسانوں کی  
بیہیو کر رہی تھی

اچھا ماشاء اللہ اسکے بعد کیا کرنے کا ارادہ ہے۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے

پوچھا

بس انکل سڈی کمپلیٹ کرنے کے بعد بزنس کی دنیا میں تھلکہ مچانے کا

ارادہ ہے۔ امثال نے جوش میں آتے ہوئے کہا

گڑیا وہ تو تم نہ بھی بتاؤ تو ہمیں پتہ ہے تم لوگوں کے بزنس ورلڈ میں قدم  
رکتے ہی ایک نہ تمھنے والا طوفان آئے گا۔ ناقابلِ فراموش قسم کے واقعات  
رونا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ لوگ صدیوں یاد رکھیں گے کہ بزنس کی دنیا  
میں کوئی آیا تھا۔ دریاب نے ہنستے ہوئے کہا

بس کبھی غرور نہیں کیا۔ امثال نے فرضی کالر جھاڑے

کسی جارہی ہے آپکی سڈی۔۔۔ فوزیہ بیگم کے بھانجے عدنان شاہ نے پوچھا

جی بہت اچھی۔۔ امثال نے مختصر جواب دیا۔ وہ کافی دیر سے اسکی نظریں  
اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی

برزنس لائن میں کس طرف آنے کا ارادہ ہے۔۔۔

ریسٹورینٹ برزنس۔۔ ا

آپکا انٹرسٹ کس میں ہے - عدنان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا - وہ خواہ  
مخواہ بات لمبی کیے جائے رہا تھا - کافی دیر سے تمیز کا مظاہرہ کرتی امثال  
کے صبر نے جواب دیا

اسلحہ ، ہیومن اور ڈرگز سمگلنگ میں ہے - آپکو پتہ ہے مجھے اسلحہ ، منشیات  
اور لوگوں کو اغواہ کر کے دوسرے ممالک میں سمگل کرنے کا بہت شوق  
ہے - شروع میں سمگلنگ تک محدود رہنے کا ارادہ ہے پھر آہستہ آہستہ کاروبار  
کو فروغ دیتے ہوئے اغواہ برائے تعاون ، ڈکیتی کی وارداتیں اور بھتہ خوری  
کو بھی شامل کر لیں گے - امثال نے دانت پیسے

ڑلے تمہیں شہری بلا رہا ہے اٹھو جاؤ، بھائی کی بات سنو۔ ساریہ بیگم جو سکون سے بیٹھی تھیں امثال کو پڑی سے اترتا دیکھ کر اسے وہاں سے اٹھانا چاہا

نہیں ماما مجھے تو کوئی آواز نہیں آئی۔ امثال نے نفی میں سر ہلایا

یہ لڑکی آج پٹے گی میرے ہاتھوں۔ ساریہ بیگم نے گلاس پٹھا

کیا ہوا خالہ کس کی بات کر رہیں۔ عائشہ نے پوچھا

ایک ہی میری جان کا روگ۔ ساریہ بیگم نے بڑبڑائیں



امثال کی بات کر رہی ہیں -

اور کون ہو سکتا ہے -----

کیوں کیا کر دیا ہے اس نے -

کرنا کیا ہے مہمانوں کے پاس بیٹھی پڑ پڑ کر رہی ہے -- کیا سوچیں گے  
بھابھی کے میکے والے کیسی لڑکی ہے -

اوہو خالہ کچھ نہیں کرتی وہ آپ پریشان نہ ہوں - آپ بھی تو ہر وقت اسکو  
ٹوکتی رہتی ہیں -

ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ ہر بندہ اسکی حملیت میں کیوں کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ پہلے ہی بہت بگڑی ہوئی تھی رہتی کسر یہاں آکر پوری ہو گئی ہے۔ ساریہ بیگم زچ ہوئیں۔

کیا ہوا خالہ کون بگڑ گیا ہے۔ عادل نے کچن کے دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھا

اپنی بیٹی کی بات کر رہی ہوں۔۔۔ ساریہ بیگم نے کہا تو اس نے زیرو شپ میں لب سکڑے

اچھا عائشہ مجھے ایک کپ چائے بنا دو عادل نے کہتے ہوئے باہر نکل گیا  
اچانک لاؤنج سے امثال کا قہقہہ بلند ہوا تو ساریہ بیگم کا پارہ ہائی ہوا

عائشہ بس بہت ہوا اس لڑکی کو بلواؤ وہاں سے ورنہ میں مہمانوں کا لحاظ کیے  
بغیر جوتیوں سے مارتی ہوئی اٹھا کر لاؤں گی۔ ساریہ بیگم نے کہا تو وہ سر  
ہلاتے ہوئے باہر نکل گئی

گرپا یہاں آؤ۔۔ بات سنو۔ عائشہ نے لاؤنج کے دروازے پر کھڑے ہو کر  
امثال کو آواز دی تو وہ اٹھ کر باہر آئی

جی آپو کہیں کوئی کام تھ ----- اس سے پہلے وہ بات پوری کرتی  
ساریہ بیگم نے اسے بازو سے پکڑا اور تقریباً کھینچتے ہوئے ہوئے لے جا کر  
سڈی میں بیٹھے شہریار کے پاس پٹخا

پکڑو اسے یہ اب یہاں سے ہلنی نہیں چاہئے ورنہ میں بتا رہی ہوں شہری  
بہت بری طرح سے پیش آؤں گی۔ ساریہ بیگم نے وارن کیا

کیا ماما اب کیا کر دیا ہے میں نے -----

چپ ایک دم چپ خبردار ایک لفظ بھی بولی تو کسی کے سامنے تو میری عزت  
رہنے دیا کرو ساریہ بیگم نے سختی سے کہا تو امثال منہ بنا کر رہ گئی۔ پاس  
بیٹھے امان اور عادل نے مسکراہٹ دبائی

اچھا ماما کچھ نہیں کرے گی آپ جائیں۔ یہ میرے پاس بیٹھی ہے۔

ماما میرا موبائل تو بھجوا دیجیے گا میں یہاں بیٹھے بیٹھے بور ہو جاؤں گی۔ امثال  
نے کہا۔ مجال تھی جو کسی بھی بات کی پروا کرتی یا سنجیدہ لیتی وہ اسے  
گھورتے ہوئے باہر نکل گئیں۔ شہریا چونکہ امان اور زریاب سے کام کے  
حوالے سے ڈسکس کر رہا تھا تو اس نے اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں

سمجھا۔ تو وہ وہیں گھٹنوں پر کہنیاں رکھ کر گالوں پر ہتھیلیاں ٹکائے خاموشی  
سے بیٹھ گئی

یہ لڑکی اس طرح خاموشی سے بیٹھی اور بھی کیوٹ لگتی ہے۔ عادل نے  
اسے دیکھتے ہوئے سوچا۔ اسی طرح بیٹھے جب اسے آدھا گھنٹہ گزر گیا تو شہریار  
کی نظر اس پر پڑی تو مسکرا دیا

اچھا زریاب بھائی باقی کا ہم بعد میں کر لیں گے شہریار نے لیپ ٹاپ آف  
کرتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلا دیا  
میرا سوہنا بور ہو رہا ہے۔۔ شہریار نے امثال کی طرف مڑا تو اس نے سر ہلا دیا

وہاں جا کر کیا کریں گے۔۔ امثال نے منہ بنایا

اچھا پھر

مجھے نہ کچھ نیا کرنا ہے۔ ۱

اچھا مثلاً، کیا کرنا ہے۔ شہریار نے اس کے انداز پر مسکرایا

کافی دن ہو گئے ہیں بائیک ریس نہیں لگائی۔۔ امثال نے آنکھیں گھمائیں

بلکل بھی نہیں پچھلی دفعہ بھی بازل کو چوٹ لگی تھی۔ شہیار نے کہا تو  
امثال کا منہ اور آنکھیں کھلیں تھیں

آپ۔۔۔آپ کو کیسے پتہ۔ امثال نے حیرانگی سے پوچھا

مجھے سب پتہ ہوتا ہے کہ میرے بگڑے شہزادے کب ، کہاں اور کس سلسلے میں موجود ہیں۔ شہریار نے اسکی پونی اتار کر بال سیٹ کر دوبارہ لگائی

ہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھائی آپ ہماری جاسوسی کرتے ہیں --- نظر رکھتے ہیں ہم  
پر۔۔ امثال نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا



بلکل -- رکھنی پڑتی ہی ورنہ تم لوگ پتہ نہیں کب، کیا کر جاؤ۔ شہیار نے

ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا تو وہ ہنس دی

دھیان سے برو، اسکا بھائی پاس بیٹھا ہے لگتا ہے پہلے والی ٹھکائی بھول گئے

ہو جو پھر سے پٹنے کی شدید طلب ہو رہی ہے۔ عادل کو امثال کی طرف

دیکھتا پا کر امان نے کہا

ویسے تم آج کل کچھ زیادہ ہی نہیں گھر میں پائے جاتے ہو خیر تو ہے

- امان نے عادل کو کہا تو اس نے اسے گھورا

گھورو مت پہلے تو ممانی کے لاکھ بار کہنے پر آتے تھے اور وہ بھی گھنٹے دو گھنٹے

کے لیے اور اب اے روز ٹپکے ہوتے ہو۔ اگر کسی نے پوچھ لیا تو امان نے

کہا وہ دونوں چونکہ ہلکی آواز میں بات کر رہے تھے اس لیے سامنے بیٹھے  
امثال شہریار اور زریاب تک انکی آواز نہیں پہنچ رہی تھی

چلیں پھر ریس نہیں لگانے دینی تو باسکٹ بال کھیلتے ہیں۔ امثال نے  
بے زاری سے کہا تو وہ دونوں اٹھ گئے

تم بتاؤ عادل آج کل زیادہ تر گھر میں ہی پائے جاتے ہو خیر تو ہے۔ پولیس  
سٹیشن میں کام نہیں ہوتا کیا۔ زریاب نے عادل کو مخاطب کرتے ہوئے  
کہا۔ امان نے اسے جتنا ہی نظروں سے دیکھا تو وہ  
کھسیا گیا

یہ آپکی کافی سانیہ نے لان میں شیشم کے درخت کے نیچے بیٹھے دریاب کے  
آگے کپ رکھی اور الٹے پاؤں واپس مڑی

سنو۔ دریاب نے اسے پکارا تو وہ کی لیکن پلٹی نہیں تھی

یہاں آؤ۔۔ دریاب نے کہا تو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے سامنے جا کھڑی  
ہوئی

جی۔۔

بیٹھو۔۔۔۔۔ بیٹھ جاؤ یقین کرو میں بندے بالکل بھی نہیں کھاتا۔ دریا  
نے اسے اپنی جگہ سے ہلتے نہ دیکھ کر ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو وہ کرسی  
کے کنارے پر ٹک گئی۔ دریا نے کپ اٹھایا اور کافی پینے لگا۔ کافی دیر  
تک جب اسکی طرف سے کوئی رسپانس نہ آیا تو سانیہ نے سر اٹھا کر دیکھا وہ  
نہایت اطمینان کافی پینے کے ساتھ ساتھ اسے دیکھ رہا تھا وہ جو پہلے ہی بڑی  
مشکل سے بیٹھی ہوئی تھی کنفیوز ہو کر انگلیاں مروڑنے لگی اسکی حالت  
دیکھ کر دریا ہلکا سا مسکرایا

سٹڈی کیسی جا رہی ہے تمہاری -- دریا ب نے پوچھا

جی بہتر۔۔۔ یک لفظی جواب آیا تھا

اور کتنا پڑھنا ہے تم نے ----- جلدی کر لو یار --- ویسے بھی میں سوچ  
رہا ہوں ماما سے بات کر ہی لوں اب۔ دریا ب کی بات پر اس نے نظر اٹھائی  
اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

کس بارے میں ---- سانیہ نے پوچھا تو دریا ب نے سر پیٹا

اس بار الیکشن میں حصہ لے رہا ہوں نہ تو اس بارے میں پوچھنا تھا کہ  
کونسی سیٹ پر لڑوں پرائم منسٹر کی یا چیف منسٹر کی۔ دریا ب نے تپ کر کہا  
تو اس نے سر ہلا دیا

تو پھر کونسی سیٹ ڈیساڈ کی آپ نے۔ سانیہ نے کہا تو دریاب کا دل کیا

اپنا سر دیوار میں دے مارے

تم بتاؤ کس سیٹ کے لیے لڑوں۔ دریاب نے چبا چبا کر کہا

مجھے کیا پتہ جو آپکو ٹھیک لگے میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔۔۔۔ ہاں مگر پرائم منسٹر  
کا عہدہ بڑا ہوتا ہے اختیارات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ بندہ پاورفل بھی ہوتا ہے  
تو پرائم منسٹر کی سیٹ ہی بہتر رہے گی۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ جو تھوڑی  
دیر پہلے کنفیوز بیٹھی تھی اب بڑھ چڑھ کر مشورے دے رہی تھی  
میرا خیال ہے کہ آپکو اس وقت جانا چائیے۔ دریاب نے دانت پیس کر کہا تو  
وہ سر ہلاتی اٹھ گئی

اور سنو یہ امثال سے نہ تھوڑا دور ہی رہا کرو تم پر بھی اسکے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی ہوئی چلی گئی

یا اللہ مجھے پر رحم کرنا۔۔ دریا ب نے سر اٹھاتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا تو اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔ امثال اور بازل شیشم کے درخت کی ٹہنی پر بیٹھے اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں سرخ ہو رہے تھے۔ اگلے ہی لمحے دونوں ہنس ہنس کر دوہرے ہو رہے تھے۔ وہ ہونق بنا دونوں کو دیکھا رہا تھا۔ ہنستے ہنستے دونوں نے نیچے چھلانگیں لگائی اب وہ زمین پر بیٹھے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے

یارِ ژلے میں بھی الیکشن میں حصہ لینا چاہتا ہوں۔

ہاں ہاں لے لو لیکن پھر بھی سانیہ سے مشورہ لے لینا دریا بھائی بھی اہم معاملات میں مشورہ لیتے ہیں اور آئم شیور الیکشن کے بعد اسکو اپنا خاص مشیر مقرر کریں گے۔۔ ہے نہ۔ امثال نے ہنستے ہوئے کہا

تم۔۔۔۔۔ تم دونوں اوپر کیا کر رہے تھے۔

ہم لوگ بیٹھے تو سیلفی لینے کے لیے تھے، لیکن یہاں پر کچھ اور بھی دیکھنے کو مل گیا۔



ہاں نہ یہاں یہ وہاں امان لالہ ایک ہم ہی ہیں جو ابھی تک ایویں پھر رہے  
ہیں۔ بازل نے کہا

کیا مطلب امان کیا؟-----دریاب نے چونکا

وہ امان لالہ آہ-----اس سے پہلے وہ بات پوری کرتا امثال نے  
اسکے پیر پر اپنا پیر مارا وہ کراہ کر رہ گیا

ٹاہلی تھلے بہہ کہ-----ہاں بہہ کہ-----کریے پیار دیاں گلاں۔۔ کریے  
پیار دیاں گلاں۔۔۔۔۔ ہو دونوں گلا پھاڑ کر شروع ہو چکے تھے

تم دونوں منہ بند کرنے کا کیا لو گے

آپکی ویگو کار----- دونوں نے یک زبان ہو کر کہا

واٹ ---- تم لوگوں کا دماغ ٹھیک ہے میری موسٹ فیورٹ کار ہے وہ۔۔۔

دریاب تقریباً چیخا تھا

ہاں پر سانی سے تو نہیں ----- ویسے بھی اگر یہ بات عادل لالہ کو پتا چل  
گئی کہ تم انکی بہن کو پٹا رہے ہو تو کیا ہو گا، ہم سے بہتر جانتے ہیں آپ  
امثال نے کہا

استغفر اللہ۔۔۔۔۔ پٹا نہیں رہا۔۔۔۔۔ شادی کرنا چاہتا ہوں۔ دریا ب نے انہیں  
گھورا

اچھا چلیں چابی نکالیں جلدی کریں بازل نے کہا

نہیں بھئی میں نہیں دے رہا تم لوگ کوئی اور گاڑی لے لو یا پھر کچھ اور  
مانگ لو۔ دریا ب نے صاف انکار کیا

ٹھیک ہے ہم عدی کے لیے سانی کا رشتہ مانگ لیتے ہیں آپ بتائیں اسکا  
ہاتھ مانگنے آپ کے پاس آئیں یا پھر خدیجہ خالہ کے پاس جائیں۔ امثال نے  
آنکھیں مسکائیں

واٹ ---- وہ ایک بار پھر اچھلا

ہاں تو آپ نے خود ہی کہا کچھ اور مانگ لو اب بتائیں چابی یا سانی ویسے بھی  
کافی دنوں سے ہماری نظر تھی۔ پہلے سوچا ہوا تھا کہ بھائی سے کہیں گے مگر  
اب تو مفت میں مل رہی ہے نہ امثال نے کہا

اچھا اچھا یہ لو۔ پکے بیلک میلر ہو تم لوگ۔ دریا ب نے چابی نکال کر امثال  
کے ہاتھ پر رکھی جو بازل نے اچک لی تھی

اب تم دونوں اپنا منہ بند رکھو گے

ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں پر جو چل رہا تھا وہ ہم نے نہ دیکھا نہ سنا۔ امثال  
نے بازل کے ہاتھ سے چابی چھینی۔

کسی سے تم پیار کرو پھر اقرار کرو  
کہیں نہ پھر دیر ہو جائے

کہیں نہ پھر دیر ہو جائے۔ انگلی میں چابی گھماتی وہ گنگناتی ہوئی چل دی  
اسکے پیچھے بازل بھی ہو لیا۔۔۔ عادل ٹھیک کہتا ہے پورے پورے فتنے ہیں  
۔ گھر کا کوئی کونہ ان سے محفوظ نہیں ہے۔ کتنے شوق سے لی تھی میں  
نے یہ گاڑی۔ وہ پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی پر حسرت بھری نظر ڈال کر  
رہ گیا

بازی کھینے تم نے میری چاکلیٹس کیوں لی ہیں ساری فریج خالی کر دی ایک  
آدھ تو چھوڑ دیتے۔ امثال نے بازل کے سر پر کھڑے ہو کر کہا تو بازل نے  
زروا کی طرف دیکھا آخر کو اسی نے ہی تو دیکھا تھا اسے امثال کے روم فریج  
سے نکالتے ہوئے۔

ڑلے میں نے نہیں زروا نے نکالی ہیں میں خود دیکھا تھا اسکو لیتے  
ہوئے۔ بازل نے سارا ملبہ زروا پر گرایا تو پاس بیٹھی زروا کا منہ کھلا تھا

نن --- نہیں آپو میں نے نہیں نکالی --- سچی کہہ رہی ہوں آپ قسم لے  
لیں مجھ سے --- زروا تو رونے والی ہو گئی تھی اسکی حالت دیکھ کر امثال  
مسکرائی

ریلکس میں جانتی ہوں تم نے نہیں لی اور جس نے لی ہیں اب وہ بچ  
جائے میرے ہاتھوں۔۔ امثال نے کہتے ہوئے صوفوں پر سے کشن اٹھا کرنا  
بازل کو مارنا شروع کر دیے۔ اسکے ہاتھ میں جو کچھ آ رہا تھا وہ اسے اٹھا کر مار  
رہی تھی یہاں تک کہ زروا کی بکس اور نوٹس بھی محفوظ نہ رہے شور کی آواز  
سن کر بی جان کمرے سے نکلی تو لاونج کی ابتر حالت دیکھ کر چکراہ کر رہ  
گئیں۔ کشن زمین پر پڑے سلامی دے رہے تھے صوفوں کے کور نیچے

پڑے تھے۔ زروا کے نوٹس اور اسائنمنٹس کے ورق الگ الگ ہو کر سارے  
لاونج میں ڈار سے بچھری ہوئی کونج کی مانند ادھر ادھر مل رہے تھے

کیا ہو رہا ہے یہ۔ بی جان نے سخت لہجے میں کہا

لڑائی۔۔۔۔ امثال بی جان کو یک لفظی جواب دے دوبارہ بازل کے بال  
کھینچنے میں مصروف ہو گئی

آئے ہائے لڑکی چھوڑو اسے۔۔ کیا ہو گیا ہے بچے کی جان لینی ہے کیا بی  
جان نے بازل کی چیخ و پکار سن کر امثال کو گھر کا



بی جان یہ ہمیشہ میری چیزیں چوری کرتا ہے چور کہیں کا

شرم کرو لڑکی تمیز سے بات کیا کرو۔ بھائی ہے تمہارا۔ بھائیوں سے ایسے بات کرتے ہیں۔ عزت سے بات کیا کرو بڑا ہے تم سے چاہے کچھ منٹس ہی صحیح۔ آج سے تم اس کی بھی عزت کیا کرو گی جیسے شہیار اور عید کی کرتی

ہو اور -----

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتیں امثال کا بلند و بانگ قہقہہ لاؤنج میں سنائی دیا بی جان نے اسے حیرانی سے دیکھا

لڑکی تم یوں منہ پھاڑ کر کیوں کر ہنس رہی ہو میں نے کونسا لطیفہ سنایا ہے

بی جان یہ لطیفہ ہی تو ہے کہ میں اس لنگور کی عزت کروں گی۔۔ امثال  
نے ہنستے ہوئے کہا تو بازل جو بی جان کی بات سن کر چوڑا ہو رہا تھا امثال  
کی بات سن کر سمجھ کر رہ گیا

ہاں تو۔۔۔۔

کمال کرتی ہیں آپ بھی دادو۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ یعنی کہ میں۔۔۔۔ اس آسٹریلین  
بندر کی عزت کروں گی۔۔۔۔ تمیز سے پیش آؤں گی۔۔۔۔ ہاہاہاہاہا امثال سر  
پیچھے گرا کر ہنسی

اچھا اب بس کرو ہنسنا زیادہ ہنسنا اچھا نہیں ہوتا نظر لگ جاتی ہے۔ بی جان  
نے کہا تو کچھ دیر تک اسکی ہنسی تھمی تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ دوبار فرش پر  
بیٹھی لوٹ پوٹ ہو رہی تھیا سکو یوں ہنستے ہوئے دیکھ کر بی جان بھی رخ  
موڑ کر مسکرائی تھیں۔

---

کیا بات ہے بھئی یہ آج ٹیبل پر اتنی خاموشی کیوں ہے۔۔ مصطفیٰ شاہ نے  
پوچھا۔ حالاں کہ یہ ان کا ہی اصول تھا کہ کھانا خاموشی سے کھانا چائیے،  
لیکن ان دونوں کے آنے سے حویلی کہ کچھ کیا تقریباً سارے اصول پتہ  
نہیں کس کو نے کھدے میں جا سوئے تھے ہر وقت حویلی میں کچھ نہ کچھ  
انکی بدولت دیکھنے کو مل رہا تھا۔ اب تو سب کو عادت ہو گئی تھی۔ حویلی میں

داخل ہوتے ہی اگر خاموشی استقبال کرتی تو لازمی پوچھا جاتا کہ خیر تو ہے،  
آج اتنی خاموشی کیوں۔ اور ایک ہی جواب ہوتا کہ امثال اور بازل گھر پر  
نہیں ہیں۔ کھانے کی ٹیبل پر بھی جب تک ان کی پڑپڑ چلتی رہتی سبھی  
افراد بیٹھے رہتے ان کے اٹھنے کے بعد سب اپنی اپنی نشست چھوڑتے۔ ہمہ  
وقت ایک مسکراہٹ رہنے لگی تھی سب کے چہروں پر۔۔۔ اس وقت بھی  
سبھی انکی پڑپڑ کو مس کر رہے تھے لیکن وہ خاموشی سے کھانا کھانے میں  
مصروف تھے۔ قاسم شاہ نے فوزیہ بیگم سے اشارے سے پوچھا تو انہوں نفی  
میں سر ہلادیا کہ وہ نہیں جانتی۔ مصطفیٰ شاہ نے جب انکی خاموشی کو طویل  
ہوتا دیکھا تو کہے بغیر نہ رہ سکے مگر ان دونوں کی طرف سے جواب نہ پا کر  
انہیں تشویش ہوئی

ژلے پتر کیا بات ہے طبعیت ٹھیک ہے --- مصطفیٰ شاہ نے پوچھا تو اس  
نے ہاں میں سر ہلا دیا البتہ منہ سے اب بھی نہیں بولی تھی  
کسی نے کچھ کہا ہے کیا ---- مجھے بتاؤ کس کی جرات ہوئے جو ہماری لاڈلو  
کو کچھ بھی کہے۔ انکے پوچھنے کی دیر تھی کہ امثال پھٹ پڑی  
آپکی بیوی ----- دادا جانی آپکی بیوی نے ہمیں اتنا ڈانٹا ہے نہ -- امثال  
نے ہاتھ پھیلا کر کہا  
ہیں کیوں -----  
بس مرضی انکی ---- کہتی ہیں آج سے تم لوگوں کو میں کھینچ کر رکھوں گی  
--- ساری عیاشیاں سارے لاڈ ختم ---- تم لوگ ویسے رہو گے جیسے شاہ  
خاندان کے بچے رہتے ہیں۔ امثال کی بات سن کر انہوں نے ہاجرہ شاہ کی  
طرف دیکھا

کیوں بھئی وجہ جان سکتے ہیں ہمارے شہزادوں کو ڈانٹنے کی۔ مصطفیٰ شاہ

نے ہاجرہ شاہ سے سنجیدہ لہجے میں کہا

چھوڑیں دادا جانی مجھے نہ اب آپکی یہ والی بیوی نہیں پسند رہی آپ چیلنج کر

لیں۔ امثال نے اس انداز میں کہا جیسے بیوی نہیں ڈریس چیلنج کرنا ہے بی

جان کا منہ کھلاتھا۔ سب لوگ اپنا اپنا کھانا شروع کر چکے تھے جس چیز کو

وہ مس کر رہے تھے وہ شروع ہو چکی تھی

کتنی خاموشی اور تمیز سے بیٹھے تھے کیا ضرورت تھی چھپڑنے کی انہیں

۔ ساریہ بیگم نے بڑبڑاتے ہوئے راسم شاہ سے کہا تو وہ مسکرا دیے

توبہ توبہ لڑکی کتنی بڑی غدار ہو تم کل تک تو یہی دادی ہاجرہ ڈارلنگ تھی اور

آج پسند ہی نہیں رہی۔۔ بی جان نے صدمے سے کہا تو سب نے

مسکراہٹ دبائی

ہاں نہ دادا جانی بس آپ نہ دوسری شادی کر لیں اب -- میں نہ ڈھیر سارا  
انجوائے کروں گی نئے کپڑے جوتے جیولری بنواؤں گی - منگنی ، ڈھولکی -  
مہندی ، بارات ولیمہ ، مکلاوہ ---- کتنے ڈھیر سارے فنکشن ہوں گے  
نہ ---- میں اور بازی تو دھمال ڈالیں گے ---- فائرنگ ، پٹاخے وغیرہ  
خوب آتش بازی کریں گے -- بارات کے لیے یہ گاڑیوں کی ایک لمبی لائن  
لے کے جائیں آخر کو پتہ چلنا چاہیے نہ کہ مصطفیٰ شاہ کی شادی ہو رہی  
ہے۔ امثال نے کھانا چھوڑ کر ہاتھ نچا نچا کر پلان کر رہی تھی

ٹھیک ہے جیسے میرا پتر کہے۔ مصطفیٰ شاہ کی ہامی پر بی جان کے منہ کے  
ساتھ ابکی بار آنکھیں بھی کھلی۔ لاونج میں دبی دبی ہنسی گونجی تھی

تو ٹھیک ہے میں آپکے لیے پیاری سی کوئی بوڑھی دیکھنا شروع کرتی ہوں

بورھی کیوں۔۔ عاصم شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اب اس عمر میں انہیں لڑکی ملنے سے تو رہی۔۔ کوئی نہ کوئی بیوہ یا طلاق

یافتہ تو مل ہی جائے گی نہ بھی ملی تو ہم لوگ خود کوئی بیوہ کر لیں گے

کیوں امثال۔۔۔ بس آپ یہ بتائیں آپکو بوڑھی چائے کیسی۔۔

ارے چھوڑو نہ بازی ----- دلے ان معاملات میں نہیں بولا کرتے ہم

لوگ خود ہی فاسٹل کر لیں گے بس آج سے مهم تلاشِ نئی دادی شروع

امثال نے کہا تو بازل نے ہاں میں ہاں ملائی ۔



پھر میں اور نئی دادی ایک ٹیم بنا کر پرانی دادی کے خلاف سازشیں کیا

کمریں گی۔۔ امثال پر جوش ہوئی

پتر جی میری طرح لاڈ نہیں اٹھائے گی وہ اور نہ ہی تمہاری الٹی سیدھی حرکتوں

میں تمہارا ساتھ دے گی۔ بی جان نے جتایا

ہاں تو میں ڈیل کر کے لاؤں گی نہ انہیں کہ مجھ پر پابندیاں نہیں لگائیں گی



وہیے کتنا مزہ آئے گا نہ دو دو دادیاں ہو جائیں گئیں۔۔۔۔۔دونوں

سوتنوں کی آپسے میں ٹھہنی رہے گی۔۔۔۔۔ وہ کہیں گی میری حکومت ہو اور

یہ کہیں گی میری ہو۔۔۔۔۔۔ گھر میں ہر وقت ایک ماحول سا بنا رہے

گا۔ اور دادا جانی جب باہر سے آیا کریں گے تو دونوں آپس میں جھگڑا کریں

گی ایک کسے گی آج میرے ساتھ ساتھ کھانا کھائیں تو دوسری کسے گی نہیں  
میرے ساتھ----- اسی بحث میں بات ہاتھ پائی تک جا پہنچے گی----  
-دونوں ایک دوسرے کے بال اور منہ نوچ رہی ہوں گی---- چیخ و پکار ہو  
رہی ہو گی ملازم اور گھر والے اکھٹے ہو جائیں گے---- آپ ان کو چھڑوانے  
کے لیے آگے بڑھیں گے تو وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوڑ کر آپکو پکڑ لیں  
گیں----- آپکی دوسری بیوی کسے گی (چل پھڑنی ہاجرہ اینوں سارا فساد ایہدا  
ای پھیلا یا ہویا اے)، اور آپکو پکڑ کر آپکی پٹائی کر دیا کریں گی---- قمیض  
کی گرمیابان اور اپنی اپنی طرف کھینچنے کے چکر میں بازو بھی پھٹ چکے ہوں  
گئے----- منہ پر جا بجا ناخنوں کے نشانات ہوں گئے----- آپکا سر بھی  
آدھے بالوں سے محروم ہو چکا ہو گا----- بڑی مشکل سے آپ جان  
خلاصی کروا کر نکلیں گے--- گھر میں ہر وقت کی فری اینٹرٹینمنٹ میسر ہو

گی۔۔۔۔۔ جب جب آپ دونوں سے پٹ کر باہر نکلا کریں گے تو لوگ آپ سے اپنی حالت کے بارے میں پوچھا کریں گے تو آپ بڑے فخر سے سینہ پھلا کر بال سیٹ کرتے ہوئے کہیں گے کہ ان بے وقوف عورتوں کو جب تک دو دو لگاؤں نہ انکو چین نہیں پڑتا۔۔۔۔۔ ڈائینگ ٹیبل پر صرف امثال کی فراٹے بھرتی زبان سنائی دے رہی تھی۔ باقی سبھی اپنے اپنے قمتے چھپانے کے چکر میں سرخ ہو رہے تھے۔ ان سب کی خاموشی محسوس کرتے ہوئے امثال انکی طرف متوجہ ہوئی

کیا ہوا آپ لوگ خاموش کیوں ہو گئے۔۔۔۔۔ کیا خیال ہے دادا جانی پھر کب سے لڑکی اوہ سوری بوڑھی دیکھنے کے لیے نکلیں۔ امثال نے سب کو خاموش پا کر کہا

پتر کیا ایسا ہی نہیں ہو سکتا کہ تم کسی طرح اسی دادی کے ساتھ ایڈجسٹ کر لو۔۔ شادی کے بعد کا جس طرح کا تم نے نقشہ کھینچا ہے نہ میری کیا میری گزری ہوئی اور آنے والی سات نسلوں کی بھی توبہ جو دوسری شادی کے بارے میں سوچیں بھی۔ پتر اس گاؤں میں اور باہر دنیا میں میری بڑی عزت ہے جسکی تم نے باتوں ہی باتوں میں دہی بنا کر رکھ دی ہے اگر شادی ہو گئی تو کیا ہو گا۔ مصطفیٰ شاہ کی بیچاگی سے بھرپور آواز سن کر سب کا کب کا رکا قہقہ بلند ہوا

بابا جان ٹھیک کہہ رہے ہیں بیٹا کہیں نہ کہیں اگر ہمارے دل میں بھی دوسری شادی کی خواہش تھی تو تمہاری بات سن کر اندر ہی کہیں اپنی موت آپ مر چکی ہے۔ قاسم شاہ نے ہنستے ہوئے کہا

اگر اب بھی نہ مرتی تو کیا کرتی بھائی جان -- لالہ رخ نے برتن سمیٹتے ہوئے  
کہا

اچھا اگر نہیں کرنی تو ہماری پرانی دادی کے ساتھ ہی صلح کروا دیں ---  
مجبوری ہے سب سے بڑا ووٹ ہیں وہ ہمارا اس گھر میں - امثال دکھی لہجے  
میں کہتی بی جان کے گلے لگی  
چل ہٹ کوئی نہیں کرنی میں نے صلح --- کیسے مجھے چھوڑ کر نئی دادی کا  
پلان کر رہی تھی غدار کہیں کی -- بی جان نے مصنوعی ناراضی سے کہا

پلیز نہ مجھے پاگل بیوقوف نادان سمجھ کر معاف کر دیجیے۔

نہ۔۔ انہوں نے صفا چٹ انکار کیا

ٹھیک ہے نہیں تو نہ سی۔۔۔۔ دادا جانی آپ نئی والی کا ہی بندوبست  
کریں امثال اپنی چٹیر پر بیٹھی

اچھا چل کیا معاف کیا یاد کرے گی کیسی سخی دادی سے پالا پڑا تھا۔۔۔  
سب کو ہنستا مسکراتا اور خوش دیکھ کر بی جان آسودہ سی مسکرا دی۔

آپی میں بور ہو رہی ہوں۔۔ زروا نے امثال کے پاس لان میں گھاس پر بیٹھی



وہ آپو اوپر دیکھیں مجھے نہ وہ والے امرود لینے ہیں۔ زروا نے امرود کے درخت  
کی طرف اشارہ کیا تو اس نے سر ہلا دیا

چلو میں نیچے پھینکوں گی تم کچ کچ کرتی جانا۔۔ امثال کہتے ہوئے درخت پر  
چڑھی۔ ابھی اسنے چار امرود ہی اتارے تھے کہ گیٹ سے عادل کی پولیس  
جیپ آتی دکھائی دی تو زرو تو عادل کو جیپ سے اترتا دیکھ کر ہی گدھے کے  
سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گئی تھی  
زروا میں پھینکنے لگی ہوں۔

یار کچ کرو نہ نیچے گر کر خراب ہو رہے ہیں۔ امثال نے امرود نیچے زمین پر  
گرتے دیکھ کر کہا



یار جواب تو دو۔۔۔ ہوں ہاں ہی کر دو۔۔۔۔ کھانے بیٹھ گئی ہو کیا  
۔۔۔ امثال اسے مسلسل آوازیں دے رہی تھی مگر وہ وہاں ہوتی تو جواب دیتی  
البتہ عادل اسکی آواز سن کر وہاں پہنچ چکا تھا

پھینکو، میں کیچ کرتا ہوں۔ نیچے سے عادل کی آواز سنائی دی وہ جو ڈھیلے انداز  
میں نیچے جھکی زروا کو تلاش کر رہی تھی عادل کی آواز پر اچھلی۔ توازن برقرار  
نہ رہنے کی وجہ سے نیچے کھڑے عادل کے قدموں میں آگری اسکو اس طرح  
گرتا دیکھ کر عادل کا قمقہ بے ساختہ تھا

حد ہے بندہ بتا ہی دیتا ہے - یہ پولیس والوں کی طرح چھاپہ مارنے کی کیا  
تک بنتی ہے۔ امثال نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے گھورا

تم اوپر کیا کر رہی تھی۔ عادل نے پوچھا

کشمیر آزاد کروانے کے لیے مختلف ممالک کے سربراہان سے رابطے کر رہی تھی۔۔۔۔۔ ہائے۔۔۔ امثال نے کمر مسلتے ہوئے کراہ کر کہا تو عادل مسکرایا

ویسے ایک بات بتاؤ کہیں تم اس بنگالی بابا سے مل کر تو نہیں آرہے جو  
محبوب آپکے قدموں میں والا تعویذ دیتا ہے لیکن اس صورت میں آپکو اپنے  
محبوب کے پاس جانا چائیے تھا نہ - امثال نے ایک قدم آگے بڑھایا

میرا محبوب تھوڑا بدتمیز اور خاصا سر پھرا ہے --- اس پر کوئی تعویذ اثر نہیں  
کرے گا --- اگر کرے گا بھی تو وہ قدموں میں نہیں الٹا گلے پڑے گا ---  
عادل اسکے پیچھے چل پڑا

اوہ ہ ہ --- تو محبوب کا روگ بھی پالا ہوا ہے ایس پی صاحب  
نے --- میں تو ایویں ای آپکو کھڑوس اور خشک مزاج بندہ سمجھتی رہی  
--- امثال نے حیران ہوئی

ویسے کیا کرتا ہے۔۔ اس سے ایک قدم آگے چلتی امثال نے رک کر رازداری

سے پوچھا

کون۔۔ عادل نے نا سمجھی سے پوچھا

آپکا محبوب۔۔ اور کون۔۔۔ امثال نے کہا تو وہ مسکرا دیا

تنگ کرتا ہے لوگوں کو۔۔۔۔۔ ناک میں دم کر رکھا ہے اور مجھے تو تنگ

کرنے کے ساتھ ساتھ ڈسٹرب بھی کرتا ہے۔ اس نے مسکراتی ہوئی امثال

کے گال پر پڑتے ڈمپل کو گہری نظروں سے دیکھا تھا

چھوڑ دیں --

پاگل لڑکی محبوب چھوڑے تھوڑی نہ جاتے ہیں -- انکے ساتھ تو آخری سانس تک نبھائی جاتی ہے - اور بگڑے ہوئے تو کچھ زیادہ ہی خاص اور دل کے نزدیک ہوتے ہیں -

تو سدھار لیں --- امثال نے اپنے تئیں مشورہ دیا تھا

اسکے سدھرنے کے چانسز نہیں ہیں اب --- اور ویسے بھی مجھے وہ بگڑا ہوا ہی اچھا لگتا ہے --- اسکی شرارتوں اور ہنسی کی عادت ہو گئی ہے - اب تو

اگر وہ خاموش بیٹھا ہو تو تشویش سی ہونے لگتی ہے۔ عادل نے مسکاتے لہجے میں کہا تو امثال رک کر پوری کی پوری اسکی طرف گھومی

آپ کہیں نشہ وشہ کر کہ تو نہیں آئے نہ جو ایسی باتیں کر رہے ہیں  
- امثال نے اسکا جائزہ لیا

استغفر اللہ --- عادل کے کہنے پر امثال ہنسی تھمی

اچھا مجھے ملوائیں گے نہیں اس سے --- امثال نے اشتیاق سے کہا

ہاں بالکل ----- تمہیں نہیں ملواؤں گا تو اور کسے ملواؤں گا -- پہلے مجھے  
دادو سے تو بات کر لینے دو --- بالکونی میں کھڑی خدیجہ بیگم انکویوں باتیں  
کرتا دیکھ کر دل ہی دل میں دونوں کی نظر اتارتی نیچے چلی گئیں

---

-----  
ٹلے آجاؤ نہ میں کب سے ویٹ کر رہا ہوں۔ پورچ میں گاڑی کے پاس  
کھڑے بازل نے بیزاری سے کہا اسکا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر وہ چونکی

کیا ہوا بازل تمہاری طبیعت ٹھیک ہے نہ امثال نے فکر مندی سے پوچھا

پتہ نہیں سر میں درد ہو رہا ہے شاید بخار ہو گیا ہے -- امثال نے اسکے  
ماتھے پر ہاتھ رکھا

اچھا تم ایسا کرو تم رہنے دو میں اکیلی چلی جاتی ہوں بس اسائنمنٹ سمیٹ  
کروا کر واپس آ جاؤں گی - امثال نے اس سے چابی لی

پکی بات ہے نہ - بازل نے کہا تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتی امثال نے اثبات  
میں سر ہلا دیا ابھی وہ گاؤں کی حدود سے نکلی ہی تھی کہ اسے ایک گاڑی  
کھڑی دکھائی دی جس کے پاس ایک نوجوان اور ایک بزرگ کھڑے تھے انکو  
کراس کرنے کے بعد اسے خیال آیا کہ شاید انہیں ہیلپ کی ضرورت ہو  
یہی سوچتے ہوئے اس نے گاڑی ریورس کی اور انکے پاس جا کر روکی



کیا ہوا خیریت کوئی مسئلہ ہے کیا۔ امثال نے شیشہ نیچے کیا

نہیں کچھ خاص نہیں بس گاڑی خراب ہو گئی ہے۔۔۔ نوجوان نے کہا

کیا میں کوئی ہیلپ کر سکتی ہوں۔ امثال نے گلاسز حجاب پر اٹکائیں

نہیں شکریہ ڈرائیور کو فون کر دیا ہے وہ آتا ہوگا۔ نوجوان نے کہا

پتر یہ ہمیں زرا شہر تک تو چھوڑ دو۔ اس سے پہلے وہ گاڑی آگے بڑھاتی ایک

بزرگ خاتون نے گاڑی سے نکلیں تو دونوں مردوں نے انہیں دیکھا

ٹھیک ہے آجائیں۔ امثال نے دُور ان لاک کرتے ہوئے کہا انکے ساتھ  
ایک تیس چوبیس سالہ لڑکی بھی تھی وہ دونوں اور نوجوان پیچھے بیٹھ گئے

انکل آپ لوگ کہاں سے آرہے ہیں۔ امثال کہاں زیادہ دیر تک چپ رہ  
سکتی تھی

بیٹا ہم لوگ اسی گاؤں میں رہتے ہیں جمال شاہ نام ہے ہمارا۔۔۔۔۔ یہ میرا  
پوتا صدام شاہ ہے ساتھ میری پوتی سدرہ اور میری بیوی ثریا شاہ ہیں۔۔ بزرگ  
آدمی نے اپنا تعارف کروایا تو امثال کا پاؤں بے اختیار بریک پر گیا جمال شاہ  
کا سر ڈیش بورڈ پر لگتے لگتے بچا۔ جبکہ پیچھے بیٹھے ان تینوں کے سر بھی اگلی

سیٹوں سے ٹکرائے تھے۔ امثال نے چونکہ سیٹ بیٹ لگایا تھا اس لیے وہ سکون سے بیٹھی رہی۔ گہری سانس بھر کر اس نے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی

میں امثال شاہ راسم شاہ کی بیٹی امثال کا تعارف کروانے کا انداز ہمیشہ

شاہانہ ہوتا تھا

ہم جانتے ہیں بیٹا آپکو۔ جمال شاہ نے کہا

اوہ۔۔ تو ہم سے پہلے ہمارا تعارف پہنچ چکا ہے اسکا مطلب خاصے مشہور ہیں

ہاں بہت کچھ سن چکے ہیں بہت سے لوگوں کی زبانی۔ جمال شاہ نے  
مسکراتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی

بس انکل کبھی غرور نہیں کیا امثال نے ہنستے ہوئے کہا

ہاجرہ کیسی ہے ثریا شاہ نے پوچھا

ٹھیک ہیں وہ -- ویسے آنٹی آپکے لہجے میں فکر بتا رہی ہے انکا اور آپکا رشتہ  
محض دیورانی جیٹھانی کا نہیں ہے۔

ٹھیک کہا پتر ہم دونوں صرف دیورانی جیٹھانی نہیں بلکہ سگی بہنیں بھی ہیں  
- ثریا شاہ کی بات پر امثال کا منہ کھلا - شک پہ شک مل رہے تھے

اوہ مائی گاڈ آنٹی آپ ہاجرہ ڈارلنگ کی بہن ہیں۔

ہاں پتر اور بھی بہت سے گہرے رشتے ہیں ہمارے آپس میں ---- اتنا کچا  
تعلق نہیں تھا ہمارا - بس ماضی کی کچھ غلطیوں نے ہمیں کوسوں دور کر دیا  
- دیواریں صرف گھروں میں ہی نہیں بنی، دلوں اور رشتوں میں بھی کھڑی ہو  
گئیں - ثریا شاہ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا

تو آپ لوگ منا لیتے۔۔ امثال نے سنجیدگی سے کہا

مصطفیٰ اس وقت بات سننے کو بھی تیار نہیں تھا انہوں صاف الفاظ میں منع کر دیا تھا کہ وہ ہم لوگوں کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے

آپ لوگ بار بار جاتے، غلطی تھی تو مانتے ہوئے ازالہ بھی کرتے۔

ازالہ تو تبھی کرتے جب وہ ہماری بات سنتے۔۔ ہم ہر قسم کی سزا بھگتنے کو تیار تھے لیکن انہوں نے دھتکار دیا تھا۔ جمال شاہ نے مایوس کن لہجے میں کہا

تو ڈھیٹ بن جاتے یقین جانیں کبھی کبھی ڈھیٹ بن جانے سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ انتہائی کوئی اعلیٰ قسم کی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بار بار جاتے کبھی نہ کبھی تو انکے دل نرم پڑ ہی جاتے۔ ہاں اس سے ہو سکتا ہے آپ لوگوں کو شرمندگی ہوتی یا بے عزت ہوتے لیکن تھوڑی سی بے عزتی سے اگر رشتے بچ جاتے تو کوئی مہنگا سودا نہیں تھا۔ ویسے بھی میرے نزدیک بندہ ڈھیٹ ہونا چاہیے عزت تو آنی جانی شے ہے۔ اتنے دنوں میں مجھے اتنا تو اندازہ ہو گیا ہے کہ آپکے بیٹے سے زیادہ دکھ آپ لوگوں نے پہنچایا ہے انہیں۔۔ بیٹی تو برباد ہوئی تھی ساتھ میں انکا بیٹا بھی بھی بیس سال تک دور رہا نواسا نواسی ساری زندگی ددھیال کے پیار سے محروم رہے۔ خاندان کی باتیں الگ سننے کو ملیں۔ اور اوپر سے آپ لوگوں کی بے رخی اور بے پرواہی۔۔ چلیں آپ لوگ پہلے کچھ نہیں کر پائے اب تو کر

سکتے ہیں نہ لیٹ لیٹ اپنے پوتا پوتی کو لے کر ہی کچھ مدعاوا کر دیں تاکہ  
انکا کچھ گلا تو کم ہو۔۔ انکے لیے نہ سہی اپنے پوتے پوتی کے لیے ہی کچھ  
سوچ لیں مکمل نہ سہی انکی کچھ محرومی ہی کم ہو جائے۔۔ امثال نے  
سنجیدہ لہجے میں کہا وہ چاروں حیران تھے کہاں انہوں نے لالابلی اور لاپروہ  
امثال کے بارے میں سنا تھا۔ اتنی حساس اور سمجھداری کا مظاہرہ کرتی وہ  
انہیں کوئی اور ہی امثال لگی تھی

شائد تم ٹھیک کہہ رہی ہو ثریا شاہ نے دھیمی آواز میں کہا

شائد نہیں میں یقیناً ٹھیک ہی کہتی ہوں آنٹی۔ امثال نے دوبارہ اپنے ٹون  
میں آتے ہوئے کہا



آئی نہیں دادی یا نانی کہو تمہاری نانی دادی کی عمر کی ہوں

داراصل میری لائف تھوڑی فلمی سی ہے۔ بچپن سے ماما بابا سے پوچھتے تھے  
ننھیال ددھیال کے بارے لیکن وہ کچھ نہیں بتاتے تھے۔ پھر اچانک ایک  
دن میرے ددھیال دریافت ہوا مجھے لگتا ہے ایسے ہی کسی دن میرا ننھیال  
بھی کہیں سے نمودار ہو گا اس لیے دادی تو میری آلریڈی ہیں تو نانی آپکو کہہ  
نہیں سکتی ہو سکتا کل کو میری نانی دریافت ہو اور اسے برا لگے کہ میں نے  
ان سے پہلے ہی کسی کو نانی بنایا ہوا ہے۔ اس لیے آپ آئی پر ہی گزارہ کر  
لیں۔۔ امثال نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دیں

اچھا ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی --- تمہاری ماں اور خالہ کیسی ہیں ثریا شاہ  
کے لہجے میں حسرت تھی جسے بھانپ کر امثال چونکی تھی

کیا اور بھی کچھ ایسا ہے جسکا مجھے علم ہونا چاہیے لیکن میں نہیں جانتی  
امثال نے بیک ویو مرر سے ثریا شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

نہ ----- نہیں انہوں نے گرٹ بڑاتے ہوئے رخ پھیر کر کہا تو امثال نے  
جانچتی نظروں سے انہیں دیکھا

-----  
-----  
اما۔۔۔ میری جیکٹ کہاں ہے۔۔۔ مل نہیں رہی ہے۔

پتا نہیں وہیں ہوگی الماری میں دیکھو ساریہ بیگم نے جواب دیا

دیکھ چکا ہوں سب جگہ کہیں نہیں ہے۔ بازل نے بیزاری سے کہا

کیا نہیں مل رہا؟ پاس بیٹھی امثال نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے

پوچھا

جیکٹ----- بازل نے یک لفظی جواب دیا

وہ جو لیڈر کی تھی----- امثال نے پوچھا

ہاں-----بازل جواب دیا

بلیک کلر والی نہ---امثال نے دوبارہ پوچھا

ہاں-----

وہ جس پر وائیٹ پی لگی ہوئی ہے امثال نے مسکراہٹ دبائی

ہاں یار وہی--کہیں دیکھی ہے تم نے---بازل نے جھنجھلایا

اچھا وہ----- وہ تو میرے پاس ہے کل میں نے لی تھی۔ میری ڈریس  
کے ساتھ میچ کر رہی تھی۔۔۔ امثال کے لاپرواہی سے کہنے پر وہ کڑھ کے رہ  
گیا

حد ہے۔۔۔ یار بندہ بتا کہ لیتا ہے میں کب سے خوار ہو رہا ہوں۔ بازل نے  
صوفے پر گرتے ہوئے کہا

تو کیا ضرورت تھی خوار ہونے کی مجھ سے آگے پوچھ لیتے۔ امثال نے کہا جیسے  
غلطی اسی کی ہو

ماما میں تو کہتا ہوں اس کے لیے کوئی احمق، کوئی الو کا پٹھا، کوئی گھونچو  
ڈھونڈ کر اسکے ہاتھ پاؤں پیلے کر دیں گو کہ یہ اس بچارے کے ساتھ زیادتی  
ہو گی لیکن میری تو جان چھوٹے گی نہ ہر۔ وقت میری چیزوں میں گھسی  
رہتی ہے۔ بازل نے امثال کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

تم۔۔۔ تم میری شادی کراؤ گے۔ امثال نے اسکو آنکھیں دکھائی

اولے۔ اس موضوع پر شرما کر گفتگو کی جاتی ہے۔ شرمانا آتا ہے تمہیں۔

سر پھاڑنا آتا ہے مجھے ہڈیاں اور ٹانگیں بھی توڑ لیتی ہوں۔ سمجھے۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے، لیکن یہ توڑ پھوڑ صرف شوہر کی ہی کرنا۔۔۔۔ مجھے تو معاف  
ہی رکھو۔

اما اسکو سمجھا لیں آپ۔۔۔

بازی نہ تنگ کرو اسے۔۔ ساریہ بیگم نے بازل کو گھورا

تنگ کرنے والی کیا بات ہے بھئی جوان جہان لڑکی کو گھر میں بٹھا کہ رکھیں  
گی۔۔۔۔

لوگ کیا کہیں گے کہ بیٹی بیاہنی نہیں ہے۔ بازل خالص بوڑھیوں والے  
انداز میں بولا۔

[illegible]

بس بس مجھے پتا اندر سے تم خوش ہو رہی ہو اوپر اوپر سے غصہ دکھا رہی  
ہو۔۔۔۔۔ ویسے ژلے تمھیں کس قسم کا لڑکا پسند ہے ۔ بھیئی میرا مطلب  
ہے کہ کاروباری ہو ، جاب کرتا ہو یا فورسز میں ہو ۔۔۔۔ چلو شاباش بھائی کو  
بتاؤ ہو سکتا ہے میں کوئی ڈھونڈ لاؤں ۔۔ بازل گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے  
مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔ گھر کی خواتین اس وقت ہال میں بیٹھی تھیں ۔

سچ بتاؤں تو مجھے نہ ایسے لڑکے پسند ہیں جنکا باپ مجھے اپنے آفس بلوائے اور  
ایک بلینک چیک میرے ہاتھ پہ رکھے اور کہے ، دیکھو لڑکی یہ بلینک چیک



ہے۔۔۔۔۔ یہ لو اور میرے بیٹے کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکل جاؤ۔ امثال نے لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھ کر بالکل بازل کے سٹائل میں گال پر ہتھیلی ٹکاتے ہوئے کہا۔ اسکی بات سن کر سمجھی نے مسکراہٹ دبائی ساریہ بیگم سرپیٹ کہ رہ گئیں۔ اندر آتا عادل جس نے بازل کی آخری بات سنی تھی امثال کا جواب سننے کے لیے وہی رک گیا تمھانفی میں سر ہلا کر رہ گیا مجال ہے جو یہ لڑکی کسی بات کا سیدھا جواب دے

سب لوگ اس وقت لان میں بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے جبکہ وہ چاروں بہن بھائی ان سب سے الگ تھلگ گروپ بنا کر کھڑے عید کے نئے ملنے والے پروجیکٹ کو ڈسکس کر رہے تھے امثال کے ہاتھ میں چپس کا ایک بڑا ساپیکٹ بقول دادی کے بوری تھی، جسے وہ چاروں شئیئر کر رہے

تھے۔ عید کو دبئی والا پروجیکٹ مل گیا، جب سے دونوں نے سنا تھا اسکے  
سر ہو گئے کہ ہمیں ٹریٹ دیں اور شاپنگ بھی کروائیں  
اچھا عدی تم تو وہ پروجیکٹ چھوڑ کے آگئے تھے نہ تو پھر۔ امثال نے چپس  
کاپیکٹ شہریار کے آگے کرتے ہوئے پوچھا

میں ہی آیا تھا نہ میری ٹیم تو وہی تھی اور ویسے بھی پریزنٹیشن میں نے بنائی  
تھی بس پریزیٹ میری ٹیم نے کی تھی۔ عید نے آخری بات کالر جھاڑتے  
ہوئے کی

تھوڑا زیادہ نہیں ہو گیا۔۔۔ بازل نے ہنستے ہوئے کہا

اچھا میرے پاس دو نیوز ہیں ایک تھوڑی سرپرائزنگ ہے اور دوسری تھوڑی نارمل ہے کونسی پہلے سناؤں -- عید نے چپس کا ٹکڑا لیا

کیا -- دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے شہیار نے پوچھا

مجھے ماڈلنگ کی آفر آئی ہے --

سچی----- امثال اور بازل اچھلے تھے چائے پیتے سبھی افراد ان کی طرف

متوجہ ہوئے

آرام سے ابھی سرپرائزنگ نیوز تو میں نے دینی ہے -

یار یہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں سانیہ شامین اور زروا کھڑکی میں کھڑی کب سے انہیں باتیں کرتا دیکھ رہی تھیں

جاؤ جا کہ پتہ کر کہ آؤ نہ۔ راعین نے کہا

میں کیسے جاؤں --- کیا سوچیں گے ---

کچھ نہیں سوچیں گے یار۔۔۔۔۔انکی نیچر ایسی نہیں ہے کہ کچھ بھی غلط  
سوچیں - زروا نے کہا

جاء۔۔۔۔۔ سانپ نے نفی میں سر ہلایا

اچھا ٹھیک ہے آؤ سب چلتے ہیں زروا نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھی

لیکن ایسے کیسے -- ابکی بار رامین نے کہا تو زروا انہیں کھینچتی ہوئی نیچے لے گئی

ہم لوگ بھی آپکو جوائن کر سکتے ہیں

ارے کیوں نہیں زروا بیٹا آؤ۔ شہیار نے مسکراتے ہوئے کہا تو تینوں انکے پاس جا کھڑی ہوئیں

عدی اب بتا بھی دو کیوں خوا مخواہ کا سسپینس پھیلا رہے ہو امثال نے  
جھنجھلائی

پہلے تم لوگ ٹریٹ یا شاپنگ میں سے کوئی ایک چوز کرو عید نے بے نیازی  
سے کہا

کیا ہے بھئی ہم نہیں کر رہے --- نہیں بتانا تو نا بتاؤ. بازل نے منہ بنایا

ٹھیک ہے جیسے تم لوگوں کی مرضی عید نے کندھے اچکائے

عدی ی ی --- امثال چیختی

اچھا سنو دبئی میں ایک لڑکی نے مجھے پرپوز کیا تھا

اوہ اچھا۔۔۔ امثال اور بازل نے سر ہلایا اور اگلے ہی لمحے وہ اچھلے

واٹ ----- دونوں تقریباً چیتے تھے

یس۔۔۔ عدید نے ہنستے ہوئے کہا

کون تھی امثال نے دلچسپی سے پوچھا

تم لوگوں کی شاپنگ کرنے گیا تھا مال تو وہاں ملی تھی کاؤنٹر پر بل پے کرتے ہوئے اسکے کارڈ میں کچھ پروبلم ہو گئی تھی تو میں نے اسکی ہیلپ کر دی۔ کسی عرب بزنس مین کی بیٹی تھی۔ دوسرے دن ہی وہ میرے ہوٹل پہنچ گئی۔ اور کہنے لگی کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں

تو تم نے کیا کہا۔۔ امثال نے پوچھا

میں نے کہا کہ میں آلریڈی انگیجڈ ہو۔

ہیں یہ کب ہوا اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں نے بھی شریک ہونا

تھا۔۔۔۔۔۔ امثال نے حیران ہوتے ہوئے کہا



اوہو پاگل لڑکی اور اسکو کیا کہتا۔

ویسے عدی تم نے دھیان سے دیکھا تھا کہیں اندھی تو نہیں تھی بازل نے  
منہ بناتے ہوئے کہا

نہیں بالکل ٹھیک تھی کیوں۔۔ عید نے کہا

تو پھر پاگل ہوگی جو آپکو پرپوز کرنے چل دی .. ہمیں تو آج تک کسی نے  
نہیں کیا بازل نے جل کر کہا تو سبھی ہنس دیے وہ تینوں آنکھیں پھاڑے  
انکی بے تکلفی دیکھ رہیں تھی۔

کیا ہو رہا ہے ---- کب سے کھڑے ہیں آپ لوگ یہاں۔ عائشہ نے انکے پاس آتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں آپو بس ایسے ہیں باتیں کر رہے تھے۔ امثال نے جواب دیا  
اور اچانک کچھ یاد آنے پر وہ چونکی

ارے ہاں تم لوگوں کو پتہ پے پچھلی بار جب میں شہری بھائی کے ساتھ  
لندن گئی تھی نہ تو وہاں پہ ایک انگلش لڑکی بڑے دھڑلے سے بھائی کے  
پاس آئی اور کہنے لگی "ول یو میری می"۔ میں نے بھی اسی دھڑلے سے  
کہہ دیا کہ بی بی یہ پہلے سے شادی شدہ ہیں اور چار بچوں کے باپ ہیں۔

کیوں انہیں انکی بیوی سے پٹوانے کا ارادہ ہے۔۔ میری بھابھی بہت بری طرح سے پیٹتی ہیں۔ بندہ کئی کئی دن ہل نہیں سکتا۔ ابھی وہ بچوں کو لے کر آرہی ہیں اس سے پہلے وہ یہاں پہنچیں اب یہاں سے نکل لیں ورنہ آج لوگوں کو سڑک پر فری میں ڈبلیو ڈبلیو ای دیکھنے کو ملے گا۔ ہاں اگر آپ کو واقعی ہی بھائی سے محبت ہو گئی ہے تو کوئی نہیں ڈٹ کر کھڑی رہیں۔ زیادہ سے زیادہ دو چار ہڈیاں ہی ٹوٹیں گیں نہ تو کیا ہوا لوگ محبت میں پٹتے رہتے ہیں کبھی محبوب کے ہاتھوں تو کبھی محبوب کے رشتے داروں کے ہاتھوں۔ جب رانجھا ہیر کے لیے بھینسیں چرا سکتا ہے سوہنی دریا میں ڈوب سکتی ہے، مجنوں صحرا کی خاک چھان سکتا ہے تو آپ کیوں نہیں پٹ سکتی۔ میری بات سنتے ہی اسکا رنگ اڑا تھا۔ وہاں سے ایسے غائب ہوئی جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔۔

ہاں واقعی اسکی بات سن کر وہ بہت ڈر گئی تھی اور جیسا نقشہ ژلے نے  
کھینچا تھا ایک بار تو مجھے بھی لگا تھا کہ میں اپنی نادیدہ بیوی سے اکثر پٹتا رہتا  
ہوں رہتا ہوں شہریار نے ہنستے ہوئے کہا

---

---

آپی میرے کالج میں پارٹی ہے۔ سانیہ نے ڈیس کا سکیچ بناتی عائشہ سے کہا

اچھا کب --

اگلے ہفتے ہے اور اس بار میں بھی جاؤں گی۔ سانیہ نے ضدی انداز میں کہا

تمہیں جب پتہ ہے کہ اجازت نہیں ملے گی تو یوں ضد کرنے کا کیا فائدہ۔ ہر بار کی طرح تم جانے کا کہو گی اور ڈانٹ کھا کر چپ ہو جاؤ گی جب چپ ہی ہونا ہے تو ویسے ہی ہو جاؤ ڈانٹ ضرور کھانی ہے عائشہ نے اسے سمجھایا

ہاں نہ سانیہ آپی ابھی آپ عادل لالہ کو کہو گے وہ کہیں گے کوئی ضرورت نہیں کہیں جانے کی پڑھنے جاتی ہو تو پڑھو یہ فضول کے چونچلے کرنے کی ضرورت نہیں ہے زروا نے عادل کی آواز نکال کر نقل اتاری

کیا مسئلہ ہے بھی ہر بات پر روک ٹوک اب یہ کالج فنکشن پر جانے سے کون بگڑ جاتا ہے۔ اور امثال بھی تو یونی جاتی ہے گھر سے باہر بھی نکلتی ہے

پارٹیز بھی اٹینڈ کرتی ہے اسے تو اسکے بھائیوں نے کبھی نہیں روکا بلکہ وہ تو خود اسے ہر جگہ ساتھ لے کر جاتے ہیں تم لوگوں کو پتہ ہے امثال بتا رہی تھی کہ جب شہری بھائی یا عدیدی بھائی بزنس کے لیے کہیں باہر جاتے ہیں تو وہ اور بازل بھی اکثر انکے ساتھ جاتے ہیں۔ وہ تو نہیں بگڑی اور ہم یہ زرا سا کالج فنکشن آٹینڈ کر لیں گے تو بگڑ جائیں گے عجیب ہی سوچ ہے عادل لالہ کی۔۔ سانیہ نے منہ بنایا

میری جان نہ تو تم امثال ہو اور نہ ہی تمہارا بھائی شہریار، عدید یا بازل ہے جو اپنی بہن کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں یا کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہو جاتے ہیں تم سانیہ ہو اور عادل کی بہن ہو جنکے مطابق لڑکیوں کو سر پر نہیں چڑھانا چاہیئے ورنہ نتائج اچھے نہیں نکلتے۔ عائشہ نے سکیچ کو فائل ٹچ دیا

آپی بلکل صبح کہہ رہی ہیں کاش ہمارا بھی ان تینوں جیسا کوئی بھائی ہوتا یا  
پھر میں انکی بہن ہوتی کتنا مزہ آتا نہ جب میں ان سے لاڈ اٹھواتی - ان سے  
لڑتی جھگڑتی جیسے امثال آپی بازل لالہ سے لڑتی ہیں - زروا نے جوش سے  
کہا عائشہ نے نفی میں سر ہلایا دروازے پر کھڑا عادل جو عائشہ کو کھانے کا  
کہنے آیا تھا خاموشی سے واپس پلٹ گیا

---

دریاب بھائی آپکے چائے لائی ہوں۔ امثال نے رے ٹیبل پر رکھی اور کپ  
دریاب کو پکڑایا اور دوسرا ساتھ بیٹھے عادل کو - عادل تو اسکا انداز دیکھ کر ہی  
بے ہوش ہوتے ہوتے بچا

یہ سورج کہاں سے نکلا ہے۔ امثال شاہ چائے لے کر آئی ہے اور خاصی تمیز کا مظاہرہ بھی کر رہی ہے۔ الہی خیر ہو۔ عادل نے حیرت سے کہا تو امثال نے اسے گھورا وہ جو اس سے کسی جواب کی توقع کر رہا تھا اسکو صرف گھورنے پر اکتفا کرتے دیکھ کر حیران ہوا

وہ دریاب بھائی مجھے نہ آپ سے ایک کام ہے کر دیں گے پلیز۔۔ امثال نے دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر سموئی

ہرگز نہیں دریاب بالکل بھی ہامی مت بھرنا اسکا انداز بتا رہا ہے کہ کام کوئی الٹا سیدھا ہی ہے عادل نے دریاب کو وارن کیا



اوہو آپ تو چپ کریں بات تو کرنے دیں نہ -- امثال نے انتہائی شائستگی  
سے کہا تو اسکی آنکھیں پھٹی تھیں

بس دریاب اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا ہے کہ کچھ گڑ بڑ ہے عادل نے  
چائے کا گھونٹ لیا

آپ چھوڑیں اسے میری بات سنیں میرا کام کر دیں گے نہ - امثال نے  
دانت پیسے

ہاں بولو کیا کام ہے

ایک بندہ اٹھوانا ہے۔۔۔ امثال نے سنجیگی سے کہا اسکی بات سن کر عادل  
کے منہ سے چائے فوارے کی صورت میں باہر نکلی تھی۔ حیران تو دریاب  
بھی تھا

دیکھا میں نے کہا تمہا نہ کہ کوئی الٹا سیدھا کام ہو گا۔

گڑیا میں تمہیں کس اینگل سے غنڈہ بدمعاش لگتا ہوں دریاب نے حیرت سے  
کہا

لگتے تو خیر آپ ہر اینگل سے ہی ہیں لیکن فی الوقت یہ مسئلہ زیر بحث نہیں  
اسکو کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھیں امثال کی بے نیازی پر دریاب منہ  
بنا کر رہ گیا

امثال یہ تم نے کب سے بندے اٹھانے کا کام شروع کر دیا ہے عادل  
نے کہا

میں اچکوتاتی ہوں وہ اصل میں ایک ینگ پروفیسر ہے۔ یونی میں نیو آیا ہے  
۔ اسکی حرکتیں کچھ ٹھیک نہیں ہیں اسپیشلی لڑکیوں کے ساتھ۔ بہانے  
بہانے سے انکو اپنے کیبن میں بلوانا، کبھی اسائنمنٹس میں نمبر کاٹ لینا تو  
کبھی کسی بہانے سے چُج کرنا اگر مختصر کہوں تو وہ لڑکیوں کو ہراس کرتا ہے

اسے سبق سکھانا ہے اگر شہر میں ہوتی تو یہ کام میں خود بھی بہت اچھے سے کر لیتی لیکن یہاں سے رات کو نکلنا میرے لیے تھوڑا مشکل ہو گا اس لیے آپ سے کہا۔

اوہ تو یہ بات ہے۔۔ دریا ب نے کہا

تمہیں بھی ہراس کیا ہے اس نے عادل نے خاصی سنجیدگی سے پوچھا

کسی کی اتنی ہمت نہیں مجھے ہراس کر سکے۔۔ اگر میرے ساتھ کچھ ایسا کرنے کی کوشش بھی کرتا تو اب تک فرشتوں کو حساب کتاب دے کر

فارغ ہو چکا ہوتا اور اسکے رشتے دار اسکے قلوں کا فروٹ کھا چکے ہوتے۔ امثال  
نے ناک چڑھائی اسکے انداز پر عادل مسکرا دیا

ٹھیک ہے ہو جائے گا۔ نام پتا دے دو۔ دریا ب نے کہا

اسکا حال ایسا کیجیے گا دوبارہ کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے اور جب  
تک ناک رگڑ کر توبہ نہ کرے چھوڑیے گا مت اگر کوئی کسر رہ جائے تو مجھے  
بلا لیجیے گا اسکے سارے شوق پورے کر دوں گی۔ امثال نے اسے پروفیسر  
کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلا دیا تو وہ سڈی سے نکل گئی

یہ لڑکی کسی دن مجھے ہارٹ اٹیک دلوائے گی۔ عادل بڑبڑایا

شہری بھائی --- وہ مجھے آپ سے --- بات کرنی ہے۔ امثال نے  
ہچکچاتے ہوئے لاونج میں بیٹھے شہیار سے کہا تو اس نے حیرانی سے اسے دیکھا  
کہاں وہ بات کرنے کے لیے اجازت لیتی تھی یا پھر ہچکچاتی تھی

اوپر کہیں اپنے لیے لڑکا تو نہیں پسند کر لیا، جو اتنا جھجھک رہی ہو بازل  
نے ہانک لگائی

یہاں آؤ۔۔ شہیار نے ٹی وی کا والیوم کم کرتے ہوئے کہا تو وہ اسکے پاس  
جا بیٹھی

ہاں بتاؤ کیا بات ہے جو تم اتنا جھجھک رہی ہے۔ شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

بھائی آپ مانے نہ مانے بات وہی ہے جو میں نے کہی ہے

تم اپنا منہ بند رکھو گے اگر کوئی ایسی بات ہے بھی تو ژلے تمہیں جھجھکنے کی ضرورت نہیں ہے بتاؤ کیا بات ہے۔ شہریار نے بازل کو گھورتے ہوئے امثال سے کہا

وہ بھائی-----

ہوں بولو میں سن رہا ہوں-----

بھائی----- مجھے پیسے چائیں۔ امثال نے بلاخر بات مکمل کی

لو جی کھودا پہاڑ نکلا چوہا میں نے سوچا پتا نہیں کیا بات ہے --

یہ لو والٹ جتنے چائیں لے لو۔ شہیار نے والٹ اسکی طرف بڑھایا

نہیں نہ----- اتنے نہیں چائیں----- زیادہ چائیں امثال نے والٹ

واپس کیا

پھر کتنے --



دس لاکھ --- امثال نے کہا تو بازل کو جھٹکا لگا

اوہ تیری----- خدا خوف کر لو ژلے اپنی شکل دیکھو اور ایمانداری سے بتاؤ یہ  
شکل ہے دس لاکھ والی۔ اس شکل پر کوئی پرانا ٹھپیہ دے دے بہت ہے  
-- بازل نے ہنستے ہوئے اسکا مزاق اڑایا

بھائی آپ دیکھ لیں اسے

بازی اب اگر تم کچھ بھی بولے تو میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں گا  
شہریار نے سختی سے کہا تو خاموش ہو گیا

بھائی وہ یونی میں میری ایک لڑکی ہے اسکی بہن کی شادی ہے۔۔ اور اب  
عین شادی کے موقع پر وہ لوگ کچھ چیزوں کی ڈیمانڈ کر رہے ہیں۔ پوری نہ  
کرنے کی صورت میں رشتہ توڑنے کی دھمکی دی ہے تو وہ لوگ بہت پریشان  
ہیں اور اسکے بابا کو ہارٹ اٹیک بھی ہوا ہے اس لیے انہیں پیسوں کی  
ضرورت ہے۔ امثال نے دھیمی آواز میں تفصیل بتائی

کیش لینا ہے یا چیک۔ شہیار نے پوچھا

نہیں بھائی وہ لوگ ایسے نہیں لیں گے آپ کسی اور طرح سے دیں نہ ---  
کسی این جی او کی طرف سے۔ آپکے تو جاننے والے ہوں گے نہ آئن جی اوز  
وغیرہ میں۔

ٹھیک ہے بچے میں بجھوا دوں گا شہریار نے کہا

تھینکیو سوچ بھائی امثال اسکے گلے لگتی ہوئی بولی

اچھا اب میری بات دھیان سے سنو آئندہ کچھ بھی چاہیئے ہو کوئی بھی بات  
کرنی ہو تو اس طرح جھجھکنے کی ضرورت نہیں تم ڈائریکٹ کہہ سکتی ہوں  
جس طرح تم نے آج ہچکچاتے ہوئے بات کی مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگا  
سمجھ رہی ہو نہ شہریار نے کہا تو اس نے سر ہلا دیا

.....

ان دونوں کے فائنل امتحانات ہو رہے تھے جسکی وجہ سے گھر میں آج کل  
خاموشی تھی ۔۔ انہوں نے تو بہت کہا تھا کہ انہیں فاریہ کے پاس شہر رہنے

دیں لیکن بی جان نے صاف منع کر دیا کہ جب تک وہ دونوں کی صورت نہ دیکھ لیں انہیں چین نہیں پڑتا اس لیے وہ روز واپس گاؤں آیا کریں گے ان دنوں میں وہ دونوں سب کچھ بھلا کر نہایت ہی دلجمعی سے پڑھائی میں مصروف ہو جاتے تھے۔ اس لیے گھر میں اور دوسرے لوگوں کی زندگیوں میں خاصا سکون ہوتا تھا اس بار تو انہیں صبح شام کافی سفر کر کے آنا جانا پڑتا تھا اس لیے کافی سنجیدہ ہو چکے تھے۔ بقول ساریہ بیگم کے روای کیا جہلم، ستلج سندھ غرض کے پانچوں کے پانچوں دریا چین ہی چین لکھ رہے تھے۔ گھر کے باقی لوگ البتہ انکی پڑ پڑ کو کافی مس کرتے تھے۔ آج دونوں کا آخری پیپر تھا۔ پیپر کے بعد انہوں نے عید اور شہریار کے آفس جانے کا فیصلہ کیا تاکہ دونوں کے ساتھ مل کر لنچ کیا جاسکے امثال نے اسے کہا کہ وہ اسے عید کے پاس چھوڑ کر شہریار کے آفس چلا جائے وہاں سے وہ دونوں

ریسٹورینٹ پہنچ جائیں وہ بھی عید کو لے کر آجائے گی۔ بازل اسے عید  
کے آفس چھوڑ کر جا چکا تھا

اسلام و علیکم شانزے۔۔۔ عدی ہے کیا آفس میں۔۔ امثال نے  
ریسپشنسٹ پوچھا

وعلیکم السلام۔۔۔ نہیں میم وہ تو سائٹ وزٹ پر گئے ہوئے ہیں بس آنے  
والے ہوں گے آپ ویٹ کر لیں۔ شانزے نے مسکراتے ہوئے کہا سارا  
سٹاف انہیں بہت اچھے سے جانتا تھا۔ وہ جب جب آتے آفس میں رونق  
لگ جاتی تھی سارا سٹاف کام چھوڑ کر انکے گرد اکھٹا ہو جایا کرتا۔ ان دونوں کا  
بھی رویہ انکے ساتھ دوستانہ ہی ہوا کرتا تھا۔ جب بھی کسی کو کوئی مسئلہ

ہوتا وہ عید کی بجائے امثال یا بازل سے کہتے یا یوں کہہ سکتے ہیں عید سے زیادہ ان دونوں کی چلتی تھی وہاں پر۔ عید نے چونکہ بزنس کا فوری پرسنٹ امثال کے نام اور تھری پرسنٹ بازل کے نام کیا ہوا تھا اس لیے جب بھی دونوں فارغ ہوتے تو وہ کھینچ تان کر انہیں میٹنگز میں لے جاتا تاکہ وہ کچھ سیکھ سکیں۔ شہیار نے بھی اپنے شیئرز اسی ترتیب سے انکے نام کر رکھے تھے۔ اس لیے دونوں کا آفس سٹاف انہیں بہت اچھے سے جانتا تھا

اچھا ٹھیک ہے امثال کہتے ہوئے مڑی

ہائے میم کیسی ہیں کافی دنوں بعد چکر لگایا ہے آپ نے۔ کمپیوٹر پر کام کرتی انعم نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا

میں بالکل ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ مجھے میم نہ  
کہا کرو میرے نام سے ہی بلا یا کرو امثال نے خفگی سے کہا سارا سٹاف  
آہستہ آہستہ امثال کو دیکھ کر وہاں پہنچ چکا تھا

آپ سر کی-----

بہن ہیں اس لحاظ سے ہمارے لیے قابلِ احترام ہیں ہمیں عزت کرنی  
چاہیئے بلا بلا بلا ہے نہ --- امثال نے اسے ٹوک کر اسکی بات پوری کی تو  
سبھی ہنس دیئے

اچھا میں عدی کے آفس میں جا رہی ہوں عبداللہ میرے لیے جوس بچھوا دینا  
- ان سے کہتی وہ عدید کے آفس کی طرف بڑھی

کون ہیں آپ اور یوں منہ اٹھا کر کہاں جا رہی ہیں وہ عدید کے روم کے باہر  
پہنچی تو اسے پیچھے سے آواز سنائی دی

اندر جا رہی ہوں عدی کے روم میں ، آپ کون اور یہ کون سا طریقہ ہے بات  
کرنے کا امثال نے حیرانی سے کہا



میں سیکرٹری ہوں انکی اور تم جیسی مڈل کلاس لڑکیوں کے ساتھ یہی طریقہ ہوتا ہے بات کرنے کا اس لڑکی نے نخوت زدہ لہجے میں کہا وہ شاید اسکے حجاب کو دیکھ کر اسے کوئی مڈل کلاس لڑکی سمجھی تھی

ایکسیکوزمی ۔۔ آپ جانتی ہیں کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں اور کس سے ۔ امثال نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا

بہت اچھے سے جانتی ہیں تم جیسی دو ٹکے کی لڑکیوں کو اچھے سے جانتی ہوں جہاں کوئی امیر لڑکا دیکھا وہیں اسکے پیچھے چل دیں اس لڑکی نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا انعم آگے بڑھنے لگی تو عبداللہ نے اسے روک دیا

عبداللہ جانے دو مجھے وہ ممیم سے بدتمیزی کر رہی ہے - عید سر کو پتہ چلا تو  
وہ تو اسکی جان ہی لیں لیں گے

رہنے دو انعم جس طرح سے یہ بکواس کر رہی ہے آج تو اسکی چھٹی سمجھو  
- تم نہیں چاہتی کہ اس سے جان چھوٹ جائے - خود تو کوئی کام کرتی  
نہیں ہم پر خوا مخواہ کا رعب جھاڑتی رہتی ہے جیسے عید سر اسکا باس نہیں  
شوہر ہو عبداللہ نے تپے تپے انداز میں کہا

میں دو ٹکے کی مڈل کلاس لڑکی ہوں اور آپ جناب کی تو ہائی وے پر بسیں  
چلتی ہیں --- ماشاء اللہ سے دو تین ایئر لائنز کی مالکن ہیں - کچھ ریاستوں کا  
نظام و انصرام بھی آپ ہی سنبھالتی ہیں - بیشتر وقت آپکا اقوام متحدہ اور جنرل

اسمبلی میں بڑے بڑے فیصلے کرنے میں گزرتا ہے ، تو ٹائم کی تو بہت کمی ہو گی نہ آپکے پاس ۔ چلیں آپ کو یہاں سے فارغ کر دیتے ہیں تاکہ آپ اپنے باقی امور کو خوش اسلوبی نمٹا سکیں اور مجھ جیسے دو ٹکے کے لوگوں سے بھی نہیں ملنا پڑے گا ۔ امثال نے چبا چبا کر کہا ۔ سارے سٹاف نے مسکراہٹ دبائی

عبداللہ ان معزز اور باعزت خاتون کا ٹرمینیشن لیٹر بنواؤ اور اس مہینے کی سیلری اور ٹرمینیشن لیٹر بہت ہی عزت کے ساتھ انکے ہاتھ ہر رکھو اور نہایت ہی احترام سے باہر کا راستہ دکھاؤ ۔ پست ذہنیت اور گھٹیا سوچ رکھنے والوں کی میرے آفس میں کوئی جگہ نہیں ۔ امثال نے ٹھنڈے ٹھہار لہجے میں کہا

جی میم عبداللہ نے مسکراہٹ دبائی

دس منٹ ہیں تمہارے پاس اسکے بعد یہ مجھے یہاں نظر نہیں آنی چاہئے  
- عدی پوچھے تو کہنا امثال نے نکال دیا ہے اور ان سے کہنا کہ اگلی بار  
سیکرٹری رکھنے کے لیے میں خود انٹرویو لوں گی کہتی ہوئی وہ دروازہ کھول کر  
اندر داخل ہو گئی - بیچھے وہ لڑکی ہکا بکا منہ کھولے کھڑی تھی - امثال کا میرا  
آفس اور عبداللہ کا اسکو میم کہنے سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ غلط جگہ  
الچھ بیٹھی تھی -

نتاشہ جاننا نہیں چاہو گی کہ تمہارے ساتھ ہوا کیا ہے -

چلو کوئی نہیں تم اس وقت شاک میں ہو میں خود ہی بتا دیتا ہوں ابھی جس کے ساتھ تم نے بد تمیزی کی ہے نہ وہ یہاں کی فورٹی پرسنٹ کی اونر ہیں اور باس کی بہن ہیں جس پر وہ جان دیتے ہیں ابھی تو تم شکر مناؤ باس نے تمہیں نہیں دیکھا ان سے اس طرح سے بات کرتے ورنہ اب تک تم اس دنیا سے رخصت ہو چکی ہوتی --- تمہیں پتہ ہے انعم نے اگے بڑھ کر تمہیں روکنا چاہا لیکن ہم نے منع کر دیا تم سے چھٹکارا حاصل کرنے اتنا سنہری موقع ہاتھ سے کیسے جانے دے سکتے تھے۔ اب بھی اگر ہم میں سے کوئی ایک بار بھی جا کر ان سے کہے کہ تمہیں جاب سے نہ نکالا جائے تو وہ کچھ نہیں کہیں گی لیکن سوال یہ ہے کہ ہم جائیں ہی کیوں تم نے کب کسی کے ساتھ کچھ اچھا کیا ہے۔ جھوٹ بول بول کر باس سے جو

ڈانٹ پڑواتی رہی ہو اسکو بھول بھی جائیں تو جو وقتا فوقتا خود ذلیل کرتی رہی  
ہو چاہ کر بھی نہیں بھلا سکتے اس لیے سوری اینڈ گڈ بائے ہم تمہیں بالکل  
بھی یاد نہیں کریں گے آفس بوائے سے لیٹر اور اسکی سیلری کاپیکٹ پکڑ  
کر اسکے ہاتھ پر رکھتے ہوئے عبداللہ نے چبا چبا کر کہا تو وہ پھسکی پڑتی رنگت  
کے ساتھ اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکل گئی خس کم جہاں پاک پیچھے وہ بڑبڑا کر  
اپنی سیٹ پر جا بیٹھا

---

بازی چول انسان میری بال تو نہ کھینچو یہ کیسا ہیر سٹائل بنا رہے ہو بالوں  
کا گھونسلا بنا کر رکھ دیا ہے امثال نے چلاتے ہوئے کہا۔ بازل نے کوئی نیا  
ہیر سٹائل سیکھا تھا جسے وہ امثال پر اپلائی کر رہا تھا دوسرے لفظوں میں اسکے

بالوں کا ستیاناس کر رہا تھا جب کافی دیر تک اسے اپنے بالوں میں کھینچا  
تانی محسوس ہوتی رہی تو اس نے زروا سے شیشہ منگوا یا۔ اپنے بالوں کا حال  
دیکھ کر اسکی چیخ نکلی تھی

ڑلے کتنی بار کہا یوں چیخ و پکار کرنی ہوتی ہے تو اکھٹے مت بیٹھا کرو۔ ساریہ  
بیگم نے اسے کہا

ماما اپ اس بازی کے بچے کو نہیں دیکھ رہیں کیا کر دیا ہے میرے بالوں  
کے ساتھ امثال نے رونی صورت بنائی

تو نہیں بیٹھنا تھا نہ اسکے آگے کس نے کہا تھا۔ ادھر آؤ میں ٹھیک کر دیتی ہوں۔ ساریہ بیگم نے اس لتاڑا تو وہ اٹھ کر اسکے آگے آ بیٹھی

اللہ ژلے گانٹھیں بن کر رہ گئی ہیں۔ بازل کیوں کرتے ہو تم جب نہیں آتا تو کیوں لے کے بیٹھ جاتے ہو اسے اور تم تمہیں کیا ضرورت اسکی بات ماننے کی۔ ساریہ بیگم نے اسکی کمر میں دھموکا جڑا تو وہ کراہ کر رہ گئی

ماما اتنی زور سے کون مارتا ہے آپکا ہاتھ کتنا سخت ہے۔ بڑی ہی کوئی ظالم قسم کی ماں ہیں۔ امثال نے کمر مسلی



ٲلے خاموشی سے بیٲھی رهو۔ میرے ہاتھ کے نیچے بیٲھی ہو کہیں ایسا نہ ہو  
 کہ میں اگلی ٲچھلی ساری کسریں نکال دوں۔ ساریہ بیگم نے اسکے بالوں کو  
 ہلکا سا جھٹکا دیا

مجھے لگتا ہے خالہ آپ نے اسکے بال سیٹ کرنے کے لیے نہیں بلکہ اسے  
سیٹ کرنے کے لیے اپنے پاس بلایا ہے عادل نے مسکراہٹ دبائی

یہ گندی اولاد کہاں سیٹ ہوتی ہے مجھ سے----- یہ تو مجھے سیٹ کر  
کہ بھی نہ ہوں۔ ساریہ بیگم نے جل کر کہا

ماما آرام سے کیا ہو گیا کھینچ کیوں رہی ہیں بازی کھینے مجھے اٹھنے دو یہاں  
سے۔۔ تمہاری خیر نہیں امثال نے اسے دھمکایا

تمیز سے بات کرو مجھ سے۔۔۔۔۔ اس معاشرے میں بڑی عزت ہے  
میری۔۔ بازل نے کالر جھاڑے

ہاں جانتی ہوں بہت عزت ہے تمہاری جب بھی کہیں کتوں کی لڑائی یا  
گدھوں کی ریس ہوتی تو بطور چیف گیسٹ تمہیں ہی تو بلایا جاتا ہے

اور جہاں تک رہی عزت سے بات کرنے کی تو وہ تو میں اپنے "ان" سے  
بھی نہیں کروں گی امثال نے دائیں طرف بیٹھی عائشہ اور بائیں طرف بیٹھی

فوزیہ بیگم کے دوپٹوں کے کونے پکڑ کر دانتوں تلے دباتے ہوئے شرمائے  
کی ناکام کوشش کی تھی  
یہ کیا کر رہی ہو ساریہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھا

اما شرمائے کی کوشش کر رہی ہے۔ بازل نے ہنستے ہوئے کہا

ہا۔۔۔۔۔ بیٹا شرم کوشش کرنے سے نہیں آتی ہے۔ یہ تو انسان کے اندر  
ہوتی ہے، جو تم میں نلپید ہو چکی ہے اس لیے یہ کوششیں بیکار ہیں۔۔۔  
میری تو حسرت ہی رہ جائے گی کی دوسری لڑکیوں کی طرح میری بیٹی بھی  
کبھی شرمائے۔۔ ساریہ بیگم نے بھگو کر مارا تھا

ڈی جے خالہ میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ مجھے آپ اپنی بیٹی بنا لیں  
ماما کو تو میں بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔ آپکی بیٹی بننے کے بعد میں ان سے  
کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔ لیکن وہاں پر بھی ایک مسئلہ ہو گا آپکی بیٹی  
بنوں گی تو عادل بھائی کی بہن بھی بننا پڑے گا۔ مگر مجھے ان جیسا ہٹلر اور  
کھڑوس بھائی نہیں چاہئے۔ آپ نہ بس میری ماما بن جانا بھائی میرے اپنے  
ہی ٹھیک ہیں۔۔

ہاں بیٹا میں تمہاری ماما سے بات کی تھی اس بارے میں۔۔ خدیجہ بیگم نے  
مسکراتے ہوئے کہا

ہائے -- سچی خالہ ---- امثال نے آنکھیں پھیلائیں جس پر لاونج میں بیٹھی  
خواتین کی دبی دبی ہنسی گونجی۔ عادل نے بھی اپنی مسکراہٹ دبائی

مجال ہے جو یہ لڑکی بات کو سن کر سمجھے اور سوچ کر بولے -- ساریہ بیگم  
نے ایک اور دھموکا اسکی کمر میں جڑا تو کراہ کر رہ گئی

چھوڑیں آپ -- مجھے نہیں سیٹ کروانے آپ نے تو مار مار کر میری کمر  
سو جا دینی ہے۔ خالہ آپ کر دیں۔ امثال اٹھ کر خدیجہ بیگم کے سامنے جا  
بیٹھی

رمل --- رمل --- میری بلیو فائل نہیں مل رہی ہے۔ سائیڈ ٹیبل پہ رکھی  
تمھی زریاب نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا

وہیں کہیں ہو گی۔ کہاں جائے گی۔ آپ ٹھیک سے دیکھتے نہ۔۔۔ رمل  
جواب دیا۔

ہر جگہ دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔۔ کم عقل عورت تم سے کتنی بار کہا ہے کہ  
میری چیزوں کو مت چھیڑا کرو، لیکن تمہیں کوئی بات سمجھ آئے تو نہ۔ زیبا  
نے فائل نہ ملنے کا سارا غصہ رمل پر اتارا تھا۔ سب کے سامنے زیبا کے  
ڈانٹنے پر رمل شرمندہ ہو کر رہ گئی تھی

ہا۔۔۔۔۔ زریاب بھائی آپ آپ کی ڈانٹ رہے ہیں۔ آپ کو اپنی چیزیں  
سنبھال کہ رکھنی چاہیئے نہ۔۔ خوا مخواہ دوسروں کو الزام دینے کا کیا فائدہ۔  
امثال نے رمل کی شرمندہ صورت دیکھی تو بولے بنا نہ رہ سکی۔

اور آپ! آپ کیا چپ کر کہ سن رہی ہیں۔۔۔۔۔۔ بتائیں نہ بھائی کو کہ  
آپ کی غلطی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ میں بتا رہی ہوں اگر میرے شوہر نے  
میرے ساتھ ایسا کیا نہ تو میں نے اس کے منہ پہ تکیہ رکھ کر گلہ دبا دینا  
ہے۔۔۔۔۔۔ اگر پکڑی گئی تو کہ دوں گے نشہ کر کہ گھر آتا تھا  
جوا کھیلتا تھا اور ڈومیسٹک وائلنس بھی کرتا تھا  
۔۔۔۔۔۔ تنگ آپکی تھی کہینے سے۔۔۔۔۔۔ ایک دن موقع

دیکھ کر پھر کا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ امثال کی بات سن کر کھانا کھاتے عادل کو  
پھندا لگا تھا جبکہ ساریہ بیگم سر پیٹ کر رہ گئی۔

دھیان سے ایس پی صاحب بڑی غلط جگہ دل لگا بیٹھے ہو۔ ارادے خاصے  
بلند اور خطرناک ہیں محترمہ کے۔۔۔۔۔ امان نے عادل کے کان میں  
سرگوشی کی تو وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔

زیرِ آب بھائی بات سنیں --- وہ باہر جا رہا تھا کہ امثال نے اسکو آواز دے  
کہ روکا تھا۔  
ہاں بولو۔



بھائی آپکو آپو سے ایسے بات نہیں کرنی چائیے تھی۔ کتنی شرمندگی محسوس کر  
ری تھی وہ آپکے یوں سب کے سامنے ڈانٹنے کی وجہ سے۔ امثال نے کہا۔

دیکھو گریبا۔۔۔۔۔

نہیں بھائی آپ دیکھیں، آپکو اگر غصہ کرنا بھی تھا تو یوں سب کے سامنے  
نہیں کرنا چاہیئے تھا بند کمرے میں بے شک آپ انہیں ڈانٹ لیں لیکن  
سب کے سامنے محبت سے نہ سہی، آپ ان سے عزت سے تو پیش آہی  
سکتے ہیں نہ۔ سسرال میں لڑکی کی عزت شوہر کی بدولت ہوتی ہے اگر شوہر  
ہی عزت نہیں دیتا تو باقی لوگ کیا خاک عزت کریں گے۔ آپکو کیا لگتا ہے  
اگر انہیں گھر بھر کے افراد اور درجن بھر ملازموں کے سامنے بے عزت

کریں گے تو ان کے دل میں آپکے لیے عزت برقرار رہے گی۔ آہستہ آہستہ وہ بھی آپ سے بدظن ہو جائیں گی اور اور انکے دل سے آپکی عزت اور محبت ختم ہو جائے گی نتیجے کے طور پر اس رشتے میں بیزاری اور چڑچڑے پن کے علاوہ کچھ نہیں بچے گا۔ ہم عورتیں نہ بڑی عجیب ہوتی ہیں زرا سا کوئی توجہ اور محبت سے بات کر لے تو اسکی ساری اگلی پچھلی زیادتیاں بھلا کر خوش ہو جاتی ہیں۔ خیر میری مانیں تو آپ ان سے سوری کر لیجے گا۔۔۔ سب کے سامنے تو کریں گے نہیں آخر کو انا کو ٹھیس پہنچے گی تو اکیلے میں کر لیجے گا۔ اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو انہیں کوئی گفٹ وغیرہ دے دیجیے گا، وہ خوش ہو جائیں گی۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے وہ جس رفتار سے آئی تھی اسی رفتار سے واپس مڑ گئی۔ پیچھے وہ شرمندہ کھڑا تھا۔

کہاں سے ڈیٹ مار کر آرہے ہیں زریاب اور رمل کو کار سے اترتا دیکھ کر لان  
میں کھڑی امثال نے انکے پاس آکر کہا۔

استغفر اللہ۔۔۔۔۔ توبہ کرو لڑکی اپنی بیوی کے ساتھ گیا تھا۔

ہاں تو یوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر پینگیں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے وہ بھی  
اس صورت میں جب ایک معصوم سی لڑکی آپکے پاس کھڑی ہو امثال نے  
رمل کا ہاتھ زریاب کے ہاتھ میں دیکھ کر کہا۔ اسکی بات سن کر رمل نے  
ہاتھ چھڑوانا چاہا تو زریاب نے گرفت اور مضبوط کر دی

معصوم اور تم ----- واقعی ٹارچ لے کر بھی نکلیں گے تو تم جیسا  
معصوم اس دنیا میں نہیں ملے گا کوئی ہزار معصوم مرے ہوں گے تو تم  
دونوں بہن بھائی پیدا ہوئے ہو گے ۔

آپ دیکھ رہی ہیں اپنے شوہر کو۔ امثال نے رمل کو گھسیٹا

ویسے وہ کہہ تو ٹھیک ہی رہے ہیں۔ رمل نے کہا تو امثال کی آنکھیں کھلیں

آپ۔۔۔۔۔ آپ نے یہ تھوڑی سی شاپنگ کے بدلے میں اپنی ہمدردیاں انکے  
ساتھ کر لیں۔ امثال نے صدمے سے کہا اور پیر پٹختی اندر چلی گئی

اوہ گاڈ----- لگتا ہے ناراض ہو گئی ہے رمل ہاتھ چھڑوا کر اسکے  
پیچھے بڑھی تو زریاب بھی اسکے پیچھے آیا

امثال کیا کر رہی ہو۔۔ رمل نے کچن میں کھڑی امثال کے پاس آئی

کچھ نہیں آپو شہری بھائی کے لیے کافی بنا رہی ہوں امثال نے کافی مگ  
میں چیچ ہلاتے ہوئے کہا

لاؤ میں بنا دوں۔ رمل نے مگ لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا

ارے نہیں بس بن گئی۔ امثال نے چچ سائیڈ پر رکھا اور مگ اٹھا کر جانے  
لگی تو رمل نے اسے آواز دی

تم ناراض ہو مجھ سے

اور وہ کیوں بھلا۔

وہ باہر جو میں کہا تھا اسکے لیے سوری میں بس مزاق کر رہی تھی۔

کم آن آپو میں جانتی ہوں آپ اور بھائی مزاق کر رہے تھے۔

اچھا اور مجھے تمہارا شکریہ بھی ادا کرنا تھا۔ زریاب نے مجھے بتایا تھا کہ کس طرح تم نے اسے سمجھایا تھا تمہیں پتہ ہے انہوں نے مجھ سے سوری بھی کی ہے اور وعدہ بھی کیا ہے کہ وہ آئندہ ایسا کچھ نہیں کریں گے جس سے وہ ہرٹ ہو اور مجھے شاپنگ بھی کروائی اور ہم نے باہر لنچ بھی کیا رمل نے خوشی سے دہکتے چہرے کے ساتھ اسے بتایا تو وہ ہنس دی

اللہ آپکو ایسے ہی خوش رکھے آپو امثال رمل کو گلے لگا کر اسکا گال چومتے ہوئے  
مگ لے کر باہر نکل گئی

---

امان بھائی آپ جانتے ہیں آج کل گھر میں کیا چل رہا ہے امثال نے امان  
کے روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا

کیا چل رہا ہے -- امان نے مصروف انداز میں کہا

فوزیہ تائی کے میکے سے شامی آپی کا رشتہ آیا ہے اور گھر میں اس پر غور کیا  
جا رہا ہی امثال نے دیوار سے ٹیک لگائی

جانتا ہوں

حیرت ہے پھر بھی اتنے سکون سے گھوم رہے ہیں -



تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ امان نے کف لنک بند کرتے ہوئے کہا

واٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ آپ کہہ رہے ہیں۔ امثال اچھلی تھی

گرٹیا میں نے ماما سے بات کی تھی اور انہوں بی جان اور فوزیہ ممانی سے  
-اب اگر وہ اس کے باوجود بھی اس رشتے پر غور کر رہے ہیں تو میں کیا کر  
سکتا ہوں۔

یقین نہیں آتا مجھے ۔۔ امثال نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا

رہنے دو گریا کہاں سر پھوڑ رہی ہو موصوف کو قربانی دینے اور مظلوم بننے کا  
بخار ہو رہا ہے۔ اندر آتے دریاب نے کہا تو وہ دونوں گھبرا گئے

وہ بھائی۔۔۔ وہ ہم۔۔۔۔ امثال اٹکی۔ جو بھی تھا شامین اسکی بہن تھی اور  
کوئی بھی بھائی اپنی بہن کے لیے ایسا کچھ برداشت نہیں کرتا

پریشان مت ہو ژلے میں جانتا ہوں۔ بچپن سے ساتھ ہیں ہم۔۔۔۔۔ کزن  
ہونے کے ساتھ ساتھ بیسٹ فرینڈ بھی ہیں۔ اسکی رگ رگ سے واقف ہوں  
۔ اسے کیا لگتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ شامین کو پسند کرتا ہے۔ دریاب  
نے بتایا

اسکا مطلب ہے کہ آپکو کوئی اعتراض نہیں امثال چمکی

کس کو کس پر کوئی اعتراض نہیں - عادل نے اندر آیا

یہاں پر رشتے ہو رہے ہیں آپ بھی آجائیں۔

آپ نے بتایا نہیں کہ آپکو کوئی مسئلہ نہیں ہے امثال نے پوچھا

مسئلہ تب ہوتا جب اسکی کوئی غلط نیت ہوتی میں شروع سے جانتا ہوں کہ  
یہ شامین سے شادی کرنا چاہتا ہے اور میرے نہیں خیال کہ شامین کے

لیے اس سے اچھا رشتہ کوئی اور ہو گا۔ دریاب نے کہا تو دونوں کی اٹکی ہوئی  
سانسیں بحال ہوئیں

اور اب کیا کرنا ہے جہاں تک میں نے سنا ہے فوزیہ تائی کا جھکاؤ اس  
عدنان کے رشتے کی طرف ہے اور سچی بتاؤں تو مجھے وہ بندہ بالکل بھی اچھا  
نہیں لگا تھوڑا ٹھہرکی ٹائپ ہے۔ امثال کی بات پر سب کے منہ کھلے

ڑلے کیا ہو گیا ہے خدا کا خوف کرو۔ سب سے شریف بچہ وہ خاندان کا  
- دریاب نے اسے گھورا

رہنے دیں بھائی شریف بچے یوں دوسروں کی بہن بیٹوں کو آنکھیں پھار پھاڑ  
کر نہیں دیکھتے امثال منہ بنایا

کیا مطلب ----- عادل نے پوچھا

چھوڑیں آپ اس بات کو دریا بھائی آپ تائی جان سے بات کریں نہ بلکہ  
آپ رہنے دیں سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں میں خود ہی کچھ کرتی ہوں۔  
ڑلے انہوں رشتہ جوڑنا ہے توڑنا نہیں جو سب کچھ تم پر چھوڑ دیں

اوہ۔۔ ایس پی صاحب کسی غلط فہمی میں نہ رہیے گا بڑے بڑے لوگوں کے  
ٹانکے فٹ کر چکے ہیں میں اور بازی۔ امثال نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے  
کہا تو تینوں نے استغفار پڑھا

توبہ کرو لڑکی ہمیں کوئی ٹانکا فٹ نہیں کروانا۔۔ تم رہنے دو ہم خود ہی دیکھ  
لیں گے

اچھا دیکھ لیں آپکا بھی تو رہتا ہے پھر نہ کیسے گا کہ بے خبری میں مارے  
گئے امثال نے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں مٹکا کر دریاب سے کہا

اسکا کیا رہتا ہے۔۔ عادل نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا

چھوڑیں آپ اس بات کو عادل جو ابھی عدنان والی بات پر اٹکا ہوا تھا اسکے  
پھر سے وہی بات دہرانے پر اسے تپ چڑھی

دماغ ٹھیک ہے جو بات بھی پوچھتا ہوں کہ دیتی ہو چھوڑو اس بات کو  
عادل نے اسے گھورا تو امثال نے اسکی طرف گھوم کر جوابا گھورا

نہیں میرا مطلب ہے کہ مجھے بھی تو بتاؤ نہ - یہ ہر بات پر چھوڑو چھوڑو کر  
رہی ہو عادل گڑبڑایا اسکو یوں گڑبڑاتا دیکھ کر امان اور دریاب کا قمقہ بلند ہوا

سیریسلی عادل۔۔ امان نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ داڑھی کھجا کر رہ گیا

یہ تم لوگ کیا اشاروں کنایوں میں بات کر رہے ہو مجھے بھی بتاؤ امثال انکو  
یوں ہنستا دیکھ کر اور امان کی بات سن کر پوچھے بغیر نہ رہ سکی

چھوڑو تم اس بات کو۔۔ عادل نے اسی کے انداز میں کہا تو وہ دانت کچکچا  
کر رہ گئی

اچھا ٹھیک ہے پھر میں دادو سے بات کروں امثال نے دریاب کی طرف  
دیکھتے ہوئے کہا

ہاں کرو اور تھوڑا جلدی کرنا اگر ایک بار وہ لوگ ڈیساڈ کر چکے تو پھر مشکل ہو  
گی



اگر آپکا بھی کوئی خفیہ چکر و کر ہے تو بتا دیں ایس پی صاحب میں اکھٹی بات  
کر لوں گی

نہیں اپنا میں خود دیکھ لوں گا تم جاؤ۔ وہ کمرے سے نکل گئی

یہ تم لوگ نہ جانے کیوں مجھے مشکوک سے لگ رہے ہو کچھ چھپا رہے ہو  
نہ۔ عادل نے دونوں کو جانچتی نظروں سے دیکھا

نہیں ہم نے کیا چھپانا ہے ہر وقت پولیس والوں کی طرح شک مت کیا  
کرو دریا ب نے کہا

ویسے تم تو ابھی سے اسکی گھوڑیوں ڈرتے ہو آگے جا کر کیا کرو گے۔ امان  
نے بات بدلی تو وہ مسکرایا

ویسے میں اب بھی کہوں گا کہ خاصے مشکوک لگ رہے ہو۔ عادل دونوں کی  
طرف دیکھتا ہوا کہ کر باہر نکل گیا

سنو۔ عادل نے سیڑھیاں اترتی امثال کو پکارا

جی -----

یہ تم اندر عدنان کے بارے میں کیا بات کر رہی تھی۔ عادل نے نہایت ہی  
سنجیدگی سے پوچھا اسکی سنجیدگی دیکھتے ہوئے اس نے اسے اس دن کی  
ملاقات کے بارے میں بتایا جسے سن کر اسکی تیوریاں چڑھی تھیں

میری بات سنو تم۔ آئندہ اگر وہ یہاں آئے تو تم اسکے سامنے نہیں جاؤ  
گی۔۔۔۔۔ سمجھی عادل نے سختی سے کہا

اچھا اچھا نہیں جاؤں گی ڈانٹ کیوں رہے ہیں آرام سے بھی تو کہہ سکتے ہیں  
نہ یہی بات۔۔ امثال نے منہ بنایا تو عادل کو اپنے لہجے کی سختی کا احساس  
ہوا

نہیں میں ڈانٹ نہیں رہا ہوں بس سمجھا رہا ہوں کہ اس سے دور رہنا تم ۔  
ویسے دریاب کے بارے میں کیا کہہ رہی تھی ۔ عادل نے اسکی طرف جھکتے  
ہوئے پوچھا

ہاں وہ دریاب بھائی نہ ----- بات کرتے کرتے اچانک وہ  
ٹھٹھکی بڑے ہی کوئی دو نمبر ایس پی ہو ۔ کیسے باتوں باتوں میں مجھ سے  
اگلوارہے ہو ۔ امثال نے اسے آنکھیں دکھائیں تو اس نے قمقہ لگایا

بتا دو نہ اچھی کزن نہیں ہو ۔ وہ اسے گھور کر سیڑھیاں اترنے لگی

---

---

دادو مجھے نہ آپ سے بات کرنی ہے۔ امثال نے بی جان کی گود میں سر رکھا

ہاں پتر بول تجھے کب سے اجازت کی ضرورت پڑ گئی بی جان نے اسکے بالوں  
میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

دادو میں نے سنا ہے کہ تائی جان شامی آپنی کا رشتہ اپنے بھانجے سے کر  
رہی ہیں

ہاں پتر ان لوگوں نے بات کی تو تھی اور ہم نے کہا تھا کہ سوچ کر جواب  
دیں گے

تو آپ انہیں منع کر دیں امثال نے انکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

کیوں ----

اوہو بی جان جب گھر میں رشتے موجود ہیں تو باہر کیوں ---- امثال اٹھ کر

بیٹھتے ہوئے کہا

پتر تو کھل کر بات کر کہنا کیا چاہتی ہے

دیکھیں بی جان اگر صاف بات کروں تو آپ لوگ شامین آپنی کا رشتہ امان

بھائی کے ساتھ کر دیں اور سانہ کا دریا بھائی سے ۔ اس طرح دونوں

لڑکیاں ہمیشہ کے لیے اس گھر میں رہیں گی اور کیا چاہیئے۔ امثال نے  
سمجھداری کے سارے ریکارڈ توڑے

ہوں!!!! کہہ تو تُو ٹھیک رہی ہے۔ مجھے کیوں نہیں خیال آیا یہ۔۔ حالانکہ  
لالی نے مجھ سے بات کی تھی۔

بس بی جان اب تو آگیا نہ خیال اب دیکھ لیں۔۔ بلائیں سب کو اور فیصلہ  
سنادیں۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر میں سوچ رہی ہوں کہ سانیہ کا رشتہ شہریار سے کر  
دیتے ہیں آخر کو وہ بھی اس گھر کا بیٹا ہے اور اس طرح تعلق مزید مضبوط  
ہو جائے گا۔ بی جان نے ٹانگیں سیدھی کرتے ہوئے کہا

نہ۔۔۔۔ نہیں دادو سانی کتنی چھوٹی ہے شہری بھائی سے۔ وہ تو مجھ سے  
بھی ایک سال چھوٹی ہے اور ویسے بھی میں شہری بھائی کے لیے کچھ اور  
سوچ رہی ہوں بس کنفرم کر لوں پھر بتاؤں گی۔ امثال گڑبڑائی

پھر دریاب بھی تو شہری کا ہم عمر ہی ہے کوئی دو تین سال ہی فرق ہو گا۔

پھر بھی شہری بھائی زیادہ بڑے ہیں

ڑلے پتر ایک بات تو بتا۔۔ میں تجھے شکل سے بیوقوف لگتی ہوں۔ بی جان  
نے سنجیگی سے پوچھا



کم آن دادو میں کیا کہہ سکتی ہوں اپ اتنی بڑی ہیں مجھ سے --- اب میں  
اپکو بیوقوف کہتی اچھی لگوں گی۔ آپ تھوڑا ویٹ کر لیں ابھی دادا جان آ  
جائیں تو ان سے پوچھ لیتے ہیں۔ امثال نے انکی بات مذاق میں اڑانی چاہی

بک بک نہ کر۔ چل اب سچ بتا کیا کھچڑی پکا رہی ہو تم ان دونوں کے ساتھ  
مل کر۔ بی جان نے اسکا کان مروڑا

آہ۔۔۔۔۔ چھوڑیں نہ دادو۔۔۔۔۔ درد ہو رہا ہے بتاتی ہوں --- پہلے آپ وعدہ  
کریں جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کریں گی۔ امثال نے کان چھڑواتے  
ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے چل اب بول۔ بی جان کے پوچھنے پر اس نے انہیں ساری  
بات بتادی

ہوں تو یہ بات ہے ٹھیک ہے۔ میں آج ہی فوزیہ اور قاسم سے بات کرتی  
ہوں اور ان سے کہتی ہوں کہ وہ اپنے بھائی کو منع کر دیں

اچھا دادو ساتھ ہی منگنی اور نکاح کی ڈیٹ فلکس کر لیجیے گا رخصتی بے شک  
جب مرضی رکھ لینا۔۔۔۔۔ بہت دن ہوں گئے ہیں کوئی بھی فنکشن اٹینڈ  
نہیں کیا اور فیملی فنکشن تو اپنی زندگی میں پہلی بار اٹینڈ کروں گی تو پلیز نہ

اچھی دادو نہیں ہیں اسی منتھ میں رکھ لینا پھر ہماری یونی سٹارٹ ہو جائے

گی تو مزہ نہیں آئے گا۔۔ امثال نے معصومیت سے کہا

اچھا اچھا میری ماں نہ بن۔۔۔ سب کچھ خود ہی طے کر کہ آئی ہو۔ بی جان

نے کہا تو انکے گلے لگی

چل ہٹ اب مسکے نہ لگا۔۔۔۔ اور تیرا اپنے بارے میں کیا خیال ہے

۔۔۔ میں سوچ رہی ہوں کہ تمہیں بھی ساتھ ہی نمٹا دوں۔ بی جان نے اسے

پیچھے کرتے ہوئے کہا ویسے بھی وہ کافی دنوں سے اپنے پوتے کے رنگ

ڈھنگ دیکھ رہی تھیں

کیا ہو گیا ہے دادو ابھی میری عمر ہی کیا ہے۔۔ گریڑوں سے کھیلنے کی عمر

ہے میری اور آپ شادی کروانے چل دی ہیں میری امثال آنکھیں پٹیٹائیں

کوئی نہیں پتر میں تمہاری ساس سے کہہ دوں گی کہ وہ تمہیں فیڈر پلا دیا کرے  
گی۔۔۔ پونیاں بھی بنا دیا کرے گی تیری۔

تم جواب نہیں دیا میری بات کا۔ بی جان شاید اسکو ایسے ہی چھوڑ دینے  
کے موڈ میں نہیں تھی

وہ دادو میں کیا کہوں مجھے نہ شرم آرہی ہے۔ امثال نے دانتوں تلے انگلی  
دبائی

لیکن پتر تمہارے چہرے پر تو دور دور تک شرم کے آثار نظر نہیں آرہے ہاں  
البتہ ڈھٹائی اور بے شرمی صاف چھلک رہی ہے۔ بی جان ہلکی سی  
مسکراہٹ سے کہا تو اس نے منہ کے زاویے بگاڑے

منہ نہ بگاڑ جو پوچھا ہے وہ بتا۔

اوہو یار دادو مجھ سے کیا پوچھ رہی ہیں جیسے آپکا اور ماما بابا کا دل چاہے کریں

- میرا

کون سا کسی کے ساتھ نین مٹکا چل رہا ہے جو میں واویلا مچاؤں گی امثال  
جھنجھلائی

چل ٹھیک ہے میں بات کرتی ہوں ساریہ اور راسم سے۔

اچھا میں جاؤں ابھی مجھے جا کر دریاہ اور امان بھائی کو بھی تو بتانا ہے۔

امثال نے جلدی سے کہا اور جواب سنے بغیر بھاگ گئی پیچھے وہ مسکرا کر رہ

گئیں

میں بتا رہی ہوں ٹھیک تین گھنٹے بعد آپ لوگ این جی او کے باہر ہوں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ امثال نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔۔

ہاں بچے آجائیں گے ہم۔ فکر مت کرو۔ شہیار نے کہا

اور تم ایس پی میری بات کان کھول کر سن لو اگر تم سانی اور زری کو نہیں لائے نہ بہت بری طرح سے پیش آؤں گی۔۔ وہ پچھلے کئی دنوں سے شلپنگ کا پلان بنا رہے تھے شامین اور عائشہ نے جانے سے منع کر دیا تھا۔ رامین کے ٹیسٹ ہو رہے تھے اس لیے پیچھے وہ تینوں ہی بچی تھیں بازل اور امثال کو ایک این جی او کی میٹنگ پر جانا تھا تو انکو تین گھنٹے بعد کا ٹائم

دیا تھا اور اپنے کہے کے مطابق ٹھیک تین گھنٹے بعد وہ چاروں این جی او کے گیٹ پر کھڑے تھے تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بلڈنگ سے نکلتے دکھائی دیئے۔ مین گیٹ چونکہ کھلا تھا تو گاڑی میں بیٹھے شہریار لوگوں کو وہ آتے دکھائی دیے رہے تھے۔ بازل نے کوئی بات کی تو امثال نے ہنستے ہوئے اسکے بال کھینچے جس پر بازل نے جواباً اسکو ہلکا سا پیش کیا۔ اچانک بازل نے اسکے آگے اپنا پاؤں کیا تو وہ نیچے جا گری۔ بازل بجائے اسکو اٹھانے کے کھڑا ہنسنے لگا

امثال کو نیچے گرتا دیکھ کر شہریار بے اختیار گاڑی کا دروازہ کھول کر نکلا تھا

یہ آج نہیں بچتا میرے ہاتھوں -- شہریار بڑبڑایا ---- تم لوگ یہیں رکو میں  
انہیں لے کر آتا ہوں - شہریار کہتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا انکی طرف چل دیا -

شہریار کو آتا دیکھ کر بازل سنجیدہ ہوا اور امثال کو اٹھانے لیے سامنے ہاتھ  
پھیلا یا جسے امثال جھٹک کر پاؤں کے درد کی ایکٹنگ کرنے لگی

کیا ہو رہا ہے یہ -

بھائی اس نے مجھے اتنی می می زور دھکا دیا ہے امثال نے دونوں ہاتھ  
پھیلائے



بازل تم باز آ جاؤ کسی دن بہت بری طرح پیٹو گے میرے ہاتھوں -- وارن  
کر رہا ہوں تمہیں -- شہیار نے امثال کو اٹھا کر اسکے ہاتھوں سے مٹی جھاڑی

بھائی اس نے پہلے میرے بال کھینچے تھے ۔

ہاں تو کیا ہوا -- امثال نے اسے چڑایا ۔ گاڑی میں بیٹھی زروا اور سانہ بڑے  
اشتیاق سے انہیں دیکھ رہیں تھیں زروا تو باقاعدہ گاڑی کے دروازے سے  
چپکی بیٹھی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے عادل کی بیک ویو مرر سے نظر پڑی  
تو دونوں کو اتنے شوق سے ان تینوں کی طرف دیکھتا پا کر وہ چونکا ۔ انکی  
آنکھوں میں محرومی دیکھ کر وہ شرمندہ ہو کر رہ گیا اچانک اسے کچھ یاد آیا تو  
اس نے سانہ کو مخاطب کیا

سانی تمہارا کالج فنکشن کب ہے

پرسوں --- سانیہ نے مختصر جواب دیا

فیس کتنی ہے -- عادل نے پوچھا

دو ہزار -----

اچھا کل کالج جاتے ہوئے فیس لیتی جانا اور فنکشن کے لیے شاپنگ بھی کر  
لینا۔۔ عادل نے والٹ سے کارڈ نکال کر سانیہ کی طرف بڑھایا تو سانیہ اور زروا  
کے منہ کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی کھلیں تھیں

سچی لالہ۔۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ سانیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا

مچی۔۔۔۔ عادل نے بیک ویو مرر سے اسکا خوشی سے دمکتا چہرہ دیکھا تو اسے  
ایک بار پھر شرمندگی نے آن گھیرا کتنی چھوٹی چھوٹی خواہشیں تھیں اسکی  
بہنوں کی اور اس نے ہمیشہ ان کی خواہشوں کو رد کیا تھا۔

عادل تم چلو میں ان دونوں کی گاڑی میں آجاتا ہوں۔ شہریار نے کہا تو عادل  
نے گاڑی سٹارٹ کی

.....

او۔ گاڈ اس گاڑی کو بھی ابھی ہی خراب ہونا تھا امثال بڑبڑائی۔ وہ فاریہ  
سے مل کر واپس آ رہی تھی کہ راستے میں گاڑی خراب ہو گئی

شہری بھائی کہاں ہے آپ۔۔ امثال نے شہریار کو فون کر کے پوچھا

بیٹا میں تو لاہور آیا ہوا ہوں کیوں خیریت

ہاں خیریت ہی ہے اچھا ٹھیک ہے آپ اپنا کام کریں میں پھر کال کر  
لوں گی

ہیلو عادل بھائی کہاں ہیں آپ امثال نے عادل کو فون کیا

پولیس سٹیشن ہوں - کیوں کیا ہوا - عادل نے پوچھا

اچھا آپ مجھے پک کر لیں گے میری گاڑی خراب ہو گی ہے شہری بھائی

لاہور گئے ہوئے ہیں اور عدی کی بھی میٹینگ ہے تو وہ نہیں آ سکتے

ایڈریس سینڈ کرو میں آتا ہوں عادل نے کہا - دس منٹ بعد اسے عادل کی

جیب آتی دکھائی دی

بیٹھو - عادل فرنٹ ڈور کھولا

ارے واہ کتنی فاسٹ سروس ہے آپکی - ہوم ڈلیوری سروس شروع کیوں  
نہیں کر دیتے۔ امثال کی بات پر وہ مسکرایا

مانڈاٹ محترمہ یہ سروس خاص آپ کے لیے ہے -

اگر ایسی بات ہے تو ایک بڑے والا برگر تو بنتا ہے۔ امثال نے معصومیت  
سے کہا تو اس نے قمقہ لگایا

بڑی تیز ہو فوراً اپنے مطلب پر آجاتی ہو۔

بس کبھی غرور نہیں کیا۔ امثال نے فرضی کالر جھاڑے عادل نے جیپ

## کیفے کے باہر روکی

تم نے صرف ایک برگر کا کھا تھا۔ عادل نے اسے لمبا چوڑا آرڈر کرتے دیکھ

کمر کھا

ہاں تو۔۔۔۔۔ اگر میں کہتی کہ مجھے اتنا کچھ کھانا ہے تو کیا تم کھلاتے

-- نہیں نہ --- ویسے بھی تمہیں کیا فرق پڑے گا اچھی بھلی سیلری لیتے ہو

اور اسکے علاوہ اوپر کی کمائی بھی تو ہوتی ہوگی تو خاصے پیسے جمع کر لیے ہوں

گے۔ امثال ویٹر کو بھیج کر اسکی طرف متوجہ ہوئی

توبہ کر لڑکی ایسے کام کبھی نہیں کیے اللہ معاف ہی رکھے حرام سے۔ ویسے  
بھی اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے مجھے کیا ضرورت ہے رشوت لینے کی۔ عادل  
نے اس گھورا

ہو کہ پولیس والے اور رشوت نہ لو یقین نہیں آتا۔ امثال نے کندھے  
اچکائے

سچ کہہ رہا ہوں یار کبھی بھی نہیں لی۔ عادل نا جانے کیوں اسے یقین دلانا  
چاہتا تھا

اچھا اچھا مذاق کر رہی تھی سیریس کیوں ہو رہے ہو



کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں -- صدام شاہ نے انکے پاس آ کر کہا

تم --- تم یہاں کیا کر رہے ہو -- عادل نے سنجیدگی سے کہا

وہ مجھے امثال سے بات کرنی ہے صدام شاہ کا اس طرح سے امثال کا نام  
لینے کا انداز ظاہر کر رہا تھا کہ وہ لوگ پہلے بھی مل چکے ہیں یہ سوچتے  
ہوئے عادل کی تیوریاں چڑھی

کیوں کیا بات کرنی ہے - عادل نے سرد لہجے میں کہا

ریلیکس عادل بھائی اور آپ کہیں کیا بات کرنی امثال نے پہلے عادل کو اور  
پھر صدام کو مخاطب کیا

وہ شاہ بابا ملنا چاہتے ہیں تم سے۔

کب۔۔۔۔ امثال نے پوچھا

ابھی۔۔۔ وہ باہر گاڑی میں بیٹھے ہیں۔ صدام نے باہر گاڑی کی طرف اشارہ  
کیا

ٹھیک ہے۔ امثال نے کہا تو سر ہلاتا باہر نکل گیا

اب بتاؤ گی کیا چل رہا ہے یہ --- تم پہلے بھی مل چکی ہو اس سے - عادل  
نے پوچھا تو اس نے اسے بتایا کہ کیسے اس نے لفٹ دی تھی اور اپنی اور  
جمال شاہ کی باتوں کے بارے میں بھی بتایا

تو تمہیں کیا لگتا ہے سب ٹھیک ہو جائے گا -

ہوگا سب ٹھیک ہو گا اور ہونا پڑے گا اتنے سال کافی نہیں ہیں - ساری  
فیملی بکھر کر رہ گئی ہے - جمال شاہ دادا جانی کے سگے بھائی ہیں اور ثریا شاہ  
دادو کی سگی بہن، بیس سال ہو گئے ہیں انہیں ایک دوسرے سے جدا  
ہوئے - - خون کے رشتے ہیں یار - بے شک وہ ظاہر نہیں کرتے لیکن یاد تو  
آتے ہیں نہ انہیں اور پھر امان بھائی اور رمل آپو کا ددھیال ہے وہ - - کتنے

سارے خون کے رشتے ایک دوسرے سے بچھڑے ہوئے ہیں۔۔ پھپھو کے ساتھ تو جو ہوا وہ گزر گیا وہ تو بدلا نہیں جا سکتا مگر جو ہو رہا ہے اسے تو بدلا جا سکتا ہے نہ امثال نے سنجیدگی سے کہا اتنے میں انہیں جمال شاہ اور صدام شاہ آتے دکھائی دیے تو دونوں اٹھ کھڑے ہوئے

کیسے ہیں۔ انکل۔۔ امثال نے اپنا سر کرتے ہوئے انکے آگے جھکایا

میں ٹھیک ہو ہوں پتر۔۔ جمال شاہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

کیسے ہیں آپ۔ عادل نے دھیمے لہجے میں کہا

ٹھیک ہوں - جمال شاہ نے گہری سانس لی تو عادل نے نظریں چرائیں

جی انکل آپ کو کیا بات کرنی تھی۔ امثال نے بات شروع کی

وہ پتر تم اس دن کہہ رہی تھی نہ کہ مجھے دونوں بچوں کو لے کر مدعاوا کرنا  
چاہیے اور اپنی غلطی کو سدھارنی چاہیے تو میں جاننا چاہتا ہوں کہ تم کس  
بارے میں بات کر رہی تھی۔ جمال شاہ نے کہا

دیکھیں انکل اگر تو آپ واقعی ہی سب ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے  
دادا دادی سے معافی لینی ہوگی گو کہ اس سب میں آپکا کوئی قصور نہیں تھا  
لیکن بعض اوقات اولاد کی ہکی گئی غلطیوں کا خمیازہ والدین کو بھگتنا پڑتا ہے

آپ بار بار جائیں جب تک وہ مان نہیں جاتے۔۔ اور سب سے بڑھ کر آپ  
رمل آپو اور امان لالہ کا حق انکی پراپرٹی انہیں دیں اسکے باوجود کہ انہیں کسی  
چیز کی کوئی کمی نہیں ہے، لیکن حق تو حق ہوتا ہے نہ۔ اپ کو یہ کام  
بہت پہلے کر لینا چاہیئے تھا امثال نے برگر کا بائٹ لیا

تو کیا وہ لے لیں گے۔ جمال شاہ نے پوچھا

کہا نہ اس سب سے پہلے معافی لیں۔ سب کچھ پہلے جیسا کریں۔ دونوں  
تویلیوں کے درمیان جو دیوار کھڑی ہے اسے گرائیں۔ دونوں فیملیز کو ایک ہی  
تویلی میں شفٹ کریں۔ ایک ٹیبل پر ناشتہ، لچ اور ڈنر کریں۔ ایک لاونج میں  
بیٹھ کہ مل کر گھر کے اور ایک ہی ڈیرے میں بیٹھ کر گاؤں کے فیصلے

کریں۔ یہ سب اس وقت مشکل تھا لیکن اب آسان ہے۔ گھاؤ پرانے ہو چکے ہیں جسم کے ساتھ ساتھ غصہ اور انا بھی کمزور اور بوڑھی ہو چکی ہے۔ غصہ ختم ہو چکا اب تو آس لگائی ہوئی ہے انہوں نے، کہ کب آپ پہل کرتے ہیں۔۔ باتوں باتوں میں امثال برگر ختم کر چکی تھی

ہوں۔۔ جمال شاہ نے پرسوج انداز میں کہا

اپ لوگ بھی کھائیں نہ۔۔۔ یقین کریں میں نے کھانے پینے کے معاملے میں کبھی کسی کو مدعو نہیں کیا۔ آپ دونوں کو کر رہی ہوں فائدہ اٹھائیے امثال نے کوک اٹھا کر پیتے ہوئے کہا

اسکا مطلب ہے ہم لوگ پھر خوش قسمت ٹھہرے۔ صدام شاہ کی بات سن  
کر امثال ہنسی تھی

آف کورس-----

ہم چلتے ہیں پھر ملاقات ہوگی اور اس بار حویلی میں ملیں گے۔ جمال شاہ نے  
اٹھتے ہوئے کہا

ان شاء اللہ۔ امثال نے مسکرا کر کہا



ویسے مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم اتنی سمجھدار بھی ہو سکتی ہو زرا چٹکی کاٹنا  
مجھے کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ عادل نے اپنا بازو آگے کیا تو  
امثال نے اس کے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی جس پر وہ کراہا

اگر بی جان اور شاہ بابا کو پتہ چلے گا تو ناراض نہیں ہوں گے۔

میں تو بتاؤں گی نہیں، تو کون بتائے گا۔ امثال نے ابرو اچکائے

اف کورس میں۔۔۔ عادل نے اپنی طرف اشارہ کیا

تم نہیں بتاؤ گے۔ امثال نے انگلی اٹھا کر کہا

اور کیوں نہیں بتاؤ گا میں۔ عادل نے اسکی انگلی پکڑ کر نیچے کی

اما کہتی ہیں کہ مجھے کچھ نہیں آتا جاتا اور شہری بھائی پتہ ہے کیا کہتے ہیں۔  
امثال میز پر کہنیاں رکھ کر اسکی طرف جھکی

کیا کہتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں لے بندہ بہت اچھا پھینٹ لیتی ہے۔ امثال کی بات سن کر  
عادل کا منہ کھلا

تم --- تم مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گی۔ عادل کو صدمہ ہی تو لگا تھا

آف کورس ناٹ ----- اگر تم حویلی جا کہ نہیں بتاؤ گے۔ امثال نے  
احسان کرنے والے انداز میں کہا

پتہ نہیں تیرا کیا بنے گا عادل ----- وہ بڑبڑایا تھا

کچھ کہا کیا۔ امثال نے اسے بڑبڑاتے دیکھ کر پوچھا

نہیں۔۔۔ اچھا ایک بات بتاؤ تم اس دن لفٹ دینے کے علاوہ بھی صدام  
شاہ سے کبھی ملی ہو۔ عادل نے سرسری انداز میں کہا

کیوں میں نے کیوں ملنا تھا اس سے۔۔ میرا کونسا مامے کا پتر لگتا ہے وہ  
- امثال نے منہ بگاڑا

اچھی بات ہے ملنا بھی مت۔ عادل نے کہا تو امثال کا ماتھا ٹھنکا

ایک بات تو بتاؤ اس دن تم مجھے عدنان سے ملنے سے منع کر رہے تھے اور  
آج صدام سے۔۔ وجہ جان سکتی ہوں۔

نہیں عادل نے صفا چٹ انکار کیا تو وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی

وہ کیسی ہے -- کچھ دیر کی خاموشی کے بعد امثال نے دوبارہ شروع ہو چکی  
تھی کہاں وہ خاموش بیٹھنے والوں میں سے تھی

کون -- عادل نے حیرانی سے پوچھا

تمہاری مشعوق ---- امثال نے کہتے ہوئے پانی کا گلاس منہ لگایا

لا حول ولا قوۃ -- اس نے سر جھٹکا ---- کہاں سے سیکھتی ہو ایسی لینگوئج

اس دن ٹانگے فٹ کرنے کا کہہ رہی تھی اور آج یہ لفظ ----

یہ خدا کی دین ہوتی ہے-----رب کسی کسی پر ہی اپنی مہر کرتا ہے  
ایس پی صاحب ---- آپکو کیا پتہ-- امثال نے فخر سے کہا تو وہ اسے گھور  
کر رہ گیا

-----

-----

-----

کیا بات ہے شاہ صاحب جب سے باہر سے آئے ہیں کمرے میں بند ہیں  
آپکی طبیعت ٹھیک ہے ثریا شاہ نے کرسی پر آنکھیں بند کیے بیٹھے جمال شاہ  
کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

مجھے کیا ہونا ہے بی بی ---- مگر آپ کے بیٹے نے اچھا نہیں کیا ہمارے  
ساتھ جمال شاہ نے آنکھیں کھولیں تھیں

کون ---- کس کی بات کر رہے ہیں

آپکو پتہ ہے جب اپنے ہی بچے اجنبیوں کی طرح سلام کریں اور لاعلمی سے  
حال چال پوچھیں تو دل پر کیا گزرتی ہے۔ آج میں امثال اور عادل سے ملا  
تھا جس طرح وہ اجنبیوں کے جیسے مجھ سے ملے ہیں یقین کرو جیسے کسی  
نے میرا کلیجہ نوچ لیا ہو۔۔۔ امثال تو چلو نہیں جانتی لیکن عادل تو جانتا ہے  
نہ اور یہ بھی جانتا ہے کہ جو ہوا اس میں ہماری کوئی غلطی نہیں تھی آپکو  
پتہ ہے وہ مجھے انکل کہہ رہی تھی میری لاڈلی بیٹی کی بیٹی میری نواسی مجھے

کسی پرانے کی طرح انکل کہہ رہی تھی آپ اندازہ نہیں لگا سکتی کتنی تکلیف  
ہوئی ہو گی مجھے - صحیح کہتے ہیں بعض اوقات کسی ایک انسان کی غلطی  
پورے خاندان کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیتی ہے - جمال شاہ نے کھوئے کھوئے  
انداز میں کہا اس وقت وہ کہیں سے بھی بڑے بڑے فیصلے کرنے والا  
دبنگ اور طرحدار جمال شاہ نہیں لگ رہا تھا بلکہ ایک مجبور باپ کی طرح  
بے بس دکھائی دے رہا تھا جسکی دو بیٹیاں انکی آنکھوں کے سامنے ہوتے  
ہوئے بھی وہ انہیں سینے سے نہیں لگا سکتے تھے اپنے نواسے نواسیوں کو پیار  
نہیں کر سکتے تھے - ثریا شاہ اپنے آنسو پونچھتی اٹھ گئیں۔

---

---

---



ٹلے-----ٹلے کہاں ہو یار جلدی آؤ ایک بہت اچھی نیوز ہے۔ بازل نے

امثال کو آواز دی

کیا ہو امثال نے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر پوچھا

دیکھو ہمارا پروجیکٹ اپروو ہو گیا اور نیکسٹ ویک فیشن شو کے لیے بلایا ابھی انکا  
فون آیا تھا بازل نے کہا تو تقریباً بھاگتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگی اور نیچے  
سے آتی ہوئی رمل سے جا ٹکرائی۔ رمل ایک جھٹکے سے نیچے گرمی اور ریلینگ کا  
کونا اسکے ماتھے پر لگا اسکے تو چودہ طبق روشن ہو گئے تھے وہ وہیں سر پکڑ کر  
بیٹھ گئی۔ اسکی چیخ سن کر سبھی خواتین اکھٹی ہو گئی تھیں امثال منہ پر ہاتھ  
رکھے پھٹی آنکھوں سے رمل کو سر پکڑے بیٹھا دیکھ رہی تھی

آئم سوری آپو میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا وہ میں نے دیکھا نہیں تھا آپکو  
-- ریلی سوری امثال نے اسکو اٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا

ڑلے تم نے کیوں میری زندگی حرام کی ہوئی ہے چین کیوں نہیں پڑتا تمہیں  
کسی بھی وقت - ساریہ بیگم نے اس کو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا

سوری ماما میں نے جان بوجھ کر نہیں گرایا میں نے دیکھا نہیں تھا امثال  
مسنائی

بکواس بند کرو ایک تو غلطی کرتی ہو اوپر سے پھر قینچی کی طرح زبان چلتی ہے تمہاری۔ پتہ نہیں کب جان چھوٹے گی تم سے۔ تنگ آچکی ہوں میں۔۔ ساریہ بیگم نے غصے سے کہتے ہوئے اسے تھپڑ مارا تھا جسکی گونج پوری حویلی نے سنی تھی امثال گال پر ہاتھ رکھے ششدر سی کھڑی ساریہ بیگم کو دیکھ رہی تھی۔ سب لوگ حیران تھے کہ بات اتنی بڑی تو نہیں تھی۔ حیران تو ساریہ بیگم بھی تھیں کہ کیسے انہوں نے ہاتھ اٹھا دیا۔ یہاں آنے کے بعد سے انہیں حویلی کی لڑکیوں کو سنجیدہ اور سلیقہ مند دیکھ کر اپنی بیٹی کی غیر سنجیدگی کچھ زیادہ ہی کھلنے لگی تھی اور اسی فرسٹریشن میں انہوں نے اسے تھپڑ دے مارا تھا سب سے پہلے بازل کو ہوش آیا وہ روتی ہوئی امثال کی طرف بڑھا اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔ امثال بازل کو دھکا دیتے ہوئے وہاں سے باہر کی طرف بھاگی

اما۔۔۔۔ بازل نے حیرانی سے انہیں دیکھا اور اسکے پیچھے باہر کی طرف بڑھا  
دیکھا تو وہ حویلی کے پچھلے دروازے کے پاس بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دیے رو  
رہی تھی

ڑلے سوری میری وجہ سے ہوا ہے یہ سب نہ میں تمہیں ایسے بلاتا اور یہ  
سب ہوتا۔ بازل نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

اچھا میری طرف دیکھو پلیز تم رونا تو بند کرو بازل نے اسکا بازو پکڑ کر ہلایا لیکن  
وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو وہ خاموش ہو کر وہیں بیٹھ گیا

بس کرو نہ ورنہ میں نے بھی شروع ہو جانا ہے۔ پھر مل کر روئیں گے  
تمہیں پتہ ہے پھر کیا ہو گا پھر حویلی کی سارے چڑیلیں اور جن اکٹھے ہو  
جائیں گے کہ اس طرح تو ہم روتے ہیں یہ کون ہیں پھر وہ سوچیں گے کہ  
ہو سکتا ہے ہماری ہی برادری کے کوئی بچھڑے ہوئے لوگ ہوں۔۔۔۔۔  
اچھا میں کچھ کھانے کو لاؤں رو رو کر تمہیں بھوک لگ رہی ہو گی نہ مجھے تو  
تمہیں روتا دیکھ کر لگ گئی ہے بازل اسکا دھیان بٹانے کی کوشش کر رہا تھا  
مگر وہ ہنوز روئے جا رہی تھی

ماما نے ژلے کو تھپڑ مارا ہے وہ مسلسل رو رہی ہے مجھ سے نہیں چپ  
ہو رہی آپ پلیز آجائیں۔۔ جب کافی دیر بعد بھی وہ چپ نہ ہوئی تو بازل نے  
میج لکھ کر شہیار اور راسم صاحب کو بھیج دیا۔ عید اوٹ اف کنٹری تھا

- ٹھیک دس منٹ بعد شہیار کی گاڑی حویلی میں داخل ہوئی اور اسکے پیچھے ہی  
راسم صاحب کی گاڑی تھی

ڑلے ڑلے بازی کہاں ہو شہیار نے ہال میں داخل ہوتے ہی آوازیں دینا  
شروع کر دیں تھیں

خالہ کہاں ہے دونوں۔۔۔ انکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر شہیار نے  
خدیجہ بیگم سے پوچھا

پچھلے دروازے کی طرف----- انکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اس طرف بڑھا اور اسکے پیچھے راسم صاحب بھی وہاں پہنچے تو امثال گھٹنوں میں سر دیے سسکیاں لے رہی تھی اور بازل اسکے پاس بیٹھا تھا

ژلے بھائی کی جان کیا ہوا ادھر میری طرف دیکھو شہیار نے کہا تو اس نے سر اٹھایا اسکی سوجی ہوئیں آنکھیں اور آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھ کر شہیار اور راسم صاحب دھک رہ گئے

ژلے بابا کی جان کیا ہوا۔ راسم صاحب نے اسکو ساتھ لگا کر اسکا سر چوما

بابا----- بابا ماما----- ماما نے اتنی زور سے مارا ہے امثال نے زور و شور  
سے روتے ہوئے کہا تو انہوں نے ساریہ بیگم کو آواز دی

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا---- کیوں ہاتھ اٹھایا ہے اس پر راسم صاحب  
غصیلے لہجے میں کہا تو ساریہ بیگم نے انہیں ساری بات بتائی

اچھا کوئی بات نہیں ماما ہیں وہ-- تو ماما تو کبھی کبھی مار لیتی ہیں نہ اس  
طرح روتے تو نہیں ہیں۔ شہریار اسکے آنسو صاف کیے



میں اس لیے نہیں رو رہی آپکو پتہ پتا ہے ماما نے مجھے کہا ہے کہ پتہ نہیں  
انکی جان کب چھوٹے گی مجھ سے۔ امثال نے ہتھیلی سے اپنا گال رگڑا تو  
شہریار اور راسم صاحب سن ہو کر رہ گئے

ماما اگر آپ اتنی ہی تنگ آگئی ہیں تو بتادیں میں اسے اپنے ساتھ لے جایا  
کروں گا لیکن ایسے تو مت کہیں۔ شہریار نے ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا  
تو اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ساریہ بیگم کی آنکھیں پھٹیں تھیں

شہری میں نے غصے میں کہہ دیا تھا میرا وہ مطلب نہیں تھا اور اسے دیکھو  
کیسے ہچکیاں لے لے کر رو رہی ہے جیسے میں نے تمہیں نہیں گولی ہی مار

دی ہو۔ کوئی ایک بھی حرکت ہے اسکی لڑکیوں والی سارا دن جان عذاب کیے  
رکھتی ہے حویلی کی باقی لڑکیاں بھی تو ہیں وہ تو-----

بس اب ایک اور لفظ بھی مت کیے --- ہاں وہ نہیں ہے حویلی کی لڑکیوں  
جیسی کیوں کہ وہ میری بیٹی ہے۔ آپ جانتی ہی کیا ہیں اپنی بیٹی کے  
بارے میں ---- باہر نکل کر کسی بھی کچی آبادی والے علاقے میں جا کر  
پوچھیں وہ بتائیں گے کہ آپکی بیٹی کیا ہے۔ ان لوگوں سے جا کہ پوچھیں جن  
کے ہاں یہ دونوں بہن بھائی ہر مہینے اپنی پاکٹ منی سے جس کے اتنے  
زیادہ ہونے پر آپکو ہمیشہ اعتراض رہا ہے راشن پہنچاتے ہیں۔ ان سے  
پوچھیں جنکے بچوں کی فیس دیتے ہیں یہ جو آپکو شکایت رہتی ہے نہ کہ یہ  
دونوں آدھی آدھی رات تک انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں یہ فلموں اور گیموں

میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے بلکل فری لانس ویب سائٹس پر کام کرتے ہیں جسکے پیسوں سے شاہ ہاؤس کے نام سے انہوں نے اور فینج بنایا ہوا ہے ان میں رہنے والے لاوارث بچوں اور بوڑھوں سے جا کر پوچھیں کہ آپکے بچے کیا ہیں۔ ارے آپ کو تو یہ بھی نہیں پتہ ہوگا کہ ابھی حال ہی میں انہوں نے اپنی گاڑی بیچ کر ایک فمیلی کی بیٹی رخصت کی ہے۔ آپکو کچھ نہیں پتا آپ کیسے جان سکتی ہیں آپکو انکے عیب دیکھنے سے فرصت ملے تب آپ کچھ دیکھیں نہ۔۔ میں بتاتا ہوں آپکو میرے بچے اپنے باپ کا فخر اور اپنے بھائیوں کا غرور ہیں۔ آج کے بعد میری بیٹی کا کمپیرزن کسی کے ساتھ مت کیجیے گا کوئی اسکے جیسی ہو ہی نہیں سکتی۔ اور جہاں تک رہی انکی شرارتوں کی بات تو اگر کوئی انکی شکایت لے کر آئے تو اسے ہمارے پاس بھجوا دینا ہم خود دیکھ لیں گے آپ کو آئندہ انکے کسی بھی معاملے میں بولنے

کی ضرورت نہیں۔ راسم صاحب کے انکشافات پر سبھی دنگ تھے۔ ان شرارت کی پوٹلیوں سے کہاں انہوں نے اتنا کچھ ایکسپیکٹ کیا تھا۔ ساریہ بیگم آنکھیں اور منہ کھولے حیرانی سے کھڑی تھیں۔۔۔ شاک تو شہریار کو بھی لگا تھا۔ اسکے نٹ کھٹ سے بہن بھائی اتنے حساس اور خیال رکھنے والے تھے۔ کہاں اس نے سوچا تھا۔ انکے بارے میں سب جاننے کا دعوا کرنے والا شہریار کیسے بے خبر رہ گیا تھا

بابا۔ آپکو کیسے پتہ۔ بازل نے حیرانگی سے پوچھا

باپ ہوں تم لوگوں کا بے خبر نہیں ہوتا۔ تم لوگ کب کہاں جا رہے ہو سب کی خبر ہوتی ہے مجھے۔ راسم صاحب نے جتاتے ہوئے کہا اور امثال

کو اٹھا کر اپنے بازو کے حلقے میں لیے سب کو حیران چھوڑ کر تویلی کے اندر  
چل دیے

کل سے گھر میں بہت خاموشی تھی اور سب لوگ اسکی وجہ ساریہ بیگم کو  
ٹھہرا رہے تھے رات ڈنر بھی ان تینوں بہن بھائیوں اور راسم صاحب نے  
امثال کے روم میں کیا تھا۔ صبح ورزش کے لیے بھی امثال خود اٹھ کر آ گئی  
تھی۔ اب بھی وہ نہایت ہی سنجیدگی سے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی صبر کے  
ساتھ ویٹ کر رہی تھی خلاف توقع بازل بھی خاموش تھا جبکہ پہلے ایک  
طوفان برپا ہوتا تھا ناشتے کے ٹائم پر اور ساریہ بیگم بوکھلا کر رہ جاتی تھی

بھائی آفس جاتے ہوئے مجھے اور بازی کو بھی لیتے جائے گا۔ امثال نے  
اخبار پڑتے شہیار کو مخاطب کیا تو اس نے سر ہلا دیا

کیوں پتر خیریت۔ بی جان نے پوچھا انہیں لگا کہ شاید وہ کل والی بات کے

بعد یہاں نہیں رہنا چاہتی

ہاں دادو وہ ہمیں شہری بھائی کے سٹاف سے ملنا ہے اس لیے

کیوں سٹاف سے کیوں ملنا ہے۔ شہریار نے حیرت سے پوچھا

وہ بھائی ایک چھوٹا سا پروجیکٹ ہے کافی دنوں سے سمٹ کر وایا ہوا تھا کل

دوپہر انکی کال آئی تھی کہ وہ اپروو ہو گیا ہے تو اس کے لیے ورکرز کی

ضرورت ہے تو ہم نے سوچا کہ آپ کے سٹاف سے بات کر لیتے ہیں اگر وہ

اوور ٹائم لگالیں تو ہم انکو پے کر دیں گے۔ امثال نے کہا

اور پروجیکٹ کیا ہے۔ شہیار نے دلچسپی سے پوچھا

وہ سرپرائز ہے بہت جلد پتہ چل جائے گا۔ امثال نے جواب دیا

ویسے کتنی بری بات ہے نہ پروجیکٹ کا پوچھ رہے ہیں یہ نہیں پوچھا کہ  
ژلے بیٹا آپکو سپانسر کی ضرورت تو نہیں۔ امثال نے انکھیں گھمائیں

اچھا بتاؤ تمہیں پیسوں کی ضرورت تو نہیں شہیار نے مسکرایا

ہاں نہ --- ہے نہ ----- بہت ہے --- اس لیے ہماری یعنی امثال شاہ  
کی طرف سے آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ کہ ایک بڑے پروجیکٹ کے  
اخراجات کے حساب سے رقم ہمارے اکاؤنٹ میں جمع کروا دی جائے۔۔  
آفس پہنچ کر پہلا کام ہمارا ہونا چاہیئے ورنہ-----

ورنہ کیا ---- شہریار نے ابرو اچکائے

پلیز اچھے بھائی نہیں ہیں کروا دینا نہ ---- امثال نے اسکا ہاتھ پکڑا، پیل  
میں اسکا شاہانہ پن غائب ہوتے دیکھ کر وہ ہنساتھا اسکو اپنے پرانے موڈ  
میں آتا دیکھ کر سب نے سکھ کا سانس لیا



ساریہ بیگم نے ناشتہ لاکہ رکھا تو وہ جلدی جلدی کرنے لگی بی جان نے  
اسے یوں جلدی جلدی کھاتا دیکھا تو ٹوکا

آرام سے کھاؤ ژلے -----

ارے دادو اپ کو نہیں پتہ شہری بھائی چڑیا جتنا کھاتے ہیں انکا ابھی ختم  
ہو جائے گا اور ہم بیٹھے رہیں گے۔ اچھا دادو، ماما ہم جارہے ہیں اور شام  
میں واپس نہیں آئیں گے کام چونکہ زیادہ ہے اور بھائی کے سٹاف سے کام  
کروانا ہے تو لیٹ ہو جایا کرے گا۔ اس لیے ہم لوگ آٹھ دس دن تک فاریہ  
خالہ کے پاس رہیں گے۔ بازی میرے روم سے میرا بیگ بھی لیتے آنا۔ مثال  
نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا تو ساریہ بیگم نے بی جان کی

طرف دیکھا کہ ہمیشہ کی طرح وہ روک لیں گی لیکن انہیں بی جان کی بات  
سن کر حیرانی ہوئی

اچھا پتر ٹھیک ہے خیر سے جاؤ اور مجھے کال کرتے رہنا۔ عادت ہو گئی ہے  
نہ تم لوگوں کی۔۔ مشکل تو ہوگی لیکن تم لوگوں کام ہے تو منع بھی نہیں  
کر سکتی۔۔

صحیح۔۔۔۔ اللہ حافظ ماما بابا۔۔۔۔ اللہ حافظ دادو۔ وہ کہتی کھڑی ہوئی۔ ہمیشہ  
اسکی گال چوم کر خدا حافظ کہنے والی عادت سے چڑنے والی ساریہ بیگم  
نے اسکا یوں زبان سے کہنا شدت سے محسوس کیا تھا ابھی وہ دروازے تک  
ہی پہنچی تھی کہ راسم صاحب نے اسے پکارا

رکوڑ لے یہاں آؤ۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔۔۔

گڈ بالے کہنے کا تمہارا انداز یہ تو کبھی بھی نہیں رہا

وہ ماما کو اچھا نہیں لگتا نہ اس لیے میں نے سوچا چھوڑ دیتی ہوں - ویسے  
بھی بہت تنگ کر لیا ہے ماما کو۔ اب خود کو بدل ہی لینا چاہیے امثال نے  
سنجیدگی سے کہا

تمہاری ماما کو اچھا نہیں لگتا لیکن تمہارے بابا کو یہ انداز اچھا نہیں لگا۔ واپس  
آؤ اور مجھے پرانا گڈ بائے چائیے راسم صاحب کی بات سن کر اس نے گہری  
سانس لی اور واپس پلٹی انکا گال چوم کر اللہ حافظ کہا اور جانے کے لیے مڑی  
جب مصطفیٰ شاہ نے روکا

بیٹا سائیں ہماری عادتیں خراب کر کہ اب خود کو بدل رہی ہو یہ تو کوئی اچھی  
بات نہ ہوئی نہ ----

سوری دادا جانی کہتے ہوئے انکے گلے لگی

اوکے بائے بابا بائے ماما باہر سے ہارن کی آواز سن کر وہ جلدی جلدی کہتی  
باہر کی بھاگی - پیچھے ساریہ بیگم خاموش کھڑی تھیں -

آپ---آپ نے روکا کیوں نہیں انہیں - کیسے رہیں گے وہ اتنے دن وہاں فاریہ  
آپا کے پاس - ساریہ بیگم نے دھیمی آواز میں کہا - وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ  
انکے بغیر وہ کیسے رہیں گئی

اچھا ہے رہنے دو - کچھ دن آپکو سکون مل جائے گا اور ویسے بھی آپکو تو خوش  
ہونا چاہیئے جان چھوٹ رہی ہے آپکی -- اب بے فکری سے رہ سکتی ہیں آپ  
- سرد لہجے میں کہتے ہوئے وہ اٹھ کر باہر نکل گئے

خدیجہ میری چائے تو لا اب کیا ہمیں کھڑی رہو گی۔ خدیجہ بیگم کو کھڑے  
دروازے کی طرف تکتا پایا۔ تو بی جان نے کہا

میں لا دیتی ہوں۔ ساریہ بیگم کچن کی طرف بڑھیں جب بی جان نے نہیں  
روکا

رہنے دو تم خدیجہ میری چائے میرے کمرے میں دے جانا کہہ کر وہ اٹھ  
گئیں

ساریہ تمہیں یوں ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔ اس نے کون سا جان بوجھ کر  
گرایا تھا رمل کو اور ویسے بھی اسے زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی خدیجہ بیگم کہتی

کچن کی طرف بڑھیں پیچھے وہ اکیلی کھڑی دروازے کو تک رہیں تھیں جہاں  
سے ابھی وہ دونوں نکلے تھے

---

---

---

ان کو گئے آٹھ دن ہو گئے تھے عید اور شہیار کے سٹاف کے ساتھ مل کر  
وہ اپنا کام تقریباً نمٹا چکے تھے۔ بی جان سے بھی روز بات ہو جاتی اور ساریہ  
بیگم کو کال کر کہ وہ حال احوال پوچھ لیتے راسم صاحب کالج سے واپسی پر  
ان سے مل کر آتے شہیار بھی اکثر رات کو وہیں رک جاتا۔ فاریہ کے گھر ان  
دونوں کے آجانے سے خاصی رونق لگی ہوئی تھی، البتہ حویلی سناٹوں کی زد  
میں تھی سب لوگ پھر سے اپنی پرانی روٹین پر لوٹ رہے تھے کبھی کوئی

کہیں تو کوئی کہیں۔ مگر کھانے کی ٹیبل پر جب اکھٹے بیٹھتے تو انکو بہت مس کرتے انکی باتیں یاد کر کہ مسکراتے کہ اگر وہ ہوتے تو یہ کہتے یہ کرتے۔۔ بی جان بھی حویلی کی خاموشی سے بیزار ہو چکی تھیں انکی یہ بیزاری غصے کی صورت میں کبھی ملازموں پر نکلتی تو کبھی گھر کے باقی افراد پر۔ ساریہ بیگم تو انکے خاص زیر عتاب تھیں۔ اس وقت بھی وہ ساریہ بیگم کو بے چینی سے ادھر ادھر ٹھلتا دیکھ رہیں تھیں اور وجہ بھی سمجھ رہیں تھیں۔

نہ اگر اتنے ہی یاد آرہے ہیں تو جا کہ مل کیوں نہیں آتی۔۔ بی جان نے اسے گھر کا تو وہ بے بسی سے انہیں دیکھ کر رہ گئیں



میری حویلی کی رونق چھین کر تم نے اچھا نہیں کیا۔ انہوں نے افسوس

سے سر ہلایا

اماں جان میں نے یہ سب تو نہیں چاہا تھا۔ مجھے بس غصہ آ گیا تھا۔ باقی  
لڑکیوں کی سنجیدگی اور روئے کو دیکھتی تھی تو مجھے لگتا تھا میری بیٹی کو بھی  
ایسا ہی ہونا چاہیے، لیکن اب احساس ہو رہا ہے میں غلط تھی وہ سنجیدہ ہوئی  
ہے تو سب کچھ خالی خالی اور ویران لگ رہا ہے۔ اسکی ہنسی سنے کتنے دن  
گزر گئے ہیں۔ فون بھی کرتی ہے تو حال احوال پوچھ کر بند کر دیتی ہے  
کتنے دن ہو گئے ہیں اسکی شکل دیکھے۔ پتا نہیں ٹھیک بھی ہو گی یا نہیں۔۔

اپنا رویہ دیکھا تھا کبھی تو نے انکے ساتھ ہر بات پر تو انکی برائی کرتی تھی  
سب کے سامنے انکو باتیں سنا دیتی ڈانٹ دیتی لیکن وہ پھر بھی نظر انداز کر  
دیتے تھے لیکن اس بار تو تم نے حد ہی کر دی بی جان کے کہنے پر انہوں  
نے اپنی آنکھیں صاف کی

اچھا چل اب دل چھوٹا نہ کر کام سے گئے ہیں آجائیں گے اگر زیادہ ہی یاد آ  
رہی ہے تو کال کر کہ بلا لو۔ بی جان کہتی اٹھ کر چل دیں

السلام و علیکم ماما دادو کیسی ہیں آپ لوگ۔ امثال کہتی ہال میں داخل ہوئی  
تو ساریہ بیگم اٹھ کر جلدی سے اسکی طرف لپکیں اور اسے گلے لگایا

کیسی ہو۔۔۔ ایسی بھی کیا ناراضگی کہ ماں کو بھول ہی گئی۔ ساریہ بیگم نے  
شکوہ کیا

نہیں ماما ناراض نہیں ہوں میں بس مصروف تھی نہ اس لیے نہیں آ  
پائی۔۔۔

اچھا پہلے بھی تو مصروف ہوتی تھی۔ ایسا تو کبھی نہیں کیا جانتی ہوں میرے  
روئے کی وجہ سے ناراض ہو۔ ہونا بھی چاہیئے لیکن اتنی لمبی ناراضگی۔ ساریہ  
بیگم نے اسکا منہ چوما

کم آن ماما----- ماما سے کون ناراض ہوتا ہے بھلا۔ سچی

میں، میں بہت بڑی تھی امثال نے کہا

بھئی ہو بھی---- مجھے ملنے دو اپنے پتر سے--- بی جان نے انہیں علیحدہ

کیا

میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں اسے بھٹاتی وہ کچن کی طرف

بڑھیں۔ بی جان کے پاس بیٹھ کر وہ باتیں کرنے لگی

اچھا عاشی آپو مجھے نہ آپکے ڈریسز چائیں کچھ دن کے لیے۔۔ آپ پلیز پیک کر

دیں مجھے ابھی واپس جانا ہے۔ امثال نے عائشہ سے کہا تو وہ اٹھ گئی۔

کب آؤ گے --- ساریہ بیگم نے نوڈلز اسکو پکڑائے

پرسوں تک آجائیں گے دعا کیجیے گا کامیاب ہو جائیں امثال کہتی ہوئی چلی  
گئی

---

---

عاشی آپنی کدھر ہیں آپ - جلدی سے آئیں ایک دھماکے دار نیوز ہے امثال  
اور بازل نے حویلی میں داخل ہوتے شور مچایا تھا انکی آواز سن کر سب کے  
چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی

کیا ہوا۔۔ عائشہ کچن سے ہاتھ صاف کرتی نکلی امثال نے اگے بڑھ کر گول

## گول گھمانا شروع کر دیا

کیا ہوا امثال --- عائشہ اس کے انداز پر ہنسی تھی

آپو گیس واٹ ----- ایک فنٹاسٹک قسم کی

نیوز ہے سنیں گی تو ہوش اڑ جائیں گے آپکے۔ امثال نے اس پکڑ کر دوبارہ گھمایا

اچھا بتاؤ نہ۔ عائشہ نے ہنستے ہوئے پوچھا

آپکو پتہ آپکے ڈریسز ٹاپ پر رہے ہیں کمپیٹیشن میں --- چھ کے تو آرڈر بھی آچکے ہیں امثال نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تو اسے جھٹکا لگا

میرے ڈریسز مگر میں نے کسی کمپیٹیشن میں حصہ نہیں لیا تھا

آپ نے نہیں لیا تھا لیکن ہم نے لیا تھا میں آپکو تفصیل بتاتی ہوں آپ کو پتہ ہے میں نے اور بازی نے نہ آپکے ڈیزائنز کمپیٹیشن کے لیے دیے تھے وہاں سے اپروو ہونے کے بعد ایک فیشن شو اریج کیا جو کہ سپر ڈوپر رہا پھر ہم نے ایک آن لائن سٹور بنایا عاشی کلکیشن کے نام سے چھ آرڈر آچکے ہیں اس وقت ہر جگہ دھوم مچی ہوئی ہے آپکے ڈیزائنز کی -- میں بہت خوش ہوں امثال اسکے گلے لگتی ہوئی بولی

سچ کہہ رہی ہو۔ عائشہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا

بلکل مچ کہہ رہی ہوں۔ امثال نے کہا

مگر تم نے ڈیزائز کہاں سے لیے اور اس سب میں خرچہ بھی تو بہت آیا ہو  
گا اور کتنی محنت کرنا پڑی ہو گی عائشہ نے فکر مندی سے کہا

آپکی پہلی بات کا جواب ہے وہ تو آپکے روم سے لیے تھے اور لاک ہیئر پن  
سے کھولا تھا خرچہ بھی بہت ہوا تھا لیکن شہری بھائی اور عدی زندہ باد اور  
جہاں تک محنت کی بات ہے تو واقعی بہت کرنا پڑی بہت زیادہ تھک گئے



اور اسکا صرف ایک ہی حل ہے کہ ایک اچھے سے ریسٹورینٹ میں ایک  
زبردست سی ٹریٹ ہونی چاہیے امثال نے کہا تو ہنسی تھی

کیوں نہیں گریا یہ بتاؤ ابھی کچھ کھاؤ گی۔ عائشہ نے پوچھا

نہیں کچھ نہیں آپ ادھر آئیں بازی میرے بیگ سے نکال کر آپ کو دو۔  
امثال نے کہا تو بازل نے ایک لفافہ اسکی طرف بڑھایا

یہ کیا ہے۔ اس نے حیرانگی سے کہا

دو ڈریسز کی ڈلیوری ہو چکی، چار ابھی بھیج کر آئے ہیں کل تک پے منٹ ہو جائے گی یہ ان دو کی پے منٹ ہے گن لینا۔ آتی ہے نہ گنتی۔ امثال نے شرارت سے کہا۔ ساریہ بیگم فخر سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہیں تھیں۔ واقعی ہی وہ اپنی بیٹی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھیں انہوں نے صحیح کہا تھا انکی بیٹی یہاں کی لڑکیوں سے الگ ہے۔ انکے جیسی ہو ہی نہیں سکتی ایک فخریہ مسکراہٹ تھی انکے چہرے پر۔

اچھا اب اگر ہو گیا ہو تو ماں سے بھی مل لو ساریہ بیگم اسکی طرف بڑھی

کیسی ہیں آپ۔ امثال نے سنجیدہ ہو کر کہا تو وہ سمجھ کر رہ گئیں

واپس آنے کے بعد بھی اسکی سنجیدگی ہنوز برقرار تھی اب تو اسنے کچن میں ہیلپ کرنا شروع کر دی تھی بات بات پہ قہقہے نہیں لگاتی تھی اور نہ ہی کوئی شرارت کی تھی۔ ہمیشہ کی طرح بازل بھی اسکے ساتھ ہی پایا جاتا تھا۔ دونوں مل کر کبھی کچھ کھانے کو بنا رہے ہوتے تو کبھی برتن دھو رہے ہوتے۔

خدیجہ خالہ چائے میں چینی کتنی ڈالوں امثال نے پوچھا تو وہ اسکی طرف پلٹی

ڑلے بیٹا مجھ سے بھی ناراض ہو میں نے تو تمہیں کچھ نہیں کہا۔

نہیں خالہ میں بھلا آپ سے کیوں ناراض ہونے لگی۔۔۔۔۔

تو پھر مجھے ڈی جے خالہ کہنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔۔

ماما کو برا لگتا ہے آپ کو اس طرح سے پکارنا۔۔۔

تمہاری ماں کو لگتا ہے مجھے نہیں لگتا بہت دنوں سے کسی نے مجھے ڈی  
جے خالہ نہیں کہا۔ بہت مس کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

اور میں بھی فوزیہ ڈارلنگ کو بہت مس کر رہی ہوں۔ بریانی دم پر رکھتے  
ہوئے فوزیہ بیگم نے کہا

اوکے ڈی جے خالہ اب خوش اس نے ہنستے ہوئے کہا کچن کے باہر کھڑی  
ساریہ بیگم خاموشی سے واپس پلٹ گئیں تھیں

تم نے ابھی تک ماں کو معاف نہیں کیا ساریہ بیگم نے اسکے پاس بیٹھتے  
ہوئے کہا

نہیں ماما ایسی بات نہیں ہے آپ ایسا کیوں سوچتی ہیں۔ امثال نے انکی  
گود میں سر رکھا

تو پھر میری نٹ کھٹ ژلے کو کہاں چھوڑ آئی ہو۔ انہوں نے اسکے بالوں  
میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

آپ کو اچھی نہیں لگتی تھی نہ تو میں نے سوچا اسکو چھوڑ دیتی ہوں آپ کو  
شرمنگی ہوتی تھی نہ ہماری وجہ سے اس لیے۔۔۔

اس وقت شرمندگی ہوتی تھی لیکن اب تمہیں اتنی سنجیدہ دیکھ کر مجھے تکلیف  
ہوتی ہے پلیز بس کر دو نہ کتنے دن ہو گئے ہیں تمہاری کوئی شکایت نہیں آئی  
میرے پاس اور میں تم لوگوں کو ڈانٹا نہیں تمہارا کوئی قہقہہ نہیں گونجا اور  
میں نے تمہیں ٹوکا نہیں انہوں نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما

دیکھ لیں پھر اپکو ہی مسئلہ ہوگا۔ امثال نے آنکھیں مکائیں تو وہ مسکرائیں

بلکل بھی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

پکانہ۔۔۔۔۔ امثال نے کنفرم کرنا چاہا

بلکل پکا۔۔۔۔۔ اور سنو تم اپنے اس سب سے بڑے حمایتی عید کو  
مت بتانا۔۔۔ تم تو آسانی سے مان گئی ہو اگر اسے پتہ چلا تو ایک لمبے  
عرصے کا بائیکاٹ سمجھو

ہاہاہاہا ساریہ شاہ کو اپنے بیٹے کا اتنا خوف۔۔ امثال نے ہنستے ہوئے کہا  
ویسے اگر میں بتا دوں تو۔۔۔

پلیز مت بتانا اچھی بیٹی نہیں ہو۔۔ ساریہ بیگم نے امثال کے انداز میں کہا تو  
لاونج میں دونوں کا قہقہہ گونجا۔

-----

-----

-----

دادو مجھے آپ لوگوں سے بات کرنی ہے امثال بی جان کے روم میں داخل  
ہوئی تو لالہ رخ اور مصطفیٰ شاہ بھی وہیں تھے

ہاں پتر بول بی جان نے اسے اپنے پاس بٹھایا



پہلے وعدہ کریں جب تک میری بات ختم نہیں ہوگی آپ لوکیں گی نہیں اور  
نہ ہی کوئی یہاں سے اٹھ کر جائے گا اور میری بات پر غور بھی کریں گے۔

امثال نے تمہید باندھی

ایسی کیا بات ہے --- بی جان کا ماتھا ٹھنکا

ہے نہ پہلے آپ پروس کریں امثال نے انکا ہاتھ پکڑا

اچھا ٹھیک ہے وعدہ بی جان نے کہا

دادو ----- میں جمال شاہ انکل سے ملی تھی امثال کی بات سن  
کر تینوں نے اسے حیرانگی سے دیکھا تھا

لیکن پتر-----

آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے نہیں ٹوکیں گی۔۔ امثال نے وعدہ یاد دلایا  
تو وہ خاموش ہو گئیں

ہماری پہلی ملاقات اتفاقی تھی میں نہیں جانتی تھی انہیں۔ انکی گاڑی خراب  
ہو گئی تھی تو میں نے انہیں لفٹ دی اور دوسری بار وہ خود ملنے آئے تھے  
شہر میں۔ وہ معافی مانگنا چاہتے ہیں آپ سے۔ دادو سب کچھ پہلے جیسا کرنا

چاہتے ہیں گو کہ سب کچھ نہیں ہو سکتا لیکن کچھ ٹھیک تو کر سکتے ہیں  
نہ۔ امثال نے ساری بات بتانے کے بعد بی جان سے کہا

تم نہیں جانتی انہوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ بی جان کے لہجے میں  
دکھ کی آمیزش تھی

جانتی ہوں دادو سب جانتی ہوں انکی وجہ سے آپ نے بہت سفر کیا ہے لالہ  
پھپھو سب سے زیادہ ہرٹ ہوئیں ان سب میں لیکن انکا بھی تو کوئی قصور  
نہیں تھا انہوں نے بھی تو آپ سے اتنے عرصہ آپ لوگوں سے دوری سہی  
ہے خاندان کی باتیں سنیں ہیں لیکن وہ وقت اب گزر چکا ہے دادو۔ آپ  
اس وقت کو سامنے رکھیں۔ امان بھائی اور رمل آپ کو دیکھیں انہیں بھی تو

ددهیال کی ضرورت ہے آپکو نہیں پتہ پھپھو میں بتاتی ہوں بچپن سے لے کر اب تک ہم نے جب بھی ماما بابا سے ددهیال نہضیال کے بارے میں پوچھا تھا انہوں نے بس یہی بتایا کہ آپ ان سے ناراض ہیں ہم لوگ نہیں مل سکتے آپ سے اور ہم بھی آپکو نہیں جانتے تھے تو ہمارے لیے آسان تھا کہ انکی بات سن کر خاموش ہو جانا لیکن ان دونوں نے دیکھا ہوا ہے اپنا ددهیال جانتے ہیں کہ کون ہیں وہ - سر راہ ملاقات بھی ہو جاتی ہوگی بہت مشکل ہوتا ہوگا اپنے خونی رشتوں سے نظریں چراہ کر اجنبیوں کی طرح گزر جانا پلیز آپ ان کے لیے ہی سب بھلا دیں باپ کا نہ صحیح ددهیال کا پیار تو مل جائے گا نہ - مانتی ہوں آپکے کے لیے بہت مشکل ہوگا لیکن اپنے بچوں کے لیے تو بھول سکتی ہیں نہ پلیز - - اور پھر یہ بھی تو دیکھیں نہ کتنے رشتے ہیں دادو کی بہن ہے ثریا آنٹی اور جمال انکل دادا جانی کے بھائی - آپکے بچوں

کے دادا دادی ہیں تو کیا ایک شخص کی غلطی کی سزا آپ اتنے سارے  
لوگوں کو دیں گی میری باتوں پر غور کیجیے گا زیادتی آپکے ساتھ ہوئی تھی تو  
فیصلہ بھی آپ ہی کیجیئے جن کی غلطی تھی وہ بھگت کر اس دنیا سے جا  
چکے ہیں تو آپ بھی بھلا دیں - امثال نے لالہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا  
دادا جانی پلیز بس کر دیں نہ - بہت ہو گیا بیس سال کا عرصہ کم نہیں ہوتا  
- عمر کا ایک حصہ ہوتا ہے معاف کر دیں انہیں اگر اب بھی نہیں کریں  
گے تو یہ ناراضگی نسلوں تک چلے گی، میری باتوں کو ٹھنڈے دل و دماغ  
سے سوچئیے - وہ لوگ ایک دو دن تک آئیں گے آپ لوگ پلیز کوئی مثبت  
فیصلہ کیجیئے گا - امثال نے ایک نظر سب کی طرف دیکھا انکو سوچ میں ڈوبا  
دیکھ کر وہ باہر نکل گئی

تم لوگ ----- تم لوگ کیا کر رہے ہو یہاں ---- مصطفیٰ شاہ نے  
جمال فیملی کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا تو پوچھا سبھی لوگ حیرت سے  
گنگ تھے۔ انکے آنے کا صرف ان چاروں کو ہی پتہ تھا

معافی مانگنے آئے ہیں تم سے --- جو ہمارے بیٹے نے کیا ہم شرمندہ ہیں  
اس پر -- چاہ کر بھی نہیں بدل سکتے -- لیکن جو ہو رہا ہے اسے تو بدل سکتے  
ہیں ویسے بھی جو اس سب کی وجہ بنا تھا اسکو اس دنیا سے گئے پندرہ سال  
گزر چکے ہیں۔ پلیز اب تو معاف کر دو بیس سال کی سزا کافی نہیں ہے

[illegible]

ژلے اگر میں اوپر آگئی نہ تو، میں بھی پوری فیلینگ کے ساتھ جوتے لگاؤں  
 گی تمہیں۔ منہ بند کر کہ بیٹھو۔ ساریہ بیگم نے اسے گھر کا۔ ہمیشہ یہ لڑکی غلط  
 موقع پر زبان کھولتی تھی

سوری۔۔۔ آپ کیری آن کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں اب نہیں بولتی

۔ امثال نے ہونٹوں پر انگلی رکھی

پلیز مصطفیٰ۔۔۔ میں جانتا ہوں اچھا نہیں کیا ہم نے آپکے ساتھ۔۔۔۔۔ مگر جو

بھی ہوا اس میں ہمارا بھی تو کوئی قصور نہیں تھا۔ غلطی ہمارے بیٹے نے

کی تھی۔ سزا ہم نے بھگتی اور اگر آپ مزید بھی کوئی سزا دینا چاہیں تو ہم

حاضر ہیں پلیز جانتا ہوں سب بھلانا آسان نہیں لیکن تم کوشش تو کر سکتے

ہو نہ۔۔۔۔۔ تمہارا بڑا بھائی ہوں اور بڑا بھائی تو باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ اسی

بات کو دیکھ کر ہی اپنا دل بڑا کر لو یار مرنے سے پہلے ایک بار گلے لگا کر

کہہ دو جاؤ جمال شاہ میں نے تمہیں معاف کیا۔ جمال شاہ نے ساکت

کھڑے مصطفیٰ شاہ کی طرف دیکھا



ہم نے آپکو معاف کیا۔۔ سب کی نظریں لالہ رخ کی طرف اٹھیں امثال کا  
اٹکا ہوا سانس بحال ہوا تھا

ہاں تایا جان ہم نے معاف کیا آپکو۔۔۔ آپ بھی ہمیں معاف کر دیجیے گا  
اور پلیزیہ مرنے مارنے کی باتیں دوبارہ نہیں کیجیے گا ابھی تو ہمیں آپکی بہت  
ضرورت ہے ہمارے بچوں کو ضرورت ہے۔ لالہ رخ کہتی انکے پاس آئی تو  
جمال شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور دوبارہ مصطفیٰ شاہ کی طرف متوجہ ہوا  
بھائی کے گلے نہیں لگو گے کتنے سال بیت گئے ہیں جمال شاہ نے کہا تو  
وہ آگے بڑھ کر انکے گلے لگے تھے معاف کر دینا یار جمال شاہ نے دوبارہ کہا

ثریا شاہ ہاجرہ شاہ سے مل کر خدیجہ بیگم اور ساریہ بیگم کی طرف مڑی جو نم  
آنکھیں لیے انہیں ہی دیکھ رہیں تھیں

ماں سے نہیں ملو گی ثریا شاہ نے کہا وہ دونوں انکے گلے لگیں امثال بازل  
کی آنکھیں اور منہ بیک وقت کھلے تھے

اوہ تیری یہ کیا سین ہے بھئی۔ امثال نے بازل کو کہنی ماری تو اس نے  
بھی نفی میں سر ہلایا

پتر نیچے تو آؤ اپنے نانا نانی سے تو ملو۔ ثریا شاہ کی بات سن کر دونوں اچھلے  
توازن برقرار نہ رہنے کی وجہ سے دھڑام سے اوپر نیچے زمین پر آگرے تھے

سب ہونق بنے انہیں دیکھ رہے تھے اور سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ  
ہوا کیا ہے

ہٹو نہ ٹلے میرا سانس بند کر کہ دم لوگی کیا۔ بازل نے اسے دھکا دیا

مرو تم مجھے بھی گرا دیا۔ شہیار نے آگے بڑھ کر دونوں اٹھایا

پتر کیا ہوا ----- ٹھیک ہو ----- ہاجرہ بیگم انکی طرف

بڑھی

ہمیں کیا پتہ دادو کیا ہوا ہے ہم تو خود ابھی آئے ہیں امثال چھجے کے نیچے  
کھڑے ہو کر جائزہ لینے لگی

پتر ایسے کیا دیکھ رہی ہے - مصطفیٰ شاہ کو حیرانی ہوئی

دیکھ رہی ہوں اس طرح بندہ جلدی نیچے نہیں آ جاتا - امثال نے گال پر  
انگلی ٹکاتے ہوئے کہا تو ساریہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا کچھ بھی ہو  
جائے انکی اولاد نہیں سدھر سکتی

اچھا اب ادھر تو آنہ اپنی نانی سے تو مل ثریا شاہ نے کہا

ویسے میں نے اپ سے کہا تھا نہ کہ میری لائف تھوڑی فلمی ہے رشتہ دار  
اچانک سے نمودار ہوتے ہیں میرے۔ امثال نے کہا تو وہ مسکرائیں تھیں  
مبارک ہو بنورانی تمہارے سسرال والے ڈیٹ فکس کرنے کے لیے آرہے  
ہیں رمل نے کھڑکی میں کھڑی عائشہ کو گلے لگایا

تمہیں پتہ ہے انکا فون آیا ہے ابھی بی جان کو کہ وہ اس سنڈے آرہے  
ہیں رمل نے کہا لیکن اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اس دیکھا

عائشہ کیا ہوا تمہیں خوشی نہیں ہوئی۔ رمل نے پوچھا لیکن اسکو مسلسل  
خاموش پا کر ٹھٹھکی

عائشہ ادھر میری طرف دیکھو کیا بات ہے پریشان ہو

رمل --- رمل مجھے نہیں کرنی یہ شادی -- رمل کے سر پر تو بمب پھٹا تھا  
رمل کو بلانے کے لیے آتی امثال بھی ٹھٹھک کر دروازے پر کی تھی

کیوں نہیں کرنی۔ رمل کو حیرت ہوئی تھی

بس نہیں کرنی تو نہیں کرنی تم جا کر منع کر دو۔ عائشہ نے کہا تو اب کے  
رمل کی صحیح معنوں میں آنکھیں کھلیں تھیں

تم --- تمہارا دماغ ٹھیک ہے جانتی بھی ہو کہ کیا کہہ رہی ہو -- رمل نے  
حیرانگی سے کہا

جانتی ہوں بہت اچھے سے جانتی ہوں تم بس جا کر کہہ دو کہ مجھے نہیں  
کرنی وہاں شادی - عائشہ نے سنجیدگی سے کہا

ہاں جیسے باہر سب تمہاری مرضی کا ہی تو انتظار کر رہے ہیں - تم منع کرو  
گی تو وہ تمہاری بات مان لیں گے - اور یہ پہلے تو تمہیں کبھی کوئی اعتراض  
نہیں رہا - اب اچانک کیا ہو گیا ہے رمل نے کہا تو اسنے رخ پھیرا

تمہارا یوں منہ پھیرنا مجھے شک میں ڈال رہا ہے عائشہ -- رمل نے اسے جانچتی  
نظروں سے دیکھا تھا

ایسی بات نہیں ہے رمل - میں بس ---- عائشہ ابکی بار دھیمی پڑی تھی

کیا بس بات پوری کرو رمل نے سختی سے کہا تو وہ ہتھیلیاں مسلنے لگی

یہاں آؤ بیٹھو -- اور بتاؤ کیا بات ہے رمل نے اسے پاس بٹھایا

اب بولو -- رمل نے کہا تو وہ لب کاٹنے لگی

تم کہیں کسی کو پسند تو نہیں کرنے لگی رمل نے اپنا خدشہ کو زبان دی  
تھی



بولو بھی میری سانس اٹکی ہوئی ہے عاشی۔۔ جو میں سمجھ رہی ہوں وہ سچ  
نہیں ہے نہ رمل نے اسے جھنجھوڑا تو وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑی  
ہوئی

وہی سچ ہے رمل۔ عائشہ نے اس کے سر پر بمب پھوڑا تھا

تم جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو اور کیا کیا ہے تم نے۔ رمل دبی دبی آواز  
میں چلائی تھی گھر میں اگر کسی کو پتہ چلا تو جانتی ہو نہ طوفان آ جائے گا  
اوہ گاڈ، عاشی میں کیا کہوں تمہیں رمل نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا

کون ہے وہ رمل نے اسکے پاس آتے ہوئے کہا تو اس نے کھڑکی سے نیچے  
دیکھا اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو ایک بار پھر اچھلی تھی نیچے شہریار اور  
عزید کھڑے بات کر رہے تھے

دونوں میں سے کون۔۔ رمل کو اپنی آواز کھائی سے آتی سنائی دے رہی تھی  
امثال جو واپس مڑنے لگی تھی رمل کی بات سن کر کی

شہریار..... عائشہ نے کہا تو رمل خاموش ہو کر رہ گئی۔ شہریار کا نام سن کر  
حیران تو امثال بھی رہ گئی تھی وہ الٹے قدموں واپس پلٹی

عاشی بہت دیر ہو چکی ہے یہ ممکن نہیں ہے اب جو ہو رہا ہے اسے ہونے  
دو اب کچھ نہیں ہو سکتا اور پلیز یہ بات مجھ سے تو کر دی ہے کسی اور سے  
مت کہنا ورنہ جانتی ہو نہ کیا ہو گا۔۔۔ اس حویلی کی روایات تمہیں یاد رکھنی  
چائیں۔ یہاں پر منگنی کو نکاح کی حیثیت حاصل ہے۔ سمجھ رہی ہو نہ  
میری بات تم کسی سے کچھ نہیں کہو گی۔۔ کچھ بھی نہیں

جب سے اس نے عائشہ کی باتیں سنی تھیں وہ مسلسل لان میں ٹہلے جا  
رہی تھی اسکے ذہن میں مسلسل اسکی باتیں گونج رہی تھیں وہ اپنی سوچوں  
میں اتنی لگن تھی کہ درخت سے ٹیک لگائے کھڑے عادل کو نہ دیکھ سکی  
جب کافی دیر تک اسکی پوزیشن میں فرق نہیں آیا تو وہ اسکے پاس آیا

کیا بات ہے کزن۔ کونسے ایٹم بمب بنانے کے بارے میں سوچ و بیچار جاری ہے۔ عادل کی آواز پر وہ خیالوں سے باہر آئی

بس کچھ سوچ رہی تھی

ایسا کیا سوچ رہی ہو جو ارد گرد سے اتنی بے خبر ہو گئی۔ عادل نے کہا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔ اچھا ایک بات تو بتاؤ یہ عاشی آپنی کا رشتہ کہاں طے ہوا ہے امثال کو اچانک خیال آیا کہ جاننا تو چاہیئے کہ ہے وہ لوگ ہیں کون

--؟

شاہ بابا کے کزن ہیں انکا پوتا ہے

اچھا۔۔۔ کیا کرتا ہے لڑکا اور کہاں رہتے ہیں۔۔؟ امثال نے پوچھا

ساتھ والے گاؤں کے رہنے والے ہیں اور لڑکا زینداری سنبھالتا ہے۔ تم  
کیوں پوچھ رہی ہو۔؟

نہیں بس ایسے ہی وہ گھر میں ڈیٹ رکھنے کی بات چل رہی ہے تو بس اسی  
لیے پوچھا تھا امثال نے نارمل انداز کہا

اچھا ٹھیک ہے لیکن ناجانے کیوں تمہاری سنجیدگی کھٹک رہی ہے۔ کچھ بھی الٹا سیدھا مت کرنا۔ امثال عادل نے کہا۔ اس نے اسکی وارننگ کس حد تک سنی تھی یہ امثال ہی بہتر جانتی تھی۔

---

سارا خاندان جمال شاہ حویلی میں مدعو تھا ویسے تو سبھی سے ملاقات ہو چکی تھی لیکن ثریا شاہ نے اصرار کیا کہ وہ آج لنچ انکے ساتھ کریں۔ امثال اور بازل کو ساریہ بیگم نے خاص تاکید کی تھی کہ وہ کوئی بھی شرارت نہیں کریں گے جس پر دونوں نے شرافت سے سر ہلا دیا۔ وہ دونوں حویلی میں داخل ہوئے تو حویلی کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گئے۔ امثال کی نظریں

سامنے لگے پھلوں کے قطار در قطار درختوں پر اٹکی تمھیں جب بازل کی بوکھلائی  
ہوئی آواز سنائی دی

ژلے -- سر راشد

اتنے اچھے موقع پر وہ ہٹلر تمھیں کہاں سے یاد آ گئے۔ امثال کی نظریں  
ابھی تک وہیں ٹکی ہوئیں تمھیں

سامنے دیکھو سر راشد کھڑے ہیں۔ بازل نے اسے کہنی ماری

تمہارا دماغ خراب ہے وہ ہٹلریہاں کہاں ہوں گے لگتا ہے جاگتے میں خواب  
دیکھنا شروع کر دیئے ہیں - وہ تو اپنے آفس میں اسائنمنٹس میں سر  
دیے----- بیٹھے----- ہوں--- گے۔ امثال جس نے چڑ کر بات شروع  
کی تھی سامنے نظر پڑتے ہی دھیمی پڑی جہاں سر راشد ساریہ بیگم سے مل  
رہے تھے

آپا آپ بالکل بھی نہیں بدلی سر راشد نے مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں نے  
ایک دوسرے کی طرف دیکھا

یہ ماما کو آپا کہہ رہے ہیں اسکا کیا مطلب ہوا۔ بازل نے امثال سے کہا



گدھے اسکا مطلب ہوا یہ ہمارے ماموں ہیں۔ امثال نے بازل کے فضول  
سوال پر گھورا

اب کیا کرنا ہے۔ بازل نے کہا

کرنا کیا ہے نیویں نیویں ہو کر نکلو۔ نہیں تو آج بڑا ذلیل ہونا ہے۔ اگلی  
پچھلی ساری کسریں نکل جائیں گی۔ دونوں کی سرگوشیاں سنتے ان کے اگے  
کھڑے صدام شاہ نے نا سمجھی سے مڑ کر انہیں دیکھا دونوں پیچھے مڑے تو  
قاسم صاحب نے پوچھا

کیا بات ہے بیٹا۔۔؟

کچھ نہیں تیا جان۔ امثال نے بے چاگی سے کہا اور اپنے آگے کھڑے  
عادل کے پیچھے جا چھپی اس نے مڑ کر اچنبھے سے دیکھا

خیریت --

ہاں ابھی تک تو خیریت ہی ہے بس اسی طرح کھڑے رہو ہلنا مت اور اگر  
کوئی میرا پوچھے تو کہہ دینا اڑ لے کچھ دنوں کے لیے فوت ہو گئی ہے  
۔ بوکھلاہٹ میں اسکے منہ سے جو نکل رہا تھا بولے جا رہی تھی

اللہ نہ کرے۔ کیا بولے جا رہی ہو۔ عادل نے اسے گھورا

کہا نہ چپ کر کہ کھڑے رہو۔۔۔۔۔ ابھی وہ کچھ بولتی  
انہیں ساریہ بیگم کی آواز آئی

بازی ژلے اپنے ماموں سے تو ملو۔۔۔

آؤ نہ بازل اور یہ ژلے کہاں گئی ہے ابھی تو تمہارے ساتھ تھی ۔ صدام  
کے پیچھے کھڑے بازل سے کہا ۔ بات کو کسی حد تک سمجھتا صدام اسکے آگے  
سے ہٹا تو انکی طرف دیکھتے سر راشد اچھلے تھے ۔ ساریہ نے آگے بڑھ کر امثال  
کو عادل کے پیچھے سے نکالا تو وہ مرے مرے قدموں سے سر راشد کے  
سامنے جا کر کھڑی ہوئی

راشد یہ میرے -----

تم --- تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو۔ ساریہ بیگم کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ تقریباً چیخے۔ امثال نے اپنی آنکھیں میچیں۔ اللہ جی پلیز آج بچا لینا یہ ماما کو کچھ نہ بتائیں

تم انہیں جانتے ہو ساریہ بیگم نے خوشگوار حیرت سے کہا

انہیں میں نہیں جانوں گا تو اور کون جانے گا۔ زندگی حرام کر رکھی ہے انہوں نے میری۔ میں تو یونی میں بڑی مشکل سے برادشت کرتا ہوں یہ

یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ لگتا ہے کوئی بہت بڑا گناہ کیا ہے میں نے اپنی زندگی میں۔ جو پچھلے دو سال سے انکو بھگت رہا ہوں۔ پتا نہیں انکے والدین نے کیا چیزیں پیدا کی ہے۔ وہ تو پھٹ ہی پڑے تھے۔ انکی بات سن کر ساریہ بیگم کی خوشگواریت اڑنچھو ہوئی تھی باقی سب کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔

یہ دونوں چیزیں میری ہیں۔۔ ساریہ بیگم نے دانت پیستے ہوئے کہا تو وہ ایک بار پھر اچھلے تھے

یہ -- یہ دونوں فتنے آپکے ہیں۔ انہوں نے معصومیت سے سر جھکائے  
کھڑے امثال اور بازل کو گھورتے ہوئے تصدیق چاہی۔ انکو اس طرح کھڑا  
دیکھ کر شہریار آگے بڑھا

چھوڑیں نہ ماموں آپ چلیں اندر چلتے ہیں۔ ان کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے  
اس نے خود ہی اندر کی جانب قدم بڑھائے پیچھے وہ سب بھی لاؤنج میں آ بیٹھے

ان دونوں کے بارے میں راشد بتاتا رہتا ہے اور سچ پوچھو تو ہمیں بھی بڑا  
شوق تھا تم لوگوں سے ملنے کا۔ آخر کون ہیں وہ جو ہمارے ٹھنڈے مزاج  
بیٹے کو غصہ دلانے کی سکت رکھتے ہیں ثریا شاہ نے کہا۔۔

آپکو پتہ ہے ناو یہ ہمیں اتنا تنگ کرتے ہیں یونی میں۔ کبھی ہمارے کوئرز کے مارکس کاٹ لیتے تھے کبھی ہمارے اسائنمنٹس کے۔ ایک بار تو پیپر میں بھی نہیں بیٹھنے دیا امثال نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا

میں منع کروں گی اب نہیں کرے گا یہ اور خبردار راشد جو تم نے دوبارہ میرے بچوں کو تنگ کیا تو بری طرح پیش آؤں گی۔ آج کے بعد سے تم ان لوگوں کی مدد کیا کرو گے پڑھائی میں۔ کیا فائدہ ہوا تمہارے ماموں ہونے کا۔ ثریا شاہ نے راشد شاہ کو کہا۔ راسم شاہ نے مسکراہٹ دبائی اپنے بچوں کی معصومیت سے اچھی طرح واقف تھے

ویسے ساریہ آیا آپ دونوں الگ الگ رہتے ہیں کیا --- راشد شاہ نے کہا تو  
شہریار کے ساتھ بیٹھے بازل اور امثال کے کان کھڑے ہوئے

نہیں تو -- ساریہ بیگم نے حیرانی سے کہا

اچھا تو پھر راسم بھائی نے دوسری شادی کر رکھی ہو گی - راشد شاہ نے سر  
ہلاتے ہوئے کہا اور امثال اور بازل کی طرف دیکھا تو دونوں نے آنکھوں ہی  
آنکھوں میں خاموش رہنے کی التجا کی - انکی متوقع درگت کا سوچ کر راشد شاہ  
کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی - صوفے پر پیچھے کی جانب ٹیک لگاتے  
ہوئے انہوں نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی



کیسی باتیں کر رہے ہو راشد۔ ساریہ بیگم نے حیرانگی سے انہیں دیکھا تھا

وہ آپا یونی میں ایک -----

ماموں یونی کب اوپن ہو رہی ہے۔ امثال نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

بیٹا جی یونی کی ویب سائٹ پر شیڈول دیکھ لو راشد شاہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی امثال نے نا محسوس انداز میں ہاتھ جوڑے تھے جس پر انہوں نے کندھے اچکا دیے۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ یونی میں -----

نورین مامی آپ نے مہروش کلکیشن کا نام تو سنا ہوگا نہ۔ امثال نے انہی کے انداز میں صوفے پر ٹیک لگاتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے ہوئے انکی بیوی کو مخاطب کیا اسکی بات سن کر وہ ایک جھٹکے سے سیدھے ہوئے ابکی بار انکی آنکھوں میں التجا تھی جوابا امثال نے کندھے اچکائے۔ انج تے فیر انج ہی سی

نہیں بیٹا میں تو نہیں جانتی۔ نورین بیگم نے لا علمی سے کہا

پر ماموں تو بہت اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔ ہیں نہ ماموں۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ  
نے انہیں بتایا ہی نہیں کمال ہے۔ امثال نے انکی آنکھوں میں دیکھتے  
ہوئے کہا جن میں واضح وارننگ تھی

ہاں۔۔۔۔۔ نہیں یہ نہیں جانتی ہیں تم چھوڑو اس بات کو۔۔۔ اور بتاؤ کیا  
چل رہا ہے آج کل۔۔ رزلٹ کب ہے تم لوگوں کا۔۔؟

ماموں جی یونی کی ویب سائٹ پر شیڈول دیکھ لیں۔ امثال نے دل جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی

امثال تمیز کرو اور راشد تم کچھ کہہ رہے تھے

نہیں آیا میں کچھ نہیں کہہ رہا تھا بس ایسے ہی آپ سنائیں کیا چل رہا ہے  
آج کل انہوں نے جلدی سے کہا تو راسم صاحب نے ہلکا سا قہقہہ لگایا وہ  
کب سے بیٹھے اپنی بیٹی کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہے تھے اور سمجھ  
بھی رہے تھے

یہ مہروش کلکیشن کا کیا چکر ہے۔ شہریار نے سب کو باتوں میں مصروف پایا  
تو امثال سے پوچھا

کوئی چکر نہیں ہے بھائی وہ ایک ڈریس برانڈ ہے اسی کے بارے میں بات ہو  
رہی تھی امثال نے کہا

بچے دس سال چھوٹی ہو مجھ سے تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں - تمہاری  
بات سن کر یہ جو ماموں کے چہرے پر تم لوگوں کے لیے نرمی آئی تھی نہ یہ  
صرف مہروش کی ہی بدولت تھی - چلو اب بتاؤ کون ہے یہ مہروش - شہریار  
نے اسکے بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا

ہماری یونی میں لیکچرار ہیں ماموں کی بہت اچھی دوست رہ چکی ہیں - مرتی  
ہیں ماموں پر - شادی کی آفر بھی کر چکی ہیں اب جب ہم بڑھا چڑھا کر  
بتائیں گے تو کیا ہو گا بھلا - امثال نے آنکھیں مکھائیں

بچے اس طرح کسی کو بلیک میل نہیں کرتے بری بات ہوتی ہے۔ شہریار  
نے نرمی سے کہا

اور وہ جو ہمیں بلیک میل کر رہے تھے اسکا کیا۔۔ اس نے منہ بگاڑا

ہاں سچ وہ کیا بات کرنے والے تھے شہریار کو یاد آیا

چھوڑیں نہ پھر کسی وقت بتاؤں گی۔ امثال کہتی وہاں سے کھسک گئی

---

---

بازل اس وقت دریاب اور امان شاہ کے ساتھ مال آیا ہوا تھا۔ دریاب اور امان  
شاہ میں کھڑے اپنے لیے شرٹس دیکھ رہے تھے۔ وہ اور امثال اکھٹی شاپنگ  
کرتے تھے، جو کہ شاپنگ کم اور لوگوں کی شامت زیادہ ہوتی تھی اور وہ چونکہ  
ساتھ نہیں تھی اس لیے وہ بیزاری سے ادھر ادھر نظریں گھما رہا تھا کہ  
ایک لڑکی پر اسکی نظر پڑی، وہ بے چینی سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی  
، جیسے کسی کا انتظار کر رہی ہو۔ ایک پل میں اسکی آنکھیں شرارت سے چمکی  
اور لڑکی کے پاس جا کر اسکے پیچھے پیچھے اُسی کے انداز میں چکر کاٹنا شروع  
کر دیئے

اُوئے مسر تھیں شرم نہیں آتی۔۔ لڑکی نے اسے گھورتے ہوئے کہا  
آتی ہے لیکن مناسب وقت پر، ہر وقت نہیں۔ بازل نے اپنی ازلی دھڑائی کا  
مظاہرہ کیا

گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا؟؟ لڑکی اونچی آواز میں چلائی تو شاپ میں  
کھڑے دریاب اور امان جلدی سے باہر نکلے۔ دریاب آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ  
امان نے روک دیا، سب کو تگنی کا ناچ نچانے والا آج لڑکی کہ ہاتھوں ذلیل  
ہوگا یہ سوچ ہی اسے ٹھنڈک پہنچا رہی تھی

نہیں یار اکیلا ہوتا ہوں آج کل ماما اور بہن گاؤں گئی ہوئی ہیں ویسے تو میں  
بھی اب وہیں ہوتا ہوں اور وہاں پر میری ماں بہن کے علاوہ بھی بہت سی  
خواتین رہتی ہیں جیسے میری خالہ تائی کزنز وغیرہ۔ بازل نے جواب دیا  
تم۔۔۔۔۔ تم میرے پیچھے کیوں آرہے ہو۔۔ لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔  
اگر آپکو اعتراض ہے تو آپ میرے پیچھے آجائیں۔۔ بازل نے بے نیازی سے  
جواب دیا۔ دریاب نے مسکرمٹ دبائی

میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔



پلیز منہ مت توڑنا میں ٹوٹا ہوا منہ لے کر کہاں جاؤں گا۔ میں تو کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہوں گا۔ اگر میرا منہ ٹوٹا ہوگا تو مجھے اپنی لڑکی کون دے گا کوئی لڑکی نہیں دے گا تو میری شادی کیسے ہوگی، شادی نہیں ہوگی تو بچے نہیں ہوں گے، بچے نہیں ہوں گے تو میرا کوئی نام لیوا کوئی وارث اس دنیا میں نہیں ہو گا وارث نہیں ہوگا تو میری جائیداد پر رشتہ دار قبضہ کر لیں گے اور مجھے گھر سے نکال دیں گے گھر سے نکال دیں گے تو در کی ٹھوکریں کھاؤں گا اور-----

بسبسبس----- وہ لڑکی چیختی۔ اس کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہو رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ اس لڑکی کو اچھا خاصا زچ کر چکا تھا

مم۔۔۔ میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔۔ نہیں شاید ہو چکی ہوں۔۔ ہاں ہو چکی ہوں۔ وہ لڑکی اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔ امان کو اس لڑکی حالت قابل رحم لگ رہی تھی۔

چلو آؤ میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔ بازل نہایت ہی سنجیدگی سے آگے بڑھا۔

کہاں۔۔۔۔ لڑکی نے پوچھا

پاگل خانے۔۔۔ خود ہی تو کہہ رہی ہو کہ تم پاگل ہو چکی ہوں۔۔ بازل نے ہمدردی سے کہا تو لڑکی سر پر پیر رکھ کر بھاگی کہ اس سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ واقعی اسے پاگل خانے چھوڑ آتا۔ دریاب نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تم دونوں بہن بھائی اچھے خاصے انسان کو پاگل بنانے کا فن رکھتے ہو۔۔۔۔ امان نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا تو بازل ہنس

دیا



اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں ہم نے کبھی نہیں سوچی اور اگر تھپڑ مار بھی دیتی تو کیا ہوتا بڑے بڑے شہروں میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ بازل نے کالر جھاڑے تھے

چلو یہاں سے۔۔۔ ویسے بھی اب تمہارا سارا دن خاصا سکون سے گزر جائے گا

دونوں حویلیوں کے درمیان کی دیوار گرا دی گئی تھی یہ بھی بازل اور امثال ہی کی مرہونِ منت تھی دونوں نے شور مچایا کہ انہیں آنے جانے میں مشکل ہوتی ہے پہلے باہر جاؤ پھر گیٹ سے آؤ اس لیے یہ دیوار گرا دی جائے۔ انکے واویلے کو دیکھتے ہوئے گھر والوں نے انکی بات ماننے میں ہی عافیت جانی۔ ان دنوں انکی خاصی موجیں لگی ہوئیں تھیں کبھی ایک حویلی تو کبھی دوسری۔ لاڈ تو وہ اٹھوا ہی رہے تھے لیکن انکا فیورٹ کام یعنی بے

وقت کی اور ہر طرح کی ڈشز مل رہی تھیں ادھر وہ منہ سے کچھ نکالتے ادھر حاضر ہو جاتا۔ ساریہ بیگم جو پہلے انکے ایک حویلی کے حمایتیوں سے تنگ تھیں اب دوسری حویلی کے لوگوں کا بھی انکا اس طرح سے لاڈ اٹھاتا دیکھ کر جھنجھلا جاتیں۔ اس وقت بھی وہ دونوں کچن میں خدیجہ بیگم اور فہمیدہ بیگم کے سر ہوئے تھے

یار فہمیدہ مامی یہ نانو کہاں ہیں، صبح سے نظر نہیں آ رہی ہیں۔ امثال نے کباب کا ٹکڑا اٹھاتے ہوئے کہا

بیٹا وہ بڑے کمرے میں بیٹھی ہیں کچھ خواتین آئی ہوئیں ہیں نہ۔ فہمیدہ بیگم نے کباب کڑا ہی میں ڈالتے ہوئے جواب دیا

ویسے مامی یہ نانو کی کتنی دیہاڑی لگ جاتی ہوگی۔ بازل کی بات سن کر  
فروٹ ٹرائفل بناتی نورین بیگم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

کس بات کی دیہاڑی۔۔ فہمیدہ بیگم نے اچنبھے سے اسے دیکھا تھا

ارے وہی جو انکو نذر و نیاز وغیرہ ملتی ہے۔ امثال نے کہا تو انکا منہ کھلا  
۔ خدیجہ بیگم نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا

بیٹا ہماری تو کبھی جرات نہیں ہوئی تم لوگ خود جا کر پوچھ لو۔ نورین بیگم  
نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ راشد شاہ کی زبانی انکے کارنامے سن چکی تھی اس

لیے دونوں کی بات سن کر انہیں اتنی حیرت نہیں ہوئی تھی جتنی اس وقت  
فہمیدہ بیگم کو ہوئی تھی۔ وہ ابھی تک انہیں آنکھیں پھاڑے دیکھ رہیں تھیں۔

ہاں یہ صحیح رہے گا چلو بازی۔ امثال نے کہا اور اچھلتے کودتے باہر نکل  
گئے

بھابھی چلے گئے ہیں وہ۔ خدیجہ بیگم نے فہمیدہ بیگم کو اس پوزیشن میں  
کھڑے پایا تو ہنستے ہوئے بازو سے پکڑ کر انہیں ہلایا

کیا چیزیں ہیں یہ۔۔ وہ دوبارہ فرائی پین کی طرف پلٹی جہاں انکے کباب جل  
چکے تھے

یہ تو کچھ بھی نہیں تھا آگے دیکھیے گا کیا ہوتا ہے ابھی تو یہ جا کہ اماں  
جان سے یہی سوال پوچھیں گے۔ خدیجہ بیگم کی بات سن کر انہوں نے  
سلنڈر بند کیا

تم یہ دیکھ لو میں زرا باہر سے ہو کر آتی ہوں کہتی ہوئیں وہ بھی انکے پیچھے  
نکلیں

وہ دونوں لان میں پہنچے تو دونوں فیملیز اکٹھی بیٹھی تھیں ثریا شاہ بھی آچکیں  
تھیں انکے دائیں جانب صدام شاہ بیٹھا تھا اور بائیں جانب کی کرسی خالی  
تھی جس پر بازل بیٹھ چکا تھا



صدام اٹھو یہاں سے ہمیں نانو سے بات کرنی ہے۔ امثال نے صدام کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا

نانو ہمیں نہ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے۔ امثال نے کرسی کے پاس رکھی انکی چھڑی پکڑ کر ان سے دور کرتے ہوئے کہا فہمیدہ بیگم بھی انکے پاس آ کھڑی ہوئیں

ہاں پتر پوچھ کیا پوچھنا ہے۔۔۔ امثال نے بازل کی طرف دیکھا تو اس نے اشارہ دیا کہ خود ہی پوچھ لو

آپکی دیہاڑی کتنی ہو جاتی ہے امثال کی بات سن کر انہوں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے سامنے چئیر پر بیٹھے راسم صاحب نے اپنی ہنسی چھپانے کے لیے اخبار اٹھا کر اپنے چہرے کے آگے کیا

کس چیز کی دیہاڑی پتر-----

ارے وہی جو آپ دم درود کرتی ہیں تو عورتیں آپکو نذر و نیاز تو دیتی ہوں گی۔ چڑھاوے بھی چڑھاتی ہوں گی۔ اپ نے ابھی تک بہت کچھ اکھٹا کر لیا ہوگا نہ۔۔ تو ایک دن کی ایوریج کتنی کمائی ہو جاتی ہوگی کچھ اندازہ ہے آپکو۔ امثال نے سمجھداری سے کہا تو وہاں بیٹھے افراد کی آنکھیں اور منہ کھلے تھے

ہاں نہ نانو بتائیں نہ ۔ بلکہ ایسا کریں آپ جب اگلی بار اپنے آستانے پر بیٹھیں  
گی تو ہمیں ساتھ بٹھالیجیے گا ہم ساتھ ساتھ آپکے نذرانے سنبھالتے جائیں گے  
۔ بازل نے کھلے دل سے آفر کی

ہاں بالکل ہم چلے جائیں گے آپکے ساتھ ۔۔ مجھے اپنی سیکرٹری رکھ لیجیے گا اور  
بازی آپکا ملنگ بن جائے گا میں آپکا خزانہ سنبھالتی جاؤں گی اور بازی سبز  
چولا پہن کر آپکے نام کے نعرے لگاتا جائے گا ۔۔ وہ کیا کہتے ہیں

ہاں۔۔۔۔۔ حق بی بی ۔۔ ہو بی بی ۔ وہاں پر ششدر بیٹھے افراد کی حالت کی  
پرواہ کیے بغیر وہ ہاتھ نچا نچا کر اپنی پلاننگ بتا رہی تھی جبکہ ثریا شاہ ٹھوڑی  
پر انگلی رکھے ہکا بکا ان دونوں کو دیکھ رہیں تھیں ۔ ساریہ بیگم دانت پیس

کر رہ گئیں۔ اب انکے اتنے سارے حمایتیوں کے بیچ وہ انہیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھیں

ڑلے مجھے نہیں بننا ملنگ۔۔ تم خود بن جانا ملنگنی۔۔ بازل نے منہ بنایا  
اوہو بے وقوف آدمی لڑکے زیادہ اچھے لگتے ہیں ملنگ بنے ہوئے اور پھر تم  
دھمال بھی تو ڈال سکو گے نہ۔ امثال نے اسے پچکارا۔ لان میں ایک دم  
قہقروں کی گونج سنائی دی تھی

ہاں بھئی یہ خیال ہمیں کیوں نہیں آیا۔ بتائیں ناں اماں جان۔ انکے  
بڑے بیٹے صفر شاہ نے ہنستے ہوئے کہا

راشد بلکل ٹھیک کہتا ہے پورے فتنے ہو تم دونوں۔ یہ زرا میری چھڑی پکڑاؤ  
پھر بتاتی ہوں۔ ثریا شاہ نے مصنوعی غصے سے کہا

ارے یار ناو آپکی چھڑی تو میں پہلے ہی دور کر دی تھی اب آپ شرمائیں  
نہیں۔۔ بتا دیں۔ ہم نہیں حصہ مانگتے۔ امثال کی بات سن کر ساریہ بیگم  
نے اسے گھورا

ڑلے بکواس نہیں کرو

ماما کیا ہو گیا ہے میں صرف انفارمیشن کے لیے پوچھ رہی ہوں اگر تو کمائی  
اچھی ہو جاتی ہے تو میں اور بازی بھی اپنا دربار کھول لیں گے کیوں بازی

اسکی چلتی زبان کو رکتا نہ دیکھ کر ساریہ بیگم نے جوتا اتار کر اسکی طرف  
پھینکا جو اسکی کمر میں لگا۔ انکو فارم میں آتا دیکھ کر بازل جلدی سے کھسک  
گیا

ہاے اللہ ماما کتنی زور سے مارا ہے۔ ایک بار میری شادی ہو لینے دیں میں  
اپنے شوہر کو بتاؤں گی۔ امثال نے کمر مسلتے ہوئے کہا

کیا بتاؤ گی۔ ساریہ بیگم نے حیرانی سے کہا

یہی کہ اسکی ساس مجھ پر ظلم کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں توڑتی رہی ہیں۔ وہ خود ہی آپ سے نمٹ لے گا۔ اسکی بات سن کر ساریہ بیگم نے اپنا دوسرا جوتا بھی اسکی طرف پھینکا جو اسکے سائیڈ پر ہو جانے سے صدام کو لگا تھا

پھپھو غلطی اسکی ہے۔۔ بیٹی وہ آپکی ہے۔ بیچ میں مجھے کیوں مار رہی ہیں۔ صدام نے اپنا بازو مسلتے ہوئے کہا اسکو وہاں سے بھاگتا دیکھ کر وہ دانت پیس کر رہ گئیں

ساریہ کیا چیزیں پیدا کی ہیں تو نے۔ ثریا شاہ نے نفی میں سر ہلایا

ویسے بی بی آپ نے بتایا نہیں کتنا کمالیتی ہیں۔ جمال شاہ نے ہنستے  
ہوئے کہا تو ابکی بار ثریا شاہ بھی ہنسی تمہیں

---

---

---

سانہ مہمان کون ہیں؟؟۔ امثال نے روم میں بیٹھی سانہ سے پوچھا

عاشی آپو کے سسرال والے ہیں سانہ کی بات سن کر وہ چونکی

شادی کی تاریخ لینے آئے ہیں کیا؟



نہیں ابھی بس نکاح ہو گا رخصتی آپنی کے ایگزائمز کے بعد سانہی نے جواب

دیا

لڑکا بھی ساتھ آیا ہے کیا۔ اس نے نارمل انداز میں پوچھا تو سانہی نے اثبات

میں سر ہلایا وہ مزید کچھ سنے بغیر باہر نکل گئی۔ ہال میں پہنچی تو عادل

کو اندر آتے دیکھا

سنو مجھے عاشی آپو کے منگیتہ کو دیکھنا ہے۔ امثال نے عادل کو کہا

کیوں تمہیں کیوں دیکھنا ہے۔

بس دیکھنا ہے نہ - تم مجھے ملوا سکتے ہو یا نہیں۔ اس نے دو ٹوک کہا

ٹلے -----

ہاں یا نہ ----- اگر نہیں تو میں خود بیٹھک میں چلی جاتی ہوں۔

امثال نے قدم بڑھائے

رکو میں تمہیں پکچر دکھاتا ہوں وہاں نہیں لے جا سکتا عادل نے اسکا ضدی انداز  
دیکھتے ہوئے کہا اور ایک تصویر اسے دکھائی جسے نہایت ہی غور سے دیکھتے  
ہوئے وہ واپس پلٹی -

بازی میں تصویر دیکھ کہ آئی ہوں لڑکے کی - شکل و صورت کا تو اچھا بھلا  
اب آگے اللہ بہتر جانتا ہے - امثال نے اسکے پاس تیسرے پورشن کے چھجے  
پر بیٹھتے ہوئے کہا آج کل وہ جگہ انکی میئنگ پوائنٹ تھی

تم یہ بتاؤ کرنا کیا ہے بازل نے پوچھا

پہلے تو اسکے بارے میں تفتیش کرنی ہوگی کہ کیسا بندہ ہے - رشتہ ختم  
کرنے کی کوئی ٹھوس وجہ بھی تو ہونی چائیے لیکن اسکے بارے میں کون  
بتائے گا ہمیں - کوئی ایسا بندہ ڈھونڈو جو اس معاملے میں ہماری ہیلپ  
کرے امثال نے سوچتے ہوئے کہا

صدام شاہ --- ہاں ان سے پتہ چل سکتا ہے۔ بازل نے کہا

تو چلو پھر یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ امثال نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔ لگے دو منٹ  
میں وہ صدام شاہ کے پاس بیٹھے تھے

تم لوگ کیوں جاننا چاہتے ہو۔ اسکے بارے میں اسے حیرت ہوئی تھی

اوہو پہلے تم بتاؤ تو سہی۔ امثال نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

اسکی ریپوٹیشن تو اچھی نہیں ہے اور نہ ہی اسکا اچھے لوگوں کے ساتھ اٹھنا  
بیٹھنا ہے۔ بہت ہی کوئی مغرور اور ظالم قسم کا انسان ہے۔ ڈرگز بھی لیتا

ہے اور کئی عورتوں سے تعلقات بھی ہیں - صدام شاہ نے کہا تو ان دونوں  
نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

اوہ تو یہ لوگ عاشی آپو کو دوسری لالی پھپھو بنانے کی تیاری میں ہیں - بازل  
نے افسوس سے سر ہلایا

تم لوگ کیا کہہ رہے ہو مجھے بتاؤ۔ ہو سکتا ہے میں کچھ ہیلپ کر دوں۔  
صدام شاہ نے کہا

جو کچھ ہم کرنا چاہ رہے ہیں اس میں تمہاری ہیلپ کی ضرورت تو پڑے گی  
ایک دو دن ویٹ کرو میں سب بتاؤں گی چلو بازی امثال نے اٹھتے ہوئے  
کہا

پھر کیا سوچا ہے۔ امثال کو ادھر سے ادھر چکر لگاتے دیکھ کر بازل نے  
پوچھا

کچھ بھی کر کہ یہ رشتہ توڑنا ہے۔ امثال نے اپنا ارادہ ظاہر کیا

اچھا تم ایک کام کرو۔ کچھ بھی کرنے سے پہلے دادو سے بات کرو پھر  
دیکھتے ہیں۔ کیا کر سکتے ہیں۔ لیکن پلیز جو بھی کرنا ہے جلدی کرو ٹائم نہیں  
ہے بازل کی بات سن وہ اٹھ گئی

دادو مجھے آپ سے بات کرنی ہے ہاجرہ شاہ کے پاس بیٹھتے ہوئے امثال نے  
کہا

ہاں پتر بول --

دادو میں شہریار بھائی کی شادی کرنا چاہتی ہوں

ہاں پتر کیوں نہیں۔ میں نے تو ساریہ سے بھی بات کی تھی کہ اسکے بارے میں بھی کچھ سوچے

پریس نے سوچ لیا ہے اور لڑکی بھی پسند کر لی ہے۔ امثال نے کہا

اچھا کون سے لڑکی۔۔۔۔

## عاشی آیو---

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جانتی ہو کیا کہہ رہی ہو۔۔ بی جان نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا



ہاں اچھے سے جانتی ہوں دادو

پتر اسکی منگنی ہو چکی ہے بی جان نے اپنے تئیں اسے بتایا کہ شاید وہ نہ  
جانتی ہو

جانتی ہوں دادو منگنی ہوئی ہے نہ۔ شادی تو نہیں اور منگنی تو ٹوٹ بھی سکتی  
ہے امثال نے بے زاری سے کہا۔ بی جان اسے دیکھ کر رہ گئیں جو انکے  
سر پر بمب پھوڑ کر خود کتنی پرسکون تھی

پتر ہمارے خاندان میں منگنی نکاح کی حثیت رکھتی ہے اور -----

دلیلیں مت دیں دادو بس ہاں یا نہ میں جواب دیں۔ امثال نے انکی بات  
پوری ہونے سے پہلے ہی انہیں روک دیا

پتر---

دادو ہاں یا نہ ----

نہیں --- بی جان کی بات سن کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی

ٹھیک ہے اب مجھے سے بھی کوئی توقع مت رکھیے گا۔ کہتی ہوئی باہر نکل  
گئی۔ وہ ہکا بکا دروازے کو دیکھ رہیں تھیں جہاں سے امثال گئی تھی

امثال خدیجہ بیگم کے روم میں داخل ہوئی تو عادل انکے پاس بیٹھا تھا

خالہ مجھے عاشی آپو کا رشتہ چاہیئے۔؟ امثال نے انکے پاس کھڑے ہوتے  
ہوئے کہا امثال کی بات سن کر جہاں وہ حیران ہوئیں تھی وہیں عادل اٹھ  
کھڑا ہوا

کیا چاہیئے تمہیں۔؟؟ عادل نے اچھنبے سے پوچھا شاید اسے سننے میں غلطی  
ہوئی تھی

تم نے شاید سنا نہیں میں نے کہا ہے کہ مجھے عاشی آپو کا رشتہ چاہیے  
شہری بھائی کے لیے ۔

تم۔۔۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ہوش میں تو ہو۔؟ جانتی بھی ہو کیا کہہ  
رہی ہو۔۔؟ عادل نے سختی سے کہا

میرا دماغ ٹھیک ہے اور میں بالکل ہوش و حواس میں ہوں ۔ اس لہجے میں  
بات مت کرو مجھ سے۔ امثال نے اس سے بھی زیادہ سختی سے کہا

یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسکی منگنی ہو چکی ہے۔ نکاح کی ڈیٹ فلکس  
کرنے کا سوچ رہے ہیں ۔ تم یہ بات کر رہی ہو اور پھر کہتی ہو اس لہجے میں

بات نہ کروں۔ اب کی بار عادل نرم پڑا تھا اسکے معاملے میں وہ ایسے ہی نرم  
پڑ جایا کرتا تھا

ڈیٹ فلکس ہو رہی ہے۔ نکاح تو نہیں ہوا نہ۔ امثال نے جرح کی

امثال بے وجہ ضد مت کرو۔ اسکا انجام نہیں جانتی تم۔ عادل نے سنجیدگی  
سے کہا

میں سب جانتی ہوں لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میں یہ شادی نہیں  
ہونے دوں گی۔

عادل وہ اچھا انسان نہیں ہے تم کیوں نہیں سمجھ رہے اس بات کو

جانتا ہوں میں، لیکن یہ رشتہ شاہ بابا کی مرضی سے ہو رہا ہے۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ عادل کی بات سن کر امثال نے تالی ماری تھی

واہ کیا لوجک ہے۔۔ بہن ہے وہ تمہاری۔ کل کو کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو تکلیف اور ذمہ داری تم پر ہو گی۔ یہ بات تمہارے یہاں کیوں فٹ نہیں ہو رہی ہے۔ امثال نے اسکی کنپٹی پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ خدیجہ بیگم تو خاموشی سے دونوں کی بحث سن رہیں تھیں

میں نے کہا نہ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔ عادل کی بات سن کر امثال کا دماغ خراب ہوا تھا

صحیح ---- امثال نے سر ہلایا اور مڑی جب عادل نے اسکو بازو سے پکڑ کر  
روکا

تم کچھ نہیں کرو گی۔ کچھ بھی نہیں کرو گی امثال۔ عادل نے اسکی  
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

میں کروں گی اور کوئی مجھے روک نہیں سکے گا۔ کوئی روک سکتا ہی نہیں --  
امثال نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور اپنے پیچھے زور سے دروازہ زور سے بند کیا تھا

یہ لڑکی واقعی ہی کسی دن مجھے ہارٹ اٹیک دلوائے گی۔ عادل نے گہری  
سانس لیتے ہوئے سر جھٹکا

---

---

---

دادو آپ کے نکاح کی ڈیٹ رکھ لی۔ امثال نے سر سری انداز میں پوچھا

نہیں ابھی نہیں رکھی سوچ رہے ہیں۔ اسی مہینے رکھ لیتے ہیں۔ بی جان  
نے کہا



نہیں آپ لوگ اسی ہفتے رکھ لیں پلیز نہ اچھی دادو نہیں ہیں؟۔ میں بہت  
ایکسٹائیڈ ہوں ہماری چھٹیاں بھی بہت کم رہ گئی ہیں۔ امثال نے کہا تو وہ  
سوچ میں پڑ گئیں

اچھا چل ٹھیک ہے جیسے تو کہے۔ بی جان نے کہا تو وہ انکے گلے لگی

تھینکیو سوچ دادو کہتی وہ جس رفتار سے آئی تھی اس سے نکل گئی

اب-----بازل نے اسکی بات سن کر پوچھا

سنا ہے اگر گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلیاں ٹیڑھی کر لو جبکہ میرا ماننا  
ہے انگلیاں ٹیڑھی بھی کیوں کرنی ڈبے کو ہی درمیان سے کاٹ کر آسانی  
سے گھی نکال لو

صحیح اور اس سب میں ہیلپ کون کرے گا۔ بازل کے پوچھنے پر امثال کی  
آنکھیں چمکیں

آف کورس صدام شاہ ---

عائشہ کے ساتھ ساتھ امان اور دریاب کے نکاح کی بھی ڈیٹ رکھی جا چکی  
تھی۔ سب کاموں میں امثال بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی۔ اسکی شاپنگ

بھی عروج پر تھی۔ عادل اسکو یوں مصروف دیکھ کر کھٹک سا گیا تھا  
کوشش کے باوجود بھی وہ کچھ نہیں جان پایا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا  
چل رہا ہے تنگ آ کر وہ صدام شاہ کے پاس کھڑی باتیں کرتی امثال  
کے پاس پہنچا

مجھے تم سے بات کرنی ہے

ہاں کہو میں سن رہی ہوں۔ امثال نے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کرتے  
ہوئے کہا

نہیں تم ذرا سائیڈ پر آؤ۔ عادل نے کہا تو وہ کندھے اچکاتی اسکے پیچھے چل

دی

کیا چل رہا ہے۔؟ عادل کے پوچھنے پر اس نے ابرو اچکائے

ارے تمہیں نہیں پتہ۔۔۔ گھر میں تین تین شادیوں کی تیاریاں چل رہی ہیں  
- مہمان فاسٹل کیئے جا رہے ہیں۔ کھانا، لان کی سجاوٹ وغیرہ ڈیسائڈ کی جا  
رہی ہے۔ امثال نے آنکھیں پٹپٹائیں

میں گھر کی بات نہیں کر رہا۔ اسکی بات کر رہاں جو تمہارے یہاں چل رہا  
ہے۔ عادل نے اسکی کنپٹی پر انگلی رکھی

کچھ نہیں شاپنگ کو فاسٹل ٹچ دینے کے بارے میں سوچ رہی ہوں بس  
میچنگ چوڑیاں رہتی ہیں۔ امثال نے بھولپن سے کہا

\_\_\_\_\_ٹلے

ہائے۔۔۔۔۔ جب تم اس طرح سے نام لیتے ہو تو واری جانے کو دل کرتا  
ہے۔ امثال نے دل پر ہاتھ رکھا

میں سیرئیس ہوں

ہاں تو میں کب مذاق کر رہی ہوں؟

اچھا اس دن تو بڑا کہہ رہیں تھیں کہ تم یہ نکاح نہیں ہونے دو گی اور اب  
یوں تیاریاں کر رہی ہو۔ اتنی جلدی ہار مان لی کیا۔؟ عادل نے اسے بولنے  
پر اکسایا امثال پراسرار سا مسکرائی

وہ تم نے منع کیا تھا نہ کہ میں کچھ بھی الٹا سیدھا نہ کروں تو میں نے  
تمہاری بات مان لی تم جانتے تو ہو میں کتنی جلدی بات مان جاتی ہوں ----  
خیر میں چلتی ہوں -- صدام ویٹ کر رہا ہے تم نے بات کرنی کوئی تھی  
نہیں۔ فضول میں وقت ضائع کیا۔ امثال نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا

کیوں وہ کیوں ویٹ کر رہا ہے؟ اور میں نے منع کیا تھا ناں کہ تم اس سے  
نہیں ملو گی پھر؟

کزن ہے میرا جیسے تم ویسے وہ --- تم سے بھی تو بات کر رہی ہوں نہ  
----؟ امثال نے جتاتے ہوئے کہا تو وہ دانت کچکچا کر رہ گیا

دادو آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہیں - باہر چلیں نہ امثال نے ہاجرہ بیگم اور  
مصطفیٰ شاہ کو کمرے میں بیٹھے پایا تو کہا

پتر باہر جا کر کیا کریں گے۔ اب تو لوگوں نے پوچھنا شروع کر دیا ہے کہ نکاح کیوں نہیں ہو رہا، کس بات کی دیر ہے۔ بی جان نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا

لو بھلا اسکا کیا مطلب ہوا غلطی انکے بیٹے کی ہے۔ منہ چھپا کہ آپ کیوں بیٹھے ہیں۔ آپ باہر جائیں اور جا کہ جواب مانگیں کیوں دادا جانی۔۔

خیر جواب تک نہیں آیا وہ آئے گا بھی نہیں آپ کوئی فیصلہ کریں۔ وہ کوئی آخری لڑکا تو نہیں تھا اس دنیا میں۔ گھر میں اتنے لڑکے موجود ہیں آپ کسی سے بھی نکاح پڑھوا دیں۔ اور ویسے بھی میں نے تو پہلے ہی آپ سے شہری بھائی کے لیے کہا تھا



## مگر بیٹا ایسے کیسے

دادو گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے۔ اگر نکاح نہیں ہوگا تو لوگ وجہ پوچھیں گے۔ اور ہمارے معاشرے میں لڑکے کا قصور کوئی نہیں دیکھتا سب یہی کہیں گے کہ لڑکی میں کوئی خرابی ہوگی جو لڑکا عین نکاح کے موقع پر بھاگ گیا۔۔ آخر ہماری بھی کوئی عزت ہے جسے ہم یوں انکو خراب نہیں کرنے دیں گے۔ نکاح آج ہی ہوگا اور سب کے سامنے ہوگا آپ۔۔۔ آپ ایسا کریں ماما بابا کو بلوائیں ان سے بات کریں بلکہ بات بھی کیا کرنی ہے آپ انکو حکم دیں کہ وہ شہری بھائی کا نکاح عاشی آپو سے کریں۔ کیوں دادا جانی میں نے

ٹھیک کہا نہ؟ امثال کی بات سن کر مصطفیٰ شاہ نے اپنی ڈرامے باز پوتی کو  
نظر بھر کر دیکھا تھا انکے اس طرح سے دیکھنے پر وہ سٹیٹا گئی

ہوں ٹھیک کہہ رہی ہو اب ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ بلاؤ اپنے ماں باپ کو میں  
کرتی ہوں بات۔ ہاجرہ شاہ کی بات سن کر اسکا دل بے اختیار بھنگڑا ڈالنے کو  
چاہا لیکن خود پر جبر کرتی اس نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔ مصطفیٰ شاہ  
اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہے تھے

کچھ ہی دیر میں وہ راسم شاہ اور ساریہ بیگم کو لے آئی اور خود بھی ساتھ ہی آ  
کر ایک سائیڈ پر خاموشی سے کھڑی ہو گئی، کہ کہیں اسکا بنا بنایا کام نہ بگڑ

جائے۔ ہاجرہ شاہ نے بات کی تو راسم شاہ کچھ دیر کے لیے سوچ میں پڑ گئے  
انکی نظر امثال پر پڑی تو اس نے ہاں کا اشارہ کیا

ٹھیک ہے اماں جان جیسے آپکا حکم۔ راسم شاہ کی بات سن کر امثال کی  
جان میں جان آئی وہ بے اختیار مسکرائی تھی اندر آتے عادل کو دیکھ کر اس  
کی مسکراہٹ سمیٹی تھی اس پر ایک سرد نگاہ ڈال کر وہ باقی سب کے پیچھے  
نکل گئی مصطفیٰ شاہ نے بشیر شاہ کو اپنا فیصلہ سنایا تو انہوں نے واویلا مچا  
دیا کہ عائشہ انکے بیٹے کی منگ ہے وہ ایسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں

چلو جی ایک بیٹھتا ہے تو دوسرا اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ لگتا یہاں بھی مجھے ہی  
انٹری دینی پڑے گی امثال بڑبڑاتے ہوئے انکی طرف آئی

دیکھیں انکل ہم مانتے ہیں آپکے بیٹے کی منگ تھی لیکن آپکا بیٹا کہاں ہے  
اب ہم آپکے بھگوڑے بیٹے کے لیے سارے خاندان کے سامنے اپنی عزت  
تو دادو پر نہیں لگا سکتے نہ۔ جواب تک نہیں آیا۔ وہ آئے گا بھی نہیں پلیز  
آپ سمجھنے کی کوشش کریں

دیکھو لڑکی جانتے ہیں ہمارے بیٹے کی غلطی ہے مگر ہم اپنی منگ کو ایسے ہی  
نہیں چھوڑ سکتے۔ بہرام شاہ نہ سہی ہمارا دوسرا بیٹا تو ہے، فہد شاہ یہ نکاح  
کرے گا۔ جمال شاہ کی بات سن کے اسکی رنگت پھسکی پڑی تھی

ہاں بابا میں تیار ہوں فہد شاہ نے آگے آیا

بات سنیں انکل عائشہ اس گھر کی بیٹی ہے کوئی بھیڑ بکری نہیں کہ یہ  
نہیں تو یہ سہی اور ویسے بھی آپکا ایک بیٹا نکاح کے موقع پر بھاگ گیا ہے  
اگر دوسرا رخصتی کے موقع پر بھاگ گیا تو؟ ہم اپنی بیٹی کو آپ کے تجربات  
کے لیے تو نہیں چھوڑ سکتے۔۔

بریکنگ نیوز بہرام شاہ نہیں آیا ہے اور گھر والے آپکا نکاح شہیار لالہ سے  
کرنے کا کہہ رہے ہیں۔ زروا نے عائشہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے  
کہا

کیا کہہ رہی ہو؟ سانیہ اور شامین کو حیرت ہوئی تھی

تم لوگ کھڑکی سے دیکھ لو میں ذرا نیچے جا رہی ہوں ہماری کزن فارم میں آ رہی ہے میں وہ سین مس نہیں کر سکتی باقی کی تفصیل پھر دوں گی۔  
کہتی ہوئی وہ واپس بھاگی وہ تینوں اٹھ کر کھڑکی کی طرف آئیں جہاں امثال  
اب ایک لڑکی کے ساتھ بات کر رہی تھی

فندیہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ایک لڑکی نے آگے بڑھ کر کہا

تم مردوں کے معاملے میں مت بولو زرین۔ بشیر شاہ نے سختی سے کہا

کیوں نہ بولوں بابا یہ شوہر ہیں میرے -- اسکی بات سن کر امثال کی  
آنکھیں کھلی تھیں - وہ تالی مارتے ہوئے فہد کی طرف مڑی

ماشاء اللہ - ماشاء اللہ تو شادی شدہ ہیں آپ اسکے باوجود بھی نکاح کے لیے  
راضی ہو گئے ہیں - واہ بھئی کیا عظیم جذبہ پایا ہے آپ نے قربانی کا --  
میری تو آنکھوں میں آنسو آ گئے -- آپکی اس عظمت کو فی الوقت اتنے  
سارے لوگوں کے سامنے میں کوئی خراج نہیں پیش کر سکتی بس بہت ہو  
گیا میں کوئی بد تمیزی نہیں کرنا چاہتی اب آپ خاموشی سے کھڑے رہیں  
گے - دادا جانی آپ نکاح خواں کو بلوائیں

آپ جا کر اسے روکیں نہ کیسے سب کے سامنے پڑ پڑ کر رہی ہے

بولنے دیں اسے ساریہ بیس سال پہلے جو میں نہیں کر سکا وہ آج اگر میری  
بیٹی کر رہی ہے تو کرنے دو۔ راسم شاہ کی بات سن کر ساریہ بیگم خاموش  
ہو گئیں

دیکھو لڑکی یہ معاملات مردوں کے ہیں تم بچ میں مت بولو، بشیر شاہ نے  
ناگواری سے کہا

جس کے لیے فیصلہ کر رہے ہیں وہ بھی ایک لڑکی ہے اور ہماری فیملی کو  
جب مسئلہ نہیں ہے تو آپ کون ہوتے ہیں اعتراض کرنے والے؟ آپ  
لوگوں نے جتنا کرنا تھا کر دیا ہمارے ساتھ اب مزید کی گنجائش نہیں ہے



ہرگز نہیں ہم یہ نکاح نہیں ہونے دیں گے۔ امثال کی بات سن کر ہند  
شاہ نے کہا

دیکھو میرا دماغ مت گھوماؤ ورنہ اچھا نہیں ہوگا تمہارے ساتھ تو میں نکاح نہیں  
ہونے دوں گی۔ یہ بات تو طے ہے۔ ٹھیک ہے ہم لوگ دس پندرہ منٹ  
ویٹ کر لیتے ہیں اگر بہرام آجاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ جو ہو رہا ہے اسے  
ہونے دو۔ ویسے بھی تم لڑکی کے باپ بھائی نہیں لگتے ہو جو اسکے لیے فیصلے  
کرو گے۔ بیٹی ہماری ہے تو فیصلہ بھی ہم ہی کریں گے آپ سے اپنا بیٹا تو  
سنجھالا نہیں گیا، ہم سے بات کرتے ہیں۔ چلیں دادا جانی آپ شروع  
کروائیں میں بھی دیکھتی ہوں کون روکتا ہے۔ امثال نے خاموش کھڑے

مصطفیٰ شاہ سے کہا تو انہوں نے مولوی کو نکاح پڑھانے کا کہا بشیر شاہ  
بھی اب کی بار خاموش ہو گئے

کمال کی ایکڑ ہے تمہاری بہن - ایکڑ کیا پوری کی پوری ڈرامے باز ہے - صدام  
نے بازل سے کہا تو عادل نے مڑ کر اسے گھورا

تم ذرا یہ فنکشن ختم ہونے کے بعد ملنا تم سے تو نبٹ لوں گا عادل نے  
دانت پیستے ہوئے کہا تو صدام نے دانت دکھائے

جیسے ہی نکاح ختم ہوا امثال بھاگ کر عید کے گلے لگی پاگل -- وہ اسکا  
انداز دیکھ کر ہنسا تھا

اچھا نکاح ہو گیا ہے اب بہرام کو چھوڑ دو۔ عید کی بات سن کر اسکے سینے  
سے لگی امثال نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا

عیدی-----

کیا عیدی----- تم لوگ کیا کرتے پھر رہے ہو مجھے سب پتہ ہے

آپ کو کیسے پتہ -- امثال حیران ہوئی

شک تو مجھے تم لوگوں پر اسی وقت ہو گیا تھا کہ تم لوگ کچھ نیا کرنے والے ہو، جب تم دونوں چھجے پر بیٹھے میٹینگ کر رہے تھے اور وقت بے وقت صدام سے ملنا اور پھر میں صدام سے ملا میری ایک گھوری پر اس نے سب کچھ بتا دیا۔ عید نے اسکے بال سیٹ کرتے ہوئے کہا

کیا یار عدی کچھ پرائیوسی بھی ہوتی ہے بندے کی۔ تم ہر وقت جاسوسی کرتے رہتے ہو ہماری۔ امثال نے منہ بنایا

ہاں ہوتی ہے لیکن وہ عام لوگوں کی ہوتی ہے تم لوگوں کو اگر پرائیوسی دی گئی نہ تو ارد گرد کے رہنے والوں کا تو اللہ ہی حافظ ہے

اچھا چلیں نہ شہری بھائی سے ملتے ہیں

ہاں چلو -----

آپکو پتہ ہے میں نے عاشی آپو کے ڈریس سے میچنگ کلر کا ڈریس بنوایا ہے  
شہری بھائی کا آخر کو پکچرز کھینچنی تھی۔ امثال کی بات سن کر وہ مسکرایا تھا

دادا جان سب کا ہو گیا میں ہی رہ گیا ہوں۔ عادل نے مصطفیٰ شاہ کے

پاس آتے ہوئے کہا

ہاں تمہارے نکاح کی ڈیٹ بھی آج ہی کی رکھی ہوئی ہے ۔ میں راسم سے  
کہتا ہوں وہ بہو سے کہے کہ امثال کو تیار کرے

یار دادا جان آپکی پوتی ناراض ہو گئی ہے پہلے اس سے بات کر لیں ایسا نہ  
ہو عین وقت پر انکار کر دے

یہ تو تمہیں اسے ڈانٹنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا نہ ۔ ویسے وہ کوئی اتنی غلط  
بھی نہیں ہے تم نے بہت ہی سختی سے بات کی ہے اور جب تم جانتے  
تھے بہرام کے بارے میں تو تمہیں مجھے بتانا چاہیئے تھا نہ کہ اس طرح خاموش  
تماشائی بن جاتے ۔۔ میں اس گھر میں اب مزید کسی اور کو لالہ نہیں بنانا  
چاہتا

سوری دادا جان مجھے لگا کہ آپ فیصلہ کر چکے ہیں تو اب کچھ نہیں ہو سکتا

ہوں۔۔۔ چلو جو ہونا تھا ہو چکا اب جا کہ اسے مناؤ تاکہ نکاح شروع کروا  
سکیں

یار دادا جانی آپ ابھی نکاح کے لیے اسے راضی کر لیں میں بعد میں منا  
لوں گا اب اگر میں اس کے سامنے بھی جاؤں گا تو وہ تو ہتھ سے ہی اکھڑ  
جائے گی۔۔ آپکو نہیں پتہ میری طرف دیکھتی بھی ہے تو ایسے جیسے سالم نکل  
جائے گی، چبانے کی بھی زحمت نہیں کرے گی۔ عادل کے بیچاگی سے  
کنے پر مصطفیٰ شاہ نے ہلکا سا قہقہہ لگایا

اچھا ٹھیک ہے میں کرتا ہوں کچھ۔ مصطفیٰ شاہ کہتے ہوئے امثال کی طرف  
بڑھے جو شہریار کے ساتھ تصویریں کھینچوا رہی تھی اسے آواز دے کر اپنے  
پاس بلایا

جی دادا جانی

اپنے دادا کی ایک بات مانو گی

آپ ایسے بات نہ کریں۔ بس حکم دیں یا۔ امثال نے کہا تو وہ مسکرائے



اچھا تو پھر میرا یہ فیصلہ ہے کہ ابھی تمہارا نکاح عادل سے کر دیا جائے اور  
یہ میرا حکم بھی ہے

دادا جان آپ نہیں جانتے آپکا پوتا کتنا بدتمیز ہے آپکو پتہ ہے ابھی اس نے  
مجھے کتنا ڈانٹا ہے

میں جانتا ہو چکے میں نے اس سمجھایا ہے اور اس نے مجھ سے وعدہ کیا  
ہے کہ آئندہ نہیں ایسا کرے گا۔ مصطفیٰ شاہ کی بات سن کر وہ سوچ میں  
پڑ گئی

پتر کیا سوچ رہی ہے میرا ٹلی شاہ میری بات بھی نہیں مانے گا۔

اب آپ ایموشنل بلیک میل کر رہے ہیں۔ اس نے منہ بسورا تو وہ رخ موڑ  
کر مسکرائے

اچھا چلیں کہتی ہوئی وہ سیج کی طرف بڑھی اور جا کر شہیار کے ساتھ بیٹھ  
گئی

لائیں مولوی صاحب کہاں سائن کرنے ہیں۔ امثال نے عادل کو کھا جانے  
والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تو وہاں پر کھڑے تقریباً سبھی افراد نے  
اپنی مسکراہٹ دبائی

بیٹا پہلے نکاح پڑھوائیں گے پھر سائن ہوں گے مولوی صاحب نے اس  
انوکھی دلہن کو حیرت سے دیکھا

تو شروع کریں نہ یار کس کا انتظار کر رہے ہیں۔ کوئی دعوت نامہ بنوا کر  
دینا پڑے گا کیا۔ امثال نے اسے گھورا تو اس نے مصطفیٰ شاہ کی طرف  
دیکھا

لگتا ہے لڑکی راضی نہیں ہے

او بھائی میں راضی ہی راضی ہوں۔ اب کیا سٹامپ پیپر پر لکھ کر دوں یا  
باقاعدہ دھمال ڈال کر دکھاؤں، تب جا کر یقین آئے گا آپ کو۔ چلیں جلدی

سے شروع کریں مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں۔ امثال کی بات سن کر  
مولوی صاحب نے سر ہلایا

یہ پیس اللہ نے خاص میرے لیے ہی رکھا تھا۔ سٹیج پر کھڑی ساریہ بیگم بڑبڑائی  
تو انکے ساتھ کھڑے راسم شاہ مسکرائے۔ نکاح کے بعد سائن کرتے ہوئے  
اسکے ہاتھ ہلکے سے کانپے تھے شہیار نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو امثال نے  
سر اٹھا کر اسے دیکھا اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تیر رہی تھی۔ شہیار نے  
اسکو اپنے ساتھ لگایا سب لوگوں کو اپنی طرف متوجہ پا کر اس نے خود کو

سنجھالا

دادا جانی یہ فالتو لوگوں کو فارغ کریں۔ دلہنوں کو لا کر مجھے پکچرز بنانی ہیں۔

ہوں ٹھیک ہے میں بھجواتا ہوں وہ کہتے ہوئے قاسم شاہ کی طرف گئے اور  
انہیں مہمانوں کو رخصت کرنے کا کہا

کچھ ہی دیر میں اس نے رمل اور زروا کے ساتھ مل کر تینوں دلہنوں لا کر  
سیج پر بٹھایا اور مختلف پوز بنا کر دھڑا دھڑا تصویریں کھینچنے لگی جب زروا عادل  
کا ہاتھ پکڑ کر اس کے پاس آئی

آپی آپ بھائی کے ساتھ کھڑی ہوں نہ آپ کا بھی تو نکاح ہوا ہے تو آپکی  
پکچرز بھی تو ہونی چائیں

ہاں تو بنوا رہی ہوں نہ

ایسے نہیں آپ بھائی کے ساتھ کھڑی ہوں۔ زروا نے پکڑ کر اسے عادل کے  
ساتھ کھڑا کیا اور تصویریں بنانے لگی اور ساتھ ساتھ کسی پروفیشنل فوٹو گرافر  
کی طرح ہدایات بھی دیتی جا رہی تھی

بھائی آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھیں اور ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھیں  
- زروا کی بات سن کر امثال کو تپ چڑھی

زری تم یقیناً نہیں چاہو گی کہ یہ اتنے سارے لوگ جوتے سے تمہاری پٹائی  
ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ خاموشی سے بناؤ ورنہ میں جا رہی ہوں اس

نے دانت پیستے ہوئے دھیمی آواز میں کہا تو اس خاموش ہونے میں عافیت جانی کہ اسکا کوئی بھروسہ نہیں کہ واقعی اسے پیٹ ڈالے ۔

اتنے میں انہیں بہرام شاہ آتا دکھائی دیا جیسے ہی وہ انکے پاس پہنچا بشیر شاہ نے ایک تھپڑ لگایا تھا اسے ۔ جس نے امثال کا کلیجہ تک ٹھنڈا کر دیا تھا

آگئے ہو سارے خاندان کے سامنے ہمارا منہ کالا کروا کر ۔۔ شرم سے ڈوب مرو تم ۔۔ اگر نہیں شادی کرنی تھی تو بتا دیتے اس طرح عین موقع پر بھاگنے کی کیا ضرورت تھی

بابا جان میں بھاگا نہیں تھا کسی نے مجھے اغوا کیا تھا

بکواس بند کرو تم غلطی کر کہ پھر جھوٹ بول رہے ہو

بابا جان میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے اغوا کیا گیا تھا

اوہ بھائی پاگل سمجھا ہوا ہے کیا۔ اپنی حالت دیکھو اچھے خاصے فریش دکھ رہے ہو۔ نہ کوئی زخم نہ کوئی مارپیٹ۔۔۔۔۔ اغوا ہونے والی صورتیں ایسی نہیں ہوا کرتی۔ خیر اب تمہارا یہاں کوئی کام نہیں جاسکتے ہو۔ تم جتنا کر سکتے تھے کر دیا اب مزید کوئی بد مزگی نہیں چاہتے ہم۔ امثال نے اسکی طبعیت صاف کی تھی



انکل آپ لوگ جائیں یہاں سے اس وقت - پھر بات ہو گی قاسم شاہ نے  
اگے بڑھ کر کہا تو وہ سب کو لے کر چلے گئے

---

رات کے دس بج رہے تھے اور امثال اس وقت حویلی کے پچھلی جانب بنے  
پول کے کنارے بیٹھی گھاس نوچ نوچ کر پانی میں پھینک رہی تھی

میرا سوہنا بیٹا یہاں اکیلا کیوں بیٹھا ہے شہریار کی آواز سن کر اس نے پیچھے  
مڑ کر دیکھا تو شہریار بازل اور عید کو کھڑا پایا وہ بھاگ کر شہریار کے گلے لگی  
اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی - شہریار اسکو یوں روتا دیکھ کر ششدر رہ گیا

ڑلے میرا بیٹا کیا بات ہے ----- بھائی کو بتاؤ کیا ہوا ہے ---- کسی نے  
کچھ کہا ہے۔ شہریار نے اسکے چہرے کو ہاتھوں تھامتے ہوئے کہا

بھائی ----- مم ---- مجھے ---- نہیں کرنی تھی۔ اس -- ایس پی سے  
شادی --- وہ اچھا نہیں ہے --- ڈانٹتا ہے مجھے ---- سختی ----- سختی  
سے بات کرتا ہے۔ ---- امثال نے روتے ہوئے بات مکمل کی شہریار نے  
اسکا سر تھپکا۔ وہ تینوں جانتے تھے کہ وجہ وہ نہیں ہے جو بتا رہی ہے ۔  
اسے نکاح کے بعد سے دیکھ رہے تھے کہ وہ ضبط کیے ہوئے تھی وہ امثال  
شاہ تھی سب کے سامنے رو کر اپنا بھرم نہیں توڑ سکتی تھی

میں اسكے كان كھینچوں گا دوباره نہیں ڈانٹے گا شہریار نے اسكے بالوں پر لب  
رکھے

ویسے بھائی یہ میرے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی یہ چڑیل میری ہم عمر ہے اور  
اسکی شادی پہلے ہو گئی ہے اور میں ابھی تک کنوارہ پھر رہا ہوں بازل نے  
اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے بات بدلی

ہاں اور میرے ساتھ بھی۔ میں بڑا ہوں اور ابھی تک میری شادی بھی نہیں  
ہوئی اور ان دونوں کو دیکھو کیسے ایک ہی دن میں نکاح کروا کر بیٹھے ہیں۔  
عید نے بھی نیچے بیٹھتے ہوئے منہ بسورا

ژلے مجھے لگتا ہے کچھ جل رہا ہے؟ -- نہیں؟ شہریار نے مسکراتے ہوئے  
کہا

دو بھائی جل رہے ہیں۔ امثال نے ہنستے ہوئے شہریار کے کندھے پر سر رکھا

ہاں اب بندے کی قسمت ہی سلو ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے شہریار نے عید  
اور بازل کو دیکھا جو انکو دیکھ کر منہ بسور رہے تھے

یار بھائی نکاح نہ سہی تھوڑی سی منگنی ہی کروا دیتے ہماری۔ بازل کی بات  
سن کر عید نے ہاں میں ہاں ملائی

رکو میں کرواتی ہوں تم دونوں کی منگنیاں۔ امثال نے دونوں کو پول میں  
دھکا دیا اور شہریار کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگی اسکویوں ہنستا دیکھ کر سب  
کی جان میں جان آئی

شکر ہے اسکا موڈ ٹھیک ہوا۔ ورنہ اسے اس طرح بیٹھا دیکھ کر مجھے دھڑکا لگا  
ہوا تھا کہیں ہم نے زیادتی نہ کر دی ہو۔ کھڑکی سے ان چاروں کو دیکھتے  
ہوئے ساریہ بیگم نے راسم شاہ سے کہا

اچھا واقعی ہی -----

طرز مت کریں میری بیٹی ہے وہ - میرے جگر کا ٹکڑا ہے - چاہے میں جتنا  
بھی ڈانٹوں مگر اسکو اس طرح سے افسردہ تو نہیں دیکھ سکتی

---

چینج کر کہ واش روم سے نکلی تو عادل کو اپنے کمرے میں کھڑے پایا

تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو امثال نے اسے گھورا

مجھے بات کرنی ہے تم سے

مگر مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم جا سکتے ہو امثال نے سپاٹ لہجے میں کہا

اچھا ٹھیک ہے تم مت کرنا میری سن لو عادل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے

کاؤچ پر بٹھایا، خود اسکے سامنے زمین پر بیٹھ گیا

میں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا تمہیں ----- اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تو اس

نے رخ موڑا

آئم سوری -----

اچھا ادھر تو دیکھو نہ میری طرف۔ عادل نے اسکا رخ اپنی طرف موڑا تو اسکی

آنکھوں میں آنسو دیکھ کر چونکا

سوری مجھے بس غصہ آگیا تھا۔۔۔ ریلی سوری، پلیز تم رو تو نہیں نہ

آج غصے میں تم مجھ پر چیخے ہو کل کو ہاتھ بھی اٹھاؤ گے اور پھر کہہ دو گے  
کہ میں غصے میں تھا امثال کی بات سن کر وہ تڑپ اٹھا تھا

نہ۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ نہیں پرسنز میں بھلا کیوں ہاتھ اٹھاؤں گا؟ تم  
ایسے تو مت کہو

اچھا ٹھیک ہے اس بار معاف کر دو آئندہ اگر میں زرا سا بھی ڈانٹوں نہ تو تم  
جو چاہے سزا دینا۔ مگر پلیز اس بار صلح کر لو اپنے اس بے چارے شوہر  
سے۔ عادل نے معصوم سی صورت بنا کر کہا تو وہ مسکرائی



اچھا ایک بات بتاؤ، میں کیا اتنا برا لگتا ہوں جو تم ابھی نیچے شہریار کے گلے  
لگ کر اتنا رو رہی تھی

لڑکیوں کی جب شادی یا نکاح ہوتا ہے تو وہ روتی ہیں تمہیں کیا پتہ تم کونسا  
لڑکی ہو۔ امثال نے منہ بگاڑا

ہاں مگر وہ اور سچویشنز ہوتی ہیں نہ - یہاں تمہارا نہیں میرا رونا بنتا تھا۔

کیوں تمہارا کیوں ؟

بھی میرا نکاح ایک ایسی لڑکی سے ہوا ہے جس کا ایک کام بھی لڑکیوں والا نہیں ہے۔ مار دھاڑ، لوگوں کو دن دیہاڑے اٹھوانا جسکا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ دیواریں چڑھنا، چھتیں پھلانگنا وغیرہ کوئی معمولی بات تھوڑی ہے۔۔ عادل کی بات سن کر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی جس سے اسکا ڈمپل گہرا ہوا تھا

تم میرے سامنے اپنا یہ ڈمپل اندر ہی رکھا کرو۔۔۔۔ خواجواہ کی جیلیسی ہونے لگتی ہے مجھے۔ عادل نے اس کے گال پر پڑتے ڈمپل کو دیکھتے ہوئے کہا

ہا۔۔۔۔ بھلا ڈمپل سے کون جیلیس ہوتا ہے۔ امثال کو حیرانی ہوئی

میں ہوتا ہوں نہ۔۔۔۔۔ تمہارے پاس ہے اور میرے پاس نہیں۔ دکھ کی بات  
تو ہے نہ۔ عادل نے دکھ سے دائیں بائیں سر ہلایا

اچھا خیر میں تمہارے لیے گفٹ لایا تھا، لیکن اب تم ناراض ہو تو رہنے دیتا  
ہوں۔ صبح جا کر واپس کر دوں گا۔ عادل نے گہری سانس لیتے ڈرامائی انداز  
اپنایا

نہیں اب تم اتنی منتیں کر رہے ہو تو میں خود پر جبر کرتے ہوئے مان جاتی  
ہوں۔ امثال نے آنکھیں پٹپٹائیں

نہیں کوئی بات نہیں - تمیں خود پر جبر کرنے کی بلکل بھی ضرورت نہیں  
ہے - میں کسی نہ کسی طرح ایڈجسٹ کر لوں گا

عادل بھا-----

خدا کا خوف کروڑ لے کیوں ابھی تین گھنٹے پرانا نکاح خراب کرنے پر تلی ہو  
- عادل نے جلدی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا

سوری ---- اور تم میرا گفٹ دے رہے ہو یا نہیں امثال نے اسے گھوری  
دکھائی

اچھا اچھا دے رہا ہوں۔ یوں گھورو تو مت۔۔ اور خبردار جو تم نے آئند مجھے  
بھائی کہا تو۔۔ ہاں آج سے اس صدام کو تم بھائی کہو گی

میں نہیں کہہ رہی اسے۔ تمہیں پتہ وہ ہمارا یعنی میرا اور بازل کا بیسٹ والا  
فرینڈ بن گیا ہے

ہاں تم لوگوں کے الٹے سیدھے کاموں میں ساتھ جو دیتا ہے بیسٹ فرینڈ تو  
بننا ہی تھا عادل نے اسے گھورا جیب سے ڈبی نکال کر اسے کھولا تو امثال  
آگے ہو کر دیکھنے لگی

صبر کرو لڑکی تمہارے لیے ہی لایا ہوں عادل اسکی بے صبری دیکھ کر مسکرایا

واؤ پائل کی جوڑی کتنی خوبصورت ہے نہ امثال نے ستائشی انداز میں کہا

تمہیں پسند آئی۔ عادل کے پوچھنے پر اس نے زور و شور سے سر ہلایا

مجھے دو میں پہنتی ہوں تم دیکھ کر بتانا کہ اچھی بھی لگتیں ہیں یا نہیں  
؟ پہلی بار پہنوں گی نہ

ہاں تو میں پہنا دیتا ہوں۔۔ عادل کی بات سن کر اس نے نفی میں سر ہلایا

نہیں تم نہیں پہنا سکتے - لاؤ دو میں خود پہن لوں گی - امثال نے اپنے  
پاؤں پیچھے کیے

کیوں نہیں پہنا سکتا -- عادل نے ابرو اچکائے

اوہو بھئی اب تم میرے پاؤں کو ہاتھ لگاؤ گے -- امثال جھنجھلائی تھی

اوہ کم آن ژلے یہ کوئی بڑی بات نہیں لاؤ پاؤں آگے کرو

مگر-----

بس چپ مجھے اپنا کام کرنے دو۔ ویسے بھی پہلی بار کسی کو پہنا رہا ہوں۔  
میرا تجربہ نہیں ہے، تو میرا دھیان مت بھٹکاؤ خاموش بیٹھی رہو۔ عادل کی  
بات سن کر وہ خاموش ہو گئی

لو ہو گیا۔۔۔۔۔ اب دیکھو

اچھی لگ رہی ہیں نہ۔ امثال نے دونوں پاؤں اگے کرتے ہوئے کہا  
تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

ہاں بہت اچھی لگ رہی ہیں



اچھا تم وہاں سے تو اٹھو امثال نے اسکو نیچے سے اٹھایا تو وہ اسکے برابر کاؤچ پر آ

بیٹھا

ایک بات بتاؤ یہ بہرام شاہ صبح سلامت کیسے تھا مجھے تو لگ رہا تھا کہ اسکی کوئی ہڈی پسلی ضرور ٹوٹی ہوگی خاصی حیران کن بات تھی کہ تمہاری قید سے

سلامت واپس آگیا

ہے

سٹوری میں جان ڈالنے کے لیے اسکا سلامت ہونا ضروری تھا ورنہ سچ بتاؤں تو میرا بڑا دل تھا ایک بار میں اسکی صحت سیٹ کروں امثال نے دانت پیسے

اچھا وہ کیسے عادل نے پوچھا

اگر اسے مارتے پیٹتے تو سب کو یقین آ جانا تھا کہ اسے اغوا کیا گیا تھا اب  
کوئی مر کر بھی یقین نہ کرے کہ وہ اغوا ہوا تھا۔ سب کو یہی لگے گا کہ  
اپنی مرضی سے گیا تھا

اور یہ صدام نے کیسے تم دونوں کا ساتھ دیا؟؟

اگر کسی سے کچھ غلط کروانا ہو تو بلیک میلنگ اس دنیا کا سب سے بڑا  
ہتھیار ہے۔ ایس پی صاحب

کیا مطلب عادل نے اسے اچھٹے سے دیکھا

صوفیہ کو پسند کرتے ہیں موصوف ----- ہم نے دھمکی لگائی کہ ہم نانو کو بتا دیں گے۔ تم جانتے تو ہو نانو ان باتوں کو کتنا معیوب سمجھتے ہیں اور اگر وہ ہمارا ساتھ دیں گے تو کچھ ہی دنوں میں نانو کے ہی ہاتھوں منگنی یا نکاح کروائیں گے۔ اب آگے تم سمجھدار ہو امثال نے آنکھیں گھمائیں

ویسے میرا خیال غلط نہیں ہے پورے کے پورے فتنے ہو تم لوگ عادل نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا

بس کبھی غرور نہیں کیا امثال نے اسکا کالر پکڑ کر اچکایا

چلو اب تم سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے مجھے بھی صبح پولیس سٹیشن جانا ہے۔ پہلے ہی تین چھٹیاں کر چکا ہوں۔ شب بخیر اور ہاں اگین سوری۔

اسکی پیشانی چومتا ہوا وہ باہر نکل گیا

سانی یہ تائی جان کہاں ہے؟ امثال نے سانیہ سے پوچھا

اپنے میکے گئیں ہیں

اچھا کب -----

وہ تو دو دن سے گئی ہوئیں ہیں۔ تم نے شاید اب نوٹ کیا۔ بہت بڑی

رہنے لگی ہو نہ۔ سانیہ نے طر کیا

کیا ہوا ہے تم ایسے بات کیوں کر رہی ہو؟؟

تو اور کیسے بات کروں سچ ہی تو کہہ رہی ہوں تمہیں اب کہاں فرصت - سارا  
دن تو نانو لوگوں کے ہاں پائی جاتی ہو۔

تم جیلس ہو رہی ہو؟ امثال نے شرارت سے کہا

مجھے کیا ضرورت ہے جیلس ہونے کی تمہاری مرضی ہے جس کے ساتھ  
مرضی رہو۔ سانیہ کہتی اٹھ گئی

میں مذاق کر رہی تھی - سنو تو- امثال اکو آوازیں دیتی رہ گئی مگر وہ ان سنی  
کرتی لان میں چلی گئی

ہیں اسے کیا ہوا ہے -----

سانی کیا ہوا ہے- امثال اسکے پیچھے آئی

کچھ نہیں ہوا ہے تم جاؤ جہاں سارا دن ہوتی ہو- میری فکر کرنے کی  
ضرورت نہیں ہے تمہیں- پتہ بھی ہے میں کالج سے آنے کے بعد تمہارا  
انتظار کرتی ہوں اور تم وہاں دفع ہوئی ہوتی ہو- - سانیہ نے منہ بنایا

اللہ اللہ لڑکی کتنی بڑی ڈرامے باز ہو۔ سارا دن کہاں ہوتی ہوں اور ویسے بھی تمہیں اب میرا نہیں بلکہ دریا بھائی کا انتظار کرنا چاہیے آخر کو سیاں جی ہیں تمہارے --- لو وہ آگئے دریا بھائی --- دریا بھائی بات سنیں  
- امثال نے دریا کو آواز دی

ہاں امثال کیا ہوا -----

مجھے تو کچھ نہیں ہوا یہ آپکی منکوحہ ویٹ کر رہی تھی اور غصہ بھی کر رہی ہے کہ اتنا انتظار کون کرواتا ہے ؟ امثال سانیہ کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اندر بھاگی تھی ہال سے نکلتے عادل سے جا ٹکرائی

ارے ارے دھیان سے کیا ہو گیا ہے ---

اپنی بہن سے بچاؤ - مجھ معصوم کے پیچھے پڑ گئی ہے

تم --- تم کہاں سے معصوم ہو - تم جیسا ایک اور معصوم پیدا ہو گیا نہ تو ہم

دنیا والوں کا تو اللہ ہی مالک ہے . سانیہ نے دانت پیسے

بھائی ہٹیں آگے سے - یہ آج میرے ہاتھوں نہیں بچتی - سانیہ نے عادل کو

بازو سے پکڑ کر ایک سائیڈ پر کیا



تم کیا دیکھ رہے ہو۔ تمہارے سامنے تمہاری بیوی کو اتنی باتیں سنا رہی ہے۔ اسکو منع کرو۔ امثال نے ہونق بنے عادل کو پکڑ کر جھنجھوڑا تو وہ ہل کر رہ گیا

یہ تم دونوں نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے ہے؟ ایک ادھر سے دھکا دیتی ہے تو دوسری ادھر سے جھنجھوڑتی ہے۔ عادل نے دونوں کو گھورا

بھائی اب تو یہی ہوگا ساری زندگی کے لیے چڑیل اپنے پلے باندھ لی ہے

تم خود کیا ہو کالی پیلی ڈائن۔۔۔۔ امثال نے اسکے کالے اور پیلے رنگ کے کپڑوں پرچوٹ کی۔۔۔۔۔ اور دریاب بھائی اپنی بیوی کو سنبھالیں خواہ

مخواہ میرے شوہر کو تنگ کر رہی ہے۔ امثال نے عادل کے پیچھے سے نکلتے  
ہوئے دریاب کو بھی گھسیٹتے ہوئے سانپہ کو چڑایا

تم --- تم اللہ کر کہ مر جاؤ۔ سانپہ نے اسکو پکڑنے میں خود کو ناکام ہوتے  
دیکھا تو بدعاوں پر اتر آئی تھی

ہاں ہاں تم نے تو جیسے آب حیات پی رکھا ہے نہ۔ امثال نے اسے بگاڑا

اللہ کرے تم موٹی کالی بھدی ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔ پیپرز میں فیل ہو جاؤ  
۔۔۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔۔۔ اور تمہیں یونی سے نکال دیں۔ سانپہ کی بدعا  
سن کر امثال کی آنکھیں پھٹیں تھیں

تم --- تم مجھے فیل ہونے کی بدعا دے رہی ہو۔۔ جاؤ آج سے میں بھی  
تمہیں بدعا دیتی ہوں اللہ کرے تمہارا شوہر کالا موٹا چھوٹا بھینگا ہو جائے۔  
امثال کی بات سن کر دریا ب تڑپ اٹھا

یار اڑ لے میری کیا غلطی ہے۔ میرا حلیہ کیوں بگاڑ رہی ہو۔ سانیہ پیر پختے  
ہوئے اندر کی طرف بڑھی

اپنی بیوی کے زبان کے جوہر دیکھے ہیں۔ آپ نے کیسے منہ چھاڑ چھاڑ کر  
بدعائیں دے رہی ہے۔ سنبھالیں اسے ہاتھ سے نکل گئی نہ سر پکڑ کر  
روئیں گے۔ امثال کی بات سن کر سانیہ نے اپنا جوتا اتار کر اسکی طرف

پھینکا جو امثال کے دریاب کو اپنی طرف کھینچ کر آگے کرنے کی وجہ سے  
اسکے سینے پر لگا تھا امثال اور عادل نے قہقہہ لگایا

واہ بھئی تم نہ سہی تمہارا جوتا ہی سہی----- ویسے اب آپ اپنی  
گاڑی کے پیچھے لکھوا سکتے ہیں کہ یہ سب میری بیوی کی جوتیوں کا صدقہ  
ہے۔ امثال نے ہنستے ہوئے کہا اور جمال حویلی کر طرف بھاگی

اللہ رحم کرے عادل تجھ پر---- تھوڑی ہی دیر میں مجھے کیا سے کیا بنا گئی  
ہے عادل بھی ہنستا ہوا باہر چلا گیا

سوری وہ میں نے آپکو نہیں مارا تھا۔ سانیہ نے نظریں نیچی کرتے ہوئے کہا

کوئی بات نہیں -- جانتا ہوں جہاں یہ دونوں فتنے ہوں وہاں خیر نہیں ہوتی  
- تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے

اپنا جوتا تو لیتی جاؤ۔ دریاں اسکو اندر کی طرف جاتا دیکھ کر پیچھے سے ہانک لگائی

میری بیوی کی جوتیوں کا صدقہ ---- مطلب کچھ بھی۔ دریاں نے ہنستے  
ہوئے سر جھٹکا

---

---

ٹلے بازی آرام سے کھاؤ یہ کون سا طریقہ ہے۔ ساریہ بیگم نے ان کو  
جلدی جلدی کھاتے دیکھا تو ٹوکا

ماما ہم یونی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں۔ بائے اپنے بیگ اٹھا کر دونوں باہر  
کی جانب بھاگے شہیار نے اچنبھے سے انہیں دیکھا

اچھا ہم بھی چلتے ہیں دریاب اور امان نے اٹھ کر باہر نکل گئے۔ دو منٹ  
بعد ہی وہ واہس آتے دکھائی دیے

کیا ہوا تم لوگ واپس آ گئے۔ فوزیہ بیگم نے پوچھا

کچھ نہیں بس ایسے ہی اور آکر ہال میں بیٹھ گئے پھر تو لائن ہی لگ گئی جو  
بھی جاتا واپس آکر بیٹھ جاتا

جو بھی جاتا ہے واپس آ جاتا ہے تم لوگ جا کیوں نہیں رہے ہو۔ مصطفیٰ  
شاہ نے حیرانی سے کہا

آپکے لاڈلے سبھی گاڑیوں کے ٹائر پنکچر کر گئے ہیں سوائے عادل کی جیپ  
کے۔ عاصم شاہ کی بات سن کر مصطفیٰ شاہ نے ہلکا سا قہقہہ لگایا

چلو بھئی عادل اب تم ہمارا آخری سہارا ہو، اس لیے ہمیں بھی لیتے جانا  
۔ امان نے کہا تو اس نے سر ہلا دیا

عادل بھائی ہماری گاڑی کے ٹائر پنکچر ہیں۔ آپ مجھے کالج چھوڑ دیں گے  
عائشہ نے ہال میں آتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے -----

ویسے حیرت کی بات ہے گاڑی کے چاروں ٹائر اکٹھے ہی پنکچر ہیں۔ عائشہ کا  
پر سوچ انداز دیکھ کر سب مسکرائے

وہ اس لیے کہ اس گھر کی آفتوں نے انہیں پنکچر کیا ہے اور خود وہ جا چکی  
ہیں۔ امان کی بات سن کر وہ ہنسی



چلو آ جاؤ جس جس نے جانا۔ عادل نے ہال سے نکلتے ہوئے کہا تو سبھی  
اسکے پیچھے چل دیے

پورچ میں پہنچ کر اسنے مڑ کر دیکھا تو دریا، زریاب، امان، شہریار اور عائشہ کو اپنے پیچھے دیکھ کر اسنے بے ساختہ قہقہہ لگایا

سیریسلی----- تم سب جاؤ گے۔ دھیان سے دیکھو میرے پاس جیپ ہے بس نہیں ہے جو تم سب کے سب اٹھ کر آ گئے ہو۔ عادل نے ہنستے ہوئے جیپ کے ساتھ ٹیک لگائی

بھائی میرا ٹیسٹ ہے آج میرا جانا ضروری ہے عائشہ نے جلدی سے بیک

سیٹ سنبھالی

میری بھی میٹینگ ہے۔ شہریار جیپ کا فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے کہا

چلو ابھی مزید دو لوگ آ سکتے ہیں، آجاؤ عادل نے کہا

تم پیچھے آ جاؤ میں ڈرائیو کرتا ہوں دریاہ نے اس سے چابی لی امان اور

عادل پیچھے بیٹھ گئے

لالہ آپ گاڑی ٹھیک کروا کر آجائیے گا۔ دریاہ نے زریاب سے کہا تو وہ

سر ہلاتا ہوا پلٹ گیا

وہ لوگ گاؤں کی حدود سے باہر نکلے تو ان دونوں کو جاتے دیکھا جو اپنی بانٹس  
کو زگ زگ انداز چلاتے تو کبھی سڑک پر فل سپیڈ پر چھوڑ دیتے اور پھر ہاتھ  
پر ہاتھ مار کر ہنسنا شروع کر دیتے امثال نے بازل کو کراس کرتے ہوئے  
بائیک کو گھما کر گول دائرہ بنایا

عادل انہیں روکنا ----- شہیار نے سنجیگی سے کہا تو اس نے سر ہلاتے  
ہوئے جیپ انکے آگے لے جا کر کھڑی کی شہیار کو جیپ سے نکلتے دیکھ کر  
امثال نے آنکھیں میچیں

چابی دو-----شہریار نے ہتھیلی پھیلائی تو دونوں نے شرافت سے چابی  
نکال کر اسکے ہاتھ پر رکھی

اترو --- شہریار کہتا جیپ کی طرف مڑا

دریاب امان تم لوگ بائیک پر آجاؤ میں انکو لے کر گاڑی میں آتا ہوں - وہ  
دونوں چابیاں لے کر بائیکس کی طرف بڑھے

عائشہ آپ آگے آجائیں یہ پیچھے آپکو تنگ کریں گے۔ شہریار کی بات سن کر  
امثال نے انکھیں گھمائیں

اوہ ہ آئی سی۔ بھائی ابھی سے اتنی فکر-----ہق ہا۔۔۔۔۔ بھائی بھائی  
نہ رہا۔۔۔۔۔ آپ بیٹھیں اپنی عائشہ کے پاس میں اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھ  
جاتی ہوں۔ ہاں نہیں تو۔ کہتی ہوئی وہ جیب میں گرنے والے انداز میں  
بیٹھی

یہ عادل کی جیب کیوں چھوڑ دی تھی؟ شہیار کے پوچھنے پر بازل نے امثال

کو گھورا

اس محترمہ کو ہی شوہر سے ہمدردی ہو رہی تھی

ہاں تو ان سب نے تو اپنے آفسز میں جانا تھا اور عادل نے ڈیوٹی پر تو اسکا  
ٹائم پر پہنچنا ضروری تھا

اس شاندار سمجھداری کے مظاہرے پر یہ بندہ ناچیز آپکو سیلوٹ پیش کرتا  
ہے۔ عادل نے جھک کر کہا

یہ شہزادی قبول کرتی ہیں۔ امثال نے بھی اسکی انداز میں کہا

بھائی ہماری پاکٹ منی ختم ہو گئی ہے۔ امثال نے بازل کو اشارہ کیا تو اس  
نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔ شہیار دونوں کو پیسے دے کر والٹ جیب میں  
ڈالنے لگا تو امثال نے اسے ٹوکا

بھائی کتنی بری بات ہے آپ بھابھی کو بھی دیں نہ۔ انکی بھی تو ختم ہو گئی  
ہو گی۔ کیوں بھابھی۔۔ امثال کا یوں سب کے سامنے بھابھی کہنے پر عائشہ  
سٹیٹا گئی۔

نہ۔۔۔ نہیں میرے پاس ہیں۔ عائشہ مسمنائی تھی

اوہ کم آن بھائی دیں نہ۔۔۔۔۔۔ ہم آنکھیں بند کر لیتے ہیں چلو عادی اپنی  
آنکھیں بند کرو۔ امثال نے عادل آنکھوں پر ہاتھ رکھا

خدا کا خوف کرو ژلے ایکسیڈینٹ کروانا ہے کیا۔ عادل نے اپنی آنکھوں سے  
اسکا ہاتھ ہٹایا

اوہو بھائی اب دے بھی دیں بھابھی کب سے ویٹ کر رہیں ہیں۔ امثال  
جھنجھلائی تو شہیار نے پانچ ہزار کا نوٹ نکال کر عائشہ کی طرف بڑھایا جسے  
عائشہ نے ہچکچاتے ہوئے پکڑ لیا پچھلی سیٹوں کی طرف گھوم کر بیٹھی مثال  
نے سیٹی بجائی

بازی ہمارے تھوڑے نہیں تھے۔۔۔۔۔

ہاں بالکل۔۔۔۔۔



اپنی اپنی آنکھیں کھول کر دیکھواتنے ہی تھے۔ شہریار نے عائشہ کو ان کمفرٹ  
ایبل دیکھا تو دونوں کو گھورا

اچھا ویسے بھائی-----

باقی کا بعد میں ----- اس سے پہلے وہ دوبارہ کوئی شوشہ چھوڑتی عادل  
نے اسے پکڑ کر سیدھا کیا تو منہ بسور کر رہ گئی۔ عائشہ کو کالج چھوڑنے کے  
بعد شہریار کو ڈراپ کیا اور آخر میں ان دونوں کو یونی چھوڑا

ہمیں لینے کون آئے گا۔ بازل نے اترتے ہوئے پوچھا

ڈرائیور آجائے گا اگر نہ آیا تو کال کر دینا میں پک کر لوں گا عادل نے ڈیش  
بورڈ پر پڑا امثال کا موبائل اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا کر باہر نکل گیا  
امثال نے موبائل اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اسے غائب پایا

بازی میرا موبائل تمہارے پاس ہے؟

نہیں تو-----

یہیں رکھا تھا پھر کہاں گیا؟ امثال نے پریشانی سے کہا

یارِ ثلے جلدی کرو۔۔ پہلا لیکچر سرِ واثق کا ہے اور تمہیں پتہ ہے نہ لیٹ  
آنے پر کتنا ڈانٹتے ہیں

اچھا تم چلو۔۔ میں ڈھونڈ کر آتی ہوں امثال کہتی ہوئی سیٹ کے نیچے جھکی

کیا کچھ گم ہو گیا ہے؟۔۔۔ عادل نے مسکراہٹ دبائی

ہاں موبائل رکھا تھا ڈیش بورڈ پر نہیں مل رہا ہے

اچھا کہیں یہ تو نہیں ہے۔ عادل نے موبائل اسکی آنکھوں سامنے لہرایا

اوہ تو تمہارے پاس تھا حد ہو گی میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں بندہ بتا ہی دیتا  
ہے امثال نے موبائل لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو عادل نے پیچھے کیا

عادی دو نہ لیٹ ہو رہا ہے

تمہیں اسکی خاص ضرورت نہیں ہے تو آج کا دن میرے پاس رہنے دو - شام  
میں لے لینا

کیوں تم نے کیا کرنا ہے ؟

بس چاہئے مجھے -----

اچھا ٹھیک ہے رکھ لو

او کے بائے۔ کہتے ہوئے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو عادل نے روکا

کیا ہوا۔

---

مجھے کال کر دینا میں گھر چھوڑ دوں گا

صحیح۔۔۔۔۔ سر ہلاتے ہوئے وہ گاڑی سے نکل گئی اسے یونی کے گیٹ میں

داخل ہوتے دیکھ کر اسنے گاڑی سٹارٹ کر کہ رپورس کی

ہائے بیوٹیفل ڈول کہاں جا رہی ہو۔ بہرام شاہ نے گاڑی سے نکلتے ہوئے کہا  
- جسے دیکھ امثال کا موڈ خراب ہوا

تم یہاں کیا کر رہے ہو ---

آیا تو کام سے تھا، مگر راستے میں تم نظر آ گئیں۔ ویسے بھی کافی دن ہو گئے  
تھے تمہیں دیکھے ہوئے --- سچ بتاؤں تو جب سے تمہیں دیکھا ہے نہ کچھ اور  
نظر ہی نہیں آتا --- ہر جگہ تم ہی تم ہوتی ہو۔ بہرام شاہ نے اس کے ساتھ  
پیدل چلتے ہوئے کہا تو وہ دانت پیس کر رہ گئی

کہاں سے آرہی ہوں۔ اسکو خاموش پا کر بہرام نے کہا

ایک ملازمہ کے بیٹی کی شادی ہے تو ان سے ملنے گئی تھی۔ امثال سڑک پر  
کوئی تماشا نہیں بنانا چاہتی تھی اس لیے سنجیگی سے کہا

[illegible]

چائے

یہ آپکا مسئلہ نہیں ہے۔ مجھے لوگوں کو ہینڈل کرنا آتا ہے۔ آپ جائیں یہاں سے۔ لوگ دیکھ رہے ہیں۔ امثال نے ارد گرد نظر دوڑائی

تو دیکھنے دو بہرام شاہ کسی سے ڈرتا نہیں ہے۔۔

آپ نہیں ڈرتے لیکن مجھے اپنی عزت بہت پیاری ہے۔ اس لیے پلیز آپ جائیں یہاں سے۔۔ اس وقت اگر ساریہ بیگم امثال کو اتنی تمیز اور دھیمی آواز میں بات کرتا دیکھ لیتیں تو یقیناً بے ہوش ہو جاتیں

بہت جلد میں اپنے گھر والوں کو بھیجوں گا۔۔

کیوں۔۔ اسکی بات سن کر امثال نے ابرو اچکائے



تمہارے رشتے کے لیے --

لگتا ہے آپ کو شائد پتہ نہیں۔ اس دن باقی سب کے ساتھ میرا بھی نکاح ہوا تھا عادل سے اور اگر نہ بھی ہوا ہوتا نہ تو بھی میں تم جیسے لوز کریکٹر کے ساتھ کبھی بھی شادی نہ کرتی یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو اور آئندہ میرا راستہ روکنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔ امثال اسے وارن کرتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چلی گئی

اچھا تو اب نہیں ہوگا امثال بی بی۔ میں نے پورے خلوص نیت سے رشتہ بھیجنا چاہا تھا اور اس ایس پی کو تو میں دیکھ لوں گا بڑبڑاتے ہوئے وہ گاڑی میں بیٹھا اور زور سے دروازہ بند کیا

بازل کہاں ہے؟ عادل نے اسے اکیلے آتے دیکھا تو پوچھا

اس کو ایک این جی او جانا تھا تو وہ ایک گھنٹہ پہلے ہی چلا گیا

یہ تمہارا موبائل -- عادل نے اسکی طرف موبائل بڑھایا امثال نے پکڑ کر بیگ  
میں رکھا

میں نے اس میں ٹریسرفٹ کیا ہے

کیوں -- امثال نے حیرانی سے پوچھا

جس طرح کی تم لوگوں کی حرکتیں ہیں اس کے لیے یہ ضروری تھا

کیا ہے یار پہلے عدی اور شہری بھائی نے پتہ نہیں کیا کچھ فٹ کیا ہوا ہے  
ہمارے سیل فونز میں اور اب تم - کوئی پرائیویسی بھی رہنے دو

دیکھو ژلے بہرام کے ساتھ جو کچھ تم لوگوں نے کیا ہے اگر اسے پتہ چل  
گیا تو سکون سے نہیں بیٹھے گا - اس لیے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا

اچھا صحیح ہے - امثال نے منہ بگاڑا

## عادی ایک بات بتاؤں

ہاں بولو اسنے ڈیونگ کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہا

اسے بتاؤں یا نہیں۔ اگر اس نے غصے میں کچھ الٹا سیدھا کر دیا تو خوشخواہ کی دشمنی پیدا ہو جائے گی۔ رہی بات بہرام کی تو اسے میں خود ہی دیکھ لوں گی

کہاں کھو گئی۔۔۔ امثال کو سوچ میں دیکھ کر عادل نے اسکے آگے چٹکی

بجائی

کہیں نہیں امثال نے گر پڑتے ہوئے کہا

اچھا تم کچھ کہہ رہی تھی

رہنے دو تم برا منا جاؤ گے

تم بتاؤ تو سہی

مجھے نہ اس دن والے کیفے سے برگر کھانا ہے

تم کچھ اور بات کرنا چاہتی ہو --- ہے نہ؟ عادل نے اسے جانچتی نظروں  
سے دیکھا

توبہ ہے بھئی جس طرح سے تم شک کرتے ہو نہ پکا اپنا پولیس والا ہونے کا ثبوت دیتے ہو۔ کوئی بات نہیں ہے بس مجھے برگر کھانا ہے تم لے کہ چلو

جیسے تمہاری مرضی عادل نے کندھے اچکائے

---

سدرہ آپی نانو کہاں ہیں؟؟

وہ بڑے کمرے میں عورتوں کے پاس بیٹھی ہیں۔ سدرہ نے قمیض کو ٹانگا لگاتے ہوئے کہا

اچھا تو آستانے پر بیٹھی ہیں

پاگل لڑکی آستانہ نہیں ہے اور نہ وہ دم دور کرتی ہیں۔ گاؤں کی عورتیں  
اپنے گھریلو اور معاشی مسائل لے کر آتیں ہیں اور وہ اپنی سمجھ کے مطابق  
انکا حل نکالتی ہیں یا پھر انکی مالی مدد کرتی ہیں

اوہ ہ صحیح ----- اچھا میں انکے پاس جا رہی ہوں امثال بڑے

کمرے کی طرف مڑی

آپی اسے روکیں آپ کو پتہ ہے نہ بی جان کو پسند نہیں یوں ان کے کام  
میں مداخلت کرنا صوفیہ نے پریشانی سے کہا

کچھ نہیں ہوتا جانے دو۔۔۔۔

آپی اسے ڈانٹ پڑ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صوفی کچھ نہیں ہوگا اس نے پہلے کونسا کبھی شاہ خاندان کے اصولوں اور روایات کی پاسداری کی ہے جواب کرے گی۔ نہ کبھی کسی نے پہلے اسے کچھ کہا ہے نہ کوئی اب کہے گا تم پریشان مت ہو۔ سدرہ کی تسلی بھی صوفیہ کو مطمئن نہ کر سکی تو وہ اسکے پیچھے چل دی

نانو میں آجاؤں؟ امثال نے دروازے سے جھانک کر اجازت مانگی



ہاں ہاں پتر آپوچھنے کی کیا بات ہے۔ ثریا شاہ کا جواب سن کر پیچھے کھڑی  
صوفیہ کی آنکھیں کھلیں تھی

کیا ہوا؟

یار آپی کو پتہ ہے اسکے اجازت مانگنے پر بی جان نے کہا کہ آجاو اجازت  
مانگنے کی کیا ضرورت ہے صوفیہ کے انداز پر سدرہ کی ہنسی چھوٹی

کہا تھا نہ کہ کچھ نہیں ہوگا

لیکن آپی ایسے کیسے ہمیں تو وہ پاس بھی نہیں پھٹکنے دیتیں

صوفی کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کی کوئی بات بری نہیں لگتی اور یہ دونوں  
بہن بھائی اُنہی میں سے ہیں۔ سدرہ نے مسکراتے ہوئے کہا

السلام علیکم ایوری ون کیسی ہیں آپ سب۔ امثال نے اندر بیٹھی آٹھ دس  
خواتین کو مشترکہ سلام کیا۔ وہاں بیٹھی عورتیں تو اسے دیکھ کر ہی شاک ہو  
گئیں تھیں۔ سرخ کلر کی کرتی ٹراؤزر میں سرخ دوپٹہ ہی گلے میں ڈالے  
، بالوں میں پونی لگائے ننگے پاؤں لیے دھپ سے ثریا شاہ کے پاس تخت پر  
گرمی تھی۔ انہوں نے کب شاہ خاندان کی لڑکیوں کو اپنے حلیے سے بے نیاز  
یوں دندناتا دیکھا تھا۔

یہ میری نواسی ہے امثال، ساریہ کی بیٹی۔ کچھ مہینے پہلے ہی شہر سے آئے  
ہیں یہ لوگ ثریا شاہ کے تعارف کروانے کی دیر تھی کہ سبھی خواتین اٹھ  
کھڑی ہوئیں باری باری اسکا ہاتھ پکڑ کر انکھوں کو لگا کر سلام کرنے لگی  
۔ اس اچانک افتاد پر امثال بوکھلا کر رہ گئی

ہے۔۔۔ ہے۔۔۔ لسن کیا کر رہی ہیں آپ۔ امثال نے ہاتھ چھڑوانے کی  
کوشش کی جو ناکام بنا دی گئی

یار نانو کیا تھا یہ۔ وہ سب واپس جا کر بیٹھی تو امثال نے ثریا شاہ کے کان  
میں سرگوشی کی۔ انہوں نے اپنی نواسی کو یوں ہولنق بنے دیکھ کر اپنی ہنسی  
دبائی

بی بی آپ شاہ خاندان کی بیٹی ہیں اس لیے ہمارے لیے قابلِ احترام ہیں  
اس لیے یہ سب آپکو اس انداز میں سلام کر رہی ہیں۔ پاس کھڑی ملازمہ  
نے اسکو یوں حیران دیکھ کر وضاحت کی

اچھا اچھا۔ امثال نے گہری سانس لی اگر ماما مجھے اتنی عزت ملتا دیکھ لیں تو  
غش کھا جاتیں یہ سوچ آتے ہی وہ بے اختیار ہنسی تھی

ہاں سکینہ بول کیا کہہ رہی تھی تیرے خاوند نے نشہ کرنا چھوڑا یا نہیں؟ ثریا  
شاہ دوبارہ ان عورتوں کی طرف متوجہ ہوئیں

کہاں بی بی وہی روز کا رونا کمبخت روز نشہ کر کے آ جاتا ہے اور مارپیٹ شروع  
کر دیتا ہے میں تو تنگ آ گئی ہوں

تو آنٹی جب اگلی دفعہ مارپیٹ کرنے لگے تو پلٹ کر اٹے ہاتھ کا کھینچ کہ  
لگائیے گا سارا نشہ ہرن ہو جائے گا امثال ثریا شاہ کی گود میں گھستی ہوئی  
بولی تو سب نے منہ کھول کر اسے دیکھا

مجھے ایسے مت دیکھیں سچ کہہ رہی ہوں

پر بی بی شوہر کی عزت کرنی چاہیے بے شک جیسا بھی ہو

عزت انکی کی جاتی ہے جو قابل عزت ہوں۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی شوہر  
جو توں سے مار رہا ہو اور بیوی اس کے پاؤں دھو کر پی رہی ہو امثال نے منہ

بنایا

اچھا بس کر تو ماں نہ بن اور تم لوگ بھی جاو اب پھر آنا اور فریدہ تم اپنے  
بیٹے کو منشی کے پاس بھیج دینا میں کہہ دوں گی اسے کام پر رکھ لے گا۔  
تھوڑی دیر میں کمرہ خالی ہو چکا تھا

پتروں نہیں کہتے گاؤں کی عورتیں ہیں گھر جا کر باتیں بنائیں گی اور پھر  
شاہ خاندان کی لڑکیاں یوں سب کے سامنے پڑ پڑ نہیں کرتی

اچھا چھوڑیں نہ یہ بتائیں کہ آپ اس دن کہہ رہی تھیں نہ کہ آپ نے ایک  
دعوت رکھنی ہے جس میں سارا خاندان مدعو ہوگا تو کب کر رہی ہیں میں اور  
بازی بہت ایکساٹڈ ہیں، کتنا مزہ آئے گا نہ سب لوگ اکٹھے ہوں گے۔  
امثال نے چمکتے ہوئے کہا

جھلی نہ ہو تو، بھلا تو نے اور بازل نے کیا کرنا ہے دعوت میں۔ بی جان  
نے اس کے سر پر چیت لگائی۔۔۔۔۔ اگر جو وہ جان جاتیں کہ وہ کیا کریں گے  
تو دعوت رکھنے کا کبھی مر کر بھی نہ سوچتیں

---

---

---

عاشی آپو جوس دے دیں یار۔ امثال نے کاؤچ پر بیٹھے بیٹھے ہانک لگائی

لا رہی ہو۔ عائشہ کی آواز سن کر وہ دوبارہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہوئی

تم خود نہیں لے سکتی وہ نوکر لگی ہے تمہاری۔ ساریہ بیگم اسکو یوں شاہانہ  
انداز میں حکم دیتے دیکھ کر سلگ کر رہ گئی

اوہ میرے بابا کی ڈئیر والٹنی کچھ نہیں ہوتا ویسے بھی وہ میری آپو ہیں اور  
بھابھی بھی۔۔۔۔۔ چل کریں۔ امثال نے ماں کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ  
دبائی



تم سے کتنی بار کہا ہے یہ لوفرانہ انداز سے میرے ساتھ بات مت کیا کرو۔  
امثال کو ماں سے جھڑک کھاتے دیکھ کر بازل نے اسے چڑایا تو امثال نے  
پاس پڑا کشن اٹھا کر اسکی طرف پھینکا جو عائشہ کے اچانک جوس کا گلاس  
آگے کرنے کی وجہ سے گلاس سے جا ٹکرایا کچھ جوس چھلک کر امثال کے  
کپڑوں پر گرا تھا

واٹ دا ہیل آپکو نظر نہیں آ رہا تھا۔ سارے کپڑوں کا ستیاناس کر دیا امثال  
نے ناگواری سے عائشہ کو دیکھا۔ اسکا انداز دیکھ کر سمجھی ششدر رہ گئے

ڑلے کونسا طریقہ ہے بات کرنے کا؟ ساریہ بیگم کی حیرانی بجا تھی۔ وہ  
دونوں جتنے بھی شرارتی سی مگر بدتمیز نہیں تھے

ماما میرا یہی طریقہ ہے بات کرنے کا اور آپ نے دیکھا نہیں کیسے جوس گرا  
کر میرے سارے کپڑے خراب کر دیے ہیں۔ بات کرتے کرتے اس  
نے عائشہ کی طرف دیکھا تو اسکو روتا دیکھ کر بوکھلا کر اٹھی

سوری آپو میں مذاق کر رہی تھی۔ پلیز آپ روئیں نہیں میں سچ کہہ رہی ہوں  
مذاق کر رہی تھی۔۔ میں تو بس وہ نندوں والی فیلینگ لے رہی تھی۔ امثال  
نے عائشہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو وہ ہاتھ چھڑوا کر اپنے کمرے  
کی جانب بھاگی

ڑلے کیا کروں میں تمہارا۔ ساریہ بیگم نے سر پکڑا

اما میں سچ کہہ رہی ہوں مذاق کر رہی تھی۔ امثال مسمنائی

کچھ نہیں ہوتا بیٹا تم یہاں آؤ میرے پاس خدیجہ بیگم نے اسکی رونی صورت  
دیکھی تو اسے پاس بلایا

خالہ میں سچی کہہ رہی ہوں میں نے بس ایویں کہا تھا میرا وہ مطلب نہیں  
تھا

جانتی ہوں میری بیٹی بدتمیز نہیں ہے۔ خدیجہ بیگم نے اسے تسلی دی

آپی چائے لائی ہوں آپ کے لیے اور ساتھ پکوڑے بھی ہیں آپکو پتہ ہے  
چائے میں نے بنائی ہے

کیسی بنی ہے۔ اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر امثال نے پوچھا

اچھی ہے۔ عائشہ نے مختصر کہا

آپکا سٹور کیسا جا رہا ہے

اچھا

کوئی نیا آرڈر ملا کیا

ہاں اسکے مختصر ہوں ہاں کرنے پر امثال بے دلی سے اٹھ گئی

کیا ہوا ہے میری پرنسزہاں کیوں بیٹھی ہے شہیار نے اسکو سیڑھیوں پر اکیلے  
بیٹھے دیکھا تو اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

بھائی آپنی ناراض ہیں مجھ سے --- زیادہ بات بھی نہیں کر رہی ہیں -- میں  
نے بس مذاق کیا تھا

میں جانتا ہوں میرا بچہ مذاق کر رہا تھا اور تم فکر مت کرو میں بات کروں گا  
اس سے ۔ اٹھو اور اپنے کمرے میں جاؤ ۔ میرا بیٹا افسردہ بیٹھا اچھا نہیں لگ رہا  
شہریار نے اسے اٹھا کر کمرے میں بھیجا اور خود کچن کی طرف آیا تو اسے  
چولہے کے پاس کھڑے پایا

عائشہ ایک کپ کافی ملے گی

جی میں بنا دیتی ہوں

میں لان میں ہوں وہیں لے آئیے گا کہتا ہوا وہ چلا گیا

بیٹھیں۔۔۔۔۔۔ عاۓہ کافی رکھ کر جانے لگی تو شہیار نے اسے روکا

ڑلے بہت پریشان ہے کہ آپ اس سے بات نہیں کر رہیں ہیں۔ اس نے  
جو کہا وہ اسکا مطلب نہیں تھا۔ وہ بس آپ سے مذاق کر رہی تھی

آپکو وضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ شاید وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے آپ  
اسکے بھائی ہیں آپ کو لے کر اس نے بہت کچھ سوچا ہو گا اور آپکو مجھ  
سے نکاح کرنا پڑ گیا اور اسکو یہ بات اچھی نہ لگی ہو عاۓہ نے آہستگی سے  
کہا تو شہیار ہولے سے مسکرایا

آپ کو پتہ ہے آپکا نکاح مجھ سے کیوں ہوا ہے

ہاں کیونکہ اس دن بہرام شاہ نہیں آیا تھا۔ اگر بابا لوگ تھوڑا ویٹ کر لیتے تو آپکے ساتھ زیادتی نہیں ہوتی اور نہ ہی امثال کو مجھے برداشت کرنا پڑتا ویسے بھی وہ بیس منٹ بعد آ تو گیا تھا نہ۔ اسکی بات سن کر شہیار ہنسا تھا

نہیں چاہے جتنا بھی ویٹ کر لیتے بہرام نہیں آتا وہ آ ہی نہیں سکتا تھا جانتی ہیں کیوں۔ شہیار اسکی طرف جھکا

کیوں۔ اس نے بے ساختہ پوچھا



کیوں وہ امثال اور بازل کے پاس تھا۔ اسے ان دونوں نے صدام کے ساتھ مل کر اغواہ کیا تھا، تاکہ آپکا نکاح اسکی بجائے مجھ سے کروا سکیں۔ اور نکاح کے بیس منٹ بعد اسے چھوڑ دیا تھا آپ تو یہ بھی نہیں جانتی ہوں گی امثال نے بی جان، خالہ اور عادل سے کہا تھا کہ وہ بہرام سے رشتہ ختم کر کہ اپکو اسکی بھابھی بنا دیں لیکن انکے منع کرنے پر اس نے عین ٹائم پر بہرام کو اٹھوا لیا۔ شہریار کے انکشاف نے اسے ساکت کر دیا تھا

اتنا کچھ ہو گیا اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔ عائشہ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا اچانک وہ کچھ یاد آنے پر چونکی

اوہ مائی گاڈ اس نے مجھے کہا تھا کہ مجھے کونسا رخصت ہو کر کہیں جانا ہے  
- اسی گھر میں ہی تو رہنا ہے اور اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے ہوتے  
ہوئے مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن میں ان دنوں ٹینس تھی  
اس لیے اسکی باتوں کو سمجھی نہیں تھی اوہ گاڈ میں کتنی بڑی بے وقوف  
ہوں عائشہ نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ شہریار اسکا انداز دیکھ کر ہنسا

وہیے آپ ٹینس کیوں تمہیں۔ شہیار اسکی طرف مزید جھکا تو وہ سٹیٹا گئی

ہاں ----- نہیں ----- بس ایسے ہی میں جاؤں۔ اسکو یوں بوکھلاتا دیکھ کر شہریار نے مسکراہٹ دبائی امثال اسکی ٹینشن کی وجہ بتا چکی تھی

لیکن وہ اسے بتا کر کہ وہ اپنے لیے اسکی پسندیدگی کے بارے میں جانتا ہے  
شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے خود کو انجان ظاہر کیا

بس آخری بات----- دیکھیں عائشہ بازل میں میری جان بستی ہے تو  
امثال میں میری روح - انکو دیکھ کر میرا دن گزرتا ہے - میری انکے ساتھ ایک  
عجیب سی ایٹچمنٹ ہے - میرے لیے وہ دونوں ہی بہت ضروری ہیں - میں  
آپ سے یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ ان سے پیار کریں یا انکا خیال رکھیں اگر آپکو  
اچھا نہیں لگتا تو میں دونوں کو ہی منع کر دوں گا کہ وہ آپکو اپنا کوئی کام نہ  
کہا کریں نہ ہی کوئی مذاق کریں لیکن مجھ سے رشتہ ہونے کے ناطے آپ  
انکی بھابھی ہیں - پیار نہ سہی تھوڑی عزت کی گنجائش اپنے دل میں ضرور  
رکھیے گا۔ اور یہی بات آج کی تو اس نے واقعی ہی مذاق کیا تھا میں اسکی

آنکھوں میں شرارت دیکھ چکا تھا اس لیے اسے اس وقت نہیں لڑکا۔ پھر بھی اسے منع کروں گا کہ آئندہ آپ سے کوئی بھی شرارت نہ کرے۔ پلیز آپ اس کے لیے اپنے دل میں میل مت رکھیے گا

اسک ضرورت نہیں ہے مجھے وہ ویسے ہی عزیز ہے جیسے سانیہ اور زروا ہیں یا پھر شاید ان سے بڑھ کر، آپ نہیں جانتے اس نے میرا کتنا بڑا خواب پورا کیا ہے اور میں اس سے ناراض نہیں تھی بس اب سیٹ تھی کہ شاید وہ ہمارا رشتہ نہیں چاہتی تھی اس لیے ایسا بیہو کیا اور جہاں تک رہی دونوں سے پیار کی بات تو شاید ہی کوئی ایسا ہو جو ان سے ملے اور اسے ان سے انسیت نہ ہو۔ عائشہ نے ہلکی سی مسکراہٹ سے بولی

اچھا اور انکے بڑے بھائی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ شہریار نے رازداری  
سے پوچھا

ہاں عید بھائی بھی اچھے انسان ہیں بس تھوڑے سے غصے کے تیز ہیں  
لیکن اچھے ہیں

میں نے عید کا نہیں پوچھا اپنی بات کی ہے، شہریار نے جل کر کہا

تو مجھے کیا پتہ آپ نے بڑے بھائی کا پوچھا تو میں نے بتا دیا عید بھائی انکا  
بڑا بھائی ہی ہے عائشہ نے شرارت سے کہا

اچھا تو پھر میرے بارے میں کیا خیال ہے۔ شہریار نے کرسی پر ٹیک لگائی

پھر کبھی بتاؤں گی ابھی تو مجھے اپنی نند کے پاس جانا ہے ایسا نہ ہو کہ  
فیلینگ لینے کے چکر میں بے چاری ساریہ خالہ سے مار کھالے عائشہ ہنستی  
ہوئی اٹھ گئی

آپی۔۔ جیسے ہی وہ ہال میں پہنچی امثال نے اسے پکارا جواب میں عائشہ ایک  
زبردست قسم کی گھوری سے نوازتے ہوئے اوپر چلی گئی

آپی یہ دیکھیں میں آپ کے لیے چاکلیٹ دودھ لائی ہوں امثال کو بچوں جیسا  
لاچ دیتے دیکھ کر عائشہ نے اپنی ہنسی دبائی

رکھ دو۔ سپاٹ انداز میں کہتی وہ دوبارہ سکیچ کی جانب متوجہ ہوئی

واو آپی کتنا اچھا ڈیزائن ہے۔ آپ مجھے بھی ایک ایسا ہی ڈریس بنا کر دینا

آپی سوری۔ اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر امثال نے اسکا لیپ ٹاپ  
کھینچا

سنیں نہ -----

تمہیں شرم تو نہیں آئی۔ عائشہ نے کھردرے لہجے میں کہا

آپی وہ -- میں نے سچی مذاق کیا تھا

اتنا سب کچھ کر کہ کہہ رہی ہو کہ سوری مذاق کیا تھا۔ عائشہ نے اسے  
گھورا

کچھ نہیں کیا ہے میں نے۔ بس آپ کے ساتھ تھوڑی سی نند بننے کی  
کوشش کی تھی۔ جواب میں

آپ نے اتنی لمبی پنشنٹ دے دی، میرے باپ دادا کی بھی توبہ جو دوبارہ  
ایسی کوئی کوشش کروں امثال کے منہ بنا کر کہنے پر عائشہ کی ہنسی چھوٹی  
تھی



امثال نے اسکو ہنستا دیکھ کر سکھ کا سانس لیا اور اپنا دودھ کا گلاس اٹھا کر  
پینے لگی

میں وہ بات نہیں کر رہی ہوں اسکی بات کر رہی ہوں جو تم نے بہرام شاہ  
کے ساتھ کیا ہے۔ عائشہ کی بات سن کر اسے اچھو لگا تھا

آہستہ بولیں مروائیں گی کیا۔۔۔ اور یہ آپکو کس نے بتایا ہے۔ امثال نے  
اسکے منہ پر ہاتھ رکھا

شہریار نے۔۔۔۔

اوہ گاڈ تو شہری بھائی کو بھی پتہ ہے - یہ عید کا بچہ ایک بار میرے ہاتھ لگے  
سی۔ امثال نے دانت پیسے

اچھا یہ سب کرنے کا تمہیں کیسے خیال آیا۔ آئی مین کہ بہرام شاہ کو لے کر  
پہلے تو تم نے کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی تھی

ڈیر بھابھی صاحبہ رمل آپ کے علاوہ میں بھی آپکی محبت کی داستان سن چکی  
ہوں اسکا انکشاف سن کر عائشہ کا منہ کھلا تھا

آج تو مجھے شک پر شک مل رہے ہیں اور یہ تم کیسے جانتی ہو؟

اس دن جب آپ رمل آپی کو کہہ رہیں تھیں کہ وہ جا کر منع کر دیں اس  
دن میں نے سنا تمہا اور پکے والا فیصلہ کیا کہ کچھ بھی ہو جائے آپکی شادی  
بہرام شاہ سے نہیں ہونے دوں گی اور دیکھیں اللہ کے کرم سے سب کچھ  
ٹھیک ہو گیا

تمہینک یو سو مچ عائشہ نے اسے گلے لگایا

اچھا اچھا زیادہ ایوشنل مت ہوں میں امثال ہوں شہریار بھائی نہیں، جو یوں  
گلے لگ رہی ہیں اسکی بات سن کر وہ پیچھے ہٹی

بکواس نہیں کرو۔ عزت راس ہی نہیں ہے تمہیں۔ عائشہ نے اسے پیچھے  
دھکیلا

اچھا آپ اب تو مان گئی ہیں نہ تو کیا کبھی کبھی میں نند بن کر آپ پر رعب  
جھاڑ سکتی ہوں۔ امثال نے خاصی سنجیدگی سے پوچھا تھا

ہاں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بس یہی اجازت مجھے بھی دے دو بلکہ مجھے کیا  
سانہ اور زروا کو بھی دے دو کہ ہم بھی نندیں بن کر تم پر رعب جھاڑ لیا  
کریں عائشہ نے بھی اسی کے انداز میں کہا تو وہ چند پل تو اسے نا سمجھی سے  
دیکھتی رہی بات سمجھ آنے پر وہ بے اختیار جھینپی

کیا ہے آپو میں نہیں بات کر رہی آپ سے۔ اسکو یوں شرماتا دیکھ کر عائشہ  
نے قہقہہ لگایا

اللہ اللہ یہ میری گنگار آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں امثال شاہ شرماتا رہی ہے۔ کاش  
اس وقت عادل بھائی یہاں ہوتے

ہٹیں آپ مجھے نہیں بیٹھنا آپکے پاس۔ امثال اٹھ کر باہر کی طرف بھاگی  
۔ پیچھے کافی دیر تک وہ ہنستی رہی

---

---

تم کہیں جا رہے ہو۔ امثال عادل کے کمرے میں داخل ہوئی تو اسے بیگ پیک کرتے دیکھا

ہاں ایک کیس کے سلسلے میں کچھ دنوں کے لیے جا رہا ہوں

اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہٹو میں کر دیتی ہوں۔ امثال نے کہا تو وہ سائیڈ پر  
ہو کر وہیں بیڈ پر بیٹھ گیا

کب تک واپس آؤ گے؟

کچھ کہہ نہیں سکتا۔ آٹھ دس دن تو لگ ہی جائیں گے یا یہ بھی ہو سکتا ہے آ ہی نہیں سکوں۔

اچھا آتے ہوئے میرے لیے چاکلیٹ اور ڈھیر ساری شلپنگ کر کے لانا  
- امثال نے اسکی بات نظر انداز کی

تم نے شاید ٹھیک سے سنا نہیں میں کام کے لیے جا رہا ہوں گھومنے  
پھرنے نہیں جو تمہارے لیے شلپنگ کر کے لاؤں

چاہے جہاں بھی جا رہے ہو آتے ہوئے میری بتائی ہوئی چیزیں لے کر آنا  
امثال کی بے نیازی عروج پر تھی

اور اگر میں نہ آیا تو -

کیوں وہیں شادی کر کہ گھر بسانے کا ارادہ ہے۔ اگر تو ایسی ویسی کوئی بات ہے تو یاد رکھنا بہت ماروں گی تمہیں بھی اور اسے بھی

جہاں میں جا رہا ہوں وہاں بہت خطرہ ہے ڈرگزر کا کافی لمبا سلسلہ ہے  
ہوسکتا ہے ثبوت اکھٹے کرتے ہوئے پکڑا جاؤں یا پھر ریڈ کے دوران گولی لگ  
جائے اور مر جاؤں تو کیا کرو گی۔ اسکی بات سن کر اسکے ہاتھ سے شرٹ  
چھوٹی تھی

تو میں نے کیا کرنا ہے بھلا۔۔ رو دھو کر چپ ہو جاؤں گی، اس کے علاوہ  
کر بھی کیا سکتی ہوں اور ویسے بھی گھر والوں نے ایموشنل بلیک میل کر



میری تم سے شادی کی ہے میں کونسا تمہارے عشق میں گوڈے گوڈے  
ڈوبی ہوئی ہوں جو جوگ لے لوں گی - کہتے ہوئے اسکی آنکھوں میں نمی  
ابھری تھی جو عادل کی نظروں سے چھپی نہ رہ سکی - عادل نے اسے پکڑ کر  
اپنے ساتھ بٹھایا

ایسی بات ہے تو پھر رو کیوں رہی ہو

نہیں میں کہاں رو رہی ہوں اچھا ہے نہ کچھ دن تمہاری گھوریاں نہیں  
دیکھنی پڑے گئیں فضول میں رعب جھاڑتے رہتے ہو - - امثال نے ادھر  
ادھر دیکھتے ہوئے کہا

یہی بات میری طرف دیکھ کر کرو

کیا ہے بھئی میں نہیں دیکھ رہی ہوں - ہٹو پیچھے مجھے پیکنگ کرنے دو - خواہ  
مخواہ میں فری ہو رہے ہو - امثال نے شرٹ اٹھا کر تہہ کرتے ہوئے منہ  
بگاڑا

محترمہ خواہ مخواہ فری نہیں ہو رہا - کچھ دن پہلے باقاعدہ سرٹیفکیٹ ملا ہے  
---- عادل نے اسے بازو سے کھینچ کر دوبارہ اپنے ساتھ بٹھایا

اچھا سنو ایک ہفتے کے لیے جا رہا ہوں اس دوران میں رابطہ نہیں رکھ پاؤں  
گا سیل فون یہیں چھوڑے جا رہا ہوں جلد واپس آنے کی کوشش کروں گا

کیونکہ مجھے ابھی تمہارے ساتھ بہت سارا جینا ہے تمہاری بہت ساری  
شرارتیں دیکھنی ہیں۔ پلیز تم اپنا خیال رکھنا۔۔ رکھو گی نہ؟۔ اسکو اپنے بازو  
کے حصار میں لیتے ہوئے عادل نے دھیمی آواز میں کہا

میں انتظار کروں گی جلدی آنا

تم دعا کرنا۔ دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے اللہ سے کہنا کہ تم اپنے شوہر  
سے بہت محبت کرتی ہو اس لیے اللہ پاک اسے کچھ نہ ہو

ہاہاہا خوش فہمیاں دیکھو۔ امثال ہنسی تھی

تو کیا نہیں ہونی چاہیں -----

نہیں پالے رکھو۔ میرا کیا جاتا ہے۔ اس کے حصار سے نکلتے ہوئے امثال  
نے اسے چڑایا

چلو کوئی ایک دن وہ بھی ہو جائے گی۔ عادل نے ٹھنڈی سانس بھری

توبہ ہے۔ اب نہیں ہے تو نہیں ہے۔ آپیں کیوں بھر رہے ہو

اللہ کے ہاں دیر ہے، اندھیر نہیں عادل نے بیگ اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ  
ایک بار پھر ہنسی تھی

گڈ بائے نہیں کہو گی عادل جاتے جاتے پلٹا

گڈ بائے-----

پردیس جاتے شوہر کو ایسے گڈ بائے نہیں کہتے

تو پھر کیسے کہتے ہیں؟

ایسے..... عادل نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور پیشانی پر لب رکھے

تمہیں بڑا پتہ ہے۔۔ خیر تو ہے نہ۔ امثال کے کمر پہ ہاتھ رکھ کر گھورنے پر  
عادل نے بے ساختہ قہقہہ لگایا

ایسے لڑتی ہوئی پوری بیوی لگ رہی ہو عادل نے ہنستے ہوئے اسکا گال  
کھینچا

اچھا اب جاؤ لیٹ ہو رہے ہو۔ امثال نے اسے باہر کی جانب دھکیلا

جا رہا ہوں لڑکی یوں دھکے تو مت دو۔ عادل نے منہ بنایا امثال اسکا ہاتھ پکڑ  
کر باہر پورچ میں لائی

اللہ حافظ خیال رکھنا اور جلدی واپس آنا میں انتظار کروں گی امثال نے گاڑی کے شیشے سے جھانکتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اسکے گیٹ سے نکلنے پر امثال بھی حویلی کے گیٹ پر آئی اور تب تک کھڑی رہی جب تک اسکی گاڑی نظروں سے اوجھل نہ ہوگئی

عادل کو گئے آج پانچواں دن تھا۔ اس دوران بہرام نے بھی دوبارہ اسکا راستہ نہیں روکا تھا جس پر امثال نے خدا کا شکر ادا کیا۔ بازل اور فینچ کے بچوں کو تین دن کے لیے گھمانے لے کر گیا ہوا تھا امثال نے ساتھ جانے سے منع کر دیا، اور اب وہ دونوں حویلیوں میں بولائی بولائی پھر رہی تھی۔ اس سے تو اچھا تھا کہ میں بازل کے ساتھ ہی چلی جاتی یہ بات وہ کوئی دس بار سوچ چکی تھی۔ اب بھی وہ اپنے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی اچانک

کسی خیال کے تحت وہ باہر نکلی اور عادل کے کمرے کے باہر جا کی ادھر  
ادھر نظر دوڑائی تو سب کو اپنے اپنے کاموں میں مصروف پایا، آہستہ سے  
دروازہ کھول کر اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ اندر سے بند کیا

ہممم کیا کروں۔۔ انگلی دانتوں تلے دباتے ہوئے اس نے سوچا

ایسا کرتی ہوں اس ایس پی کے کمرے کی تلاشی لیتی ہوں۔ پتہ تو چلے  
صاحب نے کتنی گرل فرینڈز رکھی ہوئی ہیں

کہاں سے شروع کروں۔۔۔۔۔۔ الماری سے کرتی ہوں۔ سوچتے ہوئے اس  
نے الماری کی تلاشی لینی شروع کر دی وہاں سے کچھ نہ پا کر اس نے بیڈ



کا دراز کھولا تو اس میں ریوالور پڑا تھا اس کو اٹھا کر الٹ پلٹ کر دیکھا لوڈ کر کے واس کا نشانہ باندھا

کیا کر رہی ہو ژلے اگر گولی چل گئی تو ساری حویلی نے یہاں اکھٹے ہو جانا ہے۔ اس نے جھر جھری لے کر واپس رکھا دوسرا دراز کھولا تو اسکا موبائل پڑا تھا اور ساتھ میں ایک چٹ تھی

میں جانتا تھا تم میری غیر موجودگی میں ضرور آؤ گی موبائل چیک کرنا ہے تو پاسورڈ تمہارا نام ہے..... فقط تمہارا جعلی ایس پی۔ چٹ پڑھ کر اسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔ پاسورڈ لگا کر موبائل چیک کرنے لگی کانٹیکٹ لسٹ میں اپنا نمبر "آفت کے نام سے سیو دیکھ کر دانت پیس کر رہ گئی

لسٹ میں کسی بھی لڑکی کا نمبر نہ پا کر وہ گیلری چیک کرنے لگی جو کہ اس کی تصویروں سے بھری پڑی تھی۔ نکاح کی پکچرز کے علاوہ ساری کی ساری اس کی بے خبری میں لی گئی تھیں کسی میں وہ شہیار کے پاس بیٹھی تھی تو کسی میں وہ بازل کے ساتھ ہنس رہی تھی کہیں اکیلی فٹ بال کھیل رہی تھی تو کہیں بیٹھی پڑھ رہی تھی۔ ایک تصویر میں وہ گال پر ہاتھ رکھے منہایت ہی معصوم صورت بنائے بیٹھی تھی اور تھوڑے ہی فاصلے پر شہیار لیپ ٹاپ پر جھکا کام کر رہا تھا

یہ تو اس دن کی ہے جب فوزیہ تائی کے میکے والے آئے ہوئے تھے۔ توبہ  
ہے یہ بندہ کتنی مہارت سے کام کرتا ہے مجال ہے جو زرا سا بھی شک  
ہونے دیا ہو

اوہ گاڈ اسکا مطلب ہمارا نکاح گھر والوں کی نہیں اس جعلی ایس پی کی  
مرضی سے ہوا ہے۔۔۔ تبھی اس دن کہہ رہا تھا کہ یہ کھچڑی میری ہی رکھی  
ہوئی ہے..... تم ایک بار آؤ سہی۔ بڑبڑاتے ہوئے اس نے موبائل رکھا اور  
دبے پاؤں کمرے سے نکل گئی

---

میری بہنا کیا کر رہی ہے عید نے اسکے پاس چچھے پر بیٹھتے ہوئے کہا

کچھ نہیں عدی ---- بور ہو رہی ہوں بازی بھی نہیں ہے ، شہری بھائی کی  
طبعیت ڈل ہو رہی ہے اور وہ جعلی ایس پی بھی نہیں چلو بندہ اسے ہی چڑا  
لیتا ہے ۔

کہیں تم اپنے شوہر کو مس تو نہیں کر رہی -- عید نے اسے چھیڑا تو وہ  
جھینپی

خبردار جو اس کے بارے میں کچھ سوچا بھی -- ہماری عزت کا سوال ہے  
۔ عید نے ڈرامائی انداز میں کہا

اوہ ہیلو بریک پر پاؤں رکھو ----- اپنی جوش مارتی غیرت کو تھپک کر سلا

دو -- شوہر ہے وہ میرا --- امثال نے اسے جتایا

اوہ ہ ہ --- آئی سی - عید نے ہونٹوں کو سکیرا

اگر ایسی بات ہے تو میری بھی شادی یا منگنی کروا دو --

کوئی ہے آپکی نظر میں -- امثال اسکی طرف پوری گھومی

نہیں میری نظر میں تو نہیں ہے تم خود ہی دیکھ لو

تو پھر سدرہ آپی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ امثال نے رازداری سے کہا

کبھی اس نظر سے دیکھا نہیں -----

تو اب دیکھ لیں کونسا وہ کہیں دور بیٹھی ہیں انفلیٹ وہ ابھی ادھر ہی آئی ہوئیں ہیں۔ وہ دیکھو جا رہی ہیں۔ سدرہ آپی بات سنیں۔ امثال نے عید کو سنجیشن دیتے ہوئے ہال سے نکلتی سدرہ کو آواز دی تو ادھر ادھر دیکھنے لگی

اوپر دیکھیں ----- امثال نے اسکو چاروں طرف دیکھتا پا کر کہا تو اس نے اوپر دیکھا تو امثال اور عید چچھے پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے

اوپر کیا کر رہے ہیں آپ لوگ --- اس نے حیرانی سے پوچھا امثال کے بارے میں تو جانتی تھی مگر عید کو یوں اس کے ساتھ دیکھ کر اسے اچنبھا ہوا

لڑکیاں تاڑ رہے ہیں -- امثال کے یوں منہ پھاڑ کر کہنے پر عید نے اسے کہنی ماری

ہیں --- سدرہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

کچھ نہیں بس ایسے ہی مزاق کر رہی ہے آپ جائیں - عید نے اسے ٹالا تو وہ انکی طرف دیکھتی چلی گئی

کیا کرتی ہوڑ لے -----

چھوڑو تم --- چلو گاؤں میں مٹگشت کر کہ آتے ہیں امثال نے اٹھتے

ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا

---

سکول سے اور فینچ کے بچوں کی مسلسل شکایات مل رہی تھیں اور جب بچوں سے بات کی جاتی تو وہ کہتے کہ وہاں کے بچے انکا مزاق اڑاتے جس کی وجہ سے وہ بدتمیزی کرتے ہیں اس لیے امثال اور بازل نے فیصلہ کیا کہ وہ ان کے لیے ایک الگ چھوٹے سے سکول کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ شہریار اور عید کی فنانسلی ہیلیپ کرنے کی ہامی بھرنے پر انہوں جگہ کے لیے



مصطفیٰ شاہ سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ جگہ دیکھ لیں پے منٹ وہ کر دیں گے۔ وہ صبح سے گھر سے نکلی ہوئی تھی کچھ ٹیچرز اور پرنسپل کی ویکنسیز کے لیے انٹرویو لینے کے بعد اس نے شاہ ہاؤس کا چکر لگایا۔ دونوں نے طے کیا کہ عمارت کے بننے تک کرائے پر جگہ لے کر بچوں کی سٹڈی شروع کرواتے ہیں تاکہ انکی تعلیم کا حرج نہ ہو، کیونکہ بعض بچوں نے سکول جانے سے صاف منع کر دیا کہ دوسرے بچوں کے علاوہ کچھ ٹیچرز کا رویہ بھی انکے ساتھ ٹھیک نہیں۔ وہ لوگ کل ٹرپ سے واپس آرہے تھے تو انکے آنے سے پہلے امثال نے عمارت کی صفائی کروائی اور فرنیچر کی سیٹینگ کل پر چھوڑ کر کل کے شیڈول کے بارے میں سوچتے ہوئے واپس حویلی جا رہی تھی کہ ایک گاڑی اسے کراس کرتے ہوئے سڑک کے درمیان میں کی تو اسے بھی اچانک بریک لگانا پڑا۔ سامنے والی گاڑی سے

بہرام شاہ کو اترتے دیکھ کر اس نے گہری سانس لی اور دروازہ کھول کر باہر  
نکلی

یہ کونسا طریقہ ہے اگر ایکسیڈینٹ ہو جاتا تو ---

میں نے کچھ دن پہلے بات کی تھی تم سے۔ گھر میں بتا چکا ہوں۔ وہ لوگ  
آنے کے لیے تیار ہیں تم بتاؤ کب آئیں۔ بہرام نے اس کے لہجے کو نظر انداز  
کیا

لگتا ہے تمہارے دماغ کا کوئی سکرو ڈھیلا ہو کر گر گیا ہے جو ایسی حرکتیں  
کر رہے ہو۔۔۔ میرا نکاح ہو چکا ہے پھر اپنے گھر والوں کو بھیجنے کا مقصد اور

تمہارے گھر والوں کے سامنے ہی ہوا تھا اسکے باجود وہ آنے کو تیار ہیں آفرین  
ہے ان پر۔ امثال نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا

تو تم نہیں مانو گی۔۔ چلو طلاق نہ سہی بیوہ تو ہو ہی سکتی ہو۔ ویسے بھی لڑکی  
اگر رخصتی سے پہلے بیوہ ہو جائے تو عدت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی

مطلب۔۔ امثال نے آنکھیں پھاڑیں

اگر میں اسے مار دوں تو۔۔۔۔۔ اسکی کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسکا  
گرمیابان امثال کے ہاتھوں میں تھا

اگر ایسا کچھ سوچا بھی نہ تو ساتھ میں اپنے کفن دفن کا بندوبست بھی کر لینا  
-----جوان بیٹے کی عبرت ناک موت تمہاری فیملی کے لیے بہت بڑا  
دھچکا ہوگی-----انکو کہاں ہوش ہو گا کہ وہ تمہارے کفن  
دفن کا سامان خریدتے پھریں-----وہ حال کروں گی  
تمہارا کہ تمہاری آنے والی نسلیں بھی ایسا کچھ کرنے سے پہلے سو بار سوچیں  
گی۔ اسکا گرمیابان ایک جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے وہ غرائی بہرام لڑکھڑا کر پیچھے  
ہٹا۔ اپنے گاڑز اور ڈرائیور کی موجودگی میں ایک لڑکی کا یوں اسکا گرمیابان پکڑنا  
،ہانت اور شرمندگی سے بہرام کا چہرہ سرخ ہو گیا

گرمیابان پر ہاتھ ڈال کر تم نے اچھا نہیں کیا امثال شاہ۔۔ بہرام نے اپنا  
کالر ٹھیک کرتے ہوئے اسے دھمکی دی

اور میرے شوہر پر بھی غلط نظر ڈال کر تم نے اچھا نہیں کیا بہرام شاہ  
-- یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ ابھی تم نے میرا صرف ایک روپ دیکھا ہے  
دوسرا نہ ہی دیکھو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ سرد لہجے میں کہتی ہوئی وہ پلیٹی  
گاڑی تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے فائر کی آواز آئی اسنے مڑ کر دیکھا تو بہرام  
پسٹل کا رخ اسی کی طرف کیے کھڑا تھا۔ جسے دیکھ کر امثال کے لبوں پر  
مسکراہٹ پھیلی

اوہ تم مجھے اب اس کھلونے سے ڈراؤ گے۔ امثال نے استہزیاء کہا

تم نے میرے گرمیابان پر ہاتھ ڈالا ہے۔ کوئی بہرام شاہ کا گرمیابان پکڑے اور  
پھر سلامت رہے ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ بہرام نے شدید غصے کی حالت میں  
کہا

اچھا کیا کرو گے مارو گے مجھے ----- چلو مارو۔ امثال نے اپنے دونوں بازو  
سینے پر لیپٹتے ہوئے جیسے اسکا مذاق اڑایا

میں گولی چلا دوں گا۔۔۔۔۔

تو چلاؤ میں کب منع کر رہی ہوں میں بھی تو دیکھوں بہرام شاہ میں کتنی  
ہمت ہے۔۔۔ امثال نے اسکی طرف بڑھتے ہوئے کہا

دیکھو میں سچ کہہ رہا ہوں میں واقعی ہی مار دوں گا۔ بہرام اسکو یوں ڈٹ کر کھڑا ہوتے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چیلنج کرتا دیکھ کر جھنجھلا گیا۔ اسے لگا تھا کہ اسے ڈرائے گا تو وہ اسکی بات مان جائے گی۔

ایڈیٹ ----- بڑبڑاتی ہوئی وہ مڑ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھی جب اسے ایک بار پھر فائر کی آواز آئی اور ساتھ میں اسے لگا جیسے گرم گرم سلاخ اسکے بازو میں دھنس گئی ہو اسکے منہ سے بے ساختہ سسکاری نکلی

اگر تم میری نہ ہو سکی تو کسی اور کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گا۔ ابھی تو صرف ٹریلر دکھایا ہے اچھے سے سوچ لو ورنہ ----- ویسے بھی سنا ہے دو

حویلیوں کی لاڈلی ہو-----تکلیف تمہیں ہوئی تو درد ان دو حویلیوں میں  
رہنے والے بیس پچیس لوگوں کو ہوگا۔۔۔۔۔ ابھی تو میں نے اپنے خاندان  
کی اس دن والی بے عزتی کا بدلہ بھی لینا ہے جو تم نے اور تمہاری فیملی  
نے اتنے سارے لوگوں کے سامنے کی تھی۔۔۔۔۔ پستل کی نوک اپنے بازو  
پر جھکی امثال کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اسکا چہرہ اٹھایا تو اس نے اسے کھا  
جانے والی نظروں سے گھورا

اگلی بار مہلت نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ اسے وارن کرتا ہوا وہ گاڑی میں جا بیٹھا  
اسکے جانے کے بعد امثال دوبارہ اپنے بازو کی طرف متوجہ ہوئی جہاں سے  
خون نکل کر اسکی سفید شرٹ کو رنگین کر رہا تھا



الو کا پٹھا سر تیس ہی ہو گیا۔ مجھے تو لگا تھا ایویں امی بڑھکیں مار رہا ہے

کمینے سے اتنا نہیں ہوا کہ کپڑا ہی باندھ جاتا اب میں خود کیسے باندھوں گی۔۔  
اپنا حجاب اتار کر بازو پر رکھ کر بڑبڑائی۔ کسی نہ کسی طرح وہ دوپٹہ باندھنے  
میں کامیاب ہو چکی تھی گاڑی میں بیٹھ کر اس نے ریورس کر کے شہر کی  
طرف موڑی۔ خون بہہ جانے کی وجہ سے اسے اب چکر آنا شروع ہو چکے تھے  
شہر میں داخل ہوتے ہی اسے جو پہلا ہوسپتیل نظر آیا اسنے وہی گاڑی روک  
دی۔ ڈاکٹر نے آئیں بائیں شائیں کرنی چاہی کہ یہ پولیس کیس ہے مگر  
سامنے بھی امثال تھی لگے دو سکینڈ میں وہ چکرا کر انچے گرمی۔ مجبوراً انہیں  
اسے ایڈمٹ کرنا پڑا بلٹ نکال کر پٹی وغیرہ کروانے کے بعد ڈاکٹر نے اسے

ریسٹ کرنے کا کہا مگر شہریار کا بار بار آتا فون دیکھ کر اس نے نرس کو کچھ  
پیسے دیے میڈیسن منگوائی اور چپکے سے ہوسپتال سے نکلی آئی  
حویلی پہنچ کر اس نے اپنے خون آلود کپڑوں کو دیکھتے ہوئے دعا کی کہ ہال  
میں کوئی نہ مگر ہر دعا قبول نہیں ہوتی۔ ہال میں پہنچی تو تقریباً سبھی بیٹھے  
خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ کچن سے نکلتی ساریہ بیگم کے ہاتھوں سے  
چائے کی ٹرے چھوٹی تو سبھی انکی طرف متوجہ ہوئے وہ منہ پر ہاتھ رکھے اندر  
آتی امثال کو دیکھ رہی تھیں انکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو سبھی شاک  
رہ گئے

کک۔۔ کیا ہوا امثال۔۔۔۔۔ یہ خون کہاں سے آیا۔ ساریہ بیگم لرکھڑاتی ہوئی  
اسکے پاس آئی

[illegible]

ہاں بھائی میں ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا مجھے۔ امثال نے شہریار کو تسلی دی

تو یہ خون کہاں سے آیا۔۔۔ عید نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف رخ موڑا تو وہ  
کراہ کر رہ گئی

آرام سے عید کیا ہو گیا ہے۔ راسم شاہ نے عید کو ٹوکا

ٲلے کلا ہوا دکھاؤ مجھے۔ شہرار نے اسکا بازو پکڑ کر آستین اوپر کی تو بازو پر لگی  
 پٹی جو عید کے پکڑنے کی وجہ سے سرخ ہوگی تھی دیکھ کر ششدر رہ گیا سب  
 اس کے ارد گرد اکھٹے ہو گئے تھے

ٲلے نچے بھائی کی جان کیا ہوا ہے۔ کچھ بتاؤ بھی ۔۔۔۔ پی کیوں بندھی  
 ہوئی ہے اور تمہارے کپڑوں پر خون کس کا ہے ۔

بھائی ریلیکس کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ آپ یہاں آئیں بیٹھیں۔ سانی بھائی  
کے لیے پانی لاؤ امثال نے شہریار کو مضطرب دیکھ کر صوفے پر بٹھایا

ٲلے کچھ بتاؤ بھی کیا ہوا ہے جان نکل رہی ہے ہماری۔ عید نے اسکے  
 ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا

یارِ عدی کچھ نہیں ہوا۔۔ بس بازو پر گولی لگی ہے۔ باقی میں ٹھیک ہوں  
- اسکی نارمل انداز میں کئی کئی بات سن کر سب کو دھچکا لگا۔ عید کی ماتھے  
کی رگیں تنی تھی

کدسے

چھوڑو تم۔۔۔۔۔ ماما کچھ کھانے کو دے دیں بھوک کی وجہ سے چکر بھی آ رہے ہیں۔۔۔ امثال نے اسے ٹالا

ہاں بہو جا کہ اس کے لیے جو س اور کھانے کو کچھ لے۔ کتنا خون نکل گیا ہے کمزوری کی وجہ سے چکر آ رہے ہوں گے۔ بی جان ساریہ بیگم کو بھیجا

اے میں نے پوچھا ہے کہ کیسے گولی لگی۔ کس کی اتنی ہمت ہوئی۔۔۔  
 عید نے اسے سخت نظروں سے دیکھا

عدی یار لیواٹ نہ۔۔۔۔۔۔ بھائی کو دیکھو وہ کتنے پریشان ہیں - شہری بھائی  
پلیز۔۔۔ ادھر میری طرف دیکھیں نہ۔۔۔۔۔۔ پریشان مت ہوں - دیکھیں میں  
بالکل ٹھیک ہوں امثال نے شہریار کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لیتے  
ہوئے کہا

سوہنے اپنی حالت دیکھو-----کپڑے خون سے لت پت ہیں ، بازو پر پٹی  
بندھی ہوئی رنگت پیلی پڑ رہی ہے اور کہتی ہو میں پریشان نہ ہوں۔ پتہ نہیں  
تمہیں کتنی تکلیف ہوئی ہوگی اور میں یہاں بے خبر آرام سے بیٹھا تھا۔ شہریار  
نے اس کے ہاتھ پکڑ کر چومے۔

بہرام تم نے میرے بھائیوں کو پریشان کر کے اچھا نہیں کیا۔ تمہیں یہ گولی  
بہت مہنگی پڑے گی۔ امثال نے شہریار اور عدید کی خراب حالت دیکھتے  
ہوئے سوچا

اچھا بتاؤ کیسے لگی

وہ ----- شہری بھائی ---- وہ ---- ہاں دو لوگ تھے شاید کوئی  
چور تھے۔ پرس چھین کر لے گئے ہیں اور ساتھ میں دھمکی کے طور پر گولی  
مار دی کہ پولیس کو نہ بتاؤں۔ امثال نے گڑبڑاتے ہوئے بات مکمل کی

اچھا کمال کے چور تھے جو پرس لے گئے جس میں صرف دس بیس ہزار ہوں  
گئے اور تمہارا یہ دو لاکھ کا موبائل چھوڑ گئے عید نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ  
کر اس کے سامنے کرتے ہوئے طنز کیا

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ میں مذاق کر رہی تھی بس ذرا سا ماحول بنا رہی تھی۔ امثال نے  
اپنا جھوٹ پکڑے جانے پر بات کو مذاق کا رنگ دیا



چلو اب سیرئیس بتاؤ۔ عید اسکو بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا

وہ واپس آتے ہوئے میں ایک جگہ پر کی تھی اچانک وہاں فائرنگ شروع ہو  
گی تو میں بھی اسکی زد میں آگئی بس اتنی سی بات ہے امثال نے کندھے  
اچکائے

کس جگہ پر۔۔۔ عید کی نظریں اسے اپنے اندر تک اترتی محسوس ہو رہی تھیں

پتہ نہیں کونسی جگہ تھی میں نے نوٹ نہیں کیا بک شاپ پر گئی تھی شاہ  
ہاوس کے بچوں کے لیے کچھ بکس لینی تھیں۔ اب جانے بھی دو نہ تم کیا

پولیس والوں کی طرح تفتیش کرنے بیٹھ گئے ہو۔ اسکی جانچتی نظروں سے  
جھنجھلا کر کہا

تمہیں پتہ ہے تم جھوٹ بول رہی ہو اصل بات کیا ہے اسکا تو میں پتہ لگا ہی  
لوں گا عید نے موبائل پر کوئی نمبر ملاتے کہا اور لاونج سے نکل گیا  
بھائی آپ دیکھ لیں اسے، میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں۔ امثال شہیار کی طرف  
مڑی

وہ ٹھیک کہہ رہا ہے تم غلط بیانی سے کام لے رہی ہو۔ شہیار کی بات سن  
کر وہ منہ بنا کر رہ گئی

چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں شہریار اٹھتے ہوئے بولا

اوہ کم آن بھائی میں چیک اپ کروا کر آئی ہوں۔ میڈیسن بھی لی ہے میں  
کہیں نہیں جا رہی

پتہ نہیں کس ڈاکٹر کے پاس گئی ہو ٹھیک سے چیک اپ کیا بھی ہے یا  
نہیں میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تم میرے ساتھ چل رہی ہو۔ میں کچھ  
نہیں سنوں گا۔ اٹھو۔ شہریار نے حکمیہ انداز میں کہا تو مجبوراً اسے اٹھنا پڑا

اچھا ٹھیک ہے لیکن میں وہ نہیں پہنوں گی جو گلے اور بازو میں پلاسٹر پہنتے  
ہیں امثال نے اٹھتے ہوئے فرمائش کی

اچھا ٹھیک ہے چلو تو سہی -

میں بھی چلتی ہوں - ساریہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا

نہیں ماما ہم بس چیک کروا کر آجائیں گے آپ پریشان نہ ہوں شہیار نے  
ماں کو تسلی دی

نہیں شہری میں ساتھ جاؤں گی تم چلو بس -

چلیں بھائی - امثال چنچ کر کہ آئی تو شہیار کو ٹھلتے پایا

کہاں جا رہے ہو۔ عید نے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا

اسے ڈاکٹر کے پاس لے کے جا رہا ہوں جب تک میں خود اس کا ٹریٹمنٹ نہ  
کروا لوں میری تسلی نہیں ہوگی

ہوں۔۔۔ صحیح ہے میں بھی چلتا ہوں

شہری بھائی میں بتا رہی ہوں میں پلاسٹر نہیں لگواؤں گی۔۔۔ عجیب سا لگتا  
ہے۔۔۔ ہوسپٹل پہنچ کر امثال نے اسے یاد دلوایا

ٹھیک ہے گریٹ مت لگوانا۔۔۔۔ ڈاکٹر پہلے والی بینڈج اتارنے لگا تو امثال  
کراہی

ڈاکٹر آرام سے۔۔۔۔۔ آپ دیکھ نہیں رہے اسے تکلیف ہو رہی  
ہے۔۔۔۔۔ عید کے سرد اور کرخت لہجے پر ڈاکٹر جھرجھری لے کر رہ گیا  
۔ پاس کھڑی نرسوں میں سے ایک جو کافی دیر سے اسے میٹھی نظروں سے  
دیکھ رہی تھی اسکا انداز دیکھ کر اس نے کھسکنے میں ہی عافیت جانی۔ عید کی  
سرخ انگارہ آنکھیں اور چہرے پر چٹانوں جیسی سختی دیکھ کر امثال کی بھی  
ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی اسکی پھیکی پڑتی رنگت دیکھ کر  
شہیار نے عید کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر امثال کی طرف اشارہ کیا

تم ٹھیک ہو۔۔ درد تو نہیں ہو رہا۔۔ عید کے پوچھنے پر امثال نے ڈرتے  
ہوئے نفی میں سر ہلا دیا اسکو یوں خود سے ڈرتے دیکھ کر اس نے آنکھیں بند  
کر کہ گہری سانس لی

ریلیکس پرنسز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ سٹریچر پر بیٹھتے ہوئے اس کا سر  
چوما۔

یوں تو نہیں کرو نہ۔۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ اسکو ہلکا سا کانپتا ہوا دیکھ  
کر عید نے اسے بازو کے حصار میں لیا۔ ابکی بار اس کے لہجے میں بلا کی  
نرمی تھی۔ امثال نے اس کے سینے پر سر رکھا

آئی ایم سوری۔۔ تم پر سکون رہو پلیز۔۔۔۔ ڈاکٹر اور نرسیں اسکے پل پل بدلتے روپے کو دیکھ کر حیران تھے

میں میڈیسن لے کر آتا ہوں پھر گھر چلتے ہیں۔ شہریار کہتا ہوا باہر چلا گیا

میری بیٹی کیسا فیل کر رہی ہے۔ اسکی دوسری طرف بیٹھتے ہوئے پوچھا

ٹھیک ہوں ماما۔۔۔۔۔

- تم دیکھنا میری بیٹی جلدی ٹھیک ہو جائے گی - ساریہ بیگم نے اس کا منہ چومتے ہوئے کہا



اللہ اللہ یہ میری ماما ہی ہیں نہ -- مجھے لگتا ہے میں خواب دیکھ رہی کوئی مجھے  
چٹکی کاٹو تاکہ مجھے ہوش آئے۔ امثال کے شرارت سے کہنے پر ساریہ بیگم اور  
عید ہنس دیے

ہا۔۔۔۔۔ میری بات پر ماما ہنس رہی ہیں عدی۔۔ اب تو پکا میں کوئی  
خواب دیکھ رہی ہوں

یہ لڑکی بیماری میں بھی باز نہیں آتی۔ ساریہ بیگم نے سر جھٹکا

چلیں ماما۔۔ شہریار نے آکر کہا تو وہ اٹھے

بڑی مام آپ شہری بھائی کے ساتھ بیٹھ جائیں میں ژلے کے ساتھ پیچھے بیٹھ جاتا ہوں دو لوگوں کے ساتھ کمفرٹ ایبل فیل نہیں کرے گی۔ عید کے کہنے پر ساریہ بیگم آگے بیٹھ گئی۔ عید اسے اپنے ساتھ لگائے پیچھے بیٹھ گیا۔ ابھی وہ لوگ آدھے راستے میں ہی پہنچے تھے کہ امثال نے اپنا وزن مکمل طور پر اس پر ڈال دیا۔ اس نے چونک کر اسے دیکھا تو وہ آنکھیں بند کیے گہری سانسیں لے رہی تھی

ژلے سوہنے ٹھیک ہونہ۔۔ کیا ہوا ہے عید نے اس پر جھکا

کچھ نہیں ہوا عید۔۔ سو گئی ہے ڈاکٹر نے کہا تھا انجکشن کی وجہ سے سو جائے گی، اسے ڈسٹرب نہ کرو۔ بیک ویو مرر سے دیکھتے شہیار نے اسے منع کیا تو اس سکھ کا سانس لیا

اسکے سامنے اپنے غصے پر کنٹرول رکھا کرو۔ اگر ایسے ہی چلتا رہا تو وہ تم سے ڈرنے لگے گی۔ شہیار نے اسے تنبیہ کی

جی بھائی آئندہ خیال رکھوں گا

حویلی پہنچتے پہنچتے انہیں رات کے آٹھ بج چکے تھے شہیار نے اسے کسی چھوٹی بچی کی طرح اپنے ہاتھوں میں اٹھایا اور اسکے کمرے میں لٹایا۔ سب لوگ

وہاں جمع ہو گئے تھے کچھ دیر تک اس کے پاس بیٹھے رہنے کے بعد سب  
آہستہ آہستہ اٹھ کر جانے لگے

ماما آپ بھی جا کر سو جائیں میں یہی سو جاتا ہوں۔ رات کو اگر اسکی آنکھ  
کھلی ہمیں ناپا کر پریشان ہو گی اور اگر اسے کچھ چاہیئے ہو گا تو بھی میں بیچ  
کر لوں گا شہیار نے امثال کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

بیٹا تم سارے دن کے تھکے ہوئے ہو میں سو جاتی ہوں اسکے پاس تم جاؤ  
اپنے کمرے میں۔۔ ساریہ بیگم نے اسے بھیجنا چاہا

نہیں مام آپ جائیں میں بھی یہی ہوں۔ عید نے کہا تو وہ دروازے کی  
طرف بڑھی جب راسم شاہ کو اندر آتے دیکھا

چلو بھئی رش کم کرو۔ میں آج اپنی بیٹی کے پاس سوؤں گا۔ انکی بات سن  
کر ساریہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا

اسکی ضرورت نہیں آپکے سپوت پہلے ہی ڈیرے جما چکے ہیں۔ ساریہ بیگم نے  
عید اور شہریار کی طرف اشارہ کیا

چلو بھئی پھر میری بھی جگہ بناؤ اور آپ بھی کھانا کھالیں اور ان دونوں کے  
لیے بھی بجھوادیتجیے گا۔ راسم شاہ نے باہر نکلتی ساریہ بیگم سے کہا تو  
دونوں نے معنی خیزی نظروں سے انہیں دیکھا

واہ بھئی کتنی فکر ہے آپ کو اپنی بیوی کی مجھے تو لگتا ہے ہماری آڑ میں آپ  
ماما کو تاکید کر رہے ہیں۔ عید نے مسکراتے ہوئے کہا

کاش ژلے جاگ رہی ہوتی، آپکا وہ ریکارڈ لگاتی کہ یاد رکھتے۔ شہیار نے بھی  
ہنستے ہوئے انہیں چھیڑا تو انہوں نے قہقہہ لگایا

شرم تو نہیں آتی ماں باپ سے اس طرح سے بات کرتے ہوئے۔ ساریہ بیگم  
نے جھینپتے ہوئے انکو گھر کا جواب میں تینوں کا قہقہہ دیکھ کر وہ سر جھٹکتی  
باہر نکل گئی ان کے جانے کے بعد وہ شہیار کی طرف متوجہ ہوئے

کیا کہا ہے ڈاکٹر نے ----

بڑی فریکچر نہیں ہوئی اس لیے فکر کی کوئی بات نہیں مگر ڈاکٹر نے کہا ہے  
کہ احتیاط ضروری ہے تاکہ زخم خراب نہ ہو۔ کل دوبارہ چیک اپ کے لیے  
جانا ہے

کچھ پتا چلا کون تھے ؟

نہیں بڑے بابا میں نے پتہ کروایا ہے صبح تک پتہ چل جائے گا۔ ژلے جانتی ہے مگر پتہ نہیں کیوں بتا نہیں رہی ہے۔ عید نے اپنی پیشانی مسلی

اچھا کوئی نہیں تم پریشان نہ ہو، پتہ چل جائے گا۔ اتنے میں عائشہ کھانا لے کر کمرے میں آئی

عید بھائی اور آپ نے کھانا نہیں کھایا تھا تو خالہ نے کہا ہے کہ آپکو کمرے میں دے آؤں۔ پلیز کھالیں۔ عائشہ نے شہیار کے سامنے کھانا رکھا تو راسم صاحب کھنکھارے

عید تمہیں یاد ہے کچھ دیر پہلے کوئی کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔



ہاں نہ بابا مجھے بڑے اچھے سے یاد ہے۔۔ عید نے بھی لقمہ دیا تو  
شہریار جھینپ کر رہ گیا۔ عائشہ نا سمجھی سے انہیں دیکھتی ہوئی چلی گئی

---

صبح جب امثال کی آنکھ کھلی تو اپنے دائیں طرف ساریہ بیگم، بائیں طرف راسم  
صاحب کو سوتے پایا۔ سامنے نظر پڑی تو صوفے پر عید سو رہا تھا اور اسکے  
پاس ہی نیچے گدا بچھائے عید سو رہا تھا

یہ حویلی والوں نے ان سے انکے کمرے چھین لیے ہیں کیا، جو یہ لوگ یہاں  
سو رہے ہیں۔ امثال بڑبڑاتے ہوئے اٹھی

ایک ہاتھ سے بال سمیٹنے کی کوشش کی جو کہ ناکام رہی تھک کر اس نے  
ایسے ہی چھوڑ دیے ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ درمیان میں سے کیسے اٹھے  
کہ شہیار کی آنکھ کھل گئی وہ اٹھ کر اسکے پاس آیا

کیا ہوا کچھ چاہیے۔۔۔۔۔ پین تو نہیں ہو رہا ہے؟

ہاں بھائی میں ٹھیک ہوں۔ آپ میرے بال سمیٹ دیں، مجھے منہ دھونا ہے  
تو شہیار اسکے بال سمیٹنے لگا گوکہ دونوں ہلکی آواز میں باتیں کر رہے تھے پھر  
بھی باری باری ان تینوں کی آنکھ کھل گئی

ژلے کیسا ہے تمہارا بازو؟؟-----کب اٹھی؟--ساریہ بیگم نے اٹھتے  
ہوئے پوچھا

اما ٹھیک ہے اور میں تھوڑی دیر پہلے ہی اٹھی ہوں۔ جب آنکھ کھلی تو پہلے  
تو مجھے لگا شاید میں کسی دربار میں ہوں جہاں اتنے سارے لوگ آڑے ترچھے  
سو رہے ہیں۔۔۔ پھر خیال آیا کہ ہو سکتا ہے حویلی والوں نے آپ سے  
کمرے چھین لیے ہوں، اب ذرا آپ روشنی ڈالنا پسند کریں گے کہ آپ  
سب یہاں کیوں سو رہے تھے۔۔۔۔ امثال نان سٹاپ شروع ہو چکی تھی

ہمارے دماغ خراب ہو گئے تھے جو یہاں سو گئے۔ اسکے خیالات سن کر ساریہ  
بیگم جل کر رہ گئیں

اچھا اچھا اور یہ بات آپکو اب کس نے بتائی۔ امثال نے "اب" پر زور دیتے  
ہوئے تجسس سے پوچھا تو راسم شاہ نے قہقہہ لگایا

تم کیوں چاہ رہی ہو کہ میں تمہیں اس حالت میں بھی جوتے لگاؤں ؟

رہنے دیں ماما اس وقت میرے پاس سیکیورٹی کے فول پروف انتظامات ہیں  
۔ آپ مجھے ٹچ بھی نہیں کر سکتی امثال نے اپنے چاروں طرف باپ اور  
بھائیوں کو دیکھتے ہوئے فخر سے آنکھیں مٹکائیں

میں تمہارے ساتھ پوری نہیں آسکتی۔ اٹھتے ساتھ ہی تمہارا دماغ اور زبان  
پڑپڑ کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ لوگوں کی اولاد صبح اٹھنے کے  
بعد آدھے آدھے گھنٹے تک جام رہتی ہے اور ایک میری اولاد ہے جو نیند میں  
بھی فریش ہوتی ہے۔ بڑبڑاتے ہوئے وہ باہر نکل گئی پیچھے وہ چاروں دل  
کھول کر ہنسنے تھے

ویسے آپ لوگوں نے بتایا نہیں کہ یہ درباروں پر سوئے ملنگوں کی طرح  
میرے کمرے میں کیوں پڑے تھے۔

تمہاری ماں کا خیال غلط نہیں ہے راسم شاہ نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ بھی  
کمرے سے نکل گئے

بھائی مجھے بھوک لگی ہے۔ امثال فریش ہو کر آئی تو شہریار سے کہا

اچھا میں ناشتے کا کہتا ہوں اور عید تم سو جاؤ کافی دیر تک جاگتے رہے ہو  
تمہاری آنکھیں ریڈ ہو رہیں

ہاں عدی تم یہاں آجاؤ ایزی ہو کر سونا۔۔ امثال نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا  
تو وہ اٹھ کر اسکے بائیں جانب لیٹ گیا۔ شہریر نے ٹاول لے کر اسکے ہاتھ اور  
منہ خشک کیا بالوں میں کنگھی کر رہا تھا کہ رمل اور عائشہ ان تینوں کا ناشتہ  
لے کر آئیں شہریار کو اسکے بال کنگھی کرتا دیکھ کر عائشہ مسکرائی

آہستہ عید ابھی سویا ہے۔ شہریار نے انکو اشارہ کیا

لائیں مجھے دیں میں کر دیتی ہوں آپ ناشتہ کر لیں ٹھنڈا ہو جائے گا عائشہ  
نے اس سے کنگھی لینی چاہی

نہیں بس ہو گیا۔ شہریار نے مصروف انداز میں کہا۔ اسکو اتنی مہارت اور  
صفائی سے چٹیا کرتے دیکھ کر رمل اور عائشہ کے منہ کھلے تھے

ویسے شہریار بھائی اتنی صفائی سے تو ہمیں بھی چٹیا کرنی نہیں آتی جتنی  
مہارت سے آپ کر رہے ہیں۔ رمل ہنستے ہوئے بولی

وہ اس لیے کہ میں اکثر اپنے بچے کے بال بناتا رہتا ہوں۔ شہریار نے ہنستے ہوئے بالوں کے آخر پر پونی لگائی

ارے آپو آپکو نہیں پتہ بھائی تو آٹلنگ بھی بہت اچھی کرتے ہیں۔ امثال اسکی ایک اور خوبی بتائی

چلو بھئی عائشہ تمہارے لیے آسانی رہے گی۔ تمہاری نند نے کافی ایکسپٹ بنایا ہوا ہے تمہارے مجازی خدا کو۔ رمل عائشہ کو چھیڑا تو پل میں اسکا چہرہ سرخ ہوا



ہاں بالکل آپ بھائی سے کنگھی کروایا کرنا اور آٹنگ بھی کروانا اور تو اور بھائی  
نوڈلز بہت اچھے بناتے ہیں۔ امثال نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔  
شہریار کے سامنے انکے چھیڑنے پر اس کے لیے نظریں اٹھانا مشکل ہو گیا تھا  
رہی سہی کسر مل کی اگلی بات نے پوری کر دی

بھئی عائشہ امثال کا کمرہ سیٹ کر دو۔ سارا بکھرا پڑا ہے میں کر دیتی مگر  
تمہارے شوہر، دیور اور نند کے درمیان، میرایوں کام کرنا بنتا نہیں۔ بھئی انکی  
بہو ہو خود ہی سنبھالو، کہتی ہوئی وہ یہ جا وہ جا۔ اسکی حالت دیکھتے ہوئے  
امثال کی ہنسی چھوٹی تھی شہریار کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی

برى بات بچے ايسے تنگ نہیں کرتے ،عائشہ آپ ريلکس ہو کر اپنا کام  
کریں یہ اب کچھ نہیں بولے گی اسکو اپنی جگہ سے نہ ہلتا پا کر شہیار نے  
امثال کو ٹوکا

ٹھیک ہے بھائی اب نہیں کروں گی --- سوری آپی آپ کر لیں جو کرنا ہے  
میں کچھ نہیں بولوں گی امثال نے ہونٹوں انگلی رکھی تو وہ آگے بڑھ کر  
چیزیں سمیٹنے لگی شہیار ہاتھ دھونے کے لیے واش روم گیا تو عائشہ اسکے پاس  
آئی

تمہاری آج والی بکواس کو میں بھولوں گی نہیں بدلہ تو ضرور لوں گی

بھائی آپی دھمکیاں دے رہیں ہیں۔ امثال نے واش روم سے نکلتے شہریار کو

شکایت لگائی

میں مان ہی نہیں سکتا۔۔۔۔ شہریار کی بات سن کر امثال کا منہ کھلا عائشہ

بھی اب کی بار مسکرائی تھی

بھائی آپ میرا یقین نہیں کر رہے

ہاں بالکل کیوں کہ میں جانتا ہوں میرا بیٹا دھمکیاں سننے والا بندہ ہی نہیں

ہے۔

چلو اب منہ نہ بناؤ ناشتہ کرو پہلے ہی ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ شہریار نے ٹرے سے  
ناشتہ نکالا اور خود کھانے کے ساتھ ساتھ نوالے بنا کر اسے بھی کھلانے لگا

---

---

ارے بازی تم --- تم لوگوں نے تو شام کو آنا تھا نہ -- امثال کمرے میں  
داخل ہوتے بازل کو دیکھ کر حیران ہوئی

ہاں آنا تو شام میں ہی تھا مگر تمہاری چوٹ کا سنا تو رہا نہیں گیا مجھ سے

تمہیں کس نے بتایا عدی اور شہری بھائی کو تو منع کر چکی تھی۔

زروا نے-----بازل اسے گلے لگاتے بولا

کس نے-----امثال نے دوبارہ پوچھا کہ شاید اسے نام سننے میں غلطی  
ہوئی ہو

زروا نے---

تم اس سے کیوں رابطے میں ہو۔ امثال نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے  
پوچھا تو وہ گڑبڑا گیا

اوہ آئی سی۔۔۔ تو اس دن تم نے موبائل اس کے لیے لیا تھا اور مجھے کہا کہ  
کسی کو دینا ہے۔۔۔

ہاں تو دیا ہی ہے نہ۔۔۔

لسن۔۔۔ ہم نے طے کیا تھا کہ ایک دوسرے سے کبھی کچھ نہیں چھپائیں  
گے پھر نہ بتانے کی وجہ جان سکتی ہوں

میں بس بتانے ہی والا تھا

کب۔۔۔۔۔

تم چھوڑو اس بات کو پھر بتاؤں گا ابھی تم یہ بتاؤ کہ یہ سب ہوا کیسے۔  
میں تو سن کر ہی حیران ہو گیا تھا کہ امثال کو گولی لگی ہے۔ ایسا ممکن ہی  
نہیں وہ تو جب اس نے مجھے پکچر بھیجی تب جا کر مجھے یقین آیا

پہلے تم پروس کرو کہ نہ تو تم کسی کو بتاؤ گے اور نہ ہی خود کچھ کرو گے۔  
امثال نے اسکے قریب بیٹھتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلا دیا

ایسے نہیں اب کرو پروس --- امثال نے اسکے سامنے ہاتھ پھیلایا تو بازل  
نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

وہ کچھ دن سے مجھے -----

آپی شہری بھائی کہہ رہے ہیں کہ نیچے آجائیں۔ زروا نے اندر آتے ہوئے کہا

اچھا تم چلو ہم آتے ہیں۔ بازل نے کہا

نہیں بھائی نے کہا ہے کہ آپ دونوں کو لے کر آؤں اور وہ نیچے بشیر انکل  
لوگ بھی آئے ہوئے ہیں آپ کی عیادت کرنے۔ زروا کی بات سن کر وہ  
چونکی

اچھا اکیلے آئے ہیں کیا۔ امثال نے سرسری سا پوچھا



نہیں انکی بہو، بیٹا اور بہرام شاہ ہے ساتھ میں

تم ریسٹ کرو میں ذرا مہمانوں سے مل لوں پھر بات کریں گے

السلام علیکم انکل کیسے ہیں آپ۔ امثال نے بشیر شاہ کے اگے سر جھکایا

وعلیکم السلام۔۔ جیتی رہو۔ انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

کیسی ہیں آنٹی۔ آپ کیسے ہیں بہرام بھائی۔ امثال نے مسکراتے ہوئے

بہرام شاہ سے کہا تو اس نے بھی مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور زخم کیسا ہے تمہارا - بہرام کی ماں زینت  
بیگم نے اسکو پیار کرتے ہوئے اپنے پاس بٹھایا امثال نے بہرام شاہ کے  
سامنے بیٹھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی

ہمیں پتہ چلا ہے کہ تمہیں کسی نے گولی ماری ہے - خدا غارت کرے اس  
ظالم کو کیسے پھول سی بچی کملا کر رہ گئی ہے - ماں کی بات سن کر اسکے  
چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی

بس آنٹی کیا کہہ سکتے ہیں کسی نامرد نے ایک لڑکی پر اپنی دھاک بٹھانے  
کی ناکام کوشش کی ہے - امثال نے بہرام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تم جانتی ہو انہیں۔ کون لوگ تھے اور انکا مقصد کیا تھا۔ بشیر شاہ نے تفکر سے کہا

جی انکل میں جانتی ہوں اور جہاں تک رہی مقصد کی بات تو بس ایک کمی نے اپنی کمیگی دکھائی ہے۔ امثال نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ بہرام کی طرف اچھالی تو وہ دانت پیس کر رہ گیا

مگر مصطفیٰ تو کہہ رہا تھا کہ انہیں نہیں پتہ کون تھے

میں انہیں نہیں بتایا۔ اگر بتا دیتی تو اب تک یوں کھلا نہ گھوم رہا ہوتا، بلکہ کب کا قبر میں اتر چکا ہوتا۔ اس نے بہرام کی طرف دیکھتے ہوئے جتایا

تو پتر بتانا چاہیے نہ اگر اس خبیث نے دوبارہ نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو --- بشیر شاہ نے کہا

نہیں انکل اب کچھ نہیں کرے گا۔ اتنا بھی وہ صرف اسی لیے کر گیا کہ اسے میں نے ڈھیل دے رکھی تھی اور جہاں تک رہی گھر میں بتانے کی بات --- وہ انکی طرف تھوڑا سا جھکتے ہوئے گویا ہوئی

تو میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو چھوٹی چھوٹی باتیں لے کر باپ بھائیوں کی طرف بھاگتی ہیں امثال شاہ اپنے کھاتے خود ہی کلیر کر لیتی ہے

- بہت سے حساب اکٹھے ہو گئے ہیں اسکی طرف، ایک ہی بار میں چکانے کا ارادہ ہے میرا۔ امثال نے بہرام کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ دبائی

چلیں بابا مجھے کام سے جانا ہے پھر آجائیں گے۔ بہرام شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا

ارے بہرام بھائی بیٹھیں نہ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ امثال نے لفظ بھائی پر خاصا زور دیا تھا

نہیں ہم پھر آئیں گے بابا میں ویٹ کر رہا ہوں آپ آجائیں کہتا ہوا وہ لاؤنج سے نکل گیا۔ امثال کے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ تھی

ہیلو۔۔ امثال لان میں بیٹھی تھی جب ایک انجانی آواز سنائی دی اس نے  
سر اٹھایا تو آواز کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی اجنبی تھا

ہائے۔۔۔۔

آپ شاید امثال شاہ ہیں۔ سامنے والے بیٹھتے ہوئے کہا

مجھے بھی ایسا ہی کچھ لگتا ہے۔ امثال نے کندھے اچکائے تو وہ بے اختیار  
مسکرا دیا

سمجھ گیا، مجھے کہا گیا ہے کہ جو سیدھی بات کا بھی الٹا جواب دے وہی  
امثال ہوں گی

جب تک آپ مجھے اپنا تعارف نہیں دیں گے تب تک میں آپکی اس سمجھ کو  
داد نہیں دے سکتی۔۔۔۔ وہ اسکی بے نیازی دیکھ کر رہ گیا

میں فرہاد شاہ، راشد شاہ کا بیٹا، ہائر سٹڈی کے لیے باہر گیا ہوا تھا کل ہی  
واپس آیا ہوں

اوہ اچھا تو تم راشد ماموں کے بیٹے ہو صحیح امثال مسکرائی

ہاں جی یہ تم دونوں کے سب سے بڑے وکٹم کا بیٹا ہے۔ صدام شاہ نے  
پاس بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنسی۔

ٹلے کچھ پتہ چلا یہ کس کی حرکت ہے۔ صدام نے اسکے بازو کی طرف اشارہ  
کیا

میں جانتی ہوں یار۔۔۔۔۔۔ پھر بتاؤں گی

بی بی، ساریہ بی بی کہہ رہی ہیں کہ آپکی میڈیسن کا ٹائم ہو گیا ہے آجائیں  
۔ ملازمہ نے ساریہ بیگم کا پیغام دیا تو وہ اٹھ کر چلی گئی۔ فرہاد کی نظروں  
نے دور تک اسکا پیچھا کیا



شی از سو کیوٹ۔۔۔۔ فرہاد کی نظریں ابھی تک وہیں ٹکی تھیں جس طرف  
امثال گئی تھی اسکی بات سن کر صدام ہنسا  
کیوٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت کچھ ہے اب آگئے ہو تو جسٹ  
ویٹ اینڈ واچ۔ ہر روز کچھ نیا دیکھنے سننے کو ملے گا

عدی کچھ پتہ چلا کون لوگ تھے؟ امثال نے بازل کو اشارہ کیا تو اس نے  
عید سے پوچھا

ہاں۔ عید کی بات سن کر امثال کا رنگ اڑا تھا جسے عید نے خاص طور پر  
نوٹ کیا تھا

تمہاری یہ اڑی رنگت بتا رہی ہے کہ تم جانتی ہو، لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی  
بتا کیوں نہیں رہی ہو۔ عید جھنجھلاتے ہوئے اٹھ کر اس کے پاس آیا

مم----- مجھے کیا پتہ عدی - سب کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہونے والی  
امثال اسکے سامنے لڑکھڑا رہی تھی

اوکے ---- اوکے ، ریلیکس مت بتاؤ۔ امثال جلدی سے باہر نکل گئی

عدی کیا واقعی پتہ چل گیا۔ بازل نے عید سے پوچھا

یہی تو پر اہم ہے ، ابھی تک کچھ پتہ نہیں چل پایا سب جگہ سے پتہ کروا چکا ہوں ۔ مگر ہر جگہ سے یہی جواب ملتا ہے کہ اس دن شہر میں کسی بھی جگہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا کروں ؟

چلو تم پریشان نہ ہوں پتہ چل جائے گا ۔ بات کرتے کرتے اچانک عید چونکا

یار بازی تم سے تو وہ ہر بات شئیر کرتی ہے ۔ پوچھو ڈالے سے ، تمہیں بتا دے گی ۔۔ مجھے چین نہیں آتا کہ میری بہن کا مجرم ابھی تک یوں سر عام دندناتا پھر رہا ہے

اچھا ٹھیک ہے میں پوچھتا ہوں تم خود کو یوں ہلکان مت کرو۔ بازل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

---

ہائے کزن کیا کر رہی ہو۔۔ فرہاد نے ثریا شاہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹی امثال سے کہا زخم کی وجہ سے وہ تین چار دن بعد جمال حویلی آئی تھی۔ فرہاد سے البتہ اسکی کافی بار ملاقات ہو چکی تھی

ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔۔ پاکستان میں دل لگایا نہیں؟

دل تو لگتا ہے کچھ زیادہ ہی لگ گیا میرا۔ فرہاد نے مسکاتے لہجے میں کہا

کیوں آتے ہی کوئی پسند کر لی ہے کیا؟ امثال نے رازداری سے پوچھا

شرم کرو۔۔ لڑکیاں یوں منہ پھاڑ کر ایسی باتیں نہیں کرتیں۔ ثریا شاہ نے  
اسے ٹوکا

ہاں تو وہ اور لڑکیاں ہوتی ہوں گی نہ۔۔۔۔ میں تو امثال شاہ ہوں۔۔۔۔ اور  
امثال شاہ سب کچھ کر سکتی ہے۔۔۔۔ وہ دونوں ہی اسکا شاہانہ انداز دیکھ  
کر رہ گئے

صحیح کہہ رہی ہو پتر تو واقعی ہی سب کچھ اور بہت کچھ کر سکتی ہے۔ ثریا  
شاہ نے گہری سانس لی اور اٹھ گئیں

ہاں تم کچھ کہہ رہے تھے فرہاد

میں کہہ رہا تھا دل تو لگ گیا ہے لیکن تھوڑا لیٹ ہو گیا ہوں

اچھا وہ کیسے۔ امثال نے دلچسپی سے پوچھا

اسکا نکاح ہو چکا ہے۔

اوہ ہ ہ ہ ہ ہ۔۔۔۔۔ چلو کوئی نہیں تم کوئی اور دیکھ لو کونسا وہ آخری تھی اور اگر پھر  
بھی وہی چاہئے تو ہماری یعنی میری اور بازی کی خدمات لے سکتے ہو۔ یقین  
کرو مایوس نہیں لوٹو گے

ارے نہیں۔۔۔۔۔۔۔ ضروری تو نہیں جو پسند ہو، مل بھی جائے وہ خوش  
رہے۔ کافی ہے میرے لیے۔ فرہاد کی بات سن کر امثال مسکرائی

واہ بھئی کیا بات ہے ایسا بہت کم لوگ سوچتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ  
آپکو اس سے بہتر ہمسفر عطا کرے امثال اسے صدقِ دل سے دعا دی تھی

-----  
شہری بھائی مجھے یونی جانا ہے۔ امثال نے شہریار کو کال کی

ابھی تمہارا زخم ٹھیک سے نہیں بھرا ایک دو دن میں چلی جانا

میری چار چھٹیاں ہوں گئی ہیں بھائی مڈٹرم سر پر ہیں اور میں چھٹیوں پہ  
چھٹیاں کر رہی ہوں۔۔۔۔ آج کوئز بھی ہے پلیز نہ جانے دیں

کیسے جاؤ گی بازی تو چلا گیا ہے

ہاں تو میں خود چلی جاتی ہوں ویسے بھی اب بازو آسانی سے موو کر سکتی ہوں

ٹھیک ہے ۔۔ گارڈز کو ساتھ لے کر جانا



بلکل بھی نہیں میں گارڈز کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ امثال نے منہ بنایا

میں اکیلے نہیں بھیجوں گا تمہیں

بھائی میں کوئی بچی نہیں ہوں جو گارڈز کا تماشہ لے کر گھومتی پھروں۔

امثال جھنجھلائی

مگر بچے -----

نو اگر مگر----- میں جا رہی ہوں تو بس جا رہی ہوں بائے امثال نے  
کال کاٹ دی اور گاڑی کی چابی اور بیگ لے کر نیچے آئی تو ساریہ بیگم کو  
ہال میں بیٹھے پایا

ماما میں یونی جا رہی ہوں----

بیٹا ابھی سے-----

مام میری شہری بھائی سے بات ہوگئی ہے----- بائے--- کہتی وہ جلدی  
جلدی ہال سے نکل گئی اگر تھوڑی دیر اور رکتی تو باری باری سب کو بتانا پڑتا  
کہ کہاں جا رہی ہو اور کیوں جا رہی ہو گاڑی میں بیٹھتے ہی اسکا موبائل بجا

جی بھائی۔ امثال نے کال پک کر کے کان سے لگاتے ہوئے کہا

ڑلے میری بات دھیان سے سنو۔۔ تمہارا بازو ٹھیک نہیں ہے۔ اور سپیڈ  
نہیں کروگی آہستہ گاڑی چلاو گی ورنہ میں بات نہیں کروں گا تم سے۔۔  
شہریار کی دھمکی سن کر وہ ہنسی

اوکے بھائی نہیں کروں گی آپ پریشان نہ ہوں۔۔ امثال نے اسے تسلی

دی

میری بات یاد رکھنا ٹھیک ہے نہ۔۔ شہریار نے اسے ایک بار پھر تاکید کی

اوکے ----- اوکے

بھائی بھی نہ وہمی ہو جاتے ہیں امثال بڑبڑاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی  
- ابھی اس نے شہر کے داخلی راستے پر گاڑی موڑی ہی تھی کہ اچانک اسکی  
گاڑی لڑکھڑا کر سامنے درخت سے جا ٹکرائی۔

میں نے کہا تھا نہ کہ اگر میری نہ ہوسکی تو کسی اور کے قابل بھی نہیں  
چھوڑں گا۔۔۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے بہرام شاہ کی آواز سنی تھی

---

کیا ہوا ہے بھائی آپ ٹھیک ہیں نہ -- عید شہیار کے آفس میں داخل ہوا تو  
اسے ادھر ادھر ٹہلتے پایا

پتہ نہیں کیوں ایک عجیب سی بے چینی لگی ہوئی ہے۔ جیسے کچھ برا ہونے  
والا ہے۔ شہیار نے گردن پر ہاتھ پھیرا

کیوں خیریت؟ آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟ عید نے فکر مندی سے کہا

ہاں ٹھیک ہوں بس ژلے کی جانب سے فکر لگی ہوئی ہے

آپ یہاں بیٹھیں۔ عید نے اسے چئیر گھسیٹ کر بٹھایا

اب بتائیں کیا بات ہے

یار ابھی ٹلے کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھی کہ اسے یونی جانا ہے - میرے  
بار بار کہنے کے باوجود بھی وہ گارڈز کو ساتھ لے کے جانے پر راضی نہیں  
ہوئی اور اب اکیلی آرہی ہے -

تو اس میں پریشانی والی کیا بات ہے وہ پہلے بھی تو آتی جاتی

ہے نہ

پتہ نہیں کیوں میرا دل نہیں مان رہا۔ اسے یوں اکیلے نہیں آنا چاہیئے تھا۔  
شہریار کی بات سن کر وہ خاموش ہوا

اچھا ایک کام کرتے ہیں وہ ابھی نکلی ہے نہ گاؤں سے، تو راستے میں ہوگی  
ہم چلتے ہیں اسکو راستے سے لے لیں گے۔ عید نے اٹھتے ہوئے کہا

اوہ ہاں مجھے یہ خیال کیوں نہیں آیا۔ چلو شہریار نے موبائل اٹھایا اور دونوں  
آگے پیچھے باہر نکل گئے

کب کی نکلی ہوئی ہے اب تک تو اسے پہنچ جانا چاہیئے تھا راستے میں کہیں  
بھی نہیں ملی۔ وہ تقریباً آدھے سے زیادہ راستہ طے کر چکے تھے

تم اسے کال کرو ہو سکتا ہے یونی پہنچ گئی ہو۔ شہریار نے کہا تو عید اسکا نمبر  
ملانے لگا

کال نہیں اٹھا رہی ہے۔۔۔۔۔

دوبارہ ٹرائی کرو نہ۔۔۔۔۔

اوہ مائی گاڈ یہ تو بڑے کی گاڑی ہے۔۔ سامنے کھڑی گاڑی کی حالت دیکھتے  
ہوئے انکو کو کسی انہونی کا احساس ہوا۔



نزدیک پہنچ کر گاڑی سے نکلے اور بھاگتے ہوئے اس تک پہنچے جہاں وہ  
سٹیرنگ پر سر رکھے بیٹھی تھی۔ سائیڈ شیشہ ٹوٹا ہونے کی وجہ سے شہریار نے  
اندر کی جانب سے دروازہ کھولا اور اسے سیدھا کیا وہ ہوش و حواس سے بیگانہ  
پڑی تھی، ماتھے سے خون بہہ کر اسکے چہرے کو تر کر چکا تھا۔ کانچ کا ایک  
چھوٹا سا ٹکڑا اسکے ہاتھ اور گال پر چبھا ہوا تھا۔ شہریار کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا

ڑلے ----- بھائی کی جان ہوش کرو۔ کیا ہوا ہے؟ عید نے اسکا

گال تھپتھپایا

ہٹو اسے ہوسپٹل لے کر جانا ہوگا۔ شہریار نے خود کو سنبھالتے ہوئے جلدی سے اسکو ہٹا کر پیچھے کیا اور امثال کو گاڑی سے نکال کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا عید بھی پلٹا جب اسکی نظر گاڑی کے ٹائر پر پڑی

آ جاؤ نہ منہ اٹھا کر وہاں کیوں کھڑے ہو۔۔۔ شہریار اسے وہیں کھڑے دیکھ دہڑا۔

اسنے جھک کر گولی نکالی اور جیب میں ڈال کر ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا

بیٹا اٹھو۔ آنکھیں کھولو نہ۔ شہریار اسکا سر گود میں رکھے ایک ہی بات دہرائے جا رہا تھا

مجھے تمہاری بات نہیں ماننی چاہیئے تھی ٹلے، اکیلے نہیں بھجوانا چاہیئے  
تھا۔ ابھی تو تمہارا پہلے والا زخم بھی نہیں بھرا تھا ۔

یا اللہ پلیز اسے کچھ نہ ہو۔ شہیار نے اسکے بالوں پر لب رکھتے ہوئے دعا کی

عید یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہی ہے ۔ وہ بے بسی سے کبھی امثال کو  
پکارتا تو کبھی عید سے بات کرتا

پتہ نہیں میرا بچہ کب سے بے ہوش ہے -----

تم تو گاڑی تیز چلاؤ نہ یار۔ عید نے لب بھیختے ہوئے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی

دیکھیں فکر کی کوئی بات نہیں ہے سر اور ہاتھ پر چوٹ لگی ہے اور انکے پہلے  
والے زخم پر بھی کانچ چبھا ہے ہم نے ڈریسنگ کر دی ہے آپ شام تک  
انہیں گھر لے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں انہیں آگاہ کیا۔ تو  
دونوں نے گہری سانس خارج کی

تو وہ بے ہوش کیوں ہے؟ عید نے بے چینی سے پوچھا

پریشان مت ہوں۔ اکثر ایسی سچویشن میں انسان شاک کی وجہ سے بے ہوش  
ہو جاتا ہے۔ اب وہ ٹھیک ہیں تھوڑی دیر تک ہوش میں آ جائیں گی۔ آپ  
میرے ساتھ آئیں

وہ لوگ حویلی پہنچے تو ان تینوں کے کپڑوں پر خون اور امثال کے ماتھے پر  
بندھی پٹی دیکھ کر ساریہ بیگم کی چیخ نکلی تھی انکی چیخ سن کر آن کی آن  
میں دونوں حویلیوں کے افراد اکھٹے ہوئے گئے

یہ کیا.....؟ کیا ہوا ہے شہری...؟

کچھ نہیں ماما ہم سب ٹھیک ہیں۔ بس ژلے کو چوٹ لگی ہے آپ اسے  
بیٹھنے تو دیں نہ زیادہ دیر نہیں کھڑی رہ سکتی

کیسے-----؟؟؟؟؟

ایکسیڈینٹ ہوا ہے۔۔ گاڑی کم سپیڈ سے چلا رہی تھی اس لیے اللہ کا شکر ہے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔۔ شہریار نے ماں کو بٹھاتے ہوئے بتایا

کس سے ٹکرائی ہے گاڑی۔ راسم شاہ نے پوچھا

درخت سے شاید سنبھال نہیں پائی تھی گاڑی اس لیے

بھائی ایکسیڈینٹ ہوا نہیں کروایا گیا عید کے انکشاف پر سب دنگ رہ گئے

کیا مطلب۔۔ شہریار بے اختیار اتھ کھڑا ہوا

یہ بلٹ گاڑی کے ٹائر میں تھی اور بونٹ پر بھی سوراخ تھا۔ عید نے جیب  
سے گولی نکال کر شہیار کے سامنے کی

یا اللہ یہ کون منحوس ہاتھ دھو کر میری بچی کے پیچھے پڑ گیا ہے۔ بی جان  
نے امثال کا سر چوما

کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے دادو لیکن آپ فکر مت کریں۔ جلد ہی کچھ نہ کچھ  
ہو جائے گا

عادل کو فون کرو عاصم ، وہ جہاں کہیں بھی ہے ابھی کے ابھی واپس آئے  
- پولیس میں ہے کچھ تو سراغ ملے گا کہ کون ہے وہ خبیث کی اولاد جو  
ہماری لاڈلی کی جان کا دشمن ہو رہا ہے - مصطفیٰ شاہ نے کہا تو عاصم شاہ  
نے عادل کا نمبر ملایا

بند جا رہا ہے بابا سائیں

دادا جان وہ اپنا موبائل یہیں چھوڑ گئے ہیں ، انکے روم میں پڑا ہے اسکی بات  
سن کر انہوں نے سر جھٹکا



شاہ پتر نے تو اس کو دیکھا تو ہو گا نہ جس نے فائرنگ کی تھی۔؟؟؟

## مصطفیٰ شاہ کی بات سن کر امثال نے نظریں چرائیں

نہیں دادا جانی میں نے نہیں دیکھا۔ میں تو اپنے دھیان میں جا رہی تھی کہ اچانک گاڑی دُگمگائی اور سامنے درخت میں جا لگی اس کی بات سن کر عدید نے مٹھیاں بھینچیں جانتا تھا کہ وہ اب بھی چھپا رہی ہے لیکن اس پر سختی کر کہ پوچھنا نہیں چاہتا تھا اس لیے ضبط کر کہ رہ گیا

کیوں اپنی جان کے دشمن بن رہے ہو۔۔۔۔۔اپنے قرض بڑھاتے جا رہے  
ہو بہرام شاہ۔ امثال نے انکھیں بند کرتے سوچا

کیا بات ہے ژلے ، پریشان کیوں بیٹھی ہو۔ بازل نے اسکے سامنے نوڈلز کا  
باؤل رکھا۔ بقول امثال کے، کہ اسے بخار نہیں ہے جو وہ پھیکے کھانے  
کھائے۔ اس کے ضد کرنے پر وہ اس کے لیے نوڈلز بنا کر لایا تھا

عادل کو گئے آج دسواں دن ہے نہ تو وہ خود آیا ہے اور نہ ہی اسکی کوئی خیر  
خبر، مجھے فکر ہو رہی ہے

بات تو فکر کی ہے اب تک آجانا چائیے تھا، بازل نے اسے نوڈلز کھلاتے  
ہوئے فکر مندی سے کہا

ہاں نہ آٹھ دن کا کہہ گیا تھا آج دسواں دن ہے۔ پتہ نہیں ٹھیک بھی ہوگا کہ نہیں۔

اچھا تم ٹینشن نہ لو۔۔۔ انشاء اللہ وہ ٹھیک ہوگا تم اس کے لیے دعا کرو کہ وہ بخیر و عافیت سے لوٹ آئے۔

انشاء اللہ۔۔۔۔۔

چلو بھئی رات کافی ہو گئی ہے اب سو جاؤ۔۔۔ چلو شاباش شہیار نے اندر آتے ہوئے کہا تو بازل اٹھ کر اپنے روم میں چلا گیا۔

ابھی اسے سوئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اسکا فون بجا مگر وہ کان بند کیے  
پڑی رہی فون کرنے والا بھی شاید خاصا مستقل مزاج واقع ہوا تھا تیسری بار  
جب فون بجا تو اس نے بند آنکھوں کے ساتھ موبائل سکرین پر ہاتھ مار کر  
کان سے لگایا۔ کال پک پونے کی بجائے کٹ چکی تھی۔ اور وہ کان سے  
لگائے ہیلو ہیلو کیے جا رہی تھی۔ موبائل پھر بجنا شروع گیا تھا ابکی بار اس  
نے زرا سی آنکھیں کھول کر کال پک کی

ہیلو ----- ہیلو۔۔۔۔۔ کون بول رہا ہے بھئی۔ اسکی آواز سن کر دوسری  
کال پر موجود عادل کی بیٹ مس ہوئی تھی

کال کر کے سو گئے ہو کیا۔ دوسری جانب سے جواب نہ پا کر امثال جھنجھلا گئی

میں عادل بات کر رہا ہوں امثال - موبائل سے آتی آواز نے اسے ساکت کیا  
تھا اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں

تم۔۔ کیسے ہو۔۔۔۔۔۔ ٹھیک ہو نہ۔۔۔ کہاں ہو۔۔۔ گھر آگئے کیا۔۔

امثال نے سوالوں کی پوجھاڑ کر دی اسکی بے چین آواز سن کر دوسری طرف

موجود عادل کے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ پھیلی

آرام سے لڑکی کیا ہو گیا ہے سانس تو لو اور میں ابھی گھر نہیں آیا تم ایک  
کام کرو میرے روم میں جاؤ الماری میں ایک فائل پڑی ہوئی ہے اسکی تھوڑی  
سی ڈیٹیل چائیے مجھے وہ بھیجو

تم کب آؤ گے -----

تم پہلے میرا کام تو کرو، پھر بتاتا ہوں

کیا ہوا اڑلے کچھ چائیے۔ شہریار اسکی آواز سن کر اٹھ گیا تھا

نہیں بھائی مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ عادی کا فون ہے، میں سن کر آتی ہوں  
آپ آرام سے سو جائیں

ٹھیک ہے۔ شہیار نے دوبارہ آنکھیں موندیں

یہ شہری تمہارے روم میں کیوں سو رہا ہے، تم ٹھیک تو ہو نہ۔ عادل نے  
پوچھا

ہاں بس تھوڑی طبعیت خراب تھی، اسلیے بھائی میرے روم میں سو رہے  
ہیں۔ امثال نے جوتا پہنتے ہوئے اسے بتایا

کیوں۔۔ کیا ہوا۔۔

کچھ نہیں بس تھوڑا سا بخار ہے۔ تمہیں پتہ تو ہے کہ بھائی ایسے ہی ٹینشن  
لے لیتے ہیں۔ امثال آہستگی سے دروازہ بند کرتی باہر آئی

میڈیسن لی۔۔۔۔

ہاں لی تھی۔۔۔ امثال نے عادل کے روم کا دروازہ کھولا، اندر داخل ہو کر  
سوچ بورڈ پر ہاتھ مار کر لائٹ آن کی واپس مڑی تو فون کان سے  
لگائے کھڑے عادل کو دیکھ کر اچھلی



تم----- تم کب آئے۔ واٹ اے پلیمنٹ سرپرائز عادی -----اوہ  
مائی گاڈ۔ امثال اسکی طرف لپکی۔ وہ جو اسکاری ایکشن دیکھنے کے لیے فون  
کان سے لگائے کھڑا مسکرا رہا تھا اسکے ہاتھ سے بے اختیار موبائل چھوٹا

دینا تو میں نے سرپرائز چاہا تھا مگر یہاں تو میں ہی سرپرائز ہو گیا۔ اسکے پیٹوں  
میں جکڑے وجود کو دیکھتے ہوئے عادل نے کہا

کیسے ہو۔۔ ٹھیک ہو نہ۔ اتنے دن کیوں لگا دیئے

میں تو ٹھیک ہوں لیکن یہ تمہیں کیا ہوا ہے۔ اسکے ماتھے اور گال کی بینڈج  
دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا

کچھ نہیں ہوا بس چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا

یہ چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہے۔ عادل نے اسکا بازو پکڑ کر سامنے کیا جس پر پی  
لگی ہوئی تھی

اوہو عادی چھوڑو نہ۔۔ بیٹھو تم اتنے دن سے گھر سے نکلے ہوئے ہو، آٹھ دن  
کا کہہ کے گئے تھے اور دسویں دن بعد آئے ہو اور آتے ہی تفتیش شروع کر  
دی ہے تم اپنا یہ تھانہ وہیں چھوڑ کر آیا کرو

ارے مٹی ڈالو تم مجھ پر۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔۔۔ اپنا حال دیکھا ہے تم نے۔ رنگت کیسے پیلی پڑ گئی۔ انکھوں کے گرد حلقے پڑ چکے ہیں۔۔ کیا کیا ہے تم نے اپنے ساتھ ہاں۔ عادل دبی دبی آواز میں دھاڑا تو وہ سہم کر پیچھے ہٹی اسکی بگڑی حالت دیکھ کر اس نے گہری سانس لی

ایم سوری۔۔ عادل اسکو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے معذرت کی۔ کافی دیر تک اسکے سر پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے انکھیں بند کیے کھڑا رہا

کہہ کے گیا تھا کہ اپنا خیال رکھنا۔۔۔ نہیں رکھنا۔۔۔۔۔ کبھی تو میری کوئی بات مان لیا کرو۔۔ اسکو خود سے الگ کرتے ہوئے اسکی ماتھے اور گال کی بینڈج پر لب رکھے

کیسے ہوا -----

یونی جا رہی تھی شائد بریک کا مسئلہ تھا تو گاڑی آؤٹ آف کنٹرول ہو گئی۔  
امثال نے نگاہیں جھکاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا

یہی بات ہے نہ، عادل کو اسکا یوں نگاہیں جھکا کر بات کرنا کھٹکا تھا۔ وہ تو  
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتی تھی کہ سامنے والا کنفیوز ہو کر رہ جاتا  
تھا

ہاں یہی بات ہے۔ امثال نے زرا کی زرا نظریں اٹھائی تھیں

اچھا میری چاکلیٹ اور شاپنگ کی ہے تم نے۔ امثال نے اسکو یوں  
کھوجتے پایا تو اسکا دھیان بھٹکانا چاہا

ہاں لایا ہوں ابھی لوگی یا صبح

ہممم --- صبح دے دینا ابھی تم ریسٹ کرو۔ ویسے بھی شہری بھائی میرے  
روم میں سو رہے ہیں، مجھے نہ پا کر پریشان ہوں گے۔ امثال نے اٹھتے  
ہوئے کہا

ایک یہ تمہارے بھائی نہ ۔۔ اب تو مجھے ان سے سوتوں والی فیلینگ آنا شروع ہو گی ہے، جہاں مجھے ہونا چاہیئے وہاں وہ موجود ہوتے ہیں ۔ عادل نے جل کر کہا تو مثال کھلکھلا کر ہنسی

تمہارے اس بد تمیز سے ڈمپل کو میں نے بہت مس کیا ہے۔ عادل نے اس کے ڈمپل کو ہاتھ سے چھوا

تم مشن پر گئے تھے یا فلرٹ کی کلاسز لینے۔ امثال گال سے اسکا ہاتھ ہٹایا  
اسکی بات سن کر عادل دل کھول کر ہنسا

تم میرے ایموشنز کو فلرٹ کا نام دے رہی ہو۔۔۔۔۔

پھر بات ہو گی ابھی تم سو جاؤ بائے۔۔۔ کہتی وہ باہر نکل گئی

---

یہ کس کے لیے ، لے جا رہی ہو۔ عادل۔ وہ مصطفیٰ شاہ کے بلاوے پر انکے  
کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ کچن سے نکلتی زروا کے ہاتھ نے زروا کے ہاتھ  
میں سوپ دیکھا

وہ لالہ ژلے آپی کے لیے

کیوں اسے کیا ہوا ہے۔ عادل نے نارمل انداز میں پوچھا، مصطفیٰ شاہ کا صبح  
صبح اپنے کمرے میں بلوانا ہی اسکو ٹھٹھکا گیا تھا۔ رات آتے ہوئے بھی  
اس نے حویلی کے اندر باہر گارڈز میں اضافہ دیکھا تھا

وہ انکا ایکسیڈینٹ ہوا ہے نہ۔۔۔ اوہو میں بھی نہ۔۔۔ آپکو کیسے پتہ ہو گا؟  
۔۔۔ آپ کونسا یہاں تھے۔۔۔۔۔ زروا نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ میں بتاتی ہوں  
ژلے آپ کا نہ کل ایکسیڈینٹ ہوا ہے اور۔۔۔ آپکو پتہ ہے عید بھائی کہ  
رہے تھے کہ ایکسیڈینٹ کروایا گیا ہے۔ گاڑی کے ٹائر سے بلٹ ملی ہے اور  
اس سے کچھ دن پہلے کسی نے انکو گولی بھی ماری تھی جو انکے بازو میں لگی  
تھی۔ زروا کی بات سن کر وہ سکتے میں آ گیا تھا



بھائی ----- بھائی کیا ہوا -----؟؟؟  
زرروا نے اسکو سٹل دیکھا تو بازو سے پکڑ کر ہلایا

ہاں ---- ہوں یہ مجھے دے دو، میں وہیں جا رہا ہوں۔ عادل نے اسکے ہاتھ  
سے باؤل پکڑا تو وہ کندھے اچکاتی واپس مڑ گئی

دستک دے کر وہ اندر داخل ہوا تو امثال کاوچ پر بیٹھی ہاتھ میں ریموٹ  
پکڑے چینل چنچ کر رہی تھی

ارے ایس پی صاحب کیا لے کر آئے ہیں؟؟؟ میں بتا رہی ہوں پھیکا  
سوپ میں نہیں پیوں گی امثال اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی اس  
نے سوپ اسکے سامنے رکھا اور گہری نظروں سے اسکا جائزہ لینے لگا

اگر یہ لے ہی آئے ہو تو پلا بھی دو میں خود نہیں پی سکتی۔ امثال نے اسکے  
سامنے اپنا دایاں بازو لہرایا۔ اسکو یوں دیکھتا پا کر اسے جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی

یہ سب کیسے ہوا؟؟؟ عادل نے اسکے ہاتھ سے ریوٹ لیتے ہوئے ٹی وی  
آف کیا

رات بتایا تو تھا، لگتا ہے بھولنے کی بیماری ہے تمہیں۔۔

ایکسیڈینٹ کیسے ہوا تھا؟؟ چمچ بھر کر سوپ اسکی طرف بڑھایا

مجھے نہیں چمچ سے پینا۔ حلق بھی گھیرا نہیں ہوتا۔ تم ایسے ہی پلا دو

میں نے کچھ پوچھا ہے ----؟؟؟

عادی کیا ہو گیا ہے بتایا تو ہے بریک-----

سچ سننا ہے مجھے -----

تو بتا تو رہی ہوں کہ

تم نے شاید سنا نہیں میں نے کہا کہ سچ سننا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔ تمہیں  
سمجھ نہیں آ رہا۔ عادل نے باؤل ٹیبل پر پٹخا۔ وہ خاموشی سے لب کاٹنے  
لگی

اُٹھ کر مجبور مت کرو کہ میں تم سے سختی سے پیش آؤں ، کیونکہ بات تمہاری  
 ہے اور میں رتی برابر بھی کمپرومائز نہیں کروں گا۔ اس نے گہری سانس  
 لیتے ہوئے بتانا شروع کیا

اتنا سب کچھ ہو گیا ور میں بے خبر رہا۔۔۔ لعنت ہو مجھ پر۔۔۔۔۔ کون تھا

مجھے کیا پتہ ----- سوپ تو پلاؤ نہ ٹھنڈا ہو رہا ہے

مجھے پانچ سال ہو گئے ہیں پولیس سروس میں۔ ایک نظر میں پہچان لیتا ہوں کہ سامنے والا جھوٹ بول رہا ہے اور تم اس وقت جھوٹ بول رہی ہو ژلے۔ عادل نے اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں لیتے ہوئے کہا تو اسکی آنکھوں میں  
نمی ابھری

میں کسی کو بھی کھونا نہیں چاہتی عادی ----- نہ اپنے بھائیوں کو نہ  
تمہیں نہ ہی کسی اور کو-----

ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ تم بتاؤ کون تھا؟؟؟

عادل نے اسکی آنکھیں صاف کیں

آؤ میرے ساتھ۔ امثال نے گہری سانس لیتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑا اور عید کے کمرے کے باہر جا کر رکی اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئی

تمہیں جاننا ہے نہ کہ اس سب کے پیچھے کون ہے؟؟؟ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے عید کے سامنے رکی

ہاں بتاؤ کون ہے -----؟؟

ایسے نہیں بتاؤں گی -----

پھر۔۔ عید کے پوچھنے پر امثال نے اسکا ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھا

کھاؤ میری قسم کہ تم دونوں کچھ نہیں کرو گے اسے ہاتھ تک نہیں لگاؤ  
گے؟؟؟ امثال کی بات سن کر عید نے اسکے سر سے ہاتھ ہٹایا

ایسا ممکن ہی نہیں

عید۔۔۔۔۔ تم مجھے منع کر رہے ہو امثال نے اپنا سب سے بڑا ہتھیار،  
آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھرے تھے۔ جہاں وہ بے بس ہوا تھا

اچھا ٹھیک ہے تمہاری قسم کچھ نہیں کہوں گا

یہی قسم تم پر بھی لاگو ہوتی ہے ایس پی صاحب۔ اس نے بھی سر ہلا کر  
ہامی بھری

بہرام شاہ -----

تو اسے پتہ چل گیا کہ اس دن تم نے اسے اغوا کیا تھا۔ عید نے پوچھا

نہیں یہ اور بات ہے۔۔۔



اور کیا بات --- عادل نے پوچھا

ابھی نہیں بتا سکتی اور تم دونوں نے مجھ سے پروس کیا ہے کہ اسے کچھ  
نہیں کہو گے ، اگر وعدہ خلافی کی نہ تو عدی میں بتا رہی ہوں میں خود کو  
شوٹ کر لوں گی ۔ اسکی بات سن بے یقینی سے دونوں کی آنکھیں پھیلی  
تھیں

ڑلے کیا کہہ رہی ہو عید نے حیرت سے اسے دیکھا تو اس نے دونوں کو پکڑ  
کر کاوچ پر بٹھایا اور خود انکے سامنے نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھی

میں نہیں چاہتی کہ دو خاندانوں میں دشمنی پیدا ہو۔ میں جانتی ہوں اگر وہ آپ کے ہاتھ لگا تو آپ اسے مار دیں گے، بدلے میں انکے گھر والے آپکو نقصان پہنچائیں گے اور یہ سلسلہ لمبا چل نکلے گا۔ میں آپ میں سے کسی کو بھی نہیں کھونا چاہتی عدی، اگر تم میں سے کسی کو بھی کچھ ہوا نہ تو میں مر جاؤں گی۔۔ نہیں رہ پاؤں گی۔۔ پلیز تم سمجھو نہ مجھے امثال نے روتے ہوئے اس کے گھٹنوں پر سر رکھا

اچھا ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کروں گا تم رو نہیں۔۔۔ اٹھو یہاں سے، کتنی بار کہا ہے کہ میرے سامنے یوں نیچے مت بیٹھا کرو۔ عید نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھا کر اپنے ساتھ بٹھایا تو اس نے عید نے کندھے پر سر رکھا

اور اگر وہ دوبارہ آیا تو۔۔ عادل نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

تو آئی پرومیں اس بار خالی ہاتھ نہیں جائے گا ایسا سبق سکھاؤں گی نہ کہ  
ساری زندگی نہیں بھول پائے گا کہ کسی امثال شاہ سے پالا پڑا تھا امثال  
نے دانت پیسے جیسے دانتوں کے نیچے بہرام شاہ ہو

رئیلی -----

عدی تم مجھے اچھے سے جانتے ہو پھر بھی کہہ رہے ہو۔ اس جیسے کئی  
سیدھے کر چکی ہوں وہ تو پھر ابھی بچہ ہے۔ امثال نے اسکے کندھے سے  
سر اٹھا کر کہا تو وہ ہنس دیا

اچھا میں نے تمہاری بات مانی ہے اب تمہیں میری ایک بات ماننی ہوگی  
-- عید اٹھ کر الماری کے پاس آیا

میں نے صحیح کہا تھا جہاں مجھے ہونا چاہیئے، وہاں تمہارے بھائی ہوتے ہیں  
- عادل کا اشارہ اسکے عید کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھنے کی طرف تھا۔  
عادل کی بات سن کر اس نے جلدی سے عید کی طرف دیکھا جو الماری سے  
کچھ ڈھونڈ رہا تھا

سمجھ گئی ہو یا کھل کر بتاؤں؟؟

عادل نے معنی خیزی سے کہا تو وہ چھینپ گئی۔ عید نے ایک گھڑی لا کر  
امثال کے ہاتھ پر باندھی

کچھ بھی ہو جائے تم اسے اپنے ہاتھ سے نہیں اتارو گی۔۔ کبھی بھی نہیں  
اتارو گی۔۔ ٹھیک ہے نہ۔ اسکی تاکید پر اس نے سر ہلا دیا

اچھا میں اب چلتی ہوں۔ ابھی تک ناشتہ بھی نہیں کیا

تم۔۔؟ امثال نے عادل کو اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا

ایک اور بات پوچھنی ہے ؟

پوچھو

بہرام شاہ کے اتنا سب کچھ کرنے کی وجہ -----؟؟

دماغ خراب ہو گیا ہے اسکا - ہٹو مجھے نیچے جانا ہے دادو بلا رہی ہیں

جب تک تم مجھے بتاؤ گی نہیں ، میں تمہیں یہاں سے ہلنے بھی نہیں دوں

گا

کہتا ہے تمہیں چھوڑ دوں، رشتہ بھیجنا چاہ رہا ہے اپنا۔ تم سے ڈائورس لینے کا بول رہا تھا۔۔۔۔ اب خوش۔ اسکی بات سن کر عادل نے تیوریاں چڑھائیں

تو تم نے کیا کہا۔۔؟؟

منع کر دیا، اب جیسے بھی ہو، نکاح تو ہو چکا ہے۔ امثال نے اسے چڑایا

تو بات اتنی کیسے بڑھی؟؟

دھمکی دے رہا تھا کہ یا تو اسکی بات مان جاؤں یا پھر۔۔۔

یا پھر ---؟؟

وہ تمہاری جان لے لے گا

تو تم نے کیا کہا؟ جانے وہ کیا سننا چاہ رہا تھا

کہنا کیا تھا اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسکا گریبان میرے ہاتھ میں  
تھا کہ اگر ایسا کچھ سوچا بھی تو عبرتناک موت دوں گی امثال کی بات سن  
کر عادل کے ہونٹ گہری مسکراہٹ میں ڈھلے تھے



اتنی محبت ہو گئی ہے اس دو نمبر ایس پی سے کہ اس کے خلاف بات  
بھی نہیں سن پائی؟ عادل نے ایک قدم اسکی طرف بڑھایا

تم پھر سے فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ امثال دو قدم پیچھے  
ہوئی۔۔۔

تو کیا نہیں کرتی ہو؟ عادل نے ایک قدم مزید آگے بڑھایا

بلکل بھی نہیں۔ امثال ایک قدم مزید پیچھے ہٹی

مگر رات کو تو کوئی بڑی بے چینی اور بے صبری سے انتظار کر رہا تھا  
- مجھے دیکھتے ہی اسکی آنکھوں میں جو چمک آئی تھی وہ قابلِ دید تھی اسکی  
مسکراہٹ دیکھ کر نثار ہونے کو جی چاہ رہا تھا عادل نے اسکو پکڑ کر اپنے  
پاس کیا

تم واقعی ہی مشن پر گئے تھے نہ -- تمہاری حرکتیں دیکھ کر مجھے شک ہو رہا  
ہے، جب سے آئے ہو اسی طرح کی الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو -- امثال  
نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی

پتہ نہیں یار مگر دن بدن عزیز ہوتی جا رہی ہو۔ اگر یہی حال رہا تو کسی کام کا  
نہیں رہوں گا

ایک بات کہوں ؟ امثال نے اس کے قریب ہوتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا

کہو۔۔۔ اسکو خود کے اتنا قریب دیکھ کر وہ تو کہیں اور ہی پہنچ چکا تھا

تم جانتے ہو کہ تم —————

میں کیا۔۔۔۔۔؟؟؟ وہ اسکے سحر میں جکڑا جا رہا تھا

تم مجھ پر لائن مار رہے ہو۔ امثال کی بات سن کر اسکا فسوں ٹوٹا تھا

لا حول ولا قوۃ -- اس نے سر جھٹکا

شہری بھائی آپ - امثال نے اسکے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے جلدی  
سے اسکا ہاتھ چھوڑا تو وہ دروازے کی طرف بھاگی -

یہ چیٹینگ ہے یار۔۔۔ عادل نے دور کھڑی امثال کو دیکھتے ہوئے کہا تو  
زبان چڑاتی چلی گئی پیچھے وہ سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا

---

لو بیٹا تمہاری بریانی آگئی ساریہ بیگم نے بریانی کی ٹرے اسکے سامنے رکھی - وہ  
جانتی تھیں کہ ایک پلیٹ سے انکی بیٹی کا کچھ نہیں بننے والا تھا

ماما یہ بیمار بن کر فالتو میں سب سے خد متیں کروا رہی ہے۔ صبح نانو نے اس کے لیے کڑی اور نہاری بھجوائی تھی اور اب آپ اس کے لیے بریانی بنا کر لائی ہیں۔ ہمیں تو کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے۔ بازل نے جل کر کہا۔

ہاں واقعی میرے بیٹے کو تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے وہ الگ بات ہے کہ ہر چیز میں تم آدھا حصہ بڑے دھیان سے بانٹتے ہو

ہاں تو جب مجھے میرا حق نہیں ملے گا تو مجھے آواز اٹھانی پڑے گی۔

اگر تم باز نہیں آئے نہ تو تمہاری آواز کے ساتھ ساتھ میں تمہارا گلہ بھی دبا  
دوں گی ایک ہاتھ ابھی میرا سلامت ہے۔ امثال کا اشارہ اسکی پلیٹ کی  
طرف تھا جہاں وہ بڑے انہماک سے بریانی اور بوٹیوں کا پہاڑ بنانے میں  
مصروف تھا

خبردار جو تم دونوں نے کوئی پھیلاوا ڈالا اور بازی تم بہن کو بھی کھلاؤ میں زرا  
تمہارے بابا کو چائے دے دوں۔ ساریہ بیگم کہتی باہر نکل گئیں

ہاں یاد آیا یہ تمہارے اور زروا کے بچ کیا چل رہا ہے؟؟؟

کچھ نہیں یا وہ کچھ دن پہلے میرے پاس آئی تھی کہ اسے بھی یونی میں ایڈمیشن لینا ہے تو عادل بھائی سے پرمیشن دلوانے میں اسکی ہیلپ کریں

اچھا اور یہ موبائل کا کیا چکر ہے اور تم اس سے رابطے میں کیوں تھے؟؟؟

وہ --- وہ کہہ رہی تھی کہ اسے بھی موبائل رکھنے کا شوق ہے مگر عادل بھائی رکھنے نہیں دیتے تو میں نے اسے لا دیا۔ لے تو نہیں رہی تھی مگر میں نے کہا کہ یہ میں نے نہیں ڈالے دیا ہے۔ کوئی پوچھے تو تمہارا نام لے دے۔ اور جہاں تک رہی رابطے کی بات تو اس دن میں نے تمہیں کال کی تھی لیکن تمہارا نمبر آف جا رہا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ تم سے بات کروا

دے

اچھا بس اور تو کوئی بات نہیں؟؟ امثال نے اسے پرکھتی نظروں سے دیکھا

نہیں اور کیا بات ہوگی بھلا

صحیح --- مجھے نہ تمہیں کچھ بتانا تھا وہ کچھ دن پہلے بابا کی پھپھو آئی تھیں  
زروا کا ہاتھ مانگنے اپنے پوتے کے لیے۔ امثال نے سرسری سا انداز اپنایا

اچھا-----

ہوں امثال نے سر ہلایا



ویسے ژلے میں کہہ رہا تھا کہ کیوٹ اور معصوم سی ہے۔ آگے تم دیکھ لو  
-بازل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنسی۔ اندر آتے شہیار  
نے محبت سے اسے دیکھا تھا

کیا بات ہے بھئی میرے شہزادے کیوں ہنس رہے ہیں ؟

بھائی آپکا یہ والا شہزادہ کہتا ہے کہ وہ اب جوان ہو گیا ہے اس لیے اس کا  
کچھ سوچا جائے اور میرا بھی یہی خیال ہے کہ کچھ سوچ ہی لینا چاہیے

ہاں اسکے لیے سوچو اور میرا کسی کو بھی خیال نہیں ہے۔ اگر تم لوگوں کو یاد ہو تو میں پانچ سال بڑا ہوں۔ مگر یہاں کسی کو فکر ہی نہیں ہے۔ دو کروا کر بیٹھے ہیں اور تیسرا تیاری میں ہے عید نے کافی کے مگ انکے سامنے رکھتے ہوئے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے

میں نے تو اس دن کہا تھا کہ سدرہ آپی کے بارے میں سوچ لیں خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ سمجھدار بھی ہیں اور آپکے غصے کو بھی جھیل لیا کریں گی

ڑلے میں نے کب غصہ کیا ہے بھلا۔؟؟ عید نے اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا

کیوں اس دن ڈاکٹر پر چیخے نہیں تھے ؟ سچی بتاؤں تو میں بھی بہت ڈر گئی  
تھی

ہو کہ امثال اور ڈر گئی تھی میں مان ہی نہیں سکتا۔ بازل نے نفی میں سر  
ہلایا

تمہیں نہیں پتہ اس دن یہ سرخ آنکھیں اور سخت چہرہ لیے کوئی ویسپائر ہی  
لگ رہے تھے مجھے لگا میں نہیں بچتی ۔۔ ہارٹ اٹیک سے ہی مر جانا ہے میں  
نے

اللہ نہ کرے۔ تینوں کے منہ سے بیک وقت نکلا تھا امثال کھلکھلا کر ہنسی

واہ بھئی کیا ٹانگ ہے

اچھا بھائی ایک بات بتاؤں اس دن وہاں ایک نرس اسے کافی دیر سے تاڑ رہی  
تھی جیسے ہی انکا غصہ دیکھا بے چاری دے پاؤں کھسک گئی

سچویشن کوئی بھی ہو تمہاری نظریں ہر طرف گھوم رہی ہوتی ہیں۔ شہیار نے  
اسے چیت لگائی

اچھا چلیں دس بج گئے ہیں جا کہ سو جائیں۔ امثال نے عید اور شہریار کے  
چہرے پر تھکاوٹ دیکھتے ہوئے کہا

نہیں ہم لوگ یہی سوئیں گئے۔۔۔۔

ہر گز نہیں آپ تینوں میں سے کوئی بھی میرے کمرے میں نہیں سوئے  
گا۔۔۔ مجھے یہ میرا کمرہ کم اور فٹ پاتھ زیادہ لگتا ہے جہاں جگہ جگہ فقیر سو  
رہے ہوتے ہیں۔ اپنے اپنے کمرے میں جائیں اور سکون سے لمبی تان کر  
سو جائیں

نہیں بچے تمہیں رات میں کسی چیز کی ضرورت نہ ہو اس لیے ہمارا یہاں ہونا  
ضروری ہے

بلکل بھی ضروری نہیں ہے مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ آپ اٹھیں چلیں  
سارے دن کے تھکے آپ رات کو بھی سکون نہیں کریں گے۔ امثال اسکو  
بازو سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے باہر لے گئی۔ پیچھے وہ دونوں منہ کھولے انہیں  
دیکھ رہے تھے

کتنی طوطا چشم لڑکی ہے یہ کیسے ایک دوسرے سے لاڈ کرتے ہوئے ہمیں  
ایسے نظر انداز کر گئے ہیں جیسے ہم یہاں ہوں ہی نہ - عدید نے منہ بنایا

ہماری بے عزتی نہیں ہوگئی؟ عید نے بازل کے کندھے پر سر رکھا

کوئی نہیں تم فیل مت کرو۔ بازل نے اسے حوصلہ دیا۔

چلیں بھائی گڈ نائٹ --- سو جائیں میں زرا انہیں بھی گڈ نائٹ کہہ لوں۔

امثال مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف پلٹی

تم لوگ ابھی تک گئے نہیں۔۔ چلو نکلو یہاں سے، میرا سونے کا ٹائم ہو گیا

ہے۔ امثال نے چٹکی بجاتے ہوئے انہیں دروازے کا راستہ دکھایا

ڑلے۔۔۔۔۔ عید نے صدمے سے دیکھا

کیا ژلے ---- چلو - چلو شاباش وہ دونوں منہ لٹکائے باہر کی طرف بڑھے تو  
امثال انہیں روک کر باری باری دونوں کے گلے لگی اور گال چومے۔ ابھی  
پوری طرح سے خوش بھی نہیں ہوئے تھے کہ امثال نے انہیں پوری قوت  
سے دھکا دیا اور وہ کمرے سے باہر کوریڈور میں جا گرے

شب بخیر - امثال نے دروازے کے نیچوں بیچ کھڑے ہو کر ہاتھ ہلایا۔ کوریڈور  
ایک دم قہقہوں سے گونج اٹھا تھا۔ سامنے مصطفیٰ شاہ عادل عائشہ اور شہریار  
کھڑے تھے

پتر ایسی شب بخیر میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھی اور سنی ہے مصطفیٰ  
شاہ نے ہنستے ہوئے کہا



کیا یاد ادا جان آپ بجائے ہمیں اٹھانے کے ہنس رہے ہیں اور آپ لوگ  
یہاں کر کیا رہے ہیں - عید کراہتے ہوئے اٹھا اور ہاتھ دے کر بازل کو  
بھی اٹھایا

پتر ہم تو ہال میں بیٹھے تھے، شہری نے ہمیں بلایا کہ آئیں آپ لوگوں کو گڈ  
نائٹ کہنے کا الوکھا انداز دکھاتا ہوں

چلو اب جا سو جاؤ۔۔ میری طرف سے بھی گڈ نائٹ کہتے ہوئے وہ نیچے اتر  
گئے

یہ آپ طوطا مینا کی جوڑی کیوں کھڑی ہے یہاں۔؟؟ امثال شہریار کی طرف  
گھومی جہاں عائشہ شہریار سے ایک قدم کے فاصلے پر کھڑی تھی

بیوی ہے میری، کسی کو کوئی پرالیم ہے۔۔؟؟ شہریار نے عائشہ کے کندھے  
پر اپنا بازو لپیٹا تو وہ سٹیٹا کر رہ گئی

اوہ ہ ہ۔۔۔ خیال سے اسکا بھائی کھڑا ہے یہاں۔ امثال نے آنکھیں گھوماتے  
ہوئے عادل کی طرف اشارہ کیا

کہا نہ بیوی ہے۔ میری شہریار نے جتایا

اچھا اچھا ٹھیک ہے مگر تھوڑا سنبھال کہ عنقریب آپکی یہ زوجہ محترمہ بے  
ہوش ہونے والی ہیں۔ امثال نے عائشہ کی غیر ہوتی حالت پر چوٹ کی۔  
عائشہ نے ہاتھ ہٹانا چاہا مگر شہیار نے گرفت مضبوط کر دی

بھائی مجھے نہیں پتہ مجھے بھی بیوی چاہیے۔ بازل نے نیچے بیٹھتے ہوئے ایریاں  
رگڑی

کس دکان سے اور کون سا برانڈ چاہیے، ہم ابھی لا دیتے ہیں اپنے بھائی کو۔  
امثال نے دروازے سے ٹیک لگاتے ہوئے اسے پچکارا

کہیں سے بھی لا دو۔۔۔۔ کوئی سا بھی لا دو۔۔۔۔ بس لا دو۔۔۔۔ بازل نے بچوں کی  
سی معصومیت سے کہا

رکو میں تمہیں لا دیتا ہوں شہریار اسکی طرف بڑھا تو اس نے اٹھ کر بھاگنے میں  
ہی عافیت جانی

چلو اب سو جاؤ تم لوگوں کا آج کا کوٹہ پورا ہو گیا ہے شہریار نے کہا تو سب  
ہی سر ہلاتے ہوئے اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھے

ویسے کیا خیال ہے آج میں نہ رک جاؤں تمہارے پاس۔ عادل نے جھک کر  
امثال کے کان میں سرگوشی کی تو اس نے اسے گھورا

ایس پی صاحب گڈ نائٹ - عید اور بازل پھر ٹپکے تھے - وہ جلدی سے پیچھے

ہٹا

ہاں ہاں گڈ نائٹ - عادل نے ہاتھ جھلاتے ہوئے گویا جان چھڑوانی چاہی

تو چلو چلتے ہیں پھر۔۔۔ یہاں کیوں کھڑے ہو۔۔۔؟؟ سونا نہیں ہے؟ - عید  
نے شرارت سے اسکا ہاتھ پکڑا اور کھینچتے ہوئے اسے اسکے کمرے میں لے جا

کر چھوڑا

گڈ نائٹ - دونوں نے یک زبان ہو کر کہا اور چھپاک سے باہر نکل گئے پیچھے  
وہ دانت پیس کر رہ گیا

---

ایکسیڈینٹ کو تقریباً پندرہ روز گزر چکے تھے اسکے لاکھ واویلا مچانے پر بھی  
شہریار نے دس گارڈز اسکے ساتھ ہر وقت کے لیے تعینات کر دیے تھے یونی  
میں بھی راشد شاہ کی مدد سے اس نے سارے گارڈز کو یونی میں یہاں تک  
کے کلاس روم کے اندر تک کی پرمیشن لے لی تھی وہ جب بھی باہر نکلتی  
ایک گاڑی اکثر اسکے تعاقب میں رہتی وہ جانتی تھی کہ بہرام شاہ کی گاڑی  
ہے مگر گارڈز کی وجہ سے وہ کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔ صبح کے دس بج رہے  
تھے اتوار کی چھٹی ہونے کی وجہ سے سبھی گھر پر تھے، جمال فیملی کالنج آج

انکی طرف تھا اس لیے صبح سے ہی سب خواتین مل کر کھانے کی تیاریاں کر رہی تھیں بشیر شاہ انکا بیٹا اور بہو بھی آئے ہوئے تھے بہرام کے لیے رامین کا رشتہ لے کر۔ کہ وہ ٹوٹا ہوا رشتہ پھر سے جوڑنا چاہتے ہیں ، وہ حویلی کی چھت پر کھڑی اس وقت بھی بہرام کی گاڑی حویلی سے کچھ فاصلے پر کھڑی دیکھ رہی تھی

چلو آج اس تماشے کو ختم کرتے ہیں بڑبڑاتی ہوئی وہ نیچے آئی۔ عید کو بتا کر ایک ملازمہ کو ساتھ لیا اور دبے پاؤں پچھلے دروازے سے نکلی ایک لمبا چکرکاٹ کر وہ اسکے پاس سے ایسے گزر گئی جیسے اس نے اسے دیکھا ہی نہ ہو۔ وہ دونوں باتیں کرتی جا رہی تھیں کہ اسے اپنے پیچھے آتا دیکھ کر امثال مسکرائی۔ قدرے خالی جگہ پر اسنے گاڑی روکی دروازہ کھول کر ایک جھٹکے سے

امثال کو اندر کھینچا اور یہ جا وہ جا پیچھے ہونق بنی ملازمہ کو ہوش آیا اور وہ حویلی  
کی طرف سرپٹ دوڑی

---

بی بی جی۔۔۔ بی بی جی وہ۔۔۔ امثال بی بی۔۔۔ جب ملازمہ نے ہال  
میں داخل ہوتے ہوئے اٹک اٹک کر کہا

کیا ہوا امثال کو۔۔۔؟؟؟  
مصطفیٰ شاہ بے اختیار اٹھے تھے

وہ۔۔۔۔۔ صاحب جی۔۔۔۔۔ امثال بی بی کو نہ بہرام شاہ اغواء کر کہ  
لے گئے ہیں۔۔۔



ملازمہ نے ہاپنتے کا پنتے بات مکمل کی

یا اللہ خیر۔ بی جان نے سینے پر ہاتھ رکھا۔ باقی سب بھی بے اختیار کھڑے ہو گئے تھے ان سب میں اگر نارمل تھے تو وہ شہیار، عدید، بازل اور راسم شاہ تھے سب کو انہیں اتنا پرسکون دیکھ کر حیرانی ہوئی۔ عدید شہیار اور راسم شاہ کو بتا چکا تھا

اوہ اچھا میں تو ڈر ہی گیا تھا۔ شہیار نے گہری سانس لی عاصم پتا کرو کہاں لے کر گیا وہ خبیث۔۔۔۔۔ اب اوچھی حرکتوں پر اتر آیا ہے وہ کمینہ۔۔۔۔۔ دیکھ رہے ہو تم اپنے پوتے کے کرتوت۔؟ اگر ہماری پوتی کو خراش بھی آئی نہ تو بہت برا ہوگا تمہارے لیے۔ مصطفیٰ شاہ بشیر شاہ پر گرے

لگتا ہے واقعی ہی زندگی سے تنگ آگیا ہے جو یوں اسکے پیچھے پڑ گیا ہے ۔

عید نے شہیار کی طرف جھکتے ہوئے موبائل نکالا تو وہ مسکرا دیا جسے دیکھ کر

بی جان کو اچنبھا ہوا

آئے ہائے تمہاری بہن کو وہ اغواہ کر کے لے گیا ہے اور تم مسکرا رہے ہو

--؟

بی جان نے انہیں ٹوکا

آپ امثال کی فکر مت کریں۔ جو اس نے کرنا تھا پہلے بے خبری میں کر گیا  
-- وہ ٹھیک ہوگی ----- جو لے کر گیا ہے بس اسکی زندگی کی دعا

کریں -- عید نے ہنستے ہوئے کہا -- تو سب نے اسے عجیب انداز میں دیکھا  
-- بشیر شاہ مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے مصطفیٰ شاہ کی گھن گرج  
سن رہی تھے

عید نے اپنے موبائل میں کچھ دیکھتے ہوئے بازل کو پکڑایا اور اسے دیوار پر لگی  
ایل ای ڈی کے ساتھ ایچ کرنے کو کہا گلے ہی لمحے سکمرین روشن ہوئی اور  
اس پر ایک کمرے کا منظر دکھائی دینے لگا جس میں امثال ایک کمرے  
میں ٹہل رہی تھی۔ اسنے شاید اسے عام سی لڑکی سمجھ کر باندھنے کا تکلف  
نہیں کیا تھا سب حیرانگی سے ایل ای ڈی کو دیکھ رہے تھے

تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو-----؟؟؟

بہرام شاہ کو اندر آتے دیکھ کر امثال نے انجان بننے کی حد کر دی تھی ۔

ظاہری سی بات ہے تمہیں اغوا کر کہ لایا ہوں تو تمہاری شکل دیکھنے کے لیے  
تو نہیں لایا۔۔۔۔۔۔ وہ کیا ہے نہ مجھے تم جیسی حسین لڑکیاں بہت اچھی  
لگتی ہیں اور میں وقتاً فوقتاً انہیں خراج تحسین پیش کرتا رہتا ہوں ۔ بہرام شاہ  
خباثت سے مسکرایا

اور تمہاری تو پھر بات ہی الگ ہے۔۔۔ کہا بھی تھا کہ اس ایس پی کو چھوڑ  
دو ۔ عزت سے اپنا نا چاہا تھا ۔ اب جب کہ تم کچھ دن یہاں رہو گی تو میں  
بھی دیکھتا ہوں ایک اغوا شدہ لڑکی کو وہ اپنے نکاح میں کیسے رکھتا ہے ۔ اسکی  
بات سن کر عادل نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچیں

ہائے اللہ تم مجھے اغواء کر کے لائے ہو۔۔ امثال نے تالی ماری تو اس کی  
آنکھیں پوری کھلیں

اوہ گاڈ۔۔۔۔ تمیں پتا ہے مجھے اغواء ہونے کا کتنا شوق تھا۔۔۔ میں اکثر  
سوچتی تھی کہ جیسے فلموں ڈراموں میں ہوتا ہے، ویسے کوئی مجھے بھی اغوا  
کرے۔۔۔۔۔ میرے سر پر بندوق رکھے اور کہے دیکھو لڑکی اگر زندگی پیاری  
ہے تو چپ چاپ نکاح نامے پر سائن کرو اور میں روتے دھوتے سائن کر  
دیتی۔۔۔۔۔ پھر وہ مجھے لے کر میرے گھر آتا اور آکر ڈنکے کی چوٹ پر  
میرے بابا سے کہتا۔۔۔۔۔ سر جی میں نے آپکی بیٹی سے نکاح کر لیا  
۔۔۔۔۔ اب یہ میری امانت ہے۔۔۔۔۔ ماما تو سنتے ہی جھٹ سے

گرتیں اور پٹ سے بے ہوش ہو جاتیں۔۔۔ بابا مجھے دلاسہ دیتے کچھ نہیں ہوتا  
بیٹا میں ہوں نہ تم فکر مت کرو۔۔۔۔۔۔ ہائے اللہ کتنا مزہ آتا نہ۔۔۔۔۔۔ آنکھیں  
اور ہاتھ پھیلاتی وہ پر جوش ہو کر اپنے اغوا کا نقشہ کھینچ رہی تھی وہ آنکھیں  
پھاڑے اسکی چلتی زبان اور ایکسٹنٹ دیکھ رہا تھا۔ حویلی والے بھی سکرین  
پر اس خواہش سن کر شاکڈ تھے۔ اسکی آخری بات سن کر راسم شاہ نے ہلکا  
ساقلمنہ لگایا

لو جی جو اغواء ہوئی ہے جب اسے کوئی اعتراض نہیں ہے تو ہم یا آپ کون  
ہوتے ہیں۔۔۔؟؟ بہرام شاہ کی ماں زینت بیگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

تمہارا ذہنی توازن تو ٹھیک ہے نہ۔ لگتا ہے ایکسیڈینٹ سے تمہارے سر میں  
چوٹ کچھ زیادہ ہی گہری لگی ہے۔۔ بہرام شاہ نے بے ساختہ اس سے

پوچھا

میرا تو ٹھیک ہے البتہ تمہارا خراب لگتا ہے جو مجھے اٹھا لائے ہو امثال نے  
برٹرائی

کچھ کہا کیا۔۔۔۔؟؟

نہیں تم بتاؤ۔۔ تم کچھ کہہ رہے تھے شاید۔۔

پہلے تو واقعی ہی میں تم سے شادی کرنا چاہتا تھا مگر اب ارادہ بدل دیا ہے  
ویسے بھی میرے گھر والے تمہاری کزن کے رشتے کے لیے گئے ہوئے ہیں  
تو مجھے تمہارے ساتھ کچھ ٹائم گزارنا ہے تعاون کرو گی تو تمہارے لیے ہی  
بہتر ہوگا ورنہ مجھے زبردستی بھی کرنی آتی ہے۔۔ اسکی بات سن کر لاونج میں  
بشیر شاہ نے کھا جانے والی نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا۔ مصطفیٰ شاہ  
نے بڑی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا ہوا تھا انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ  
وہ کچھ کر بیٹھتے۔

ریلیکس دادا جانی بھروسہ رکھیں کچھ نہیں ہوگا اسے۔ میں آلریڈی وہاں پر  
سیکورٹی بھجوا چکا ہوں بس ایک کال کی دیر ہے۔ عید نے پانی کا گلاس  
انکی طرف بڑھاتے ہوئے آگاہ کیا



اوہ کوئی بات نہیں۔۔۔۔ دھمکی کیوں دے رہے ہو۔۔۔۔ ویسے بھی کافی دن ہو گئے ہیں میں نے بھی ایڈوینچر نہیں کیا۔۔۔۔ تعاون تو ایسا کروں گی کہ آج تک نہ ہی کسی نے کیا ہو گا نہ ہی دیکھا ہو گا۔ امثال نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسا کر سیدھی کی اور بازو اوپر کیے۔ شہیار نے صوفے پر پیچھے کی جانب ٹیک لگاتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی۔ وہ اسکے ہر انداز کو اچھے سے پہچانتا تھا۔ آخر کو اسکا استاد رہ چکا تھا اور اپنے شاگرد پر پورا بھروسہ تھا۔ جب کہ باقی سب اسکی بات سن کر شاک ہوئے تھے جیسے ہی وہ سرشار سا آگے بڑھا وہ بھوکی شیرینی کی طرح اس پر جھپٹ پڑی اور اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا وہ اسکے چہرے کا نقشہ بدل چکی تھی۔ لاونج میں

سبھی افراد ہکا بکا بیٹھے سکرین کو دیکھ رہے تھے جہاں وہ بہرام شاہ کو اپنا  
پنچینگ بیگ سمجھ کر مار رہی تھی

تمہیں تعاون چاہیے تھا نہ --؟ اب کیا ہوا؟ میں تو کر رہی ہوں، تم بھی تو  
تھوڑی ہمت کرو نہ -- امثال نے اسے کک مارتے ہوئے کہا - بہرام شاہ  
کی ماں نے بے ساختہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا

حرامزادے تو جانتا نہیں اٹھا کر کسے لایا ہے۔ تمہیں کیا لگا تھا کہ تمہاری  
ماری گئی گولی اور کروایا گیا ایکسیڈینٹ بھول جاؤں گی۔ کہا تھا نہ کہ ایک بار  
میں سارے حساب چکاؤں گی -- تمہارا وہ حال کروں گی کہ ساری زندگی اپنے  
مرد ہونے پر شک کرتے رہو گے۔ اس نے ایک اور کک لگائی تھی --

دنیا میں ابھی تک کوئی ایسا ماں کا لال پیدا ہی نہیں ہوا جو امثالِ راسم شاہ کو اغواء کر سکے۔۔ تجھے کیا لگتا ہے تو نے مجھے اغواء کیا ہے۔۔ آج اگر میں بغیر گارڈز کے نکلی ہوں تو صرف تمہارا دماغ سیٹ کرنے کے لیے، مجھے پتہ تھا کہ تم ایسی ہی کوئی نیچ حرکت کرو گے۔۔ سچی کہوں تو جب جب سامنے آتے تھے نہ تو پتا نہیں کیوں خواہ مخواہ تمہاری درگت بنانے کو دل کرتا تھا۔۔۔ تو میں نے سوچا کہ چلو تم پر ہاتھ صاف کرنے کا اس سے اچھا موقع نہیں ملے گا۔۔۔۔۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ رسمِ دنیا بھی ہے۔۔۔۔۔۔

موقع بھی ہے اور دستور بھی۔۔۔۔۔ تجھ جیسے کتوں کو سیدھا کرنا امثالِ شاہ کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔۔ امثال نے غراتے ہوئے اسکے منہ پر تھپڑ

لگا

ویسے ایسی پھینٹی تو تم نے تھانے میں بھی نہیں لگائی ہوگی آج تک  
--- سچ میں بہت مزہ آ رہا ہے -- جبھی تمہارے سالے اتنے سکون سے  
بیٹھے تھے --- امان نے عادل کے کان میں کہا تو وہ مسکرا دیا

گھٹیا انسان اب تک تو جتنی لڑکیوں کی زندگی خراب کر چکا سو کر چکا اب  
آئندہ کے لیے تمہیں اس قابل نہیں رہنے دوں گی اسکی مار کھا کہ وہ نیم بے  
ہوش ہو چکا تھا۔ اسکو بے ہوش ہوتے دیکھ کر اسنے پاس پڑا پانی کا جگ  
اسے کے اوپر الٹا تو اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولی

چل اب بول کہاں جانا ہے؟؟؟ ہسپتال یا حویلی لیکن کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے ایک بات یاد رکھنا اگر تو ہسپتال جانا ہے نہ اتنی مار اور کھانی پڑے گی کیونکہ ابھی میرا دس فیصد غصہ بھی نہیں اترتا اور اگر حویلی جانا ہے تو یاد رکھنا میرے تین بھائی شوہر اور دو کزنز ہیں تایا، دادا جانی اور بابا جانی۔ کل ملا کہ یہ دس گیارہ لوگ بنتے ہیں اور اتنے ہی جمال شاہ فیملی کے ہیں اگر ان سب کا ایک ایک تھپڑ بھی پڑا نہ تو گندھا ہوا آٹا بن جاؤ گے چاہے کوئی چپاتی بنا لے چاہے کوئی پرائٹھا۔۔۔ امثال نے اسکے بال مسٹھی میں جکڑ کر کھینچے۔

حویلی۔۔۔۔ حویلی جانا ہے۔ بہرام شاہ نے اٹکتے ہوئے کہا۔ اس نے سوچا حویلی جا کر کسی نہ کسی طرح جان بخشی کروا لے گا۔۔ مگر اسکے ہاتھوں مزید

درگت سہنے کی ہمت نہیں تھی۔ اس وقت وہ اسے کسی ڈائن سے کم نہیں لگ رہی تھی، رہ رہ کر اس لمحے کو کوس رہا تھا، جب اس سے الجھنے کا سوچا تھا۔ ابھی تک باہر سے بھی اسکی مدد کو کوئی نہیں آیا تھا جس جگہ وہ موجود تھا وہاں پر ڈرائیور اور اسکے چند گارڈز کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔ کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا تو باہر آواز نہ جا سکی

آآآآآ۔۔۔۔۔ میلے بے بی کو حویلی جانا ہے۔۔۔۔۔ ماں شوقے۔۔۔۔۔ ماں واری۔۔۔۔۔ ابھی چلتے ہیں۔ اسکی بات پر لاونج میں سب کی ہلکی سی ہنسی گونجی تھی ادھر ادھر دیکھنے کے بعد جب کچھ نہ ملا تو کھڑکی کا پردہ کھینچا اسکو دو حصوں میں درمیان میں سے پھاڑا آدھے سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر پیچھے کی جانب کر کہ باندھے اور باقی کا آدھا اس نے اسکے منہ پر باندھا

اسکو وہیں چھوڑ کر وہ بیڈ کے دراز کی تلاشی لینے لگی۔ اس میں کچھ نہ پا کر وہ الماری کی طرف بڑھی اسکو کھولا تو اس میں اسے پسٹل پڑی نظر آئی۔ اسکو اٹھا کر چیک کیا تو اس میں چھ گولیاں تھیں پسٹل کو لوڈ کر کے ایک ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے سے بہرام شاہ کو گریبان سے پکڑا اور کھینچتی باہر لے گئی۔۔۔ سکرین پر دیکھتے سبھی افراد جو ابھی تک منہ کھولے اسکو پیٹتا دیکھ رہے تھے۔ یوں بے خوفی سے پسٹل کو چیک اور لوڈ کرتے دیکھ کر انکی آنکھیں پھیلی تھیں

جیسے ہی وہ باہر نکلی بہرام شاہ کے گارڈز حیرت سے مرنے والے ہو گئے جو حالت وہ اسکی توقع کر رہے تھے وہ بہرام شاہ کی تھی اور وہ لڑکی انکے پاس

کو گریبان سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لا رہی تھی ہوش میں آتے ہی وہ اسکی  
طرف دوڑے

اے لڑکی رکو کہاں جا رہی ہو اور یہ باس کو کیا ہوا ہے؟؟؟ ان میں سے  
ایک نے کہا

کچھ نہیں تھوڑا سا رومینس کیا تھا، تمہارے باس کے ساتھ۔۔۔ لیکن یہ  
بیچارہ سہ نہیں پایا، اس لیے ایسی حالت ہو گئی ہے اور ابھی اسے اسکے نہ  
ہونے والے سسرال لے کہ جا رہی ہوں، امثال نے مسکراتے ہوئے  
اسکی بگڑی حالت کی طرف اشارہ کیا تو ان میں سے ایک نے مسکراہٹ  
چھپانے کے لیے رخ موڑا



لڑکی باس کو چھوڑو ورنہ -- اسکو شاید وفاداری کا جوش چڑھا تھا اس سے پہلے  
وہ آگے مزید بولتا امثال نے اسکی ٹانگ کا نشانہ لیتے ہوئے گولی چلا دی -  
بی جان نے دہل کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا

اب اگر اور کسی کو وفاداری کے کتے نے کاٹا ہے تو آؤ پہلے تم سے تو نبٹ  
لوں امثال غرائی تو سب پیچھے ہٹ گئے۔ گاڑی کی ڈگی کھول کر اس میں  
بہرام شاہ کو پٹخا تو اسکی کراہ بلند ہوئی تھی

چابی دو -- امثال نے ایک طرف کھڑے ڈرائیور سے کہا تو اس نے خاموشی  
سے چابی اسے پکڑا دی - ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے گاڑی فل  
سپیڈ سے دوڑائی

دس منٹ بعد دھاڑ سے ہال کا دروازہ کھلا اور امثال ایک ہاتھ میں پستل  
پکڑے دوسرے ہاتھ سے بہرام کو گھسیٹتے ہوئے اندر لائی اور لا کر مصطفیٰ  
شاہ کے قدموں میں پھینکا

یہ لیں دادا جان آپکا ہوتے ہوتے رہ جانے والا داماد ----- امثال نے ہاتھ  
جھاڑے ۔ سبھی آنکھیں پھاڑے کبھی امثال کو دیکھتے تو کبھی مصطفیٰ شاہ  
کے قدموں میں پڑے بہرام شاہ کو جسکی حالت بدتر تھی سارا منہ نیل و نیل  
اور سو جھا ہوا اور منہ سے خون نکل رہا تھا ۔ وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں  
پڑا کراہ رہا تھا

یار عاشی آپو کچھ کھانے کو دے دیں --- بہت بھوک لگی ہے اس کینے  
کو بھی صرف اغواہ کرنے کا پتا تھا یہ نہیں ہوا کہ کچھ کھانے کا ہی  
بندوبست کر لیتا کب کی نکلی ہوئی ہوں -- امثال نے واپس اپنی ٹون میں  
آتے ہوئے عائشہ سے کہا اور پسٹل عادل کی طرف پھینکا جسے اس نے کچ  
کر لیا تھا

حد ہو گئی اس لڑکی کو اس سچویشن میں بھی کھانے کی پڑی ہے -- عادل  
دانت پیس کر رہ گیا

یار آپ لوگ کھڑے کیوں ہیں لے جائیں اسکو --- پٹی وٹی کروائیں اس  
سے پہلے میرا ارادہ بدل جائے --- قسم سے انکل میرے ہاتھوں میں ابھی

مبھی بہت کُھجلی ہو رہی ہے۔ امثال نے بشیر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا  
توانکے بیٹے نے سہارا دے کر اسے اٹھایا اور باہر لے گیا۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں مصطفیٰ پلیر معاف کر دو۔ بشیر شاہ نے ندامت سے  
سر جھکاتے ہوئے کہا

تمہارے پوتے کی وجہ سے ہماری لاڈلی مشکل میں پڑ گئی تھی دو بار اس نے  
اسکی جان لینے کی کوشش کی ہے۔ اس سے پہلے میں دوستی اور رشتہ داری  
کو بھول جاؤں تم لوگ جا سکتے ہو۔ ہماری پوتی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی  
ورنہ وہ کمینہ یہاں سے زندہ نہ جاتا

چھوڑیں نہ دادا جانی ان سب میں انکا کیا قصور جو آپ انہیں ڈانٹ رہے  
ہیں۔ امثال انکی شرمندہ صورت دیکھی تو مصطفیٰ شاہ کو ٹالنا چاہا

نہیں پتر غلطی ہماری ہے ہم اپنے پوتے کے قول و فعل کے ذمہ دار ہیں  
تم بھی ہمیں معاف کر دینا اور لڑکیوں کو تم جیسا ہی ہونا چاہیئے، باہمت اور  
پراعتماد۔ تم نے ٹھیک کہا تھا لڑکیوں کو ہر بات اپنے باپ بھائیوں کی طرف  
لے کر نہیں بھاگنا چاہیئے۔ جیسی بھی صورتحال ہو خود ہی سنبھالنا چاہیئے  
۔ مجھے فخر ہے تم پر۔ اللہ سلامت رکھے۔ بشیر شاہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے باہر نکل  
گئے۔ وہ اچھلتی ہوئی جا کر عید کے پاس جا بیٹھی

کہا تھا نہ کہ اس بار خالی ہاتھ نہیں جائے گا۔ اسکی بات سن کر عید نے  
قہقہہ لگایا

آئی ایم پراوڈ آف یو۔ عید نے ہنستے ہوئے اسکو اپنے ساتھ لگایا

بہو آج تو مجھے تو بتا ہی دے تو نے اسے کیا کھا کہ پیدا کیا ہے۔۔۔ بی جان  
نے مسکراتے ہوئے کہا

واقعی ساریہ آج تو مجھے بھی جاننا ہے۔ ثریا شاہ بھی اسکی طرف متوجہ ہوئیں تو  
وہ بے ساختہ ہنس دیں

ایس پی صاحب تمہارا کچھ غصہ کم ہوا یا نہیں کافی کاگ ٹیرس پر کھڑے  
عادل کو پکڑاتے ہوئے امثال نے پوچھا

تم کم ہونے کی بات کرتی ہو میرے تو دل میں ٹھنڈک پڑ گئی ہے۔ اتنا تو  
شاء میں بھی اسکا حلیہ نہ بگاڑ پاتا جتنا تم نے بگاڑا ہے ۔

لیکن ایک بات ہے مجھے اب تھوڑا سنبھل کر رہنا پڑے گا کیا پتا کب تمہارا  
دماغ گھوم جائے اور تم میرا حشر نشر کر دو۔ اسکی بات پر امثال ہنسی

تم پر ہاتھ اٹھاتی اچھی لگوں گی بھلا۔۔۔۔

تو کیا جوتوں سے مارو گی ---؟؟؟

ہا ہا ہا تم مجھے ایسا سمجھتے ہو۔۔۔۔

کوئی ایسا ویسا۔۔۔۔۔

ایک بات بتاؤ اس دن جب مجھ سے چائے گرمی تھی تو تم نے رو رو کر دریا  
بہا دیئے تھے اور اب بہرام سے گولی کھا کر بھی مضبوط رہی۔ ایسا کیوں؟؟؟

جب پاس کوئی سنبھالنے والا نہ ہو تو خود کو خود ہی دیکھنا پڑتا ہے۔ لاڈ اور  
نازک مزاجی وہیں دکھانی چاہیئے جہاں توقع ہو کہ کوئی آگے بڑھ کر آپ کو



سنجھال لے گا۔ اور ویسے بھی ہمدردیاں بٹورنا بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ آخری  
بات پر اس نے شرارت سے آنکھ دبائی

بڑی ہی کوئی ڈرامے باز لڑکی ہو

ہی ہی ہی -----

عادی!! پرسوں دعوت ہے۔ تمہیں پتہ ہے اتنے سارے لوگ اکٹھے ہوں گے

اور تم دونوں کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کرو گے۔ عادل نے اسکی بات کاٹی

کیا ہے بھئی پوری بات تو سنو۔ امثال نے اسکے بازو پر مکا مارا

لڑکی تھوڑی تمیز کر لو شوہر ہوں تمہارا۔ عادل کے جتانے پر وہ خاموش ہوگی

چلو بتاؤ کیا کہہ رہی تھی؟؟

مجھے نہیں بتانا اب----

مذاق کر رہا تھا۔ میں سن رہا ہوں بولو

رہنے دو تم---- مجھے بات ہی نہیں کرنی۔ وہ منہ پھلا کر جانے لگی تو وہ

گھوم کر اسکے سامنے آیا

تم یہاں سے میری لاش سے ہی گزر کر جاؤ گی ایسے نہیں جانے دوں گا  
- عادل کے انداز پر امثال کا منہ کھلاتھا

جیسے تمہاری مرضی۔ امثال کندھے اچکاتی آگے بڑھی تو عادل نے اسکا بازو پکڑ  
کر روکا

مجھے لگا تم فلمی ہیروئن کی طرح میرے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہو گی، نہ عادل  
ایسے نہ کہو مگر تم نے تو بے مروتی کی حد ہی کر دی ہے۔ عادل کے منہ  
بسور نے پروہ کھلکھلا کر ہنسی تو اس نے سکون کا سانس لیا

میرا ابھی دماغ خراب نہیں ہوا جو ایسے کہوں گی۔۔

ہاں بھئی تم کیوں کہو گی تم کونسا مجھ سے محبت کرتی ہو۔ تمہاری بلا سے

جیئوں یا مروں تمہیں کیا فرق پڑتا ہے ؟؟؟

ہاں یہ تو ہے۔ امثال نے جھٹ سر ہلایا

بندہ دل رکھنے کے لیے ہی کہہ دیتا ہے اللہ نہ کرے تمہیں کچھ ہو۔

لو بھئی میں کیوں خوا مخواہ جھوٹ بھولوں ---- بات کرتے کرتے وہ چونکی

ایک منٹ ایک منٹ تم زرا مجھے یہ بتاؤ تمہارے موبائل میں میری تصویریں  
کیا کر رہی ہیں۔ اسکے پوچھنے پر وہ مسکرایا

اب تمہاری تصویریں نہیں رکھوں گا تو کس کی رکھوں گا۔۔

نکاح سے پہلے کی ہیں عادی۔۔۔۔۔ تم میری بے خبری میں پکچرز لیتے رہے  
ہو چور کہیں کے۔ امثال کی بات پر اس نے قہقہہ لگایا

ہاں۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔۔

اور ہمارا نکاح بھی تمہارے کہنے پر ہی ہوا ہے تم نے ہی دادو سے کہا تھا

نہ ---؟؟

بلکل کوئی اعتراض ہے ---

ہاں نہ مجھے تم سے شادی نہیں کرنی تھی۔۔

تو پھر کس سے کرنی تھی؟؟ عادل نے ابرو اچکائے

کسی اچھے سے انسان سے کرنی تھی

ہاں میں تو روز دس بندے قتل کر کہ آتا ہوں نہ -- عادل نے جل کر کہا

اوہو بھئی کسی ہینڈسم سے ہیرو ٹائپ کے بندے سے کرنی تھی نہ

کیوں مجھے کیا ہے اچھا خاصا ہینڈسم ہوں یونی میں لڑکیاں مرتی تھی مجھ پر

--- اتنا ویل اتجو کیٹیڈ اور ویل سٹیبلڈ بندہ مل گیا ہے ، تمہیں تو شکر کرنا

چایئے۔ عادل نے فخر سے کالر جھاڑے

اور وہ جو تم ہر وقت مجھ پر غصہ کرتے رہتے ہو اور ڈانٹتے بھی ہو۔ امثال کی

بات پر اسنے آنکھیں پھاڑیں

میں نے کب غصہ کیا ہے تم پر اور کب ڈانٹا ہے --؟ بتانا زرا مجھے

وہ جو اس دن ڈانٹا تھا وہ-----

کب---؟؟

اچھا چھوڑو نہ ---امثال کو سوچنے سے بھی یاد نہ آیا تو وہ جھنجھلائی

جانتا ہوں تمہیں مجھ سے بہت سی شکائیت ہوگی۔ کوشش کر رہا ہوں خود کو  
بدل سکوں لیکن تھوڑا ٹائم لگے گا اب ایک دم تو نہیں بدل سکتا نہ اسکے  
باوجود بھی اگر مجھ سے کوئی شکوہ ہے تو تم بتا سکتی ہو۔ عادل کے دھیمے لہجے



پر امثال کو شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔ وہ صحیح ہی تو کہہ رہا تھا نکاح والے دن کے بعد سے اس نے ڈانٹنا تو بہت دور کی بات کبھی سخت نظر سے بھی نہیں دیکھا تھا

سوری نہ بس مذاق کر رہی تھی۔ امثال نے اس کے کندھے پر سر رکھا

لیکن میرا مؤقف ابھی بھی وہی ہے۔ امثال نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

---

---

تم دونوں جیسا دغا باز اور فراڈ بندہ میں نے زندگی میں آج تک نہیں دیکھا۔ فرہاد  
کے پاس بیٹھے امثال اور بازل کو صدام نے کڑے تیوروں سے گھورا

کیوں بھئی ہم نے ایسا کیا کر دیا ہے؟؟ بازل جان کر بھی انجان بنا

میں نے تم لوگوں کی ہیلپ اس لیے نہیں کی تھی کہ اپنا کام نکل جانے  
کے بعد میرا بھول جاؤ تم لوگ۔۔ اگر میرا کام نہ کیا تو میں نے اعلان کروا  
دینا ہے کہ بہرام کو تم لوگوں نے اغواہ کروایا تھا۔ اسکی بات سن کر امثال  
نے صدام کو کھینچتے ہوئے کرسی پر پٹخا

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔ چیخ کیوں رہے ہو ابھی کوئی سن لیتا تو۔۔۔

ہاں تو سن لے اچھا ہے سب کو پتہ چل جائے گا۔۔۔

صدام ----- امثال چیجی تھی

یہ کیا چکر ہے بھئی۔ فرہاد کے پوچھنے پر امثال کے نہ نہ کرنے کے باوجود  
صدام نے اسے بتا کر دم لیا

مائی گاڈ کیا چیز ہوتی دونوں۔۔۔۔ مجھے یقین نہیں آ رہا ہے، کوئی ایسے بھی کر سکتا ہے

ہم کر سکتے ہیں نہ۔ بازل نے فخر سے کہا

واقعی تم ہی کر سکتے ہو۔۔۔۔۔

ویسے کمزن تمہاری کل والی فائٹ دیکھ کر مزہ آگیا تھا۔ فرہاد کی بات پر امثال

چونکی

تم نے کہاں دیکھی -----

ہم نے تو ٹی وی پر لائیو دیکھی تھی۔۔۔۔

ہم سے مطلب ، کون کون ---

ہم سے مطلب ہم سب گھر والے - امثال نے بازل کی طرف دیکھا ----

بازی کیسے ----

مجھے عدی نے اپنا موبائل دیا تھا کہ ایل ای ڈی سے اٹچ کردوں -- اس نے  
تمہیں کچھ دیا تھا؟؟ آئی مین کوئی گیجٹ وغیرہ ---

ہاں کچھ دن پہلے ایک واچ دی تو تھی اور کہا کہ کبھی بھی اسکو نہ اتاروں  
- امثال نے سوچتے ہوئے کہا

اوہ تو پھر اسی واچ میں ہی اس نے کچھ فٹ کروا کر اپنے موبائل کے ساتھ  
اٹیچ کیا ہو گا

اب تو مجھے لگتا ہے ایک بار خود کو مکمل طور پر سکین کروا ہی لوں پتہ نہیں  
کیا کچھ فٹ کروا چکے ہیں یہ لوگ۔۔

میں نے شاید کچھ کہا ہے۔ صدام نے خود پر سے توجہ ہٹتے دیکھ کر سر پیٹا

اچھا اچھا کرتے ہیں کچھ۔۔ بے صبرے کیوں ہو رہے ہو۔۔ صبر کا پھل  
بیٹھا ہوتا ہے بازل اسے صبر کی تلقین کرتے ہوئے اٹھ گیا

ہاں لیکن خیال رکھنا کبھی کبھی یہ پھل محبوبہ کی کہیں اور شادی کی صورت  
میں بھی نکل آتا ہے اسکے پیچھے امثال بھی کھسک گئی۔ جب تک وہ ہال  
میں داخل نہ ہو گئی فرہاد اسے دیکھتا رہا۔ اسکو نوٹ کرتے صدام نے  
مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

لیٹ ہو گئے ہو باس ----- اس لیے اپنے دل اور نظروں کو کنٹرول میں  
رکھو۔ اپنی چوری پکڑے جانے پر فرہاد خجل ہو کر رہ گیا

جانتا ہوں یار لیکن یہ کمبخت دل بھی تو سمجھے نہ۔ جب جب سامنے آتی ہے  
فضول میں ضد کرنے لگتا ہے۔ فرہاد نے بے بسی سے کہا

اگلی بار جب یہ ضد کرے نہ تو اسے بہرام کا حشر یاد کروا دینا آیم شیور خود  
ہی سنبھل جائے گا۔ صدام کی بات سن کر فرہاد نے بے ساختہ جھرجھری  
لی تھی

جب مجھے بتایا گیا عادل کا نکاح امثال سے ہوا ہے تو مجھے یقین ہی نہیں آیا  
تھا کہ کہاں خاندان بھر میں سب سے زیادہ سنجیدہ مزاج اور کھڑوس بندہ اور  
کہاں امثال جیسی نٹ کھٹ لڑکی

اوہ بھائی محبت سب کچھ کروا دیتی ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کتنا بدل گیا  
۔ غصہ جس کی ناک پر دھرا ہوتا تھا اسکو اب یاد بھی نہیں ہوگا کہ لاسٹ



ٹائم اس نے کب کسی پر غصہ کیا تھا - ہر وقت اس کے چہرے ایک مسکراہٹ رہنے لگی ہے - سختی اور سرد مہر لہجہ جسکا خاصا ہوا کرتا تھا، اب بات کرتا ہے تو بلا کی نرمی ہوتی ہے - کبھی کبھی تو میں حیران ہوتا ہوں کوئی اتنا کیسے بدل سکتا ہے - صدام کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی

اور میری مانو تو خود کو یہی روک لو کسی کو بھنک بھی پڑ گئی نہ تو انجام اچھا نہیں ہو گا۔ دونوں خاندان کئی سالوں بعد ملے ہیں - امید کرتا ہوں کوئی بے وقوفی نہیں کرو گے - صدام اسکا کندھا تھتھپاتا اٹھ گیا -

---

اسکی صبح آنکھ کھلی تو امثال کو کاؤچ پر آلتی پالتی مارے موبائل میں مصروف پایا۔ سویرے سویرے اسکو یوں اپنے کمرے میں پا کر اسکے ہونٹوں پر بے ساختہ سی مسکراہٹ چھائی تھی۔

کیا بات ہے جانم رخصت ہو کر آگئی ہو کیا؟؟؟

فلحال تو پناہ لی ہے یہاں۔۔۔۔۔ تمہاری ساس سے چھپی بیٹھی ہوں

کیا کر کہ آئی ہو ----؟؟ عادل نے تکیے پر کہنی کے بل ٹیک لگائی

زیادہ کچھ نہیں بس دونوں حویلیوں کے کچن کا گیس کنکشن اور فریج کا بجلی  
کا کنکشن کاٹا ہے جو بندہ دودھ لے کر آیا تھا اسے واپس بھیج دیا کہ آج کوئی  
بھی گھر پر نہیں ہے اس لیے ہمیں نہیں چاہئے۔۔ گھی، چینی اور پتی بھی  
غائب کر دی ہے

کیوں۔۔؟؟ عادل نے حیرانی سے پوچھا

ایویں امی۔۔ مثال نے لا پرواہی سے شانے اچکائے۔ وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

اسکا مطلب آج ناشتہ نہیں ملے گا

آف کورس-----

تمہارا کرائم پاٹرن کہاں ہے؟؟؟

آج بھائی کو جلدی جانا تھا تو وہ انکے ساتھ ہی چلا گیا ہے۔ عدی تھا نہیں  
شہری بھائی بھی چلے گئے۔ مجھے یہی جگہ سیف لگی تو یہاں آگئی۔ اب اگر کوئی  
پوچھے تو کہہ دینا میں یہاں نہیں ہوں

اوکے باس۔۔۔ عادل نے سر کو ہلکا سا خم دیا۔ اتنے میں باہر سے ساریہ  
بیگم کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں۔ وہ شاید ہر جگہ سے اسے ڈھونڈ کر  
اسی کے کمرے کی طرف آ رہیں تھیں

لو آگئی تمہاری ساس اب سنبھالو۔۔ دروازے پر دستک ہوئی اس نے تھوڑا سا  
دروازہ کھولا تو ساریہ بیگم کو کھڑے پایا

جی خالہ۔۔۔ عادل نے ادھ کھلے دروازے کے درمیان کھڑے ہوتے پوچھا

ٹلے اور بازی تمہارے پاس ہیں

نہیں۔۔۔۔۔ وہ یہاں کیوں ہوں گے خیریت۔۔ آپ صبح صبح انکا کیوں پوچھ

رہیں ہیں؟؟

ان دونوں کے ہوتے کہاں خیریت ہو سکتی ہے۔ اٹھتے ساتھ ہی کچن تلیٹ  
کر کہ خود پتہ نہیں کہاں دفع ہو گئے ہیں۔

چلیں کوئی نہیں خالہ آپ کسی کو بلوا کر گیس اور بجلی فکس کروا  
لیں۔ عادل کی بات پر جہاں امثال نے دانت کچکچائے وہیں ساریہ بیگم  
جاتے جاتے رکیں

تمہیں کیسے پتہ وہ بجلی اور گیس کا کنکشن کاٹ گئے ہیں۔ انہوں نے  
مشکوک نظروں سے اسے دیکھا تو سٹپٹایا

وہ۔۔۔۔۔۔ خالہ آپ نے ابھی تو بتایا ہے

نہیں میں نے نہیں بتایا ----- انہوں نے نفی میں سر ہلایا

ارے آپ بھول گئیں --- آپ نے ہی تو کہا کہ وہ بجلی اور گیس کا  
کنکشن کاٹ گئے ہیں -

ورنہ مجھے کیسے پتہ ہو سکتا ہے - آپ جائیں میں بلواتا ہوں کسی  
کو --- عادل انہیں بھیج کر واپس پلٹا تو امثال کو خود کو گھورتے پایا

کیا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟

تمہیں ڈھنگ سے جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا عادی --

پہلی بار بولا ہے نہ آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی

ہیں ----- امثال نے اچھنبے سے دیکھا

تم نے روز کچھ نہ کچھ ایسا کرنا ہے تو تمہیں بچانے کے لیے جھوٹ تو بولنا  
پڑے گا نہ - امثال نے مصنوعی غصے سے کشن اسکی طرف اچھالا جسے  
عادل نے ہسنتے ہوئے کچ کیا

تم بیٹھو میں چلیج کر کہ آتا ہوں پھر کچن کو دیکھتا ہوں ورنہ سارا دن بھوکے  
رہنا پڑے گا



کچھ پتہ چلا کہاں گئے ہیں دونوں سب جگہ دیکھ چکے ہیں -- اب تو فکر ہونے لگی ہے -- ہاجرہ شاہ نے فکر مندی سے کہا

جانا کہاں ہے چوکیدار بتا رہا ہے کہ بازل شہری کے ساتھ گیا ہے اور امثال عادل کے کمرے میں ہے ، مگر میرے پوچھنے پر تمہارا بیٹا صاف مکر گیا ہے ۔ ساریہ بیگم نے پہلے بی جان اور پھر خدیجہ بیگم سے کہا

پہلے مجھے ایک امید تھی کہ یہ لڑکی سدھر جائے گی مگر اسکو بچانے کے لیے عادل کے یوں دھڑلے سے جھوٹ بولنے پر مجھے یقین ہو گیا کہ میری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی

چھوڑو نہ ساریہ بچی ہے آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی اور تمہاری بات سن کر  
مجھے سکون ہو گیا ہے کہ ہم نے امثال کے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کیا  
ورنہ مجھے دھڑکا لگا رہتا تھا کہ جتنی وہ نٹ کھٹ سی ہے اتنا ہی عادل غصے  
کاتیز، کہیں ہم نے کوئی زیادتی نہ کر دی ہو خدیجہ بیگم کی بات پر ساریہ بیگم  
نے سر جھٹکا

اچھا تم یہ بتاؤ کہ کچن کا کیا کرنا ہے ؟

عادل کہہ رہا ہے کسی کو بلواتا ہے ۔

چلو کوئی نہیں بہو۔۔ بچے میں مذاق ہی کیا ہے۔ تم دل پر نہ لو

میں بتا رہی ہوں آپکے یہ بچے کسی دن کوئی بہت بڑا فساد کھڑا کریں گے  
پھر مجھے کوئی نہ کہے۔۔ وہ جلتی بھنتی اٹھ گئیں

---

گھر میں دعوت کی تیاریاں چل رہی تھیں امثال نے عائشہ سے سپیشلی  
فرمائش کر کہ اپنے لیے ڈریسز بنوائے تھے۔ ساریہ بیگم اٹھتے بیٹھتے انہیں  
انسان بن کر رہنے کی تلقین کر رہی تھیں جنہیں وہ ایک کان سے سن کر  
دوسرے سے نکال رہے تھے دوسرے شہر سے مہمان آنا شروع ہو گئے  
تھے۔ امثال ادھر ادھر آنکھیں گھوماتی ہال میں داخل ہوئی تو فوزیہ اور ساریہ

بیگم کے پاس بیٹھی عورت کی باتیں سن کر اسکی آنکھیں شرارت سے  
چمکیں

پتر آؤ نہ وہاں کیوں کھڑی ہو۔ ثریا شاہ نے اسکو واپس پلٹتے دیکھ کر پکارا

اسلام و علیکم نانو

و علیکم اسلام --۔ یہاں آؤ ان سے ملو یہ تمہاری پھپھو دادی ، میری اور تمہاری

دادی کی نند - ثریا شاہ نے تعارف کروایا

ماشاء اللہ کتنی پیاری اور بھولی بھالی ہے۔ اللہ نظر بد سے بچائے۔ اس خاتون  
نے اسکا منہ ماتھا چومتے ہوئے باقاعدہ اسکی بلائیں لے ڈالیں۔ انکی بھولی  
بھالی والی بات پر ثریا شاہ اور ہاجرہ مسکراہٹ دبائی

شکریہ دادی جان۔ آپ بھی بہت اچھی ہیں۔ امثال نے دنیا جہان کی  
معصومیت چہرے پر سجائی

ارے دادی صدقے۔۔ وہ تو باقاعدہ واری جا رہی تھیں

میں اب جاؤں۔ امثال نے پلکیں جھپکائیں

ہاں ہاں پتر جا۔۔ تو امثال نزاکت سے چلتے ہوئے باہر نکل گئی تھوڑا آگے  
جا کر اس کے حلق سے قمقہ بلند ہوا تھا ڈیرے سے آتے فرہاد نے حیرانی  
سے دیکھا

خیرت امثال ایسے کیوں ہنس رہی ہو؟؟

ٹرسٹ می ہادی کل بہت مزہ آنے والا ہے۔ امثال ہنستے ہوئے لان میں  
بیٹھے بازل کی طرف بڑھی

ہادی نائس نیم۔۔ آج سے پہلے کسی نے یہ نام نہیں دیا۔ فرہاد اپنی سوچ پر  
مسکرایا اور لان کی طرف دیکھا جہاں امثال بازل کے ساتھ کچھ بات کر رہی

تھی اسکی آنکھوں اور چہرے پر شرارت دور سے بھی دیکھی جا سکتی تھی۔ وہ  
سر جھٹکتا حویلی کے اندر چلا گیا

ڈی جے خالہ یہاں گاؤں میں کوئی سپیرا ہے کیا؟؟ امثال نے خدیجہ بیگم  
کی گود میں گھستے ہوئے پوچھا

ہاں ہے تو مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔؟؟

بس ایسے ہی۔۔

ایسے تو نہیں۔ کوئی نہ کوئی شرارت ہی کرنی ہو گی۔ خدیجہ اسکے سر میں  
چیت لگائی

ہاہا خالہ کتنا سمجھنے لگی ہیں آپ مجھے

صرف خالہ ہی نہیں خالہ کا بیٹا بھی سمجھنے لگا ہے ایسے ہی تو نہیں اس  
نے ساریہ سے جھوٹ بولا

ہا۔۔۔۔۔ خالہ آپکو کیسے پتہ

تمہاری ماں بتا رہی تھی



اوہ تو اسکا مطلب ماما کو پتہ چل گیا تھا

ہاں تو اور کیا تم دونوں کو کیا لگا کہ ہمیں پتہ نہیں چلے گا۔۔۔ ویسے بھی  
میں نے صبح تمہیں عادل کے کمرے میں جاتے دیکھ لیا تھا۔

ماما اگر ساس بہو کی محبت کا عملی مظاہرہ ہو گیا ہو تو دادو کی بات سن  
لیں۔۔۔ اپکو باہر لان میں بلا رہی ہیں۔۔

خالہ!! کچھ جل رہا ہے لگتا ہے سانی ہی جل رہی ہے

پاگل لڑکی -- وہ ہنستی ہوئی باہر نکل گئیں

ویسے اگر تمہارا بھی دل چاہ رہا تو وہ رہی تمہاری ساس جا کہ اٹھوا لو تم بھی لاڈ  
-- ہمیں تو نظر نہ لگاؤ۔ امثال نے فوزیہ بیگم کی طرف اشارہ کیا

اب ہر کوئی تمہاری طرح بے شرم تو نہیں ہو سکتا۔ تم تو آج کل اکثر  
عادل لالہ کے ساتھ پائی جاتی ہو۔ شامین نے کہا

اوہ بی بی شوہر ہے وہ میرا --- اب اگر تم دونوں کے شوہر تمہیں منہ نہیں  
لگاتے تو میں کیا کروں۔ یار امان بھائی اپنی بیوی کو تھوڑا ٹائم دے دیا کریں

بیچاری خوانخواہ میں جیلس فیل کر رہی ہے۔ امثال نے امان کے کانوں سے  
ہینڈ فری کھینچی

میں تو ہمہ وقت تیار ہوں مگر کوئی لفٹ ملے تب نہ۔ امان نے سرد آہ بھری  
۔ شامین تو اسے چھیڑ کر پچھتائی تھی

اب جاؤ جا کہ ٹائم دو اپنے "ان" کو۔۔۔۔۔ بیچارے نے ٹھنڈی آہیں بھر بھر  
کہ ہی جم جانا ہے۔ امثال نے شامین کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے  
ہلکا سا پیش کیا تو وہ امان کے پاس صوفے پر جا گرمی اسکو جارحانہ انداز میں  
اٹھتے دیکھ کر امثال دو دو سیڑھیاں پھلانگتے اوپر بھاگ گئی

کہاں جا رہے تم لوگ - بازل اور امثال بیرونی گیٹ کے پاس پہنچے تو گاڑی  
سے اترتے قاسم شاہ نے انہیں روکا

ایک کام سے جا رہے ہیں

کہاں -- اور گاڑز کے بغیر، جہاں بھی جا رہے ہو گاڑز کو ساتھ لے کے جاؤ

یہی گاؤں میں ہیں - بس تھوڑی دیر میں آجائیں گے - گاڑز کی ضرورت  
نہیں

پر بیٹا

کوئی نہیں تیا جان ہم بس یوں گئے اور یوں آئے۔ امثال نے چٹکی بجائی اور  
انکا جواب سنے بغیر باہر نکل گئے

فیض بچے باہر جا رہے ہیں تم انکے پیچھے جاؤ خاص خیال رکھنا۔ جیسے جا رہے  
ہیں ویسے ہی واپس آنے چاہیئے یہ تمہاری ذمہ داری ہے سمجھے؟ قاسم شاہ  
نے گیٹ کے باہر بیٹھے اپنے گارڈ کو انکے پیچھے بھیجا

جی صاحب وہ سر ہلاتا انکے پیچھے چل پڑا

---

نانو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے دعوت رکھی کیوں ہے۔؟؟ امثال نے  
ثریا شاہ کے سامنے سے چائے کا کپ اٹھایا

پتر ایک تو فرہاد اتنے سال کے بعد آیا ہے اور دوسرا تم لوگ بھی کافی  
عرصے بعد ملے ہو تو ہم نے سوچا سب خاندان کی دعوت کر لی جائے اور  
پھر میں صدام اور باقی بچوں کی شادیوں کے بارے میں بھی سوچ رہی ہوں  
رشتے دیکھ لیے کیا آپ نے؟

نہیں ابھی تک تو نہیں مگر دیکھنے کی کیا ضرورت ہے رشتے گھر میں ہی ہیں  
بس بات ہی پکی کرنی ہے

تو کیا فاریہ خالہ نے بات نہیں کی آپ سے-----

نہیں -- کس بارے میں بات کرنی تھی؟؟

سدرہ آپو کے رشتے کے بارے میں کہہ رہیں تھیں

اچھا مگر مجھ سے کوئی بات نہیں کی

چلیں مگر آپ انتظار کر لیجیے گا وہ کل ہی آپ سے بات کر لیں گی اور جہاں

تک رہی صدام کی بات تو آپ اسکا صوفیہ سے کر دیں پرفیکٹ میچ ہے

کہہ تو سہی رہی ہے چلو پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

اولے تمہاری دادی پٹا آئی ہوں کچھ ہی دنوں میں شادی یا نکاح متوقع ہے  
تمہارا۔۔۔۔۔ تیاری پکڑ لو۔۔ امثال نے پاس سے گزرتے صدام کو آواز لگائی  
تو اس نے ادھر ادھر دیکھا

یہاں وہاں کیا دیکھ رہے ہو اوپر درخت پر ہوں۔۔۔ صدام نے اوپر دیکھا تو  
امثال درخت کی ٹہنی پر ٹانگیں لٹکائے چپس کھا رہی تھی

یا خدا امثال کوئی انسانوں والا کام بھی کر لیا کرو وہاں کیا کر رہی ہو؟؟



انجوائے کر رہی ہوں۔ سچ میں بہت مزہ آرہا ہے۔۔ درخت کی ٹہنی ہو، ساتھ

میں چپس کا پیکٹ ہو، پیسی ہو اور میں ہوں۔۔ واہ کیا سین ہوگا

تمہیں پتہ اس طرح ٹہنیوں پر بیٹھ کر کون کھاتا ہے۔۔۔۔۔

آف کورس میں۔۔۔۔۔

نہیں بندر، لنگور، گلہری اور کوئے۔ صدام نے سنجیدگی سے انگلیوں پر گنتی

کی۔۔ چونکہ شام کا وقت تھا تو ساری ینگ پارٹی گھر پر ہونے کی وجہ سے وہاں

اکھٹی ہو گئی

بڑے ہی کوئی احسان فراموش ہو۔ آنے دو زرا میرے شوہر کو ایک ایک  
بات بتاؤں گی۔

ہاں ہاں بتانا میں کوئی ڈرتا تھوڑی ہوں

ویسے تم کچھ نام اور بھول بھی رہے ہو چڑیلین، بھوتنیاں، شہد کی مکھیاں  
اور چمگاڈر بھی تو درخت پر ہی رہتی ہے۔ دریاب نے لقمہ دیا

اوہ ہیلو آرام سے ہاں۔۔۔ لگتا ہے تم نے رخصتی نہیں کروانی ایک بار عادی  
کو منع کر دیا نہ تو ایری چوٹی کا بھی زور لگا لو گے تو کچھ نہیں کر پاؤ گے  
۔ تم ابھی مجھے ٹھیک سے جانتے نہیں ہو۔۔ امثال نے دھمکی لگائی

ہاں بھئی جان ہی تو نہیں پائے ہیں تمہیں ابھی تک۔۔ دریاب بڑبڑایا

کیا ہو رہا ہے یہاں پر؟ عادل پولیس سٹیشن سے واپس آیا تو ان سب کو لان  
میں اکٹھے کھڑے دیکھ کر اسی طرف آگیا

تمہاری معصوم بیوی کو اکیلا دیکھ کر گھیرے کھڑے ہیں اور کیا۔۔ امثال کی  
آواز پر اس نے سر اٹھایا

تم اوپر کیا کر رہی ہو؟؟

بندر نچا رہی ہوں۔۔۔ یہ نظر نہیں آرہے۔۔۔ امثال نے شاخوں کے سہارے  
رکھی پیپسی کا کین اسکی طرف اچھالا اس نے کیچ کرتے ہوئے اسے گھورا

ژلے بدتمیزی نہیں کرو سب کہ سب بڑے ہیں تم سے

اچھا اور یہ بڑوں میں سے ایک مجھے بندریا لنگور، لگڑ بھگڑ، الو، دوسرا چڑیل بھوتنی  
پاگل اور چمگاڈ کہہ رہا ہے۔۔۔ باقی دو کھڑے ہنس رہے ہیں اس کا کیا

؟؟

ہا ہا ہا ویسے ان میں سے آدھے ناموں کا تو ہمیں پتہ بھی نہیں تھا دریاب  
نے ہنستے ہوئے صدام کے ہاتھ پر ہاتھ مارا

ابھی بھی تم کہو گے کہ میں بدتمیزی کر رہی ہوں۔ امثال نے منہ بسورا

چلو تم دفع کرو انہیں نیچے آؤ ہم اندر چلتے ہیں۔ عادل نے ان چاروں کو  
گھورتے ہوئے اسے پچکارا

نہیں مجھے نہیں آنا۔ پہلے ان سے کہو مجھ سے سوری کریں۔۔

چلو سب کے سب سوری کرو۔۔۔۔۔

کس بات پر۔۔۔؟؟ اس نے بھی ہمیں بند رکھ کر حساب برابر کر لیا ہے۔

لگتا ہے تم نے رخصتی نہیں کروانی۔ عادل کی بات پر دریا بھڑک اٹھا تھا

ڈھیلا پڑا

دونوں میاں بیوی ایک جیسی دھمکی دیتے ہو۔۔ سوری میری بہن تمہاری شان

میں جو بھی گستاخی کر بیٹھا ہوں معاف کر دو دریا بھڑک اٹھا تھا

جوڑے

نیکسٹ۔۔۔ عادل نے امان کو گردن سے پکڑا تو اسنے بھی سوری کی

چلو صدام

میں نہیں کر رہا کوئی زبردستی ہے کیا۔۔۔۔

ڑلے تم نے نانو سے بات کر لی ہے۔۔۔۔۔؟؟

ہاں ابھی کر کہ آئی ہوں لیکن فکر نہ کرو میں کسی بھی طرح انہیں منع کر

دوں گی۔۔۔۔۔

سوری یار تم سیرئیس ہی ہو رہی ہو مذاق کر رہا ہوں - صدام نے ایک منٹ  
لگایا تھا انکی بات ماننے میں ---

ہاں بھئی تمہارا کیا پروگرام ہے -- عادل فرہاد کی طرف مڑا

بلکل بھی نہیں اور ویسے بھی میرا کوئی کام نہیں اٹکا ہوا تم لوگوں کی طرف  
جو میں کمزور پڑوں - فرہاد نے کندھے اچکائے

تو ٹھیک ہے کل بھری محفل میں ، میں چیخ چیخ کر اعلان کر دوں گی کہ  
فرہاد شاہ آج کل کسی شادی شدہ حسینہ کے عشق کے سمندر میں غوطے کھا  
رہے ہیں وہ کیا کہتے ہیں کل بھری محفل میں کوئی بدنام ہوگا - امثال نے



درخت پر بیٹھے بیٹھے ہانک لگائی۔ فرہاد نے اس لمحے کو کو سا جب اس نے  
اسے بتایا تھا

اچھا ٹھیک ہے اس میں کیا بڑی بات ہے سوری ہی کرنی ہے نہ ابھی کر  
لیتا ہوں۔

چلو لڑکیو جلدی سے شروع ہو جاؤ۔ تم میں سے کس کس نے میری بیوی کو  
تنگ کیا ہے عادل نے لڑکیوں کے ٹولے کو مخاطب کیا

ہماری طرف سے تو کورا جواب ہے۔ آپکی بیوی تنگ ہونے والی شے ہے سہی  
۔ ہم میں سے کسی نے نہیں چھیڑا ہے اسے اور ویسے بھی ہمیں بھڑوں کے

چھتے میں ہاتھ ڈالنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ شامین نے ٹکا سا جواب دیا  
باقیوں نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی

اچھا چلو مٹی ڈالو تم ان پر۔۔ امثال نے چپس کے خالی پیکٹ میں پتے بھر  
کر شامین کے منہ پر پھینکے اور نیچے چھلانگ لگائی

اپنی ایمانداری سے بتاؤ اس نے بندروں والی چھلانگ لگائی ہے کہ نہیں۔؟؟  
دریاب نے امثال کو اٹھاتے عادل سے کہا تو اس نے مسکراہٹ دبائی

کچھ شرم کر لو تم دونوں اتنے سارے لوگوں کے سامنے ہاتھوں میں ہاتھ  
ڈال کر کھڑے ہو۔ امان نے انہیں شرم دلانی چاہی

مجھے سمجھ نہیں آتی یہ آج کل تم اور تمہاری منکوحہ مجھے شرم دلانے پر کیوں  
تلع ہوئے ہو ایسا کیا کر دیا ہے میں نے؟ امثال نے انہیں چڑانے کے  
لیے عادل کے کندھے پر کہنی ٹکائی

رہنے دو شامین کہاں سر پھوڑ رہی ہو۔ امان کی بات پر امثال نے سیٹی بجائی

بڑی ہاں میں ملائی جا رہی ہے واہ بھی کیا انڈر سٹینڈنگ ہے۔۔

عادی تم نے مجھے پروس کیا تھا کہ ڈیرے پر لے کے جاؤ گے بھول گئے  
کیا۔۔۔

بلکل بھی نہیں مجھے یاد ہے یہ مہمانوں کو جا لینے دو پھر لے کے چلوں  
گا۔۔ اسکی ہامی پر سب کے منہ کھلے تھے

بھائی آپکو یاد ہے ایک بار میں نے ضد کی تھی تو آپ نے کتنا ڈانٹا تھا کہ  
لڑکیاں یوں منہ اٹھا کر ہر جگہ نہیں گھومتی۔ کتنی باتیں سنائی تھیں حالانکہ  
میں اس وقت سے صرف دس سال کی تھی اور آج کیسے فوراً تیار ہو گئے۔  
اب کیا ہوا ہے آپکی بیوی لڑکی نہیں ہے کیا۔۔؟؟ زروا کو صدمہ ہی تو لگا تھا

-

بیٹا ابھی تو شروعات ہے آگے آگے دیکھو کیا ہوتا ہے ان شاء اللہ تمہارا بھائی  
زن مریدی کے سارے ریکارڈ توڑے گا۔۔ صدام نے طنز کیا عادل نے بے  
اختیار سر پر ہاتھ پھیرا

اچھا ٹھیک ہے سب کو لے جاؤں گا اب خوش۔۔۔

ہمیں نہیں جانا آپ جائیں جس کے ساتھ جانا ہے۔۔ زروا نے منہ بسورا

اولے تم لوگ کیا میرے شوہر کو اکیلا سمجھ کر باتیں سنارہے ہو۔ نہیں  
جانا تو نہ جاؤ مگر خبردار جو کسی نے فضول کا رعب جھاڑنے کی کوشش کی

- چلو ہم چلتے ہیں یہاں سے - امثال عادل کو کھینچتے ہوئے لے گئی آگے جا  
کر دونوں نے قہقہہ لگایا

ڑلے اتنا تنگ نہ کیا کرو کسی دن انکے ہاتھ لگ گئی نہ تو بہت ماریں گے  
تمہیں - عادل نے ہنستے ہوئے کہا

ہاں جیسے میں انکے ہاتھ آ جاؤں گی نہ۔۔ امثال نے منہ بگاڑا اور پیچھے پلٹ  
کر ان سب کو ہونق بنا دیکھ کر آنکھ ماری -

جیسے ہی بین بجنے کی آواز آئی وہ بھاگ کر عادل کے کمرے میں گئی اور  
اسکو ساتھ لے کر باہر لان میں آکھڑی ہوئی ان دونوں کو یوں اپنے دونوں

طرف کھڑے دیکھ کر وہ ٹھٹکا - شہر یار آفس گیا ہوا تھا اور عید کو امثال  
نے ڈریس سے میچنگ چوڑیاں لانے شہر بھیجا ہوا تھا۔ کالج میں ایگزامز کی وجہ  
سے راسم شاہ بھی گھر پر نہیں تھے - اس لیے اس وقت دونوں کی واحد پناہ  
گاہ عادل ہی تھا

ڑلے کیا کیا ہے تم دونوں نے؟؟ اور یہ سپیرے کیا کر رہے ہیں یہاں  
؟؟

اگر تم رخصتی سے پہلے بیوہ نہیں ہونا چاہتے تو خاموشی سے کھڑے رہو  
۔۔ امثال نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا دونوں بھائیوں کے غیر موجودگی کی

وجہ سے وہ اچھا خاصا ڈری ہوئی تھی کہ اگر ساریہ بیگم کے ہتھے لگ گئے تو انہوں نے بھری محفل میں بھی مارنے سے گریز نہیں کرنا

تم لوگ کیا کر رہے ہو یہاں --؟؟ مصطفیٰ شاہ نے تین چار سپیروں کو زور و شور سے ایک عورت کے آگے پیچھے بین بجاتے دیکھ کر ٹوکا

وہ جی ہم ناگن پکڑنے آئے ہیں۔ ان میں سے ایک جو انکا بڑا تھا مودب انداز میں بولا

ہیں --- دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔ کس نے کہا کہ یہاں ناگن ہے؟؟۔ مصطفیٰ شاہ نے اسے جھڑکا



وہ جی ہمیں بلوایا گیا تو ہی یہاں آئے ہیں ورنہ ہمیں کیا پتہ

ٹرسٹ می ہادی کل بہت مزہ آنے والا ہے فرہاد کے زہن میں اچانک  
امثال کی بات گونجی تھی وہ جلدی سے انکی طرف آیا اس سپیرے کو آہستہ  
سے کچھ کہا اور پھر اس سے بلند آواز میں پوچھا

تمہیں کس نے بلایا ہے

وہ سرکار ہمارے پاس دو بار ایک لڑکا اور لڑکی گئے تھے کہ حویلی میں کل  
ایک ناگن آئے گی تو ہم اسکو آہ پکڑ لیں انہوں نے چہرے ڈھانپے ہوئے  
تھے تو ہم دیکھ نہیں سکے کون تھے ---

اولے کتنے بڑے جھوٹے ہو تم ----- ہم کب دو بار گئے تھے ایک ہی دفعہ گئے تھے ---- دوسری بار تو فون کیا تھا ---- ہاں نہیں تو --- خوشخوابہ میں دو بار -- امثال نے اسے جھوٹا ثابت کرنا چاہا۔ اسکی بات پر جہاں باقی سب نے اسے بے یقینی سے دیکھا وہیں بازل نے سر پیٹا۔ عادل نے اسکو واپس کھینچا

پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔ کیوں اتنے سارے لوگوں کے سامنے خالہ سے جوتے کھانے ہیں اگر بلوا ہی لیا ہے تو یوں بتانے کیا ضرورت ہے ؟ عادل نے ہلکی آواز میں اسکا منہ بند کرنے کی ناکام کوشش کی تھی

ہاں تو تمہارے پاس سفینٹی کے لیے ہی کھڑے ہیں۔ امثال نے جواباً سرگوشی  
کی

ڑلے فٹے منہ تمہارا۔۔۔ سب کے سامنے تو منہ بند رکھو۔ بازل نے دانت  
پیسے تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا

پتر کیوں بلایا ہے تم نے مصطفیٰ شاہ نے پوچھا

وہ دادا جانی یہ آنٹی ناگن ہے اس لیے ہم نے سوچا کہ ان کو انکی برادری  
کے پاس بھجوا دیتے ہیں۔ انکی بات سن کر سبھی ہکا بکا ہوئے تھے

پتر۔۔۔۔ تمہیں کیسے پتہ چلی اتنی اہم بات۔۔۔۔۔ اتنے سال ہو گئے ہیں  
ہمیں تو بھنک بھی نہ پڑی۔ ہاجرہ شاہ نے حیرانگی سے پوچھا

وہ کل انکی ساس کہہ رہی تھیں کہ انکی بہو ناگن ہے۔ اسکا کاٹا پانی بھی  
نہیں مانگتا۔ امثال کے انکشاف پر جہاں اس عورت کا منہ کھلا تھا وہیں اسکی  
ساس بھی سٹیٹائی۔ خدیجہ بیگم اور فوزیہ بیگم نے مسکراہٹ دبائی آخر کو وہ  
گواہ تھیں

اے لڑکی کیا بول رہی ہو دماغ خراب ہو گیا ہے؟؟ اپنی حرکت میرے سر پر  
کیوں تھوپ رہی ہو میں نے ایسا کچھ نہیں بولا۔

آئے ہائے ہائے --- ایسا کچھ نہیں بولا----- اب آپ غلط بیانی کر رہی ہیں۔ میں نے خود سنا تھا کل آپ خالہ اور تائی جان کے پاس بیٹھی کہہ رہیں تھیں کہ میری بہو ناگن ہے زمربلی ناگن۔ میرے بیٹے کے سامنے بڑی اچھی بنتی ہے لیکن جیسے ہی وہ گھر سے باہر جاتا ہے اپنا روپ بدل لیتی ہے۔ کئی روپ ہیں میری بہو کے۔ تو ہمیں لگا کہ انکایوں سر عام پھرنا مناسب نہیں ہے کسی کو بھی ڈس سکتی ہیں اور ڈراموں اور فلموں میں دکھاتے ہیں نہ کہ روپ بدلنے والی ناگن تو اچھا داری ہوتی ہے۔ اس لیے ہم نے گاؤں کے سپیرے سے رابطہ کیا اور کہا کہ گاؤں میں اچھا داری ناگن آنے والی ہے وہ آ کہ اسے پکڑ لیں۔۔ امثال ہاتھ نچا نچا کر انکشاف کر رہی تھی۔ دعوت پر مدعو افراد آنکھیں اور منہ کھولے اس کی گل افشائیاں سن رہے تھے لان میں ایک دم سناٹا چھا گیا

نہت بیگم اپنی ساس کے سر پر جا کھڑی ہوئی

اچھا تو میں ناگن ہوں ---؟؟ یہ سوچتی ہیں آپ میرے بارے میں ---؟؟؟

نہیں پتر میں نے ایسا کچھ نہیں کہا بچی کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ وہ گر بڑائیں

نہ نہ آنی مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی میں نے خود سنا تھا آپ یہی کہہ

رہیں تھیں۔ آپ چاہیں تو خدیجہ خالہ سے پوچھ سکتی ہیں۔ امثال نے گویا

انکے تابوت میں آخری کیل ٹھونکی تھی سب اپنی اپنی ہنسی چھپانے کی

کوششوں میں تھے

نہ اماں بچی جھوٹ نہیں بول رہی ہے میں پہلے ہی جانتی ہوں کہ میں آپکی  
نظروں میں کھٹکتی ہوں۔ اور پھر جو دونوں طرف سے لفظی گولہ باری ہوئی تھی  
الاماں۔۔۔۔ ساریہ بیگم دل ہی دل میں انکی طبیعت صاف کرنے کا پکا ارادہ  
کر چکیں تھیں جیسے شام میں سب لوگ رخصت ہوئے وہ لاونج میں پہنچیں  
امثال اور بازل شریار اور راسم شاہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے

امثال بیٹیاہاں آنا بات سننا ذرا۔۔ انکے لہجے میں بلا کی نرمی تھی وہ چونکہ  
گپیں ہانکنے میں مصروف تھی اس لیے دھیان دیئے بغیر اٹھ کر انکے پاس  
چلی گئی

جی ماما کہیں۔۔۔۔۔ اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ساریہ بیگم اپنا جوتا اتار  
کر اسے دو لگا چکی تھیں

عادی بچاؤ۔۔۔۔۔ شہریار چونکہ فاصلے پر کھڑا تھا اس لیے اس نے پاس  
کھڑے عادل کے پیچھے چھپنے میں ہی عافیت جانی

خالہ کیا کرتی ہیں یار ایسے کون مارتا ہے۔۔۔؟

عادل پیچھے ہو جاو خبردار جو کوئی بچ میں آیا



کیا ہو گیا ہے ماما۔ کتنی زور سے مارا ہے آپ نے اسے۔۔ شہریار آگے بڑھنے لگا  
تو ساریہ بیگم نے اسے وہیں روکا

میں نے کہا نہ وہیں کھڑے رہو کہیں ایسا نہ ہو انکا غصہ تم پر نکل جائے

ٹھیک ہے میں نہیں آتا۔۔ آپ ریلیکس ہو جائیں۔۔۔۔۔۔ مجھے بتائیں اتنے  
غصے میں کیوں ہیں؟؟

ان کے آنے سے پہلے ہی تماشا ختم ہو چکا تھا اس لیے وہ بے خبر تھے

کیا کہا ریلیکس ہو جاؤں وہ بھی ان دونوں کے ہوتے ہوئے۔۔۔۔ میں کیسے  
ریلیکس ہو سکتی ہوں شہری۔ اتنے لوگوں کے سامنے زلیل کر کہ رکھ دیا ہے

- تم کیوں نہیں سکون کا سانس لینے دیتے ہو مجھے - زندگی حرام کر کہ رکھی ہوئی ہے - یہ دیکھو میرے جڑے ہاتھ دیکھ لو، معاف کر دو۔ بخش دو مجھے - تم دونوں کو پیدا کر کہ جو غلطی کر بیٹھی ہوں، میں چاہ کر بھی اسے نہیں سدھار سکتی۔ ساریہ بیگم نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیے تھے۔

پر ہوا کیا ہے کچھ بتائیں گی؟؟؟ راسم شاہ جھنجھلائے

ہوا کیا ہے؟؟؟؟؟ یہ اپنی گندی اولاد سے پوچھیں جنہوں نے مجھے ہر جگہ ذلیل کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ ساریہ بیگم نے دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تو انہوں نے سوالیہ نظروں سے دونوں کو دیکھا

ہاں بھئی شروع ہو جاؤ۔

بابا ہماری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔ باپ کی سنجیدہ نظریں دیکھتے ہوئے امثال  
ممننائی

ہاں بابا امثال بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے ہماری کوئی غلطی نہیں ہے وہ تو  
نرہت آنٹی کی ساس صغراں خالہ خود ہی کہہ رہی تھی-----جیسے  
جیسے بازل بتاتا گیا انکی سنجیدگی مسکراہٹ میں ڈھلتی گئی بات کے اختتام پر  
لاونج قہقہوں سے گونجتا تھا سب کو ہنستا دیکھ کر وہ ریلیکس ہو گئے کہ بچ گئے

سیرِ یسلی زلے مجھے تو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تم لوگوں نے سپرے کو  
 ہی بلا لیا۔۔۔۔۔ شہریار سر پیچھے گرا کر ہنسا۔

دونوں میں سے آئیڈیا کس کا تھا ---- زریاب نے پوچھا تو بازل نے امثال  
کی طرف اشارہ کیا

یہ کل آئی تھی میرے پاس اس نے صغراں خالہ کی باتیں سنی تھی۔ مجھے ساری بات بتانے کے بعد کہنے لگی کہ کافی دن ہو گئے ہیں۔ آؤ کچھ نیا کرتے ہیں۔۔۔۔

ویسے دُئی جے خالہ اپنی دوست کا پتہ تو کرتیں - ایسا نہ ہو انکی بہو نے انہیں گھر میں گھسنے ہی نہ دیا ہو - امثال نے خدیجہ بیگم سے کہا

مجھے نہیں لگتا آج کے بعد وہ کبھی کسی سے اپنی بہو کی برائی کریں گی۔۔  
عاصم شاہ کی بات پر لاونج ایک بار چھر ہنسی سے گونجا

ظاہر سی بات ہے ابھی بھی کوئی کسر رہتی ہے مصطفیٰ شاہ نے ہنستے  
ہوئے کہا۔ خود پر سے توجہ ہٹتے دیکھ کر ساریہ بیگم پیچ و تاب کھا کر رہ گئیں

---

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ امثال عادل کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ  
لیپ ٹاپ پر مصروف تھا

ہاں بولو۔ عادل نے سر اٹھائے بغیر کہا

پہلے تم اسے تو بند کرو۔ امثال نے ہاتھ مار کر اسکا لیپ ٹاپ بند کیا

او کے کہو۔۔ میں ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔۔۔

پرومس کرو میری بات مانو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے کبھی کسی بات سے نہ کی ہے۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی تمہاری تسلی کے

لیے پرومس۔۔۔۔۔

زروا یونی میں ایڈمیشن لینا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو اس نے سفارش کروائی ہے تمہاری -----

حالانکہ بھائیوں سے بات منوانے کے لیے کسی تیسرے کی سفارش کی  
ضرورت ہوتی تو نہیں -----

خاندان میں کوئی بھی لڑکی یونی نہیں جاتی --- باقیوں کی طرح وہ بھی کالج  
میں اپنی سٹڈی کمپلیٹ کر سکتی ہے -----

میں جاتی ہوں نہ ، زروا کیوں نہیں جا سکتی -----

تمہاری بات اور ہے امثال۔ تم میں اور اس میں فرق ہے

-----

نہیں کوئی فرق نہیں ہے سوائے اسکے کہ وہ تمہاری بہن ہے اور میں شہریار  
کی ----

دیکھو امثال تم زروا سے تو کیا خاندان کی باقی لڑکیوں سے بھی کہیں بہتر ہو  
مضبوط ہو، ہر قسم کے حالات کو فیس کر سکتی ہو اچھا برا سمجھ سکتی ہو جبکہ  
زروا یا سانی نہیں ہینڈل کر سکتی۔ باہر کی دنیا بہت ظالم ہے۔ بھڑیے اور  
گدھ ہر جگہ ملیں گے جو نوچنے کو تیار رہتے ہیں۔ ہر روز ملتا ہوں ایسے لوگوں



سے - پہلے سانی کو بھی اس لیے منع نہیں کیا تھا شہر جا کر پڑھنے سے کہ  
خدا نخواستہ مجھے اس پر بھروسہ نہیں تھا

تو انہیں مضبوط بناؤ عادی -۔ انہیں سپورٹ کرو، حالات سے لڑنا سکھاؤ، انہیں  
باور کراؤ کہ چاہے کچھ بھی ہو تم ہر حال میں انکے ساتھ ہو۔ تمہیں پتہ  
ہے شہری بھائی ہمیشہ مجھے کہتے ہیں کہ ژلے کچھ بھی ہو جائے تم ہمیں  
اپنے پیچھے پاؤ گی۔ اگر کبھی کسی اس دنیا کہ کسی ظالم سے سامنا ہو جائے تو  
اسکو اپنے حساب سے دیکھ لینا بے شک اسکی جان لے لینا تمہارے بھائی  
سنجھال لیں گے۔ یہ میرے بھائوں کا دیا ہوا کونفیڈینس ہی ہے جو آج میں  
سر اٹھا کر چلتی ہوں۔ تمہیں پتہ ہے تمہارا ہونا نہ ہونا ان کے لیے برابر ہے  
تمہارے نہ ہونے سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ جب ہوتے ہو تو تمہارا

سامنا کرنے سے کتراتی ہیں ،ڈرتی ہیں تم سے ---- میں ایڈمیشن فارم لے  
آئی ہوں تم خود جا کر زروا کو دو انکو اپنے ہونے کا احساس کرواؤ کہ دوبارہ  
جب انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو بلا جھجھک تم سے شئیر کر سکیں نہ کہ  
کئی کئی دن سوچنے میں لگا دیں یا پھر کسی تیسرے کا سہارا لیں  
----- بھائی بہنوں کا مان ہوتے ہیں انکی آس اور سایہ ہوتے ہیں --  
بھائی تو ایسے ہوتے ہیں جیسے میرے ہیں -- سمجھ رہے ہونہ -- ؟ امثال  
نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس نے سر ہلایا

اوکے اٹھو پھر --- چلو میرے ساتھ میں تمہیں پراسپیکٹس اور فارم دیتی ہوں  
اور فکر مت کرنا وہ ہمارے ہی ڈیپارٹمنٹ ایڈمیشن لے گی ابھی ہمارا ایک  
سمیسٹر رہتا ہے اور اگر تمہیں زیادہ ٹینشن ہوئی تو ڈگری کے بعد میں یا بازی

لیکچر شپ لے لیں گے۔ تم جانتے ہو ہمارے لیے یہ کوئی مشکل نہیں ہے  
- امثال اسے لے کر اپنے کمرے میں آئی فارم اسے دیا اور سانیہ، زروا  
کے کمرے کے باہر چھوڑ کر واپس چلی گئی وہ اندر داخل ہوا تو سانیہ اسے  
دیکھ کر چونکی۔ وہ بہت کم انکے کمرے میں آتا تھا

لالہ آپ --- کوئی کام تھا تو ہمیں بلوا لیتے-----

ہاں میں زروا کا ایڈمیشن فارم لایا تھا ---

سچ لالہ ---؟؟ زروا نے بے یقینی سے سے پوچھا تو عادل مسکرایا

ہاں یہ دیکھو۔ عادل نے فارم اسکے سامنے کیا۔ زروا نے جلدی سے فارم پکڑا  
اور کھول کر دیکھنے لگی

اوہ گاڈ یہ تو واقعی ہی فارم ہے۔۔ تھینک یو تھینک یو سوچتے ہوئے وہ  
اسکی طرف لپکی مگر اسکے پاس جا کر رک گئی

رک کیوں گئی آؤ۔۔ عادل نے بازو وا کیے وہ جھجھکتی ہوئی اسکے گلے لگی اس  
نے ہاتھ بڑھا کر سانیہ کو بھی اپنے ساتھ لگایا

آئی ایم سوری----- سو سوری----- میں اچھا بھائی نہیں بن پایا  
----اپنے بھائی کو معاف کر دو۔ عادل نے باری باری دونوں کے سر پر چومے  
تو انکی آنکھیں بھیگیں

دس ازناٹ فیئر لالہ آپ مجھے بھول گئے۔ دروازے میں کھڑی عائشہ اپنی نم  
آنکھیں صاف کرتے انکے پاس آئی۔ سانیہ اور زروا پیچھے ہٹیں

بلکل بھی نہیں۔۔۔ عادل نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا

آپی آپکو پتہ ہے لالہ میرا یونی کا ایڈمیشن فارم لائے ہیں - زروا نے چمکتے ہوئے  
عائشہ کو بتایا اور پراسپیکٹس کھول کر دیکھنے لگی اسکا انداز دیکھ کر وہ تینوں  
ہنس پڑے

یہ فل کر کے مجھے دے دینا سمبٹ کروا دوں گا

تھینک یو لالہ - میں آپکو کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گی کبھی بھی آپکا  
بھروسہ نہیں توڑوں گی

جانتا ہوں اگر پہلے میں نے سانی یا عائشہ کو پریشن نہیں دی تو اسکا مطلب یہ  
نہیں کہ مجھے ان پر بھروسہ نہیں تھا - بس باہر کی دنیا سے ڈرتا تھا کہ کہیں

کچھ غلط نہ ہو جائے اور جہاں تک رہی شکایت کی بات تو جن کے ساتھ  
ایڈمیشن لے رہی ہو وہاں سے تمہاری شکایت نہ آئے ایسا ہو ہی نہیں سکتا  
-- پورے پورے فتنے ہیں دونوں ----

لالہ آپ امثال کو ایسے مت کہیں وہ ہماری پکی والی دوست ہے --- سانیہ  
کی بات پر عادل نے لب سکڑے

اوہ میں تو بھول ہی گیا تھا یہاں پر اسکیے حمایتی بھی موجود ہیں

بلکل ہماری سب سے اچھی والی دوست ہے زروا نے بھی ہاں میں ہاں ملائی  
اور بھا بھی بھی - عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اور فتنہ بھی عادل کی بات پر ان چاروں کی ہنسی گونجی تھی

میں بتاؤں گی آپ کو زروا نے آنکھیں گھمائیں

ہاں تو بتا دینا میں کوئی ڈرتا تھوڑی ہوں۔ عادل نے کندھے اچکائے

اوہ ریلی لالہ ----- ہم سب، سب دیکھتے اور سمجھتے ہیں۔ انکی ایک  
گھوری پر آپ سیدھے ہو جاتے ہیں۔ کبھی خود کو دیکھیے گا آپ کیا تھے اور  
انہوں نے کیا بنا دیا ہے۔۔ زروا نے اسے بتایا کہ وہ لوگ بے خبر نہیں وہ  
کان کھجاتا ادھر ادھر دیکھنے لگا



بیٹا مجھے تم سے بات کرنی ہے ساریہ بیگم امثال کا سر اپنی گود میں رکھا تو  
امثال نے آنکھیں پھاڑیں

اما آپکی طبعیت ٹھیک ہے نہ؟؟؟ - امثال نے انکے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو وہ  
مسکرائیں

ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں-----

تو پھر ایسے کیوں بات کر رہی ہیں-----؟؟؟

کیسے؟؟؟- وہ انجان بنیں

پیار سے ---- لاڈ سے ----

مجال ہے جو اس لڑکی کو عزت راس آجائے انہوں نے دانت پیستے سوچا  
میری بیٹی ہو کیا میں اپنی بیٹی کو پیار نہیں کر سکتی؟؟ انہوں نے اسکے  
بالوں میں انگلیاں پھیریں

ماما آپکی آنکھوں میں پیار ہی پیارا اڈ رہا ہے جو مجھے کسی خطرے کا سائرن  
دے رہا ہے اس سے پہلے کے مجھے ہارٹ اٹیک آئے ، آپ مدد پر  
آجائیں۔ امثال اٹھ کر بیٹھی

ہم لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ سب کی رخصتی کر دی جائے تمہاری دادو  
نے پندرہ دن بعد کی ڈیٹ فائل کی ہے انکی بات سن کر اسکی آنکھیں  
چمکیں

واو کتنا مزہ آئے گا نہ شہری بھائی اور عدی کی شادی ہو گی ۔۔ ماما میں ڈھیر  
ساری شاپنگ کروں گی اور آپ مجھے لوکیں گی نہیں

صرف ان دونوں کی ہی نہیں بلکہ بازل کا نکاح اور تمہاری رخصتی بھی ساتھ  
ہی طے پائی ہے ۔ انہوں اسکے سر پر بم گرایا تھا

واٹ ۔۔۔۔۔۔ وہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی

ماما ابھی تو میرا ایک سمسٹر رہتا ہے آپ لوگ ایسے کیسے کر سکتے ہو۔۔۔ میں  
کہیں بھاگی جا رہی ہوں

تو رخصتی کے بعد پڑھ لینا کونسا کوئی منع کر رہا ہے

مجھے نہیں پتہ مجھے نہیں کرنی ابھی کوئی رخصتی۔۔ آپ جا کر منع کر دیں

دماغ ٹھیک ہے تمہارا بڑوں کا فیصلہ ہے یہ اور خبردار جو کوئی الٹی حرکت کی  
تو ہر بات میں لاڈ اچھا نہیں ہوتا اب کی بار انہوں نے سختی سے کہا تو وہ  
کچھ سوچ کر خاموش ہو گئی

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی اسکے اتنی آسانی سے مان جانے پر انہیں  
حیرانی ہوئی امثال انہیں وہیں چھوڑ کر سیدھی ہاجرہ شاہ کے کمرے میں  
گئی۔ عادل پہلے سے ہی ان کے پاس بیٹھا تھا

دادو یہ کیا چل رہا ہے گھر میں؟؟

مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گی

دادو اتنی بھی کیا جلدی ہے آپ باقیوں کی رخصتی کر دیں۔ میری سڈی کہ  
کچھ ماہ رہتے ہیں امثال جھنجلائی

پتر میں اپنی زندگی تم سب کو اپنے گھروں میں خوش دیکھنا چاہتی ہوں اس  
بڑھیا کی اتنی سی بات نہیں مان سکتی

کیا ہے یار پہلے داد جان نے ایموشنل بلیک میل کر کہ نکاح کروا دیا اور اب  
آپ بھی وہیں کر رہی ہیں امثال نے منہ بسورا

تم تو میری اچھی بیٹی ہو نہ - ہاجرہ بیگم نے اسے پچکارا

اچھا ٹھیک ہے مگر باقی سب کے ساتھ میری ڈیٹ نہیں رکھیں یا پہلے رکھ  
لیں یا پھر بعد میں ---- آٹھ دس کا گیپ رکھ لیں مجھے شہری بھائی اور  
عدی کی شادی انجوائے کرنی ہے

مگر پتر-----

کوئی اگر مگر نہیں آپ میری اتنی سی بھی بات نہیں مان سکتی -- بس میں  
نے کہہ دیا ہے آپ آٹھ دن بعد کی ڈیٹ رکھ لیں ورنہ میں نے نہیں کرنی

-

اچھا چل ٹھیک ہے تم جیسے کہو

ہرگز نہیں دادو آپ پہلے ہماری ڈیٹ رکھیں اسکا کوئی بھروسہ نہیں کل  
کو کوئی نئی بات اسکے دماغ میں سما جائے اور یہ پھر مکر جائے۔۔ کب سے  
خاموش بیٹھا عادل بول اٹھا

بلکل بھی نہیں دادو آپ بعد کی رکھیں

نہیں پہلے کی ---- عادل نے اسے گھورا

بعد کی



پہلے کی ---- ہاجرہ شاہ کبھی اپنے پوتے کو دیکھتی تو کبھی پوتی کو  
تم دونوں فیصلہ کر کہ بتا دینا۔۔ ہم اسی حساب سے رکھ لیں گے۔ ہاجرہ شاہ  
نے تنگ آ کر کہا تو وہ دونوں خاموش ہو گئے

اسکی بات مان رہیں ہیں نہ تو میری بھی مانیں آپ بس پہلے کی رکھیں عادل  
نے بات ختم کی

کہہ تو وہ ٹھیک رہا ہے۔ چلو ٹھیک ہے پندرہ دن کی سب رکھی ہے تو آٹھ دن  
پہلے کی تمہاری رکھ دیتے ہیں میں سب کو بلا کر کہہ دیتی ہوں

دادو ----

بس میں نے کہہ دیا ہے تو کہہ دیا۔۔ اب کوئی بحث نہیں ہو گی۔ تم لوگ  
بیٹھو میں وضو کر لوں۔۔ وہ اٹھ کر واش روم میں چلی گئیں

مجھے یہ پندرہ دن بھی بہت لگ رہے تھے تھینکس میرا انتظار کم کرنے کے  
لیے۔ عادل کی بات پر اس نے اسے گھورا

دیکھ لوں گئی تمہیں تو۔۔ جاتے جاتے اس نے دھمکی دی

شیور ہنی میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم بس مجھے ہی دیکھتی رہو۔ عادل نے  
مسکراتے ہوئے اسکے چہرے پر آئی لٹ کھینچی وہ پیر پٹختے باہر نکل گئی

سب کی شادیوں کی ڈیٹ رکھی جا چکی تھی امثال کی فرمائش پر اسکی رخصتی پہلے رکھی تھی۔ ساریہ بیگم نے شور ڈالا کہ سب لوگ اپنے کام کاج والے ہیں کون اتنا فری ہے جو روز روز شادیوں کا پھیلاوا سنبھالے گا تو سب نے مل کر طے کیا کہ انکے رخصتی کے دو دن بعد شہیار، عید، امان دریاہ اور صدام کے ساتھ ساتھ فرہاد اور رامین کی تاریخ رکھ لی جائے۔ پہلے تو فرہاد نے صاف منع کر دیا کہ وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا جس پر صدام نے اسے سمجھایا کہ جو وہ چاہتا ہے وہ اب ہو نہیں سکتا اس لیے چپ چاپ بڑوں کی بات مان لے تو اس نے شرط رکھی کہ اسے شادی کے بعد رامین کو لے کر باہر شفٹ ہونے دیا جائے، تو راشد شاہ کو مانتے ہی بنی۔ دونوں حویلیوں میں

زور و شور سے تیاریاں چل رہیں تھیں۔ شہریار اور عید نے ساریہ بیگم سے واضح کہا تھا امثال کی شاپنگ میں کوئی بھی کمی نہیں ہونی چاہیئے۔ جو وہ کہے گی جیسا کہے گی وہ ویسا ہی کریں گی، ہال بکنگ کی باری آئی تو امثال نے نیا شوشہ چھوڑا کہ اسے اپنے شہر والے گھر سے رخصت ہونا ہے تو راسم شاہ اور شہریار کے ہامی بھرنے پر ساریہ بیگم سوائے سر پیٹنے کہ اور کیا کر سکتی تھیں۔۔

بازل امثال کے کمرے میں آیا تو وہ آنکھیں بند کیے کانوں میں ہینڈ فری لگائے کاوچ پر لیٹی ہوئی تھی وہ جو اسے بلانے آیا تھا اسکو یوں بے خبر دیکھ کر بازل نے ہاتھ موجود شاپر اس پر الٹ دیا۔ امثال نے اپنے اوپر کچھ گرتا محسوس کرکہ پٹ سے آنکھیں کھولیں۔ اپنے اوپر چھپکلیوں کا ڈھیر دیکھ کر

اسکی حلق سے فلک شگاف چیخ بلند ہوئی تھی۔ عادل جو پولیس سٹیشن جانے کے لیے ریڈی ہو رہا تھا اسکی چیخیں سن کر جلدی سے امثال کے کمرے میں گیا جہاں وہ بیڈ پر چڑھے آنکھیں بند کیے مسلسل چیخ رہی تھی اور ساتھ میں بار بار اپنے کپڑے جھاڑ رہی تھی سامنے کھڑا بازل کھڑا قہقہے لگا رہا تھا

کیا ہوا امثال کیوں چیخ رہی ہو؟؟؟ عادل کی آواز سن کر امثال نے آنکھیں کھولیں اور بھاگ کر اسکے پاس پہنچی

یہ۔۔۔ یہ دیکھو کتنی۔۔۔ کتنی چھپکلیاں اس نے مجھ پر پھینکی ہیں۔۔۔۔۔۔  
عادی کتنی ڈھیر ساری۔۔۔ ڈھیر ساری ہیں۔۔۔ امثال نے اٹکتے ہوئے بات مکمل کی۔ کاؤچ پر چھپکلیوں کا ڈھیر دیکھ کر اسنے گہری سانس لی

ریلکس امثال --- دیکھو پلاسٹک کی ہیں ---- یہ دیکھو۔ اس نے ایک اٹھا  
کر اسکے سامنے کی تو اس کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا

ریلکس کچھ نہیں ہوا۔۔ عادل نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اسکا سر  
تھپکا

کیا چیز ہو یا رتم لوگ۔۔۔ کم از کم ایک دوسرے کو تو بخش دیا کرو۔ عادل  
کے گھورنے پر بازل نے دانت دکھائے امثال جوتا اٹھائے اسکو مارنے سے  
لیئے بڑھی تو وہ چھپاک سے باہر نکل گیا

دفعہ کرو اسے آؤ تم یہاں بیٹھو اسنے اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے پانی کا  
گلاس اسے تھمایا

ویسے مجھے یقین نہیں ہو رہا امثال شاہ چھپکلیوں سے ڈر گئی۔ عادل نے اسکا  
دھیان بٹانا چاہا

میں آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی اس نے اچانک سے اتنی زیادہ پھینکیں تو میں  
ڈر گئی تھی۔۔ امثال نے منہ بسورا

اسے چھوڑوں گی تو میں بھی نہیں۔۔ اسکے دانت کچکچانے پر عادل نے سر  
جھٹکا

بی بی جی یہ برف کیا کرنی ہے آپ نے؟؟

برف سے کیا کیا جاتا ہے؟؟ امثال نے الٹا اس سے سوال کیا

پانی ٹھنڈا کرتے ہیں ملازمہ نے جھٹ سے جواب دیا

تو میں بھی وہی کر رہی ہوں .



پر بی بی اتنی سردی میں پانی کیوں ٹھنڈا کرنا ہے اور یہ اتنا زیادہ کیا کرنا  
ہے ملازمہ نے اسے بالٹی بھر پانی میں برف نکال نکال کر ڈالتے دیکھ کر  
حیرانی سے پوچھا

کسی سے بدلہ لینا ہے تم بس دیکھتی جاؤ۔۔ اسکی بات ملازمہ نے بے اختیار  
جھرجھری لی۔ امثال نے برف اچھے سے مکس کی پانی تیخ ٹھنڈا ہو چکا تھا اس  
نے بالٹی اٹھائی اور ہال میں بیٹھے بازل کے سر پر جا کر الٹ دی دسمبر کے  
مہینے ٹھنڈا ٹھار پانی۔۔۔ بازل کے تو چودہ طبق روشن ہوئے ہی تھے مگر ساتھ  
بیٹھا زریاب بھی مکمل بھیگ چکا تھا

پاگل ہو گئی ہو کیا؟؟ بے وقوف عورت اتنا ٹھنڈا پانی کون پھینکتا ہے ؟

اور اتنی زیادہ چھپکلیاں کون پھینکتا ہے؟ مثال نے جواباً گھورا

ہاں تو پانی تو نہیں پھینکا تھا نہ۔

ٹلے کیا بدتمیزی ہے یہ وہ بیمار پڑ جائے گا۔ ساریہ بیگم نے اسے گھر کا

ماما اس نے پہلے مجھ پر ڈھیر ساری چھپکلیاں پھینک کر ڈرایا تھا امثال نے

منہ بگاڑا

تم باز نہیں آو گے نہ -- شہریار نے بازل کو آنکھیں دکھائیں امثال ایک ہی  
چھلانگ میں شہریار تک پہنچی تھی

بھائی اس نے مجھے بہت ڈرایا ہے مجھے لگا تھا مجھے ہارٹ اٹیک آجانا ہے --  
امثال نے آنکھیں پھیلا کر اسے شکایت لگائی لاونج میں زریاب کی چھینکیں  
اور بازل کے دانت بجنا شروع ہو گئے تھے

بھائی یہ بازی پر تو پانی میں نے پھینکا ہے مگر زریاب بھائی کیوں اتنا بھیکے  
ہوئے ہیں

آپ کیا سوئنگ کر رہے ہیں؟؟۔ امثال نے معصومیت سے پوچھا

بیٹا وہ بھی تمہارا ہی شکار بنا ہے۔۔۔ شہریار نے ہنستے ہوئے کہا

چلو بازی جا کہ چیلنج کر کہ آؤ اور زریاب بیٹا تم بھی چیلنج کرو میں قہوہ بنا کر  
لائی ہوں تم لوگوں کے لیے ساریہ بیگم نے انکو کمرے میں بیجھا اور خود کچن  
میں چلی گئیں

بازی میں ان سب کو بالکنی کے نیچے اکٹھا کروں گی تم ساری کی ساری ان  
پر الٹ دینا۔ امثال بازل کو آخری ہدایات دیتی لان میں بیٹھی شاپنگ کی  
لسٹ بناتی سانیہ لوگوں کی طرف بڑھی بلکنی کے نیچے جا کر زور سے گرمی اور  
ہائے ہائے شروع کر دی آواز اتنی ہی رکھی کہ صرف ان تک ہی پہنچ سکے وہ

سب کی سب بے اختیار اٹھ کر اسکی طرف دوڑیں جیسے ہی وہ سب عین  
بالکنی کے نیچے پہنچیں بازل نے چھپکلیوں کا باؤل الٹا دیا اپنے اوپر دھڑا دھڑا  
گرتی چھپکلیاں دیکھ کر سب کی چیخیں بلند ہوئی تھیں اور بالکنی سے نیچے  
جھانکتے بازل اور ان سے اٹھ کر کچھ دور جا کر کھڑی امثال کے قہقہے  
----- انکویوں ہنستا دیکھ کر رامین نے آگے بڑھ کر دیکھا

یہ تو نقلی ہیں رامین کے بات سن کر سب دھیمی پڑیں دونوں کے قہقہے  
انہیں انکی شرارت سمجھانے کو کافی تھے

شامین پکڑو اسے آج یہ نہیں بچے گی۔ سانہ امثال کی طرف بڑھی تھوڑی ہی  
دیر میں وہ آگے آگے تھی اور وہ چاروں اسکے پیچھے

عاشی آپو بچائیں نہ..... وہاں کیوں کھڑی ہیں..... یہ چڑیلیں آپ کی  
نند مار دیں گی۔ امثال نے عائشہ کو وہیں کھڑے دیکھ کر آواز لگائی  
اسکا دھیان کیونکہ عائشہ کی طرف تھا اس لیے وہ راستے میں پڑا پتھر نہ دیکھ  
سکی اور نیچے جا گری۔ ان چاروں نے اسے جالیا اب امثال کی چیخیں تھیں  
اور اور ان کے قہقہے۔ اچانک امثال نے زوردار چیخ ماری تو وہ جلدی سے سے  
پیچھے ہٹی

تمہیں شرم تو نہیں آتی ہمیں یوں ڈراتے ہوئے۔۔ شامین نے اس کے  
بال کھینچے

مجھے کیا پتا تھا تم لوگ لوگ اتنے چھوٹے دل کی ہو امثال نے منہ بگاڑا۔  
ان کی حالت دیکھتے ہوئے اس نے قہقہہ لگایا۔ وہ سب کھڑی ہو کر اسے  
گھورنے لگیں تو امثال کی ہنسی تھمی

کیا ہے بھئی یوں آنکھیں نکال کر کیوں ڈرا رہی ہو مجھے غریب کو۔ امثال نے  
بیچارہ سا منہ بنایا

تم۔ تم کہاں سے غریب ہو۔۔ پوری پوری چڑیل ہو۔ رامین نے اسے گھورا

چڑیل نہیں فتنہ کہو فتنہ۔۔۔ عادل لالہ بھی یہی کہتے ہیں۔ زروا کے کہنے پر  
اسکا منہ کھلا

شرم کرو بھابھی ہوں تمہاری۔۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو میں روایتی بھابھی بن کر  
تمارا جینا حرام کر دوں

وہ تو تم نہ بھی بنو تب بھی کرو گی۔۔۔ بلکہ کیا ہوا ہے۔۔ سانیہ نے دانت  
کچکچائے

نہیں تو نہ سہی ایک تو میں نے تم لوگوں کو انٹرٹین کرنے کی کوشش کی  
اوپر سے باتیں سنائی جا رہی ہو۔ امثال نے وہاں سے کھسکنا چاہا



روکو۔۔۔ شامین کی سنجیدہ آواز پر وہ رک کر پلٹی تو ان سب کو سنجیدگی سے  
کھڑے خود کو دیکھتے پایا۔

سوری یار بس مزاق کیا تھا۔ اسے لگا کہ شاید وہ ماسٹر کر گئیں ہیں مگر ان  
کی پوزیشن کوئی فرق نہیں آیا تھا

سوری نہ۔۔ امثال نے کان پکڑے۔۔ اچانک ان سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا

کیا ہے بھئی ڈرا ہی دیا تھا مجھے۔ امثال دھپ سے نیچے بیٹھی

اور وہ جو ہمیں ڈرایا تھا وہ - سانیہ کی بات پر اسے پھر سے انکی حالت یاد آئی  
تھی اور اسکی ہنسی چھوٹی - ابکی بار ان سب کی ہنسی بھی شامل ہو گئی تھی

کیا ہوا عائشہ یہ آوازیں کیسی ہیں - رمل نے باہر آتے پوچھا

کچھ نہیں پہلے ایک جھلی تھی اب چار اور شامل ہو گئی ہیں۔۔ عائشہ نے ان  
پانچوں کی طرف اشارہ کیا تو وہ مسکراتے ہوئے واپس پلٹ گئی

آپ دونوں کو ایچ او ڈی صاحب بلا رہے ہیں - وہ دونوں یونی کی روش پر دھرنا  
دیے بیٹھے آتے جاتے سٹوڈنٹس کو تنگ کر رہے تھے جب کلاس کے سی  
آر نے آکر پیغام دیا

کیوں خیریت ---- بازل ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہوا

پتہ نہیں ----

اچھا کوئی انکے پاس آیا ہوا ہے کیا ---

ہاں انکے پاس دو لوگ بیٹھے تو ہیں - ایک بزرگ آدمی ہے اور ایک ینگ  
ہے --- سی آر کی بات پر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا وہ لوگ  
ایچ او ڈی کے آفس پہنچے تو وہاں مصطفیٰ شاہ اور عادل کو بیٹھے باتیں کرتے  
دیکھ کر انکی آنکھیں اور منہ بیک وقت کھلے تھے انکی نظر پاس بیٹھے راشد شاہ

پر پڑی تو انہوں نے مسکراہٹ پاس کی جس پر وہ دونوں پیچ و تاب کھا کر رہ گئے

اسلام و علیکم سر۔۔۔ دونوں نے نہایت ہی معصومیت سے سلام کیا

و علیکم اسلام۔ آؤ بیٹا بیٹھو۔۔۔ ایچ او ڈی نے نرمی سے کہا تو وہ دیوار کے ساتھ رکھی خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے

دیکھیں انکل ایک ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ہونے کے ناطے میری کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ جن میں سر فہرست ڈیپارٹمنٹ کا نظم و ضبط قائم رکھنا ہے مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ پچھلے تین ساڑھے تین سال سے سارا نظام

درہم برہم ہو چکا ہے صرف اور صرف آپکے بچوں کی وجہ سے۔۔ کوئی ٹیچر کوئی سٹوڈینٹ ان سے محفوظ نہیں۔ چلو چھوٹی موٹی شرارتیں تو کوئی بات نہیں مگر انکی شرارتیں کافی اونچی اور خطرناک ہوتی ہیں۔ سٹاف کی چائے کافی میں نمک مرچ ملانا، پاس سے گزرتے بچوں کے ہاتھ سے چاکلیٹ، چپس اور کھانے پینے کی دوسری چیزیں چھین کر بھاگ جانا تو ان کے لیے معمولی اور نارمل بات ہے۔ یہ تو سیدھا سیدھا بلیک میل کرتے ہیں کبھی کسی ٹیچر کو انکے افیئر کو لے کر تو کبھی انکی کسی اور کمزوری کو لے کر، اور حد تو یہ ہے کہ الٹی سیدھی باتیں کر کہ یہ خود ہی ایک کے دل میں وہم ڈالتے ہیں کہ فلاں ٹیچر آپکو پسند کرتا ہے اور یہی بات جا کہ دوسرے سے کریں گے اور جب بات آگے نکل جائے گی تو انہی کو ہی بلیک میل کریں گے کہ ہماری اٹکی ہوئی اسائنمنٹس اور کوئزز کور کروائیں ابھی حال ہی میں

ایک پروفیسر نے انکو اپنے ایگزام میں بٹھانے سے منع کر دیا تو یہ انکے گھر پہنچ گئے۔ انکی وائف کے سامنے جا کر وہ دکھڑا رویا اور معصومیت کی انتہا کی کہ وہ بے چاری سیدھی سادھی خاتون انکی باتوں میں آ کہ ان سے ناراض ہو گئی کہ جب تک انکو پریشن نہیں دیں گے میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔ بیچارے کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور وہ بھی پسند کی تو وائف کا روٹھنا افورڈ نہیں کر سکتے تھے یہ بات ان دونوں کو کہیں سے پتہ چل گئی تھی۔ اس لیے انکو مانتے ہی بنی۔۔ آخری بات پر ایچ او ڈی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی مصطفیٰ شاہ بائیں ہاتھ کی مسٹھی بنا کر ہونٹوں پر رکھے گویا اپنی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کر رہے تھے

بات یہی ختم نہیں ہوتی ایک بارتنگ آکر میں نے انہیں یونی سے نکالنا چاہا تو یہ پوری یونی کو اکھٹا کر کے لے اور میں حیران تھا جب سارے سٹوڈنٹس انکی طرفداری کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ بھی جو انکے ستائے ہوئے تھے۔ جب کہا جاتا ہے کہ گھر سے کسی کو لے کر آؤ تو باہر سے کسی کو بھی پکڑ کر لے آتے ہیں اور ہم لوگ ان کو وہ باتیں سناتے ہیں کہ پوچھیں نہیں اور حیران بھی ہوتے ہیں کہ ہماری اتنی باتوں کے باوجود بھی ان پر اثر کیوں نہیں ہوتا وہ تو آج ایک ٹیچرز کی شکایت پر ہمیں سرراشد نے بتایا کہ وہ انہیں جانتے ہیں، جو کبھی انکی ماما آتی تھیں۔ کبھی بھائی اور بابا تو کبھی دادا دادی وہ سب کرائے پر ہوتے تھے۔ اور انہوں نے آپکا رابطہ نمبر دیا کہ آپ سے رابطہ کر کے بلائیں۔۔۔۔۔ انکی باتوں پر عادل کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا تھا

آپکو بلانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ انکو سمجھائیں تھوڑا تو ہم پر رحم کھا لیں سچ بتاؤں تو جب جب پروفیسرز اور سٹوڈنٹس شکایات لے کر آتے ہیں تو میرا ایچ او ڈی کے عہدے سے دستبردار ہونے کا شدت سے دل چاہتا ہے۔ اب تو مجھے شکل دیکھ کر ہی پتہ چل جاتا ہے کہ کوئی شکایت آئی ہے اور وہ بھی ٹوئز کی ہے۔ اگر ڈانٹ دو تو اتنی معصوم اور بیچاری شکل بناتے ہیں کہ خود اپنا آپ ظالم لگنے لگتا ہے اور یہ مظلوم۔۔۔ پلیز انکل تھوڑا رحم کھائیں ہم پر اور انہیں کنٹرول میں کریں

سربات ہمارے بھی بس سے باہر ہے۔۔۔ گھر میں ہمارا بھی کچھ ایسا ہی حال ہوتا ہے۔ اس معاملے میں ہم مکمل طور پر بے بس ہیں اس کے علاوہ



کوئی اور حکم ہے تو کریں ہم حاضر ہیں۔۔ عادل نے انکو دیکھتے ہوئے کہا  
جو ان سب سے بے نیاز ایک دوسرے سے کھسر پھسر میں مصروف تھے

سائیں آپ چھوڑیں اس بات کو یہ بتائیں کہ پڑھنے میں کیسے ہیں مصطفیٰ  
شاہ نے پوچھا

نوڈاؤٹ کہ دونوں بریلینٹ سٹوڈنٹ ہیں پچھلے تین سالوں سے کلاس ٹاپر  
ہیں اور اب تک ریکارڈ قائم رکھا ہوا ہے۔ امثال فرسٹ یہ اور بازل سکینڈ  
پر۔۔۔ انکی بات پر مصطفیٰ شاہ کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ چھائی تھی

تو سائیں پھر باقی باتوں کو بھول جاؤ بس چھ مہینے ہیں جیسے تیسے نکال لو ہم  
اپنے لادلوں کو کچھ نہیں کہہ سکتے مصطفیٰ شاہ اٹھ کھڑے ہوئے  
چلو عادل۔ انکے پیچھے وہ دونوں بھی نکلے

دادا جانی پلیز ماما کو مت بتائیے گا وہ بہت بے عزتی کریں گی

اس سے کیا فرق پڑتا ہے تم نے کونسا سدھر جانا ہے۔ عادل نے اسے  
گھوری دکھائی

اچھا اچھا پتر تو پریشان نہ ہو نہیں بتائیں گے مصطفیٰ شاہ نے اسکے سر پر  
چیت لگائی

تم بھی نہ بتانا۔ اچھے والے دوست نہیں ہو امثال عادل کا ہاتھ پکرتے  
ہوئے ملتجیانہ انداز میں گویا ہوئی

سر ٹھیک کہہ رہے تھے واقعی تمہاری معصوم صورت دیکھ کر بندہ خود کو ظالم  
فیل کرنے لگتا ہے۔ اس نے افسوس سے سر جھٹکا

---

ماموں آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔ امثال نے راشد شاہ کے ہاتھ سے اخبار  
کھینچا

کیوں بھئی میں نے کیا کر دیا۔ ان کا اطمینان ان قابل دید تھا

فرہاد جو آنکھیں پھاڑے امثال کا انداز دیکھ رہا تھا تھا راشد شاہ کا نارمل بیہوش  
دیکھ کر اسکا منہ کھلا اسے تو لگا تھا کہ امثال کے یوں اخبار کھینچھے پر اسکو  
ڈانٹ تو ضرور پڑے گی

اتنے بچے نہ بنیں آپ۔۔ اچھے سے پتہ ہے آپکو میں کس بارے میں بات  
کر رہی ہوں۔ امثال نے دانت کچکچائے

نہیں بھئی مجھے نہیں پتہ تم بتا دو۔۔

اتچ او ڈی کا دادا جانی سے رابطہ آپ نے کروایا ہے نہ

ہاں تو ----- انہوں نے کندھے اچکائے

کیوں -----

تم لوگ جو کرتے ہو میں نے کبھی پوچھا ہے کیوں۔۔ تو اب تمہارا بھی پوچھنا  
نہیں بنتا اور ویسے بھی پچھلے تین سالوں میں جتنا تنگ تم دونوں نے کیا ہے  
تو اتنا تو میرا حق بھی تھا۔ انہوں نے لا پرواہی سے کہا

بہت مہنگا پڑے گا۔۔ چھوڑو گی نہیں دیکھ لوں گی آپکو

شوق سے - انہوں نے گویا ناک سے مکھی اڑائی - وہ پیر پختی باہر نکل گئی  
 پیچھے راشد شاہ نے قہقہہ لگایا - فرہاد حیرانی سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا جو امثال  
 کے ساتھ بچہ بنے بیٹھے تھے

پانچ دن رہ گئے ہیں تو میں سوچ رہی ہوں کہ لڑکیوں کو مایوں بٹھا دیا جائے  
ہرگز نہیں دادو میں کوئی نہیں بیٹھنے والی۔۔ ایک جگہ ٹک کر بیٹھنا پڑتا ہے  
اور ویسے بھی میرا ابھی ایک پیپر رہتا ہے۔ امثال نے صاف انکار کیا

پتہ یہ رسم ہوتی ہے۔

ہوتی ہو گی مجھے نہیں کرنی۔۔۔۔۔ آپ کو شوق ہو رہا ہے تو خود بیٹھ جائیں ۔  
امثال نے منہ کے زاویے بگاڑے تو فوزیہ بیگم نے مسکراہٹ دبائی

نہ اب میں اس عمر میں مایوں بیٹھتی اچھی لگوں گی۔۔۔۔۔ بی جان نے  
اسے چھڑی سے ٹھوکا دیا

ویسے آئیڈیا برا تو نہیں ہے کیوں نہ آپ اور دادا جانی کی دوبارہ شادی کرائی  
جائے۔۔ اس وقت تو ہم آپکی اٹینڈ نہیں کر سکے تھے ۔ کتنا مزہ آئے گا نہ  
۔۔ امثال نے پرجوش ہوتے ہوئے کہا

چل ہٹ دادی ہوں تمہاری کچھ تو شرم لحاظ کر لیا کرو

اسکو بکواس کرنے دیں۔۔ باقیوں کی آج رسم کر لیں یہ کل پیپر دے کر آجائے تو اسکو بھی بٹھا دیں گے۔ ساریہ بیگم نے اسے گھورا چھوٹی سی رسم کے بعد ان پانچوں کو مایوں بٹھا دیا گیا تھا بی جان نے سختی سے تاکید کی کہ رخصتی سے پہلے لڑکوں میں سے کوئی بھی انکا چہرہ نہیں دیکھے گا ورنہ روپ نہیں آئے گا۔ باقیوں کو تو کچھ خاص فرق نہیں پڑا تھا مگر جہاں عادل اس حکم نامے پر جھنجھلایا تھا وہیں بی جان نے خاص زروا کی امثال پر ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ کہیں باہر نہ نکلے۔ تین دن بعد ہی امثال کی بس ہو گئی تھی اس لیے وہ آج صبح سے زروا پر چڑھ چڑی ہو رہی تھی کہ اسے حویلی سے باہر جانے دے۔ مگر اس نے صاف منع کر دیا کہ اسے بی جان سے



بے عزتی کروانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ وہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی  
تھی جب عادل اسکے پاس آیا

زرّوا مجھے امثال سے ملنا ہے -----

نہیں مل سکتے بی جان نے منع کیا ہے -----

کیا ہے بھئی بس پانچ منٹ کے لے ملوا دو

نہ دس منٹ کے لیے نہ ایک گھنٹے کے لیے۔۔ زرّوا نے نفی میں سر ہلایا

کچھ لے دے کر بھی نہیں --- عادل نے لالچ دینا چاہا

اس طرح کی بات کر کہ آپ اپنے پولیس والا ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں  
اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ مجھے خرید لیں گے تو آپ بالکل ٹھیک سمجھتے  
ہیں --- زروا کے انکھیں گھومنے پر عادل ہنسا

کیا چاہئے -----

کل ایک جیولری سیٹ دیکھا تھا بس وہی چاہئے ----

ٹھیک ہے مل جائے گا

دس لاکھ کا تھا -----

مل جائے گا یار -----

ٹھیک ہے آئیں میرے ساتھ زروا اسے لے کر امثال کے کمرے میں آئی۔  
جہاں وہ گھٹنوں میں سر دیے بیڈ پر بیٹھی تھی

آپی -----

تم پھر آگئی ہو۔۔۔ جاؤ مجھے نہیں بات کرنی تم سے۔۔۔ چیٹر ہو تم۔۔۔  
امثال نے سر اٹھائے بغیر کہا تو زروا نے عادل کی طرف دیکھا اور باہر نکل  
گئی

مجھ سے بھی نہیں کرو گی۔۔۔ عادل کی آواز پر اس نے ایک جھٹکے سے سر  
اٹھایا اس کو اپنے سامنے پا کر بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی

تم آ گئے۔۔۔۔۔ کہاں تھے۔۔۔ اتنے دن ہو گئے۔۔۔ تم مجھ سے ملنے ہی  
نہیں آئے۔۔۔ لگے ہی لمحے وہ دوبارہ بیٹھی

مجھے نہیں بات کرنی۔۔۔ کسی سے بھی نہیں کرنی۔۔ تم بھی جاؤ۔۔۔ سب  
جاؤ۔۔۔ امثال نے انکھیں صاف کرتے ہوئے کہا

ارے ارے میری کیوٹ سی ڈول کیوں رو رہی ہے۔ اسکے مقابل بیٹھتے  
ہوئے اس نے امثال کے آنسو صاف کیے

مجھے یہاں قید کر دیا ہے۔۔ باہر نہیں جانے دیتے۔۔ میں تھک گئی ہوں  
اور اور تم بھی نہیں ملنے آئے مجھ سے

باہر جانا ہے؟۔۔۔ میرے ساتھ چلو گئی۔۔۔ اسکے پوچھنے پر اس نے منہ  
بسورتے ہوئے سر ہلایا

اوکے چلو۔۔ ڈیور کو فون کر کہ گاڑی تویلی کے پچھلے دروازے پر بلوائی  
اور اسے لے کر پچھلے دروازے سے نکلا

اب خوش۔۔ عادل نے اسکو شیشے سے باہر جھانکتے دیکھ کر پوچھا

ہاں بہت تھینک یو سوچ تم نہ بہت اچھے ہو امثال اسکے کندھے پر سر  
رکھتے ہوئے چمکی تو وہ مسکرایا

کہاں جانا ہے۔۔۔۔۔

کہیں بھی چلو مگر مجھے دو گھنٹے تک گھر نہیں جانا۔۔۔ اس نے گاؤں سے  
نکل کر گاڑی ایک سائیڈ پر روکی

آ جاؤ تھوڑی دیر باہر بیٹھتے ہیں۔ عادل نے اسکی سائیڈ سے دروازہ کھولا تو وہ  
اتری اسکو اٹھا کر بونٹ پر بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا

مجھے اندازہ نہیں تھا تم مجھے اتنا مس کر رہی تھی۔ عادل نے اسے چھیرا

کوئی نہیں میں تو نہیں کر رہی تھی

رئیلی۔۔۔۔ عادل نے ابرو اچکائے

ہاں کر رہی تھی - اپنے شوہر کو کر رہی تھی تمہیں کوئی مسئلہ ہے  
---امثال نے بھی اسی کے انداز میں ابرو اچکائے

اوہ آئی سی ---- اسے بتانا تھا کہ تم اسے مس کر رہی ہو وہ فوراً آجاتا -

تو اسے نہیں پتا کہ میں ویٹ کر رہی ہوں گی ---مجھے اپنی عادت ڈال کر  
خود غائب ہو گیا --امثال نے منہ بنایا

اوکے آئی پروس آئندہ نہیں کروں گا - بس ایک کام میں بڑی ہو گیا تھا  
- اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اسکے گال پر اپنا گال رکھا



کہیں محبت تو نہیں ہوگئی اپنے معصوم شوہر سے ---- بیچارہ کب سے  
انتظار کر رہا ہے کہ کب اسکی بیوی کہے کہ سنو جی مجھے بھی تم سے  
محبت ہو گئی ہے ۔

کوئی نہیں میں نہیں بتا رہی --- اسے خود پتہ ہونا چاہیے

ہو سکتا ہے وہ تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہو

ہاں تو اس خود کونسا کبھی مجھے کہا ہے امثال کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرایا

تو میری بیوی کو اظہار محبت سننا ہے۔ عادل نے اسکی ناک دبائی اتنے میں  
اس کا موبائل بجا

ہاں زروا بولو -----

لالہ جلدی واپس آئیں دادو امثال آپي کو بلا رہی ہیں اگر انہیں پتہ چل گیا نہ  
تو میری شامت پکی ہے

گڑیا دس لاکھ لیا ہے تم نے ملاقات کروانے کا تو اب جب ہمارا دل کرے  
گا ہم آئیں گے۔۔۔۔ خود ہی سنبھالو اور دوبارہ فون مت کرنا ورنہ ایک دھیلا

بھی نہیں ملے گا۔۔۔۔۔ عادل نے دھمکاتے ہوئے فون بند کر دیا دس منٹ

بعد امثال کو موبائل بجاتھا

جی بھائی ----- امثال نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کان

سے لگایا

\_\_\_\_\_ کہاں ہو

کمرے میں ہوں بھائی - خیریت کوئی کام تھا۔۔۔

اچھا یہ سڑک کے کنارے بھی کمرے بننے لگے ہیں حیرت ہے شہریار کی  
بات پر وہ اچھلی

کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی

زرا پیچھے مڑ کر دیکھو۔ امثال نے پیچھے دیکھا تو شہریار انکے پیچھے اپنی گاڑی سے  
ٹیک لگائے کھڑا تھا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں

میں تو آفس سے آ رہا ہوں تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہو اور تمہیں اجازت  
مل گئی باہر نکلنے کی اس نے انکے پاس آتے ہوئے پوچھا

کہاں بھائی، چھپ کر آئی ہوں

صبح جلدی آ جانا اس سے پہلے کہ کسی کو پتہ چلے۔ شہریار اس کے بال بگاڑتا  
واپس پلٹ گیا تقریباً تین گھنٹے بعد عادل اسکو پچھلے دروازے سے ہی واپس  
چھوڑ کر چلا گیا

آپا۔ آپا کہاں ہیں آپ۔ راشد شاہ ساریہ بیگم کو آوازیں دیتے ہوئے اندر آئے

کیا ہوا راشد خیر تو ہے نہ

خیر۔۔ آپا آپکے بچوں کے ہوتے خیر ہو سکتی ہے میں بتا رہا ہوں آپکے یہ فتنے  
کسی دن میرے ہاتھوں قتل ہو جائیں گے  
چلو یہ آپ کی ہی خواہش نہیں جو جو انکے ستائے ہوئے ہیں انکی بھی  
خواہش ہوگی صدام نے مسکراتے ہوئے کہا

اللہ نہ کرے کیا الٹا سیدھا بول رہے ہو۔ ثریا شاہ نے انہیں جھڑکا

کیا ہوا اب کیا کر دیا انہوں نے۔۔۔۔۔ ساریہ بیگم نے عام سے لہجے میں پوچھا  
انہیں اب شاید یہاں بھی عادت ہو گئی تھی انکی شکایتیں وصول کرنے کی

ان فتنوں نے ساری یونی میں یہ بات پھیلائی ہے کہ میں انکا سگا ماموں  
ہوں اور وہ دونوں میرے لاڈلے بھانجے۔ راشد شاہ نے دانت پیسے

لو بھلا تو اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے کیا نہیں ہو۔ ثریا شاہ  
نے انہیں گھورا

اماں آپ سمجھ نہیں رہیں ہیں جس طرح کی انکی حرکتیں ہیں آج کے بعد  
سے میں بچوں کم پڑھایا کروں گا اور انکی شکایتیں زیادہ سننے کو ملیں گی  
۔ مستقبل میں میرا کیا حال ہونے والا ہے یہ سوچ سوچ کر ہی مجھے ہول  
اٹھ رہے ہیں اب تو لگتا ہے جاب ہی چھوڑنی پڑے گی

چھوڑو بھی راشد ان کی بات پر کسی نے کونسا یقین کر لینا ہے۔ ساریہ بیگم  
نے لاپرواہی سے کہا

آپا انہوں نے میرے ساتھ مختلف جگہ اور موقع پر لی گئی تصویریں اور ویڈیوز  
پوسٹ کیں ہے یونی کے سوشل میڈیا پر وہ بھی کیپشن کے ساتھ --- جہاں  
سے بھی گزرتا ہوں ایک ہی جملہ سننے کو ملتا ہے "سر آپ ٹوئز کے ماموں  
ہیں" ڈائریکٹر اور ایچ او ڈی کے سامنے پیشی بھگت کر آ رہا ہوں۔ اور آپ اتنا  
نارمل ریکٹ کر رہی ہیں۔ حیرانی ان کے لہجے میں عیاں تھی

مانتی ہوں کہ وہ پہلے ہی بگڑے ہوئے تھے، مگر یہاں آنے کے بعد سے آپ  
سب کے لادُپیار نے مزید نکھارا ہے انہیں۔۔ اس لیے خود ہی سنبھالو نہ وہ



میری سنتے ہیں اور نہ ہی تم لوگ کچھ کہنے دیتے ہو تو اب بھگتو۔ کندھے  
اچکاتی وہ دوبارہ سے چیزوں کی لسٹ بنانے لگیں

آپا۔۔۔۔۔

نہ کونسی قیامت آگئی ہے اگر انہوں نے بتا دیا ہے تو۔۔۔ اتنا صدمہ کیوں لگا  
ہے تمہیں۔۔ جا جا کہ اپنا کام کر ہمیں بھی کام نمٹانے دے پہلے ہی بہت  
تھوڑے دن رہ گئے ہیں ہمارا وقت کھوٹا نہ کر۔ ثریا شاہ نے انہیں گھورا تو وہ  
خاموشی سے بیٹھ گئے

چلو جب پتا تھا کہ آپ انکا مقابلہ نہیں کر سکتے تو کیا ضرورت تھی ان سے  
الجھنے کی۔ صدام نے انہیں پانی کا گلاس پکڑایا

یار بابا اس دن وہ دھمکی دے کر تو گئی تھی مگر آپ نے ہی سیرئیس نہیں لیا  
تب تو بڑا کہہ رہے تھے مجھے پروا نہیں ہے جو کرنا ہے کرو۔۔ فرہاد نے  
مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو وہ اسے گھورتے ہوئے اٹھ گئے

---

آج مہندی کی تقریب تھی حویلی کو مکمل طور پر پھولوں سے سجایا گیا تھا طے  
کیا گیا تھا مہندی کی رسم حویلی میں ہی کی جائے اور رخصتی شہر والے گھر

سے - سر شام ہی حویلی میں مہمان آنا شروع ہو چکے تھے جس سے خاصی  
چہل پہل ہو گئی تھی

واو آپی رنگ کتنا اچھا آیا ہے - زروا نے اسکے ہاتھوں اور پیروں پر مہندی کو  
ستائشی نظروں سے دیکھا

اور کتنا ٹائم ہے باہر بلا رہے ہیں - رمل نے اندر آتے پوچھا

بس دوپٹہ سیٹ کرنے والا ہے بیوٹیشن نے اسکے ہیر سٹائل کو فائل ٹچ  
دیتے ہوئے کہا

ماشاء اللہ سے ممیم آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں بیوٹیشن نے اسکو آئیے کے  
سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہا لائٹ ییلو کلر کی فراک کے ساتھ پھولوں کی  
جیولری پہنے مہارت سے کیے گئے میک اپ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی  
تھی

لکنگ گورجنس۔ عائشہ نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے دوپٹہ کھینچ کر تھوڑی تک  
کر دیا رمل اور زروا کے ساتھ مل کر اسے سیٹج پر لے گئیں یہ بھی امثال ہی  
کی فرمائش تھی کہ اسکی مہندی میں سب کزنز ہوں اور ہمیشہ کی طرح اسکی  
خاطر ہاجرہ شاہ کو اپنی ہی قائم کردہ رسومات کو توڑنا پڑا انہوں اسے لے جا کر  
جھولے پر بٹھایا جہاں پہلے سے سفید کرتا شلوار پہنے گلے میں ییلو کلر کا مفلر  
ڈالے عادل موجود تھا

کیا ہے بھئی یہ دو گز کا گھونگٹ کیوں اوڑھا ہوا ہے۔ عادل گھونگٹ کی وجہ سے دیکھ نہیں پا رہا تھا اس لیے جھنجھلا گیا

دادو کا آرڈر ہے کہ آپ میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتے۔ امثال نے جواباً سرگوشی کی

کیوں بھئی مہندی میری ہے اور میں ہی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔

ہی ہی ہی ۔۔ امثال کھلکھلائی

یار ہٹاؤ نہ مجھے تمہارا ڈمپل دیکھنا ہے دو دن سے نہیں دیکھ پایا۔۔۔۔۔

مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔۔۔

رئیلی امثال کوئی بات کرنے والی کرو جو میں مان بھی لوں۔۔۔

کیا کر رہے ہو تم دونوں۔۔ چپ کر کہ بیٹھو سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔ رمل  
نے آکہ انہیں ٹوکا۔ سب باری باری آکر رسم کرنے لگے

سنو نہ۔۔ جب رش تھوڑا کم ہوا تو عادل نے اسے پھر پکارا

کیا ہے۔۔۔

یار مجھے تمہیں دیکھنا ہے-----

تو پہلے نہیں دیکھا ہوا وہی ہوں۔ امثال نے اسے چڑایا

نہیں نہ-----

وہ صبح کہہ رہی ہے تم نے کئی بار دیکھا ہوا ہے ابھی پرسوں تو تم دونوں  
مٹرگشت کر کے آئے ہو اور کل رات بھی ٹیرس پر کھڑے تھے۔ انکے پیچھے  
کھڑے دریاب نے بیچ چوراہے بھانڈا پھوڑنے والے محاورے پر پورا پورا عمل  
کیا تھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو دفع ہو جاو یہاں سے۔۔ عادل نے اپنی بھڑاس اس  
پر نکالنی چاہی

لو بھی مجھ پر کیوں برس رہے ہو زیادہ مسئلہ ہو رہا ہے تو میں جا کر دادو سے  
کہتا ہوں کہ دوپٹہ ہٹوا دیں ایس پی صاحب اتا ولے ہو رہے ہیں

تم میرے ہاتھوں پیٹو گے دریاب۔ عادل نے اسے گھورا

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے وہ کندھے اچکاتا سبج سے اتر گیا



امثال دوپٹے سے پنیں اتار رہی تھی جب عادل اندر آیا

میں کوئی ہیلپ کر دوں۔۔ اسکو دوپٹے سے الجھتے دیکھ کر کہا تو اس نے  
پیچھے مڑ کر دیکھا عادل دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا

اوہ ہاں تھینک گاڈ آپ آگئے میں کب سے زری کا ویٹ کر رہی تھی پلیز  
یہ اتار دیں امثال چل کر اسکے پاس آئی اور اسکے سامنے کھڑی ہو گی عادل  
نے حیرت سے اسے دیکھا

کیا بات ہے تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے نہ۔ عادل نے اسکے سر سے پنیں  
اتارتے ہوئے اسکے ماتھے کو چھوا

ہاں بالکل مجھے کیا ہونا ہے بھلا۔۔۔۔۔

تو پھر تم مجھے آپ کہہ کر کیوں بلا رہی ہو۔۔۔۔۔

کیوں عزت ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔ ایسا ہی کچھ سمجھ لو۔۔ عادل نے اس کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے سیلفی

لی

دادو اور ماما نے کہا ہے کہ اب آپ کو آپ کہ کمر عزت سے بلایا کروں۔۔۔

اوہ ۵۔ اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اُس اوکے ہنی مجھے تم کہہ کر بلا سکتی ہو مجھے اچھا لگتا ہے اپنائیت کا احساس ہوتا ہے شام سے تم مجھے آپ آپ کہہ رہی ہو عجیب سا لگ رہا ہے جیسے کسی اجنبی سے بات کرتے ہیں

آپکو پتہ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ آپ سے بدتمیزی بھی نہ کروں اور نہ ہی اونچی آواز میں بات کروں آپکے کھانے پینے اور دوسری چیزوں کا خیال رکھوں نہ ہی منہ پھاڑ کر ہنسوں۔ وہ بچوں کی طرح انگلیوں پر گنتے ہوئے انکی شکایتیں لگا رہی تھی

بلکل بھی نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے انکی بات ماننے کی ۔ مجھے اپنی وہی  
ٹلے چایئے جو ہر وقت ہنستی رہتی ہے مجھ سے جھگڑتی اور گھوڑیاں دکھاتی  
ہے جیسی ہو ویسی ہی پسند ہو باتوں باتوں میں وہ اسکی جیولری بھی اتار چکا  
تھا

تھینک یو تم نہ بہت اچھے ہو۔ امثال نے اپنا ہمیشہ کا فقرہ دہرایا

تم بھی بہت اچھی ہو اور کیوٹ بھی ۔ عادل نے مسکراتے ہوئے اسکا ماتھا  
چوما ۔ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تو وہ جلدی سے پیچھے ہٹا

توبہ ہے لالہ بندہ کل تک ویٹ ہی کر لیتا ہے۔ عائشہ کا عادل کو دیکھ کر  
منہ کھلا تھا

ہاں تو کس نے کہا تھا کہ اتنا لمبا گھونگٹ اڑھا دو۔۔۔۔۔۔ میری بیوی، میری  
مہندی اور میں ہی نہیں دیکھ سکا اس لیے مجھے یہاں آنا پڑا

واہ بھئی ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔ اس سے پہلے آپ کو کوئی اور  
دیکھے جائیں یہاں سے

ارے ایسے کیسے زری نے پورے بیس ہزار لیے وہ بھی نقد

اوہ اوہ اچھا تبھی میں کہوں کہ وہ ہمارے پاس کیوں جا کر بیٹھ گئی ہم نے  
جب کہا کہ وہ امثال کے پاس جائے تو کہنے لگی آپی چیلج کر رہی ہیں حد  
ہے ویسے۔۔ عائشہ نے سر جھٹکا

ماشاء اللہ ماشاء اللہ یہاں پر تو رونقیں لگی ہوئیں ہیں۔ شہیار کی آواز پر تینوں  
پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ تینوں بھائی کھڑے تھے

وہ میں وہ --- ژلے کو دیکھنے آئی تھی -- عائشہ عادل کی موجودگی پر گڑبڑائی

اور آپ جناب بھی یقیناً اڑے ہی کو دیکھنے آئے ہوں گے۔۔ شہیار نے  
عادل کو طنز کیا

ہاں تو۔ عادل اکڑا

بازی زرا دادو کو تو بلا کر لاؤ۔۔۔ شہیار نے سینے پر بازو لپیٹے ہوئے بازل کو  
کہا تو عادل ڈھیلا پڑا

کیا ہے بھئی اپنی بیوی سے ہی ملنے آیا تھا کسی سے غیر تھوڑی  
چلیں لالہ ٹائم ختم ہوا۔ میں نے شہری بھائی کو اوپر آتے دیکھا تھا اس سے  
پہلے وہ یہاں آئیں آپ پلیز اب جائیں اور ویسے بھی بیس ہزار میں اتنا ہی  
ٹائم۔۔۔ اندر آتی زروا نے موبائل پر انگلیاں چلاتے ہوئے سر اٹھایا تو ان  
سب کو وہاں موجود دیکھ کر سٹیٹائی

اوہ تو یہ معاملہ ہے -- عید نے لب سکڑے

سرپسلی زروا بس بیس ہزار اگر تمہاری جگہ ژلے ہوتی تو دو چار لاکھ سے نیچے

نہیں آنا تھا اس نے -- بازل نے کہا

یہ بھی بڑی مشکل سے نکلوائے ہیں ورنہ یہ تو گھوریوں سے کام نکلوانے

والے تھے - زروا نے منہ بنایا

اور لالہ اب تو آپ جائیں - یہاں مزید لوگوں کو اکھٹا کرنا ہے کیا -- اگر دادو کو

پتہ چل گیا نہ تو مہمانوں کا لحاظ کیے بغیر آپکی اور میری عزت کا حلوہ بنائیں

گی -- زروا اسے کھینچتے ہوئے باہر لے گئی انکے پیچھے عائشہ بھی نکل گئی



بھائی آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ امثال نے شہریار کی سرخ آنکھیں دیکھیں تو

پوچھا

ہاں بچے میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

آپ سب کھڑے کیوں ہیں بیٹھیں نہ۔۔ امثال نے ان کو کھڑا دیکھ کر کہا  
تو شہیار رخ موڑتا ہوا کھڑکی میں جا کھڑا ہوا

تمہیں پتہ ہے امثال میں دس سال کا تھا جب تم دونوں پیدا ہوئے۔ شروع میں، میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لیتا تھا دونوں میں۔ ماما کبھی اگر تھوڑی دیر کے لیے اٹھانے کا بول دیتی تو میں ادھر ادھر ہو جاتا تھا کھیلنے کا کہتیں تو یہ

کہہ کر منع کر دیتا کہ یہ ابھی چھوٹے ہیں۔ میرا تم دونوں سے ایک نارمل  
قسم کا تعلق تھا۔ مجھے آج بھی وہ دن اچھے سے یاد ہے جب ایک دن کالج  
سے واپسی پر میری طبیعت خراب ہو گئی۔ ماما گھر پہ نہیں تھی شاید ہمسائیوں  
کے ہاں گئی ہوئی تھی اور تم دونوں لاؤنج میں کھیل رہے تھے۔ میں بھی  
وہیں صوفے پر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد محسوس ہوا کہ کوئی مجھے زور زور سے ہلا  
رہا ہے آنکھیں کھولی، توڑ لے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں پانی کا گلاس  
لیے کھڑی تھی۔ بائی آپ تھیت ہیں نہ، آپ تو اوئی اوئی ہولی ہے؟؟ (بھائی  
آپ ٹھیک ہیں آپکو اوئی ہو رہی ہے) اور میرے ہاں میں سر ہلانے پر تم نے  
بازل سے کہا جاؤ بازی بائی تے لیے تجھ تمھانے کو لاؤ اور خود صوفے پر چڑھ  
کر میرے گال اور آنکھیں چومنے لگی شہیار کی آواز سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ  
بڑی مشکل سے ضبط کیے کھڑا ہے

میں نے جب پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو تو تم نہ کہا جب ہمیں اوئی ہوتی ہے تو ماما ہمیں کشتی ترقی ہیں اور بازی جو اپنی چیزیں سوائے تمہاری کسی سے شئیر نہیں کرتا تھا اس وقت میرے لیے اپنی چاکلیٹ لے آیا اور حیرت انگیز طور پر تم نے بھی کوئی واویلا نہیں مچایا تھا

میں حیران ہونے کے ساتھ ساتھ شرمندہ بھی تھا کہ میری چھوٹی سی تکلیف یہ محسوس کر رہے ہیں۔۔۔ یہ اتنے چھوٹے ہو کر میرے لیے اتنا فکرمند ہیں ، تمہیں پتا ہے مجھے تم دونوں سے محبت ہوگی تھی جب بازل کچن سے پتہ نہیں کونسی گولی اٹھا لیا تھا اسے صرف اتنا پتہ تھا کہ یہ میڈیسن ہے اور تم اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مجھے کھلانے لگی اس دن کے بعد سے

میرے لیے تم لوگ ایسے ہی لازم ہو گے جیسے زندہ رہنے کے لیے سانسیں۔  
ماما کو تم لوگوں کا کچھ پتہ نہیں ہوتا تھا کہاں ہو، کچھ چائیے یا نہیں۔۔۔۔۔  
دونوں کے بال بنانا، کھانا پینا، سکول لانا، لے جانا سب میں ہی دیکھتا تھا،  
یہاں تک کہ تم دونوں کی شاپنگ بھی میں ہی کر لیتا آہستہ آہستہ تم لوگ  
بھی ماما بابا سے زیادہ مجھ سے اچھ ہوتے گئے تمہاری ہر شرارت پر ماما سے  
مجھے ڈانٹ پڑتی تھی۔ پتہ ہے اے ایک بار کسی بات پہ ضد کرنے پر ماما  
نے تمہیں تھپڑ مار دیا تمہیں روتا دیکھ کر مجھے ایسے لگا جیسے میرا دل بند ہو  
جائے گا۔ میں نے اس دن ماما سے پہلی بار بدتمیزی سے بات کی تھی اور  
تم لوگوں کو مزاق مزاق میں تنگ کرنے پر عید کئی بار میرے ہاتھوں مار  
کھا چکا ہے۔ شہریار بات کرتے کرتے ہنسا

ہاں مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے جب میں تمہیں جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا اور جواب میں تم مجھ سے لڑ رہی تھی کہ بھائی گھر آگئے تم بھاگ کر انکے پاس گئی اور شکایت لگائی جس پر بھائی نے مجھے ڈانٹا تم ہمیشہ ہی ایسے کرتی تھی پہلے خود لڑتی تھی پھر بھائی سے بھی ڈانٹ پڑواتی --

اب دیکھو پتہ بھی نہیں چلا اور تم اتنی بڑی ہو گئی کہ رخصتی کا ٹائم آن پہنچا - عید نے اپنی نم آنکھیں صاف کیں امثال بھاگ کر شہیار کے گلے لگی تو اس نے بازل اور عید کو بھی اپنے ساتھ لگایا

کیا ہو گیا شہری کیوں خود بھی رو رہے ہو اور بچی کو بھی رلا رہے ہو ---  
ہماری حویلی میں سیلاب لانا ہے کیا -- ویسے بھی وہ کونسا کہیں دور جا رہی

ہے یہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے ہی تو رہنا ہے -- لالہ رخ نے انکو امثال  
سے علیحدہ کرتے ہوئے اسکے آنسو پونچھے ان سب کو روتا دیکھ کر زروا لالہ رخ  
کو بلا لائی تھی

ویسے کر تو تم بے وفائی ہی رہی ہو آج تک ہر کام ہم نے ساتھ کیا ہے اور  
اب تم اکیلی ہی شادی کروا رہی ہو لیکن جاؤ تمہیں معاف کیا۔ بازل نے  
ہلکے پھلکے انداز میں کہا

تم کہو تو تمہاری بھی کروا دوں رخصتی -- امثال نے زروا کو دیکھتے ہوئے آنکھ  
دبائی تو وہ بے اختیار چھنیبی

ہا۔۔۔ رہنے دو تم سے نہ ہو پائے گا۔۔۔ بازل نے مصنوعی آہ بھری

تم میرے ٹیلنٹ سے اچھے سے واقف ہو پھر بھی کہہ رہے۔ چاہوں تو ابھی  
کہ ابھی نکاح اور رخصتی کروا دوں۔۔۔ امثال نے فخر سے کہا۔ شرم سے زروا کا  
چہرہ سرخ ہوا جسے بازل نے دلچسپی سے دیکھا

نیکی اور پوچھ پوچھ ویسے بھی لڑکی شرما رہی ہے مطلب ہاں ہے۔ بازل شیر ہوا  
۔ زروا باہر کی جانب بھاگی جس پر دونوں نے قہقہہ لگایا

پھر کیا خیال ہے امثال نے رازداری سے پوچھا

میں تیار ہوں بازل نے فوراً ہامی بھری

اوکے ڈن۔۔۔

نہیں اوائے ایسا کچھ مت کرنا ابھی وہ بہت چھوٹی ہے۔ شہیار نے دونوں کو  
گھورا تو دونوں ایک ساتھ ہنسے

رخصتی کا دن آن پہنچا تھا وہ سب صبح ہی شہر والے گھر میں آگے تھے گھر  
کا لان چونکہ کافی بڑا تھا اس لیے شہیار نے گھر میں ہی اریجنمنٹ کروایا تھا  
رمل اور عائشہ اسے پالر سے لے کر آگئی تھیں ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگے میں  
بہت حسین لگ رہی تھی۔



عادی میں بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی ہوں اور مسکرا مسکرا کر میرا جبراً بھی دکھنے لگا ہے اب اگر کسی نے تصویر بنواتے ہوئے سماء کرنے کا کہانے تو میں نے اٹھ کر اسکا منہ توڑ دینا ہے امثال نے دانت پیسے عادل نے اسکی طرف دیکھا جسے دلسن بنی بیٹھی کو بھی چین نہیں تھا

بس تھوڑی دیر اور صبر کر لو اور پلینز کچھ مت کرنا کہتی ہو تو تمہارے آگے ہاتھ بھی جوڑ دیتا ہوں۔ عادل نے منت کرتے ہوئے کہا کہ اس کا کوئی بھروسہ نہیں واقعی اٹھ کر کسی نہ کسی کی شامت لے آئے

نہیں مطلب دلسنوں پر ہی لازم ہے کہ خاموش اور سنجیدہ بیٹھیں دلے تو ایسا  
کچھ نہیں کرتے اور تم بھی میری بات کان کھول کر سن لو اب اگر اٹھ کر  
گئے نہ یہاں سے تو میں بھی تمہارے پیچھے آ جاؤں گی مجھے یہاں بٹھا کر خود  
گھومنے کے لیے نکل پڑتے ہو۔ امثال کے انگلی اٹھا کر وارن کرنے پر وہ  
اسے دیکھ کر رہ گیا

میں تمہیں صرف حوصلہ ہی دے سکتا ہوں اللہ تمہاری حفاظت کرے۔ امان  
نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ کب سے امثال کو عادل کو گھورتا دیکھ رہا  
تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں رخصتی کا شور اٹھا تو امثال اپنے کپڑے سمیٹنے لگی  
گویا اٹھنے کی تیاری کر رہی تھی

امثال خدا کا واسطہ ہے کیا کر رہی ہو سب دیکھ رہے ہیں۔ عادل نے اسکا بازو پکڑ کر واپس بٹھایا تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی

قرآن پاک کے سائے تلے اسے گاڑی تک لایا گیا۔ شہیار ہاتھ میں قرآن پاک لیے پیچھے پیچھے آ رہا تھا جبکہ عید نے اسکا لہنگا پکڑا ہوا تھا۔ گاڑی کے پاس رک کر وہ سب سے ملی۔ ساریہ اور راسم شاہ سے ملنے کے بعد شہیار سے ملنے لگی تو اسکا رخصتی کے وقت نہ رونے کا دعوا ٹوٹا تھا اسکے گلے لگ کر وہ جو روئی، وہاں موجود ہر شخص کی آنکھیں نم ہوئیں تھی رمل نے آگے بڑھ کر انہیں الگ کروایا عید سے ملنے کے بعد وہ بازل کے گلے لگی تو زندگی کے کئی مناظر دونوں کی آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے

عادل ہماری بہن کا خیال رکھنا اگر کبھی کوئی غلطی ہو جائے تو پلیز معاف  
کر دینا عید نے عادل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے التجا کی۔ وہ جو کسی کے سامنے  
جھک کر بات نہیں کرتا تھا اپنی بہن کی خاطر التجا کر رہا تھا

عادل بھائی پلیز میری ٹوٹی کا خیال رکھیے گا بہت لاڈ اور نازوں سے پالا ہے  
ہم نے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے ورنہ۔۔۔ بازل نے بات ادھوری  
چھوڑی

اوہ یار سب کہہ رہے ہو اسکا خیال رکھنا مجھے کوئی نہیں کہہ رہا کہ اپنا خیال  
رکھنا حالاں کہ مجھے اسکی زیادہ ضرورت ہے اپنی بہن کو جانتے نہیں ہو کیا  
-عادل نے شرارت سے کہا تو امثال نے نا محسوس انداز میں اسکے پاؤں پر

اپنی ہیل ماری جس پر وہ کراہ کر رہ گیا لالہ رخ اور رمل نے اسے گاڑی میں  
بٹھایا اور اپنی منزل کو روانہ ہو گئے

توبلی پہنچ کر چھوٹی موٹی رسموں کے بعد اسے عادل کے روم میں پہنچا دیا گیا  
تھا۔ عادل روم میں داخل ہوا تو کانوں میں ہینڈ فری لگائے چپس کے ساتھ  
مکمل انصاف کر رہی امثال نے اس کے گھونگٹ اوڑھے روائتی دلہن کی  
طرح دیکھنے کے ارمان کو چکنا چور کیا تھا۔ اس نے گہری سانس لیتے ہوئے  
شہروانی اتار کر صوفے پر رکھی اور خود اسکے سامنے تکیہ کھینچ کر کہنی کے بل  
لیٹ کر اسے دیکھنے لگا مگر وہ اس سے بے نیاز اپنے کام میں مگن رہی  
بظاہر تو وہ لاپرواہ بنی بیٹھی تھی مگر اسکی ساری حسیات اسی کی طرف تھی  
اسے خود کو یوں تکتا پا کر اسکا دل دھڑکا تھا اور چہرے پر کئی رنگ پھیلے تھے  
۔۔ عادل اسکے چہرے پر آتے جاتے رنگوں کو بغور دیکھ رہا تھا

کیا ہے عادی ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔ جب کافی دیر بعد بھی اس نے  
نظریں نہ ہٹائیں تو امثال نے اسے گھورا

کیسے دیکھ رہا ہوں۔ عادل نے اس کے سرخ ہوتے چہرے کو دلچسپی سے دیکھا

یہ جیسے دیکھ رہا ہو ایسے مت دیکھو نہ۔۔

وہی تو پوچھ رہا ہوں کیسے دیکھ رہا ہوں۔ وہ محظوظ ہوا

جیسے ---- جیسے وہ فلموں میں گلی میں کھڑے غنڈے اور آوارہ لڑکے  
لڑکیوں کو تاڑ رہے ہوتے ہیں۔۔ اسکی بات پر عادل کے چہرے سے  
مسکراہٹ غائب ہوئی

یا اللہ بڑے کیا چیز ہو تم۔۔۔ میں تمہیں آوارہ غنڈہ نظر آتا ہوں

ہاں تو دیکھ تو انکی ہی طرح رہے ہو نہ -----

پوری پاگل ہو تم۔۔ عادل نے ہنستے ہوئے اسکی گود میں سر رکھا تو وہ سٹیٹائی

اٹھو یہاں سے ایویں ای فری ہو رہے ہو اور۔۔۔۔۔ اور میری منہ دکھائی بھی  
نہیں دی۔۔ امثال نے اسکو اٹھانا چاہا

کئی بار دیکھا ہوا ہے اور کل تم بھی یہی کہہ رہی تھی اس لیے میں لایا ہی  
نہیں۔ عادل نے سنجیدگی سے کہا تو اسکا منہ کھلا

کیوں نہیں لائے۔۔۔۔ جاؤ میں نہیں بات کرتی۔۔ امثال نے منہ بسورا

اے سنو نہ - عادل ٹھوڑی سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف موڑا

**چھوڑو میں نہیں بات کر رہی**



اچھا یہ دیکھو کیسا ہے ---- عادل نے جیب سے ڈبی نکال کر اس میں سے  
بریسٹ نکال کر اسکے سامنے لہرایا

مجھے نہیں دیکھنا اور نہ ہی مجھے لینا ہے ----

تو پھر کسے دوں ----

تم جسکو مرضی دو مجھے نہیں چاہئے ----

ٹھیک ہے پھر میں رکھ دیتا ہوں جب دوسری شادی کروں گا تو اسے دے دوں گا چلو اچھا ہے بار بار نہیں خریدنا پڑے گا۔۔ عادل نے بریسلٹ واپس ڈبی میں رکھا امثال کے تو تلوں پر لگی اور سر بجھی تھی

تم۔۔ تم دوسری شادی کرو گے۔۔۔۔۔ میں کرواتی ہوں تمہاری دوسری شادی۔۔ امثال نے تکیے اٹھا کر اسے دے مارے اس سے دل نہ بھرا تو اس نے اسکے بال نوچنے شروع کر دیے

ظالم لڑکی چھوڑو۔۔ کیوں ایک ہی رات میں گنجا کرنے کا ارادہ ہے۔ میں صبح کیا منہ لے کر سب کے سامنے جاؤں گا۔۔ عادل نے بال چھڑوانے چاہے

پہلے توبہ کرو، آئندہ دوسری شادی کی بات بھی نہیں کرو گے ورنہ عادی میں  
بہت بری طرح پیش آؤں گی۔ امثال روہانسی ہوئی

مزاق کر رہا تھا یار۔۔ سانسوں میں بستی ہو تو بھلا کوئی اپنی سانسوں کو بھی  
خود سے دور کر سکتا ہے۔۔ نہیں نہ۔۔۔۔ تو میں کیسے اپنی زندگی کو خود سے  
دور کر سکتا ہوں۔ عادل بریسلٹ اسکے ہاتھ میں پہنایا۔۔ دراز سے کھول  
کرایک فائل اس کے سامنے رکھی

یہ بابا کے آفس میں میرے شیئرز کی فائل ہے، جو میں نے تمہارے نام کر  
دیے ہیں۔۔۔

یہ کیوں----- یہ مجھے نہیں چاہئے اور نہ ہی مجھے اسکی ضرورت ہے --  
امثال نے فائل اٹھا کر اسکی طرف بڑھائی

جانتا ہوں تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے مگر تم میری طرف سے  
یہ ایک چھوٹا سا گفٹ سمجھ کر رکھ لو ویسے بھی میں جاب کرتا ہوں تو بزنس  
کو ٹائم نہیں دے سکتا تم سنبھال لینا اور اب کوئی بحث نہیں --- عادل  
نے اسے منہ کھولتا دیکھ کر ٹوکا

اوکے ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔ امثال کندھے اچکاتی اٹھی تو عادل  
نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بھٹاتے ہوئے نرمی سے اسے اپنے حصار میں  
لیا

کیا کر رہے ہو عادی۔۔ وہ کسمسائی

شش۔ یہاں بیٹھو مجھے دیکھنے تو دو۔۔۔ میں نے اس دن کا کتنا انتظار کیا  
ہے۔۔ کبھی کبھی سوچتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں مجھے لگتا تھا مجھے کسی سے  
محبت نہیں ہو سکتی مگر تمہیں دیکھا تو خود کو روک نہیں پایا۔۔۔۔۔ تمہارے  
آنے سے پہلے میری زندگی روکھی اور بے رونق تھی جس میں تم نے آکہ رنگ

بھر دیے ہیں تمہارے آنے سے ہنسنا سیکھ گیا ہوں اور محبت کرنا بھی۔۔۔  
تھینکیو میری زندگی میں آنے کے لیے۔۔

تمہیں پتہ ہے مجھے تمہارا یہ ڈمپل بہت پسند ہے تم سے تو محبت کرتا ہوں  
مگر تمہارے اس ڈمپل سے تو عشق ہے مجھے۔۔ عادل اسکا گال چھوا

کچھ کہو گی نہیں۔ عادل نے اسے خاموشی سے اپنے کندھے پر سر رکھے  
بیٹھے پایا تو پوچھا

تم نہ بہت اچھے ہو اور۔۔۔۔۔۔۔ اس نے بات ادھوری چھوڑی

اور کیا -----

اور مجھے بھی اچھے لگتے ہو اور پولیس یونیفارم میں اور بھی ہینڈسم لگتے ہو۔  
امثال نے کہتے ہوئے اسکے کندھے میں منہ چھپایا عادل نے بے ساختہ  
قہقہہ لگایا

ارے ارے میری کیوٹی شرما رہی ہے ----- تم نہیں جانتی میری کتنی  
خواہش تھی کہ تمہیں شرماتا دیکھوں .. اس نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا

اچھا ادھر تو دیکھو نہ میری طرف ---- مجھے دیکھنا ہے کہ میرا فتنہ شرماتے  
ہوئے کیسا لگتا ہے -- عادل نے اسکا سر اٹھانا چاہا

تم مار کھاؤ گے مجھ سے خبردار جو آئندہ مجھے فتنہ کہا تو۔۔ امثال نے سرخ  
ہوتے چہرے سے اسکے کندھے پر مکا مارا۔ اسکی حالت دیکھتے ہوئے عادل  
نے ایک بار پھر قہقہہ لگایا تھا

---

---

ولیمے کی تقریب جاری تھی شاہ خاندان کے علاوہ شہر کی بزنس فیملیز بھی مدعو  
تھیں۔ امثال نے پیچ کالر کی میکسی زیب تن کی ہوئے تھی۔ ساتھ میں  
خدیجہ بیگم کے دیے ہوئے زیورات پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے سارے  
زیورا اٹھا کر اسے دے دیے تھے اسے ساتھ عادل بھی تمام تر وجاہت لیے  
بیٹھا تھا۔ ہمیشہ کی طرح امثال کی زبان اپنی مکمل رفتار سے چل رہی تھی



- وہ تقریب میں آنے والی لڑکیوں اور خواتین کے کپڑوں اور میک پر زور شور سے تبصرہ کر رہی تھی جس میں عادل بھی بھرپور طریقے سے اسکا ساتھ دے رہا تھا

وہ دیکھو عادی اس آنٹی کی عمر ہے بھلا ساڑھی پہننے والی --- بھئی تم گھر بیٹھو پوتے پوتیاں سنبھالو۔ پر نہ جی دیکھو کیسے لہک لہک کر جلوے دکھا رہی ہے

تم اسے چھوڑو اس آنٹی کو دیکھو عادل نے ایک پچاس ساٹھ کے لگ بھگ خاتون کی طرف اشارہ کیا

بس کر دو تم دونوں -- کچھ تو لحاظ کر لو --- امثال سے امید تو کیا پورا پورا  
یقین کیا جاسکتا ہے مگر عادل ، تم سے رتی برابر امید نہیں تھی کہ ایسی  
حرکتیں کرو گے - امان نے انہیں افسوس سے دیکھا

میں نے کہا تھا کہ یہ زن مریدی کے سارے ریکارڈ توڑے گا مگر ایک ہی  
رات میں اسکی اتنی کاپلٹ جائے گی مجھے یہ اندازہ نہیں تھا -- صدام نے  
طنز کیا

تم لوگوں کو کوئی مسئلہ ہے کیا --- بھئی میری بیوی بور ہو رہی ہے اس  
لیے ٹائم پاس کر رہے ہیں - عادل نے دھڑائی دکھائی

ماشاء اللہ کیا کہنے تمہارے ----

امان بھائی میرے شوہر کو کچھ مت کہیں ورنہ میں نے اٹھ کر اعلان کر  
دینا کہ آپ شامین آپ کی پکچرز رکھتے ہیں اپنے موبائل میں اور انکو چوری چوری  
دیکھتے تھے امثال کی بات پر صدام اور عادل نے بے ساختہ اسکی طرف دیکھا  
تو وہ گڑبڑا گیا

کسی دن ماری جاؤ گی میرے ہاتھوں -- امان نے دانت پیسے

آپ میرے ایس پی شوہر کے سامنے دھمکی دے رہے ہیں

بھاڑ میں جاؤ تم دونوں - امان نے رخ موڑا

باہا با ویلڈن والٹی -- عادل نے ہستے ہوئے کہا

تم دونوں کا مسئلہ کیا ہے آج تیسرا دن ہے مسلسل آکہ کہنا پڑتا ہے  
سیدھے ہو کر بیٹھو، خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ، کونسی ایسی باتیں ہیں جو ختم  
ہونے کا نام ہی نہیں لے رہیں۔۔۔۔۔ چلو تھوڑا دور ہو کر بیٹھو۔۔۔۔۔ چلو

شاباش - رمل آکر ان پر برسی

کیا ہو رہا ہے -- آرام سے نہیں بیٹھ سکتے - سٹیج پر بیٹھے ہو کچھ اس بات کا  
ہی خیال کر لو۔ کب سے ان دونوں کو نوٹ کرتا زریاب ان کے پاس آیا

لوجی انکی کمی تھی۔ امثال عادل کے کان میں گھسی تو وہ مسکرایا

میں نے شاید تم سے کچھ کہا ہے امثال۔ اپنی بات کو بے اثر دیکھ کر  
زریاب نے سر پیٹا

کیا ہوا سب خیریت۔۔ امثال تم ٹھیک ہو نہ۔ ان سب کو سٹیج پر یوں اکھٹا  
دیکھ کر شہیار انکے پاس آیا

ابھی تک تو خیریت ہی ہے مگر جس طرح یہ میاں بیوی تقریب میں موجود  
لوگوں پر تبصرے کر رہے ہیں نہ اگر کسی کے کان میں پڑ گئی نہ انکی

باتیں، تو لوگوں نے انکے دلہا دلہن ہونے کا لحاظ کیے بغیر جوتے لگانے  
ہیں۔ صدام نے کہا امان نے تو اسکے بعد بولنے کا رسک نہیں لیا تھا اس  
آفت کا کیا بھروسہ سب کے سامنے ہی شروع ہو جاتی

اچھا تم مہمانوں کو دیکھ لو میں انکے پاس بیٹھ جاتا ہوں۔ شہریار نے ہنستے  
ہوئے اسکے سر پر چیت لگائی انکے ولیمے میں بازل اور زروا، عدید اور سدرہ  
، صدام اور صوفیہ اور فرہاد راسین کا نکاح کر دیا گیا۔ راسین نے نکاح سے پہلے  
ہاجرہ شاہ سے کہا کہ وہ ابھی رخصتی نہیں کروائے گی زروا کی طرح اسکی  
سڈی ختم ہونے کے بعد رخصتی رکھیں جس پر انہوں نے ڈانٹا کہ یہ بڑوں  
کے کرنے کے فیصلے ہیں تو راسین نے صاف کہا کہ جب امثال کی ہر  
بات مانی جاتی ہے تو اسکی کیوں نہیں۔ مجبوراً انہیں خاموش ہونا پڑا

ان پانچوں کی مہندی کی تقریب عروج پر تھی تقریب شروع ہونے سے پہلے جمال شاہ نے امان اور رمل کو انکے حصے کی پراپرٹی کے کاغذات دے دیے تھے اور ساتھ میں اپنی کوتاہیوں کی ایک بار پھر معافی مانگی تھی۔ عید نے بھی امثال کی فرمائش پر گاؤں میں ہی ایک چھوٹا سا گھر بنوا لیا تھا حالاں کہ ساریہ بیگم نے کہا بھی کہ لوگ گاؤں سے شہر شفٹ ہوتے ہیں تم شہر سے گاؤں آرہے ہو، مگر عید نے یہ کہہ کر انہیں منا لیا کہ میں تو اکثر یہاں ہوتا ہوں تو ماما شہر میں اکیلی ہوتی ہیں اور ماما بھی مجھے کئی بار گاؤں شفٹ ہونے کا کہہ چکی ہیں جس پر وہ خاموش ہو گئیں۔ امثال نے اپنے دو دن نئی دہن ہونے کے ٹائل کو ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے بازل کے ساتھ مل

کر جو دھمال ڈالی تو سب نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا اس نے ساتھ میں  
عادل فرہاد رامین اور زروا کو بھی گھسیٹ لیا تھا۔ ان سب نے مل کر خوب  
رونق لگائی تھی ان سب سے آنکھ بچا کر بازل نے امثال کو اشارہ کیا اور  
ابن باؤل میں لے کر اس میں پانی ملا کر اچھا خاصا پتلا کر کے تھک ہار کر  
بیٹھے فرہاد، رامین اور زروا کے سر پر انڈیلا جو انکے سر سے لے کر پاؤں تک  
بہا تھا

یہ چیئنگ ہے تم نے عادل لالہ کو چھوڑ دیا ہے۔۔ ان تینوں نے صدائے  
اجتجاج بلند کی



تم لوگوں کو نظر آ رہا ہے نہ اسکا سفید سوٹ ہے۔۔۔ ابٹن سے خراب ہو  
جائے گا

واہ بڑا خیال ہے اسکے کپڑوں کا اور ہمارا کیا۔۔ فرہاد نے دانت پیسے تو امثال  
کندھے اچکاتی دریاب لوگوں کے پاس پہنچی

یا اللہ خیر۔۔۔ جل تو جلال تو آئی بلا ٹال تو صدام نے اونچی آواز میں ورد کرنا  
شروع کر دیا

چلیں بھئی نکالیں دو دو لاکھ۔۔ امثال نے ہتھیلی آگے کی

کس خوشی میں۔۔۔ امان نے حیرانی سے پوچھا

آپکی مہندی کی خوشی میں اور ویسے بھی مہندی پر لڑکیاں دلے سے نیگ لیتی  
ہیں۔ ہیں نہ رمل آپی

نہیں مہندی پر نیگ نہیں لیتے اور نہ ہی کوئی ایسی رسم ہوتی ہے۔ رمل نے  
مسکراہٹ دباتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

تو ٹھیک ہے اب سے ہوا کرے گی۔ آج سے میں یعنی امثال راسم

شاہ۔۔۔۔

امثال راسم شاہ نہیں امثال عادل شاہ۔۔۔ راسمین نے لقمہ دیا

ہاں ہاں امثال عادل شاہ آج سے یہ رسم قائم کرتی ہے کہ مہندی پر بھی  
ننگ لیا جائے گا

نہیں بھی ہم نہیں دے رہے۔ چلو تھوڑے مانگتی تو دے بھی دیتے یہ دو  
دو لاکھ فی بندہ۔۔۔۔۔ مطلب تمہارا تو پھر دس لاکھ بنتا ہے دریاب نے حساب  
لگایا

دس لاکھ کیوں بس چھ لاکھ ہی بنیں گے اور ہم تین ہیں دو دو لاکھ ہیں  
آئیں گے

کیوں اپنے بھائیوں سے نہیں لو گی - وہ دلہے نہیں ہیں کیا - امان نے اسے  
گھورا

نہیں بھئی وہ میرے بھائی ہیں ان سے کیوں لوں گی اور اگر آپ چاہتے ہیں  
کہ مہندی بخیر و عافیت سے گزر جائے تو شرافت سے پیسے دے دیں ورنہ مجھے  
صرف دو منٹ لگیں گے یہ سارا سیٹ اپ تلپٹ کرنے میں۔۔ امثال نے  
دھمکی لگائی

تم نے جو کرنا ہے کر لو ہم نہیں دے رہے ہیں

تم تو خاموش ہی رہو جو تم نے دعوت میں میرے ساتھ کیا تھا نہ ، اسے  
بھولی نہیں ہوں میں۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ میں یہی جوتی اتار لوں۔۔ امثال کی  
دھمکی پر وہ ایسا ہو گیا جیسے وہاں ہے ہی نہیں۔۔۔  
دیکھو ابھی اتنے تو ہمارے پاس نہیں ہیں تم ادھار کر لو۔۔۔۔ دریاب نے  
اسے ٹالنا چاہا

لو اس میں کیا بڑی بات ہے زری انکی چیک بکس دو۔۔ امثال نے زروا سے  
کہا تو اس نے تین چیک بکس اسکے ہاتھ پر رکھی ہیں

مائی گاڈ میں نے صبح سے کمرہ الٹا دیا ہے اسے ڈھونڈنے میں -- حد ہو گئی  
-- امان نے سر جھٹکا، بادل ناخواستہ ان تینوں نے چیک سائن کر کے اسے

پکڑائے امثال نے سائن کردہ چیک اور چیک بکس ان سے لے کر زروا کو  
دیں کہ ابھی بہت جگہ کام آئیں گی خود وہ وہیں نیچے بیٹھ کر ان سے  
گپیں ہانکنے لگی

تم اپنی بیوی کو کنٹرول نہیں کر سکتے - ساریہ بیگم نے اسکو یوں دندناتے  
دیکھ کر عادل سے کہا

خالہ جانی جو کام پچھلے بائیس تیس سال میں آپ نہیں کر سکیں تو دو ہی  
دن میں کیا سنبھالوں گا - عادل نے مسکراتے ہوئے کہا

بازی نہیں کرو انسان بنو۔۔۔۔ امثال اٹھو یہاں سے فوراً۔۔۔ شہریار نے کہا  
تو امثال کے اٹھنے سے پہلے ہی زروا اور راسین نے اسے پکڑا، بازل اور فرہاد  
نے ابٹن کا تھال اس پر الٹا

بازی کھینے یہ کیا کیا ہے میں نے تم پر تو نہیں پھینکی تھی۔۔ امثال وہیں  
بیٹھی بیٹھی چیخنی تھی شہریار اٹھ کر لٹو سے اسکا منہ صاف کرنے لگا

دریاب آنا زرا تمہاری ہیلپ چاہئے۔ عادل نے دریاب کو اشارہ کیا تو وہ اٹھ  
کر بازل کے پیچھے جا کھڑا ہوا عادل مہندی کا تھال اٹھا کر بازل کے چہرے  
پر ملنے لگا دریاب نے اسے بازوں سے پکڑ رکھا تھا

بھائی کیا کر رہے ہیں مہندی اترے گی نہیں۔۔۔ چھوڑیں نہ مجھے کل شادی اٹینڈ کرنی ہے۔ بازل نے خود کو چھڑوانا چاہا مگر دریاب نے اسے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا اس لیے سوائے پھر پھڑانے کچھ نہ کر سکا امثال کی نظر پاس کھڑے فرہاد پر پڑی جو بازل کی حالت پر ہنس رہا تھا اسے یاد آیا کہ بازل کے ساتھ فرہاد بھی شامل تھا۔ اس نے اپنی ہیل اتاری اور فرہاد کی طرف پھینکی جو سیدھی اسکی کمر میں لگی اسکی منہ سے بے ساختہ چیخ بلند ہوئی تھی۔ مڑا تو امثال کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھور رہی تھی امثال جھک کر دوسرا جوتا اتارنے لگی تو فرہاد کو سلج سے اتر کر غائب ہونے میں دو سیکنڈ لگے تھے۔ تقریب میں شامل مہمان ایسی انوکھی مہندی پہلی بار دیکھ رہے تھے بے شک وہ اس تقریب کو برسوں یاد رکھنے والے تھے۔



ہائے دلہنوں کیسی ہو کیا ہو رہا ہے۔۔۔ امثال عائشہ کے روم میں داخل  
ہوئی سانیہ، شامین رین اور زروا بھی اسکے کمرے میں جمع تھیں

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔ سانیہ نے کہا عائشہ اٹھ کر امثال کے گلے لگی

کیا ہوا آپ آپ ٹھیک ہیں نہ امثال نے فکر مندی سے پوچھا مگر وہ خاموشی  
سے کھڑی رہی

آپ کیا ہوا۔۔۔۔۔ رخصتی کل ہے آپ ابھی سے گلے لگ رہی  
ہیں۔۔۔۔۔

تھینک یو -- ہمیں اتنی خوشیاں دینے کے لئے --- ہمارے چہرے پر ہنسی  
لانے کے لیے ، تھینک یو -- ہمارے لیے اتنا سب کچھ کرنے کے  
لئے ----- حویلی میں رونق لانے کی وجہ ہو تم ----- تھینک یو سو  
مُج ہماری زندگی میں آنے کے لیے ----- بس ایک گلہ رہے گا کاش تم  
بہت پہلے ہمیں مل گئی ہوتی --- زندگی کے بیس سال ہم نے بے رونق  
گزارے ہیں - عائشہ نے بھگی آواز میں کہا - باقی سب بھی اٹھ کر انکے  
دائیں بائیں لگ کر کھڑی ہو گی

اچھا اچھا اب پیچھے تو ہٹیں مجھے مارنا ہے کیا -- میرا تو کچھ نہیں جائے گا تمہارا  
بھائی ہی دو دن بعد بیوہ ہو جائے گا۔ امثال نے شرارت سے کہا تو وہ پیچھے  
ہٹیں

اللہ نہ کرے تمہیں کچھ ہو۔۔۔۔۔ ہم نے تو پھر بھی گزارہ کر لینا ہے مگر  
ہمارے لالہ کا کیا ہوگا۔ عاشہ نے ہنستے ہوئے اسکا گال کھینچا

---

رخصتی کے بعد امثال اور رمل نے لڑکیوں کو کمروں میں بٹھا دیا تھا۔ امثال  
نے دریاب، امان اور صدام کے کمروں کو لاک کر دیا تھا۔ صدام سے پیسے  
لے کر وہ تینوں دریاب اور امان کے کمروں کے باہر کھڑی تھیں چونکہ ان  
دونوں کے کمرے ساتھ ساتھ تھے اس لیے انہیں اکٹھے ہی نمٹانے کا سوچا  
تھا

ہاں بھئی اب کیا مسئلہ ہے کیا چائیے۔ امان نے انہیں گھورا صبح سے  
دودھ پلائی اور پتہ کس کس رسم کے نام سے انہیں لوٹ چکیں تھیں وہ  
تینوں ----- کچھ رسمیں تو خالصتاً نئی اور امثال کی اپنی ایجاد کردہ تھیں  
اور وہ رسمیں صرف صدام، امان اور دریاب کے لیے تھیں عید اور شہیار ان  
سے مستثنیٰ تھے

پیسے چاہئیں اور کیا۔۔۔ تمہارے بچوں کا رشتہ تمھوڑی مانگنے آئے ہیں ابھی اس میں دیر ہے۔۔۔ امثال نے بے نیازی سے کہا

یا خدا امثال اور کتنے پیسے چاہیں تمہیں۔۔۔ صبح سے کتنا لوٹ چکی ہو اب بس  
 کر دو اور بازل تمہارا یہاں کیا کام ہے۔۔ امان نے دہائی دی

جس طرح سے تم لوگ کل سے پیسے اکھٹے کر رہی ہو قسم سے پروفیشنل  
بھکاریں لگ رہی ہو۔ دریاب نے انہیں چڑایا

تم لوگ جو بھی کہو ہم برا نہیں منانے والے بس جلدی سے چیک یا کیش  
دیں ہمیں اور بھی کام ہے۔۔ امثال نے اسکی بات کا برا منائے بغیر کہا

عادل اپنی بیوی کو دیکھ لو تم۔ امان نے اسے بھی گھسیٹا

ہاں میں دیکھ رہا ہوں اسے نہیں دیکھوں گا تو کسے دیکھوں گا عادل نے  
کندھے اچکائے تو دانت پیس کر رہ گیا

تم رہنے دو اسے ----- اس نے تو زن مریدی کا ورلڈ ریکارڈ قائم کرنا ہے  
----- لاؤ دو چیک بک۔۔ دریاب نے جلتے بھنتے چیک سائن کر کہ اسے  
پکڑایا۔ امثال نے چابیاں انکی طرف اچھالیں تو وہ لاک کھول کر اندر داخل  
ہو گئے

تم کہاں جا رہی ہو عادل نے اسے نیچے جاتے دیکھا تو اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا

نیچے جا رہی ہوں ماما نے کہا ہے کہ مہمانوں کو دیکھ لوں۔۔۔۔

رہنے دو گھر میں اتنے سارے لوگ ہیں اور ملازم بھی موجود ہیں وہ دیکھ لیں  
گے تم چلو کمرے میں سارا دن اچھل کود کر کہ تھک گئی ہو گی۔۔۔ وہ  
کندھے اچکاتی اس کے پیچھے چل پڑی

---

یار پلیز سمجھنے کی کوشش کرو مجھے پندرہ دن کی چھٹی ملی تھی جس میں سے  
آٹھ دن تو گزر گئے ہیں باقی آٹھ دن ہیں ان میں تم جہاں کہتی ہو چلتے ہیں  
نہیں مجھے کم سے کم پندرہ بیس دن کے لیے جانا ہے امثال نے صبح سے رٹا  
ہوا جملہ دہرایا اسکی ایک ہی ضد تھی کہ وہ پندرہ بیس دن کے لیے ہنی مون  
پر جائے گی مگر عادل کو چھٹیوں کا مسئلہ آ رہا تھا وہ صبح سے اسکے پیچھے پیچھے

تھا مگر اسکا ایک ہی جواب کہ ہمیں ایک ہفتہ تو آنے جانے میں ہی لگ جائے گا ابھی بھی وہ لاونج میں بیٹھے اسی بحث میں مصروف تھے

کیوں نہ ہم سب اکھٹے چلیں بہت مزہ آئے گا۔ امثال نے پرچوش ہوتے کہا

نہیں۔۔۔ تمہارے ساتھ ہر گز نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بلکل بھی نہیں

۔۔۔ بیک وقت امان، دریاب اور صدام کی آواز آئی تو امثال کا منہ کھلا

ٹائمنگ چیک کرو زرا انکی۔۔۔ عید نے ہنستے ہوئے کہا



نہیں تو نہ سہی میں تو آپ لوگوں کے لیے ہی کہہ رہی تھی کہ آپ سب کو  
کمپنی مل جائے گے

نہیں چائیے ایسی کمپنی ہم باز آئے تمہارے ساتھ کہیں جا کر وہاں سے  
ہمیں بین نہیں ہونا۔ صدام نے نفی میں سر ہلایا

تم چھوڑو انہیں میری بات سنو نہ۔۔ عادل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا  
اسکی حالت دیکھتے ہوئے سب نے مسکراہٹ دبائی

میں کچھ نہیں سنوں گی۔ ایک سکینڈ تمہیں چھٹی کا مسئلہ ہے نہ۔۔۔ ایک  
خیال کے تحت امثال کی آنکھیں چمکیں

صبح سے وہی تو کہہ رہا ہوں عادل نے بیچاری سی صورت بنائی اسے لگا شاید  
وہ اسکی بات کو سمجھ گئی ہے

مائی گاڈ یہ خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا۔۔ امثال نے موبائل پر پاسورڈ  
لگاتے ہوئے ایک نمبر ڈائل کر فون سپیکر پر ڈالا

ہیلو اسلام علیکم انکل میں امثال بات کر رہی ہوں

وعلیکم اسلام کیسی ہو بیٹا۔۔ دوسری طرف سے آتی ڈی آئی جی کی آواز پر  
عادل اچھلا

میں ٹھیک ہوں انکل آپ کیسے ہیں -- مجھے آپ سے ایک کام تھا

میں بھی ٹھیک ہوں تمہاری کال آتے دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا تھا کہ  
امثال شاہ کو لازمی کوئی کام ہی ہو گا ورنہ وہ کہاں ہم غریبوں کو یاد کرتی  
ہے۔ انہوں نے شکوہ کیا

انکل آپ تو یہ بات نہ کریں میں نے آپکو شادی پر انوائٹ کیا تھا مگر آپ  
نہیں آئے کہ کہیں سلامی نہ دینی پڑ جائے۔ ویسے تو بڑا بابا کو اپنا بیسٹ  
بڑی کہتے ہیں مگر انکے بچوں کی شادی میں ہیں آئے دیکھنا میں کیسے انہیں  
بھڑکاؤں گی آپ کے خلاف -- امثال کی بات سن کر انہوں نے قہقہہ لگایا

دُی آئی جی آفتاب مغل جیسا رعب و دبدے والے بندے کا یہ انداز دیکھ  
کر عادل کو خاصی حیرانی ہوئی تھی

چلو بتاؤ میری بیٹی کو کیا کام ہے -----

ایک بندہ معطل کروانا ہے۔۔

کیوں بھئی کس کی شامت آگئی ہے۔۔ نام تو بتاؤ زرا میں بھی تو سنوں کس  
نے میرے شیر پیٹے سے الجھنے کی ہمت کر لی

ایس پی عادل عمر شاہ - امثال عادل کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ دبائی - اس نے بے یقینی سے اسکی طرف دیکھا اسکی حالت پر سب کا قہقہہ لگانے کو جی چاہ رہا تھا

تمہاری شادی اسی سے ہوئی ہے نہ غالباً کارڈ پر یہی نام لکھا تھا تو پھر--- تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد انہوں نے پوچھا

ہاں ---- میں نے ان سے کہا ہے کہ مجھے گھومنے جانا ہے جواب میں موصوف کہتے ہیں چھٹی نہیں مل رہی تو میں نے سوچا ایک مہینے کے لیے چھٹی کروا دیتی ہوں کوئی ہلکا سا کیس بنا کر معطل کر دیجیے

تو بیٹا چھٹی لے لو۔۔۔

سنو چھٹی لینی ہے یا معطل ہونا ہے۔ امثال نے عادل کے سامنے آپشن  
رکھے۔ گویا سوٹ کا کلر پوچھ رہی ہو

یار چھٹی ہی لے لو معطل کروا کر میرا بے داغ ریکارڈ ضرور خراب کروانا ہے

ٹھیک ہے انکل ایک مہینے کی چھٹی دن کریں

اوکے۔۔۔ بیٹا اللہ جافظ۔۔

اب ٹھیک ہے میں جا کر پیکنگ کرتی ہوں۔ فون بند کرتی وہ عادل کو ہتھکڑیاں پہنا دیتا ہے۔  
چھوڑے یہ جا وہ جا ہوئی۔ لاونج میں ایک دم سب کا قہقہہ گونجتا تھا۔ اس کے  
پچھلے عید بھی اٹھ کر چلا گیا

یار تم امثال کو سمجھاؤ نہ ، کام کا برڈن بہت بڑھ جائے گا میری تو سن  
نہیں رہی ہے

کوئی نہیں پسند کی شادی میں بندہ اتنا زلیل تو ہوتا ہی ہے۔ شہریار نے بے  
نیازی سے کہا تو اس نے آنکھیں پھاڑیں

کک۔۔۔ کیا مطلب۔ عادل ہکلا دیا

تمہیں کیا لگتا ہے تم میری بہن کو چھپ چھپ کر دیکھو گے کبھی کھڑکی سے تو کبھی بلکونی سے۔ اسکی پکچرز لو گے پھر دادو سے جا کر اپنی اور امثال کی شادی کی بات کرو گے اور مجھے پتہ نہیں چلے گا۔ شہیار کے انکشاف پر جہاں وہ ششدر ہوا تھا وہیں وہ تینوں بھی حیران ہوئے تھے

تمہیں کیسے پتہ۔ عادل نے مرے مرے انداز میں کہا

بہن ہے وہ میری۔۔۔ اسکی سانسوں تک کی خبر رکھتا ہوں۔ اس دن جب وہ فٹ بال کھیل رہی تھی تو میں نے تمہیں کھڑکی میں کھڑے دیکھ لیا تھا اور پھر جب وہ میرے پاس سڈی میں بیٹھی تھی تو اسکی پکچر لیتے ہوئے بھی



دیکھا تھا۔ اور سچ کہوں تو اس دن تو تمہاری ہمت کی داد دینے کو جی چاہا تھا کہ لڑکی کا بھائی پاس بیٹھا ہے اور تم دھڑلے سے نہ صرف اسے گھور رہے ہو بلکہ تصویریں بھی لے رہے ہو۔ کیونکہ میں تمہیں ایک عرصے سے جانتا تھا کہ تمہاری نیت غلط نہیں ہو سکتی اسی لیے جب دادو نے تمہارے رشتے کی بات کی تو میں نے ہاں کر دی ایک تو اس طرح امثال ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہتی اور دوسرا تم نے اسکی نیچر کو جان کر اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا مجھے امید تھی کہ تم اسے خوش رکھو گے

توبہ ہے تم بہن بھائیوں سے۔۔ تم لوگوں کو تو سی آئی اے میں ہونا چاہیے۔ عادل نے سر جھٹکا۔ شہیار کی کال آگئی تو وہ اٹھ کر باہر نکل گیا۔

اچھا میرا تو سولیوشن نکالو نہ آلریڈی پندرہ چھٹیاں ہو چکی ہیں میں ابھی نہیں

جانا چاہتا ----

تم کیوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نوکری سے ہاتھ دھونا چاہتے ہو اس بار تو  
معطل ہوتے ہوتے بچے اگلی بار سیدھا ریزگنیشن لیٹر لا کر تمہارے ہاتھ پر رکھ  
دے گی۔ امان نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا

چلو کوئی نہیں بعد میں گھر بیٹھ کر آرام سے زن مریدی کر لے گا۔ دریاب  
نے صدام کے ہاتھ پر ہاتھ مارا

ویسے تمہارا مسئلہ دو لوگ حل کر سکتے ہیں۔ انکے پاس ہر مسئلے کا حل ہوتا  
ہے۔۔ صدام سنجیدہ ہوا

کون -- عادل نے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھا

امثال اور بازل

شرم تو نہیں آتی کسی غریب کا مزاق اڑاتے ہوئے - عادل نے دانت  
کچکچائے

عادی یہاں آؤ بات سنو۔۔ امثال نے سیرھیوں پر کھڑے ہو کر کہا تو وہ  
انہیں گھورتا ہوا اٹھ گیا پیچھے سے آتے انکی ہنسی کی آوازوں پر سر جھٹکتے  
ہوئے وہ خود بھی ہنسا تھا

ختم شدہ